مطبوعات ندوۃ المصنفین دہلی

(شمارہ ۱۲۱)

عربی لٹریچر میں قدیم ہندوستان

تالیف

خورشید احمد فارق

پروفیسر عربی، دلّی یونیورسٹی

رفیق اعزازی ندوۃ المصنفین

ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی ۶

Marfat.com

مطبوعات ندوۃ المصنفین، دہلی
(شمارہ ۱۲۱)

عربی لٹریچر
میں
قدیم ہندوستان

تالیف

خورشید احمد فارق
پروفیسر عربی، دلی یونیورسٹی
رفیق اعزازی ندوۃ المصنفین

ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

Marfat.com

135615

تعداد طباعت
۱۰۰۰

صفر المظفر ۱۳۹۳ھ   فروری ۱۹۷۳ء

قیمت غیر مجلد 15/- روپے
قیمت مجلد 21/- روپے

جمال پرنٹنگ پریس - دہلی ۶

Marfat.com

INTRODUCTION

Mediaeval Arabic writers on Indian topics speak of the Hindus as a people of wisdom and vision. They have written a good deal on those topics of Hindu life which evoked their admiration or struck them with wonder. The present work attempts to record faithfully their relevant observations for the benefit of researchers who do not know Arabic or are unable to find access to the numerous Arabic sources tapped. The observations of the Arabs based on first hand knowledge as well as reports of those who had visited India in the 8th, 9th, and 10th centuries or settled there, relate to many facets of Hindu life, such as their religion, customs, kingdoms, trade and sciences, pertaining to the pre-Ghaznavid India about which, in the opinion of competent authorities, indigenous sources do not offer much information. Arabic writings extend India as far as Vietnam, including Malaya and Indonesia and give, apart from other valuable information, vivid glipmses of the temperance and toleration of a number of Buddhist and Brahminical princes of Cambodia and the Srivijāya empire of Malaya, Sumatra, Java and the neighbouring islands. A serious hurdle in intelligibly following Arabic writings about India comes from the large number of names of persons, places, sects and books which in their Arabic form have been so badly corrupted or altered as to render their identification very difficult. This hurdle has been overcome to a large extent with the help of authoritative books on Hindu religion, history, geography and literature. Arabic writings also suffer from errors of malobservation, misinformation or inadequacy of investigation and these have been detected and rectified as far as possible.

K. A. FĀRIQ

Professor of Arabic, University of [illegible]

Marfat.com

فہرست

مقدمہ ۱۱
ہندوؤں کا تعارف ۴۹
خدا کے بارے میں ہندوؤں کا عقیدہ ۵۴
رسول کے بارے میں ہندوؤں کا عقیدہ ۵۷
روح کے بارے میں ہندوؤں کا عقیدۂ آواگون ۵۸
جہنم و جنت ۵۹
دنیا سے نجات پانیکا طریقہ ۶۱
عمدہ کردار ۶۲
روزہ ۶۳
حج (یاترا) ۶۵
مقدس تالاب ۶۵
مشہور تیرتھ گاہیں ۶۶
واجب التعظیم، مبارک اور منحوس دن ۶۷
مبارک اوقات ۶۸
منحوس دن ۶۹
تہوار ۷۰
دیوالی ۷۱
ہندوؤں کی مشہور مذہبی اور اخلاقی کتابیں ۷۱
وید خدا کا کلام ۷۱
سمرتی ۷۲
پرانین ۷۲
ذات پات ۷۳
برہمن کے واجبات زندگی ۷۹
برہمن کیلئے چار طریقوں سے معاش حاصل کرنا جائز ہے ۸۰
برہمن پر بالعموم ساری عمر جو پابندیاں عائد ہوتی ہیں ۸۲
دوسرے طبقوں کے واجبات ۸۳
خیر خیرات ۸۴
خوشنودی خدا اور ثواب کے کچھ کام ۸۴
بت پرستی اور اس کے اسباب ۸۶
ہندوستان کے مشہور بتخانے ۸۹
بانکبر کی مورتی ۹۷
سومنات ۹۸
شادی بیاہ ۱۰۱
ستی ۱۰۲
حلال و حرام ۱۰۲
جرم و سزا ۱۰۳

Marfat.com

	۱۰۵	منصورہ	۱۶۵
	۱۰۸	رور	۱۷۰
	۱۱۰	قانزی	۱۷۱
...ودالت	۱۱۲	بسہوان	۱۷۲
	۱۱۴	منجابری	۱۷۲
	۱۱۵	قُصدار	۱۷۳
...بعد خیر خیرات	۱۱۶	پنجگور	۱۷۳
	۱۱۷	کیج	۱۷۴
...عادات، اطوار اور رسوم کا ہندوؤں		تیز	۱۷۴
...بلہ	۱۲۲	دیبل	۱۷۵
...ہندوستان	۱۲۹	بانیہ	۱۷۶
...دسویں صدی میں شمالی، وسطی اور	۱۳۵	سندھ کی بدھ اور مید قومیں	۱۷۷
ہندوستان کی ریاستیں اور شہر		بدھ	۱۷۷
...کی خفیہ نماز	۱۴۸	مید	۱۷۸
...انی ریاستیں اور شہر	۱۵۱	مغربی ہندوستان کے اہم شہر	۱۷۹
	۱۵۱	بھینال	۱۷۹
	۱۵۵	پاتن	۱۸۰
	۱۵۶	کیمبے	۱۸۱
	۱۵۷	گندھار	۱۸۲
	۱۶۱	بھڑوچ	۱۸۳
	۱۶۵	ہندوستان کے مغربی اور جنوبی ساحل کے شہر	۱۸۳

Marfat.com

اوکھن اور کولینار	۱۸۳	جزائر نکوبار	۲۲۰
سوپارہ	۱۸۴	سماترا	۲۲۱
سنجان	۱۸۵	جزیرۂ نکوبار	۲۲۲
تھانہ	۱۸۵	جزیرۂ نیاس	۲۲۳
چول	۱۸۶	جزیرۂ بالوس	۲۲۳
سنداپور	۱۸۷	کلہ	۲۲۴
فندرینہ	۱۸۸	جابہ، سلاہط، ہرلج	۲۲۵
کیولان	۱۸۸	جابہ ہندی	۲۲۵
مدوری پتن	۱۸۹	مایط	۲۲۶
بصرہ سے گنگا کے دہانہ تک کا ساحلی راستہ	۱۹۳	مہراج	۲۲۷
بحر ہند اور اس کے جزیرے	۱۹۷	ہندوستان کے جانور	۲۳۴
لنکا	۲۰۳	گینڈا	۲۳۴
		شرو	۲۳۸
جنوبی ہند کے آغاب میں مرغوں سے قماربازی	۲۱۱	گھڑیال	۲۳۹
سماترا	۲۱۲	برلو	۲۳۹
جاوا	۲۱۳	گراہ	۲۳۹
جزائر نکوبار	۲۱۴	زہریلے سانپ	۲۳۹
سماترا	۲۱۵	ہاتھی	۲۴۲
جزائر انڈمان	۲۱۶	دریا	۲۴۸
جزائر نکوبار	۲۱۷	دریائے سندھ	۲۴۸
ملایا	۲۱۸	گنگا	۲۵۰

Marfat.com

[cut off]	۲۵۳	تیزپات	۲۷۸
...ن	۲۵۹	ہندو حاکم اور مسلمان	۲۷۸
...لاس	۲۵۹	چول	۲۷۸
[cut off]	۲۶۰	پاٹن	۲۷۹
...اٹ	۲۶۱	چول اور تھانہ	۲۷۹
...پیلنے	۲۶۱	محمد بن بابشاد کپتان کی سرکاری تصویر	۲۸۰
...سکّے	۲۶۲	مذہب اور فرقے	۲۸۴
		توحید	۲۸۴
ٹیکس	۲۶۲	رسالت	۲۸۵
دوکوہان والا اونٹ	۲۶۳	براہمہ	۲۸۷
ہندی اسٹیل	۲۶۳	بت پرست برہمن	۲۸۹
الائچی	۲۶۶	فکری ریاضت کے قائل برہمن	۲۸۹
لونگ	۲۶۶	تناسخ کے قائل برہمن	۲۹۰
بِس	۲۶۶		
قسط	۲۶۷	بدھ	۲۹۱
مشک	۲۶۸	فقیر	۲۹۳
عنبر	۲۶۹	باسُویہ	۲۹۳
صندل	۲۶۹	مہادیویہ	۲۹۴
عود	۲۷۱	کپالیہ	۲۹۵
کافور	۲۷۶	رامانیّہ	۲۹۶
لنگ	۲۷۶	راوَنیّہ	۲۹۶
کافور	۲۷۶	رِشیہ	۲۹۶
[cut off]	۲۷۷	مُصَقَّدہ	۲۹۶

مہاکالیہ	۲۹۷	ہندوستان کا کاغذ اور رسم الخط	۳۱۰
تشکتیہ یا بھیرویہ	۲۹۹	ہندوؤں کے علوم جن سے مسلمانوں نے استفادہ کیا	۳۱۳
جل بھکتیہ	۳۰۰	برہما سدھانت کے اہم ابواب	۳۱۶
اگنی ہوتریہ	۳۰۰	کلیلہ و دمنہ	۳۲۰
برگد بھکتیہ	۳۰۱	ہندو طب کی کتابیں جن کا عربی میں ترجمہ ہوا	۳۲۵
مادھویہ	۳۰۲	فلکیات سے متعلق تراجم	۳۲۶
چندر بھکتیہ	۳۰۳	متفرق موضوعات پر سنسکرت کی کتابوں کے تراجم	۳۲۷
آدت بھکتیہ	۳۰۴	ہندو علمائے طب، فلکیات و فلسفہ	۳۲۸
انشیہ	۳۰۵	کنکہ	۳۲۹
گنگا یاتریہ	۳۰۵	سنگھل	۳۳۰
راجہ منتیہ	۳۰۵	چانک	۳۳۱
سادھو، فقیر، سنیاسی	۳۰۵	گودر	۳۳۲
جوگی اور یوگی	۳۰۷	ابن دھن	۳۳۲
ہندو فلسفی	۳۰۸	منکہ	۳۳۲

مقدمہ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

جہاں تک ہمیں معلوم ہے اردو زبان میں پرانے ہندوستان کے تمدن، مذہب اور علوم کے بارے میں عربی تحریروں کا اب تک کوئی تفصیلی تحقیقی اور تنقیدی جائزہ نہیں لیا گیا ہے، اردو کی دو تین کتابیں جو پچھلے تیس چالیس سال میں اس موضوع پر سپردِ قلم کی گئی ہیں، ان میں عربی تحریروں کے محدودے چند ادھورے اور غلط ترجمے یا خلاصے ہی پیش کئے گئے ہیں، ان میں نہ تو مماثل موضوعات سے متعلق سارى اہم تحریروں کو یکجا کیا گیا ہے، نہ ان میں ترجمہ کی صحت کا اہتمام ہے، نہ تحریروں کی معلومات کو پرکھا گیا ہے کہ وہ کس حد تک درست ہیں اور تحقیق کی میزان میں ان کا کیا مقام ہے۔ ان بہت سے ہندی اسمائے امکنہ اور اعلام کی اصل شکل دریافت کرنے کی بھی کوئی علمی کھوج نہیں کی گئی ہے جو عربی تحریروں میں موجود ہیں، جو عربی زبان کے قالب میں ڈھل کر اور پھر بے احتیاط اور بے خبر کاتبوں کے تصرفات سے اتنے مسخ ہو گئے ہیں کہ ان کی اصل کا پتہ چلانا دشوار ہو گیا ہے۔

چنانچہ اس کتاب میں مذکورہ بالا خامیوں کی اصلاح اور نارسائیوں کی تلافی کرنے کی

Marfat.com

کوشش کی ہے۔ کتاب محمود غزنوی سے پہلے کے ہندوستان (نویں دسویں صدی عیسوی) کے مذہب، تمدن، علوم، تاریخ اور تجارت وغیرہ سے متعلق عرب مؤلفوں کے بیانات پر مشتمل ہے، ہم نے ان بیانات کا حتی الوسع اصل کے مطابق بامحاورہ ترجمہ پیش کیا ہے، ان میں فراہم کردہ معلومات کی تثمین و تنقید کی ہے اور عبارتوں میں جو ہندی نام مسخ و محرّف ہو گئے ہیں ان کی صحیح شکل ہندوستانی تاریخی شہادت، ارباب تحقیق کی کھوج اور قرائن کی روشنی میں کی ہے، اُمید ہے کہ اس کتاب سے قارئین عربی تحریروں کے حسن و قبح اور ان کی واقعی قدر و قیمت سے آگاہ ہو جائیں گے اور اگر ہو سکیگا تو اس اندھیرے کو دور کرنے میں ہماری مدد بھی کریں گے جو بعض اعلام کے سلسلہ میں ہنوز باقی رہ گیا ہے۔

عربوں نے قدیم ہندوستان کے بارے میں کیا اور کتنا لکھا یہ بتانا بہت مشکل ہے کیونکہ ان کی بہت سی اور بالخصوص معرکۃ الآرا کتابیں تنگ نظر علماء کے تعصب، بے اعتنائی، باہمی مسلکی اور مذہبی نزاع اور دوسرے آسمانی حوادث کی نذر ہو گئی ہیں۔ ہندوستان کے متعلق ان کی جو تحریری دستاویزیں ہم تک پہنچی ہیں ان میں بیرونی کی کتاب الہند کے علاوہ ہم کسی ایسی کتاب سے واقف نہیں جس کا موضوع کلیتۂ ہندوستان ہو، جس میں اس ملک کے تمدن، تہذیب اور مذہب سے سیر حاصل بحث کی گئی ہو۔ بیرونی کی کتاب کا دائرہ بھی اگرچہ اس کا موضوع ہندوستان ہے کل ہندوستان تک وسیع نہیں ہے، بلکہ صرف شمالی ہند تک محدود ہے، دکن کے مذاہب اور تمدن سے اسمیں بحث نہیں کی گئی ہے، اس کے علاوہ کتاب الہند میں صرف ہندو یا برہمن مذہب، عقائد اور تمدن کی تحلیل و تنقیح ہے جو کشمیر، پنجاب، یوپی، راجستھان اور مالوہ میں رائج تھا، اسمیں بدھ اور جین جیسے اہم اور وسیع مذاہب کا کوئی ذکر نہیں ہے جن کا سرزمین ہند کے کافی بڑے حصہ پر غلبہ تھا اور نہ ان بہت سے ہندو، بدھ اور جینی فرقوں کا جو ہندوستان میں پھیلے ہوئے تھے۔ دائرہ بحث کی تنگی کے باوجود کتاب الہند ایک اعلیٰ پایہ تحقیقی تالیف ہے جس میں ہندی فلکیات اور خصوصیت کے ساتھ مذہب، عقائد، اور تمدن کے بنیادی عناصر کا

Marfat.com

...ان کتابوں کے مطالعہ نیز ہندو علماء سے مراجعت کے بعد جائزہ لیا گیا ہے۔

دوسری عربی تحریریں کتاب الہند کی اس صفت سے عاری ہیں، ان میں نہ تو اس کی سی علمی ... ہے نہ تفصیل، تحلیل اور گہرائی، وہ بالعموم مختصر، بے نظام اور بے سیاق و سباق بیانات پر ... ہیں۔ تاریخی کتابوں میں قلات و کوئٹہ کی طرف سے سندھ پر ابتدائی ترکتازیوں، پھر محمد بن قاسم کے حملے اور اس کے جانشینوں کی راجستھان، مالوہ اور گجرات پر فوج کشی کی سطحی اور مجمل روداد ہے، ادبی کتابوں میں ہندی علوم، مثلاً ریاضی، ہیئت، نجوم، فلسفہ اور ہندی عقل و دانش کی تحسین ہے، جغرافیہ کی کتابوں میں ہندوستان کے ساحلی شہروں، ان کی مسافتوں، بعض مصنوعات، بصرہ، سیراف اور عمان سے ملایا، انڈونیشیا، کمبوڈیا اور چین تک اس سمندر اور اس کے متعدد جزیروں کی جھلکیاں ہیں، جہاں سے خلیج فارس کے جہاز ہو کر گذرتے تھے، عجائب و غرائب کے موضوع پر متعدد کتابچے ہیں جن میں ہندوستانی ساحل، عرب، بنگال، انڈمان، سیام اور چین کے سمندروں کے انسانوں، حیوانوں، ہواؤں اور طوفانوں کے بارے میں مسافروں اور ملاحوں کے حیرت انگیز بیانات ہیں؛ کچھ ایسے عربی رسالے ہیں جن کو سفرناموں کی حیثیت حاصل ہے، ان میں ان بحری تاجروں کے مشاہدات ہیں جو ہندوستان کے مغربی، جنوبی اور مشرقی ساحلی شہروں سے ہو کر گذرے تھے یا بسلسلہ تجارت وہاں قیام پذیر ہو گئے تھے، اور آخر میں ملتوں اور ادیان سے متعلق عربی کتابیں ہیں جن میں ہندو مذہب اور فرقوں کا ناقص اور پر تحقیر ذکر ہے۔

تفصیل، تحقیق اور گہرائی کی کمی کے ساتھ عربی تحریریں سو فیصد درست بھی نہیں ہیں، ان میں وہ کمزوریاں موجود ہیں جو سنی سنائی باتوں، ناقص مشاہدات، خام تحقیق اور مبالغہ سے پیدا ہوتی ہیں لیکن ان خامیوں کے باوجود عربی تحریروں کو خاص اہمیت حاصل ہے، محمود ... سے پہلے کے ہندوستان (نویں دسویں صدی عیسوی) سے متعلق مقامی زبانوں میں ایسی ... فقدان ہے جن سے اس عہد کے عقائد، طور طریق، ثقافت اور تجارت وغیرہ کی تفصیل

معلوم ہوسکے، اس عہد کے صرف سکے اور کتبات ہی محفوظ رہ گئے ہیں جن میں یا تو حکمرانوں کے اسماء، معرکوں اور سنین حکومت کی فہرستیں ہیں یا ان کی عطا کردہ جاگیروں کے پاٹ حوالے، بنا بریں نویں اور دسویں صدی کے ہندوستانی افق پر لاعلمی کا گہرا دھند چھایا ہوا ہے، عربی تحریریں ان کی قیمتی جھلکیاں اور اچھوتے خاکے اس دھند کے بہت سے گوشوں کو معلومات کی کرنوں سے اجاگر کر دیتے ہیں۔

ہمارے مراجع

ان کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جن سے بالواسطہ اور دوسرے وہ جن سے بلاواسطہ معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

بالواسطہ مراجع

(۱) کتاب مِلَلِ الهند وأدیانها۔ آٹھویں صدی کے نصف آخر میں قلمبند ہوئی اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے ہندو مذہب اور فرقوں پر عربی زبان کی قدیم ترین تالیف تھی۔ ابن الندیم نے[1] تصریح کی ہے کہ اسلامی حکومت میں جن لوگوں نے سب سے پہلے ہندوستانی علوم، معاملات اور مذاہب سے دلچسپی لی وہ یحییٰ بن خالد برمکی[2] (م ۸۰۵ء) اور اس کے کچھ دوسرے خاندانی اکابر تھے۔

[1] فہرست ص ۴۸۴۔ [2] یحییٰ کے اجداد بلخ کے مشہور بدھ نوبہار کے پرمکھ (ناظم اعلیٰ) تھے، برمک پرمکھ کی تعریب ہے، نوبہار سے بڑے وسیع اوقاف وابستہ تھے، جن کی نگرانی یحییٰ کے اجداد کرتے تھے، ان پر ہندو تہذیبی و تمدنی اقدار کی گہری چھاپ لگی ہوئی تھی یحییٰ اور اس کے خاندان کے لوگ اگرچہ مسلمان تھے اور عباسی خلفاء کے وزیر، مشیر اور معاون، تاہم بہت سی ہندوستانی تہذیبی اور اخلاقی قدریں اب بھی ان لوگوں کو عزیز تھیں، اس تعلق خاطر کے زیر اثر انہوں نے عباسی خلفاء اور اکابر کی توجہ ہندو مذہب اور نجوم کی طرف مبذول کرکے ویدوں اور نجومیوں کی ایک جماعت بغداد بلوائی تھی اور اپنی نگرانی میں ہندو طب و نجوم کی اہم ترین کتابوں کا عربی میں ترجمہ کرایا تھا۔

Marfat.com

ہندوستان سے طبی جڑی بوٹیاں لانے اور ہندوؤں کے مذاہب قلمبند کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ مذکورہ بالا کتاب اسی وفد کے لیڈر نے مرتب کی تھی۔

(۲) کتاب الآراء والدیانات نوبختی (نویں صدی) اس کے کچھ اقتباسات ہندو مذہب کی تردید کے لیے ابن جوزی (م ۵۹۷ھ / ۱۲۰۰ء) نے اپنی تلبیس ابلیس میں نقل کئے ہیں۔

(۳) کتاب المسالک والممالک جیہانی۔ غالباً نویں صدی کے اواخر میں لکھی گئی۔ جیہانی گورنر خراسان (نصر بن احمد ثانی) کا وزیر تھا۔ فلسفہ، نجوم اور ہیئت نیز ان قوموں کے حالات سے اسے خاص دلچسپی تھی جنہوں نے ان تینوں علوم میں امتیاز حاصل کیا تھا، ان قوموں میں ہندو بھی داخل تھے اس لئے جیہانی نے ان کے حالات، علمی مناقب، مذہب اور معابد کے بارے میں بہت سی معلومات سفیروں، سیاحوں اور دوسرے باخبر اشخاص سے لیکر اپنی کتاب میں جمع کرلی تھیں۔

(۴) تالیف ایران شہری ؒ۔ عربی تحریروں میں غیر اسلامی مذہب وعقائد کی بگڑی ہوئی تعبیر وتشریح پر نقد کرتے ہوئے بیرونی نے لکھا ہے: مذہبی عقائد ونظریات (مقالات) پر لکھنے والے کسی (مسلمان) کو میں نے نہیں دیکھا کہ اس نے دوسرے مذاہب کے عقائد بے رو رعایت دیانتداری کے ساتھ بیان کئے ہوں سوائے ابو العباس ایران شہری کے۔ اس نے عیسائی اور یہودی عقائد انجیل تورات کے مضامین کی صحیح اور حقیقت پر مبنی ترجمانی کی ہے...... اس نے مانوی فرقہ مذہب نیز ان مٹی ہوئی پرانی ملتوں کا جن کے حالات مانوی کتابوں میں مذکور ہیں تفصیلی ذکر کیا لیکن جب وہ ہندوستان کے برہمن اور بدھ مذاہب کی طرف متوجہ ہوا تو اس کا تیر

ابو محمد بن خرشر لقب بہ ناشی ایران شہری سے عراقی مراد ہے۔ آنبار (عراق) میں پیدا ہوا اور بغداد میں اقامت گزیں رہا۔ شاعر تھا۔ ایک طرف منطق، غیر اسلامی مذاہب اور دوسری طرف مروجہ شاعری اور علم عروض پر نقد کیا۔ نتیجہ یہ کہ شاعر اور عالم عروض اس کے دشمن ہو گئے اور اس کے خلاف لعن طعن کی ایسی ہوا چلی کہ اسے بغداد چھوڑنا پڑا۔ مصر میں ۲۹۳ھ میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد خطیب (مصر) ۱۰/۹۲ وکتاب انساب سمعانی ورق ۵۵۷ الف۔

بھی نشانہ سے بہک گیا اور زُرقانؒ کی کتاب پر جا پڑا، چنانچہ برہمن اور بدھ مذہب کے بارے میں اس کتاب میں جو تصریحات ہیں اس نے (بلا تحقیق و تصویب) اپنی کتاب میں ضم کرلی ہیں اور جو باتیں اس نے زُرقان سے نہیں لی ہیں انھیں برہمن اور بدھ عوام سے سن سنا کر کتاب میں داخل کر دیا ہے۔

(۵) عُیون المسائل والجوابات ابوقاسم بلخی (م ۳۱۷ھ/۹۲۹ء) یہ کتاب مسعودی نے دیکھی تھی اور اس سے مذاہب کے بارے میں اپنی بعض کتابوں کے لئے مواد لیا تھا۔

(۶) شرائع الأدیان ابوزید بلخی (م ۹۳۴ء)

(۷) کتاب المقالات فی اصول الدیانات مسعودی (م ۹۵۶ء)

(۸) مقالات أھل الملل والنحل قاضی صاعد اندلسی (م ۱۰۷۰ء)

جہاں تک ہمیں معلوم ہے یہ ساری کتابیں آج ناپید ہیں، ہندو مذہب کے بارے میں بس ان کے ناقص اقتباسات ہی بعض مطبوعہ کتابوں میں محفوظ رہ گئے ہیں اور وہی ہمارا مرجع ہیں۔ ادیان کی ان کتابوں کے ضائع ہونیکی وجہ یہ ہے کہ تنگ نظر علماء نے معتزلہ لٹریچر کی طرح ان کے خلاف بھی مہم چلادی تھی، کچھ تو اس لئے کہ یہ ان کے مذہبی اور درباری حریفوں کی لکھی ہوئی تھیں جنھیں وہ نیچا دکھانا چاہتے تھے، کچھ اس لئے کہ ان میں غیر مسلم اقوام کے مذہبی عقائد کا ذکر تھا جو ان علماء کی نظر میں باطل تھے اور کچھ اس خوف سے کہ ان کے مطالعہ سے مسلمانوں کے عقائد میں فتور یا کمزوری نہ پیدا ہو جائے، چونکہ تنگ نظر علماء ہر زمانہ میں عوام اور اکثر حکمراں طبقوں پر چھائے رہے ہیں، یہ اور اسی طرح کی دوسری کتابیں جن کے بارے میں علماء کی رائے خراب تھی، مقبول نہ ہوسکیں، ان کی مانگ نہ ہونے سے کاتبوں نے ان کی کتابت کی طرف سے بے توجہی برتی اور تھوڑے سے نسخے ان کے بدنام ہونے سے پہلے نکل چکے تھے کچھ عرصہ بعد کاغذ کے گلنے، کیڑا لگنے یا آگ لگنے یا کسی دوسرے

---

۱ مشہور معتزلی نظّام (م ۸۴۵ء) کا غلام اور چیلا جس نے اسلامی فرق اور غیر اسلامی مذاہب کی رد میں کتاب لکھی تھی۔ التنبیہ والاشراف (لائڈن) ص ۱۲۹۔ ۲ کتاب الہند ص ۲۰۔

... ہو گئے۔

بلاواسطہ مراجع

... جاحظ۔

۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں مصر سے شائع ہوئے۔ ان میں ایک مضمون ہے: رسالۃ فی ... السودان علی البیضان (گوروں کے مقابلہ میں کالوں کی قابلِ فخر فضیلتیں) اور یہی ... ہندوؤں سے متعلق ہمارے اقتباس کا ماخذ ہے۔ جاحظ (م ۲۵۵ھ/۸۶۹ء) ایک وسیع المطالعہ اور ... قلم ادیب تھا تصنیف و تالیف اس کا ذریعۂ معاش تھا، بڑے لوگوں اور سرکاری افسروں ... فرمائش پر کتابیں اور مضامین لکھا کرتا تھا۔ عباسی معاشرہ میں کالوں کی ناقدری پر جھلا کر ... ذی افراد اور مالدار کی فرمائش پر اس نے ستائیس اٹھائیس صفحہ کا یہ مضمون لکھا تھا۔ اس میں ہندوؤں کے جو مناقب اس نے بیان کئے ہیں حقیقت پر مبنی ہیں۔ جاحظ بصرہ کا باشندہ تھا جس کو ہندو سندھ کے وسیع تجارتی و ثقافتی روابط تھے، جہاں کافی تعداد میں ہندو تاجر آتے تھے اور ہندوستانی غلام بیچے جاتے تھے۔ ان لوگوں کی معرفت ہندوستان کے علم، فن، صنعت و حرفت، رسم و رواج، مذہب اور عقیدے بصرہ پہنچکر جاحظ کے عینی و فکری مشاہدہ میں آگئے تھے اس نے ہندوؤں کے بارے میں ایک مستقل کتاب بھی لکھی تھی جس کا نام کتاب الاصنام تھا، اس میں ہندوؤں ... میں مورتی پوجا کے محرکات، بت سازی، نقاشی اور متعلقہ امور کی تفصیلات تھیں۔

... المسالک و الممالک ابن خرداذبہ

نویں صدی کے ربع ثانی میں لکھی گئی اور اسلامی ... تالیف ہے جو مطبوعہ شکل میں ہم تک پہنچی ہے۔ ۱۸۸۹ء میں عربی علوم

... ۱۳ ...

کے تحقیقی و طباعتی مرکز لائڈن (ہالینڈ) سے شائع ہوئی۔ ابن خُرداذبہ عباسی دور میں فارس کے صوبہ جبال میں سرکاری خبر رسانی کا نگران اعلیٰ تھا، بعد میں معتمد عباسی (م ۸۹۲ء / ۲۷۹ھ) کا مشیر و ندیم بھی رہا کسی بڑے عباسی امیر کی فرمائش پر اس نے یہ کتاب لکھی تھی۔ اسلامی دور میں جغرافیہ جنرل نالج کے مترادف تھا، اس میں خالص جغرافیائی مضامین کے علاوہ اور بہت سے موضوع داخل تھے، جغرافیائی موضوعات کے ضمن میں خاص طور پر امورِ ذیل پر روشنی ڈالی جاتی تھی؛ آسمان و زمین کی شکل، زمین کا دور اور قطر، خطِ استواء، قطب شمالی و جنوبی، طول البلد اور عرض البلد، جنوب مشرقی اور وسطی ایشیا، خلیج فارس، بحرِ قلزم اور بحرِ متوسط کے سمندر، خلیجیں اور جزیرے، ایشیا، اسپین اور شمالی افریقہ کے مشہور دریا، پہاڑ، جزیرے اور صحرا۔ ان امور سے متعلق معلومات کی بنیادیں بیشتر بطلیموسی ہیئت اور جغرافیہ پر استوار ہوئی تھیں جن کے مطابق مسکون دنیا سات اقلیموں میں منقسم تھی، زمین کا گولا ساکت اور آسمان مع نظامِ شمسی کے متحرک تھا اور زمین کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھا جس طرح انڈے کی سفیدی زردی کو گھیرے ہوتی ہے۔ دوسرے مباحث کی لمبی فہرست میں جن کا اسلامی جغرافیہ میں ذکر کیا جاتا تھا ذیل کو خاص اہمیت حاصل تھی؛ اسلامی ممالک نیز ان غیر مسلم ریاستوں کی جن سے مسلمانوں کے تسخیری، تجارتی یا سفارتی روابط تھے، فوجی و تجارتی شاہراہوں اور ان پر واقع منزلوں کے نام اور فاصلے، بری و بحری تجارت کے راستے اور راستوں پر واقع بندرگاہ، جزیرے اور مقامی باشندوں کے انوکھے خیالات، تجارت اور مصنوعات اسلامی و غیر اسلامی ممالک کی پیداوار اور خاص طور پر وہ مصنوعات جن کی سلاطین و امراء کے محلوں میں مانگ تھی، اسلامی صوبوں کے محصولات، اسلامی و غیر اسلامی ملکوں کے بری و بحری عجائبات، غیر اسلامی مذاہب، فرقوں، رسوم، مشہور معابد اور حیرت انگیز آثار قدیمہ۔ ابن خرداذبہ کی کتاب کا سب سے قیمتی اور مستند حصہ وہ ہے جس میں ایک طرف تفصیل کے ساتھ عباسی دور کی فوجی و تجارتی شاہراہوں اور ان پر واقع منزلوں کے نام

Marfat.com

... کے محصولات بیان کیے گئے ہیں اور دوسری طرف آٹھویں نویں صدی ... مشرقی ہند کے راجاؤں کے نام، ان کی ریاستوں کے حدود، بعض ہندی ... نیز بعض قیصر کے نظام محصولات، فوج کی تعداد، فوجی مناصب اور ... داروں کی تنخواہوں کا اجمالی ذکر ہے۔ بعض اہلِ تحقیق کی رائے ہے کہ ابن خرداد بہ نے ... الک کے نام سے دو کتابیں لکھی تھیں، ایک چھوٹی ۸۴۶ء کے لگ بھگ دوسری ... جو ۸۸۵ء تک مکمل ہوگئی تھی، لیکن یہ دونوں ضائع ہوگئیں اور موجودہ کتاب ... چھوٹی سے ماخوذ ہے جسے کسی غیر معلوم شخص نے مختصر کیا تھا۔ موجودہ کتاب کی غیر مربوط ... جگہ جگہ مضامین کا عدم توازن اور بیان کا عدم تسلسل بھی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اس میں تصرفات کیے گئے ہیں۔

ابن خرداد بہ خود ہندوستان نہیں آیا تھا، ہندوستان کے بارے میں اس کا ماخذ یا تو باخبر لوگ تھے یا عباسی دفاتر کی سرکاری دستاویزیں، یا وہ تحریری رپورٹ جو عباسی وزیر یحییٰ بن خالد برمکی (م ۸۰۵ء) کے حکم سے ہندو مذاہب اور حالات دریافت کرنے کے لیے ایک وفد نے ہندوستان کا دورہ کر کے مرتب کی تھی۔ اس کی موجودہ کتاب میں سندھ کے شہروں کی فہرست ہے اور ہندوستان کے ان مغربی و مشرقی ساحلی شہروں کے نام مع اہم پیداوار کے درج ہیں جہاں سے بصرہ اور سیراف سے چین جانے والے ... گزرتے تھے۔ جنوبی، وسطی، شمالی اور مشرقی ہندوستان کے ممتاز ہندو راجاؤں نیز ... ریاستوں کی جائے وقوع اور ہندو ذاتوں اور مذاہب کا مجمل ذکر ہے۔ بعد کے بیشتر ... مصنفین ابن خرداد بہ کی ہندوستان سے متعلق یہ ساری معلومات اپنی کتابوں میں کسی نے اعتراف ماخذ کے ساتھ اور کسی نے بلا اعتراف، ان میں یہ چند نام قابل

... الادب الجغرافی العربی، تعریب صلاح الدین عثمان ہاشم، مصر ۱۹۵۷ء، ص ۱۵۶۔

Marfat.com

ذکر ہیں: یعقوبی، اصطخری، مسعودی، ادریسی۔

سلسلۃ التواریخ سلیمان تاجر و ابوزید سیرافی۔

سنہ ۱۸۱۱ء میں پیرس سے شائع ہوئی۔ کتاب کا دائرہ خلیج فارس سے چین کے بندرگاہ کینٹن تک سمندر اور سمندر میں واقع مشہور تجارتی بندرگاہوں اور متعدد آباد جزیروں تک محدود ہے۔ کتاب کے دو حصّے ہیں، پہلا ۸۵۱ء میں سیراف کے ایک غیر معروف لیکن باشعور سمندری تاجر سلیمان نے ابن خرداذبہ کی کتاب کے چند سال بعد مرتب کیا اور دوسرا حصہ جسے پہلے کا تکملہ کہنا چاہیئے، دسویں صدی کے اوائل میں سیراف کے ایک دوسرے باشعور تاجر ابوزید حسن نے لکھا۔ سلیمان نے سیراف سے ہند و چین کے کئی سفر کئے تھے اور جن جن سمندروں، ساحلی شہروں اور جزیروں سے گذرا تھا ان میں سے بیشتر کے حالات عینی مشاہدہ اور باخبر لوگوں سے رجوع کر کے قلمبند کر لئے تھے۔ اس نے خلیج فارس کا مشرقی بحر عرب خلیج بنگال، شمال مشرقی بحر ہند، انڈوچائنا اور چینی سمندروں میں واقع جزیروں کی اہم پیداوار، برآمد، باشندوں کی غذا، خاص جانوروں اور انوکھے رسم و رواج کا مختصر مگر نپے تلے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ دوسرے علاقوں کی نسبت کتاب میں چینیوں اور ہندوؤں کے حالات زیادہ ہیں، ایک قیمتی فصل میں سلیمان نے ان دونوں قدیم ممتاز قوموں کے طور و طریق، عادات و اخلاق، مذہب و عقائد، رنگ و روپ اور بعض دوسرے تہذیبی شئون کا مقارنہ کیا ہے۔ اسکے علاوہ چین کی آب و ہوا، پیداوار، نظام حکومت، عدل و انصاف، شاہی سیرت و کردار، عوام، خواص اور سلاطین کے لباس، کھانے پینے، اہم پیداوار، رسوم، مالی و معاملاتی دیانتداری، اور جزا و سزا کی قیمتی جھلکیاں پیش کی ہیں۔ ایک دوسری فصل میں ہندوستان کے بڑے راجاؤں، ان کے حدودِ مملکت، باہمی تعلقات، تعدادِ فوج، ان کی قلمرو کے عجیب الخلقت جانوروں اور خاص پیداوار سے متعلق اجمالی لیکن اہم تفصیل ہے نیز ہندوؤں کے رسم و رواج ستی، خودکشی کے مختلف طریقوں اور اسی قبیل کی ایسی جھلکیاں ہیں جو ایک مسلمان کے لئے باعث حیرت اور جاذب

Marfat.com

[illegible] سلیمان کے ساٹھ ستر سال بعد ابوزید سیرافی نے اسی کتاب کا تکملہ لکھا۔ اس نے خود [illegible] یا چین کا سفر نہیں کیا تھا۔ اس نے سلیمان کی پیش کردہ معلومات کی توثیق کے لئے [illegible] اور تاجر شناس سے بصرہ تا چین سمندروں میں واقع جزیروں، ساحلی شہروں [illegible] کے حالات دریافت کیے تو ایک جزیرہ کو چھوڑ کر ان کو ویسا ہی پایا جیسا سلیمان [illegible] کیا تھا۔ ابوزید نے اس جزیرہ کی تصحیح کی، ہند و چین سے متعلق سلیمان کے بعض اجمالات [illegible] تفصیل بیان کی، ان ملکوں کے بارے میں سیاسی و تہذیبی نوعیت کی مزید معلومات فراہم کیں اور متعدد ایسے موضوعات پر بھی روشنی ڈالی جن کا سلیمان نے ذکر نہیں کیا تھا۔ مثلاً اس نے سماترا و جاوا کے راجہ مہراج، اس کی دولت و تجارت، وسیع النظری و بردباری، موتی اور سمندر سے موتی نکالنے کے طریقوں، مشک، عنبر اور جواہرات سے متعلق گراں قدر معلومات پیش کی ہیں۔ سلسلۃ التواریخ ایک قیمتی اور بڑی حد تک تحقیقی تالیف ہے جس سے ہندوستان، چین اور سماترا و جاوا کی تجارت، تہذیب اور معاشرہ کے بعض اہم پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ بعد کے جغرافیہ نویسوں میں یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور انہوں نے اس کی بہت سی تصریحات اپنی تالیفوں میں ضم کر لیں، اکثر و بیشتر نے بلا اعتراف ماخذ۔

تاریخ ابن واضح یعقوبی۔ نویں صدی کے اواخر میں قلمبند ہوئی۔ یعقوبی کی جغرافیہ پر بھی کتاب البلدان کے نام کی ایک تالیف ہے جو ۱۸۶۱ء میں لائڈن سے قریب ڈیڑھ سو صفحات [illegible] تھی۔ اس میں ہندوستان کے بارے میں کچھ نہیں ہے۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کے آخری دس صفحات جن میں متعدد مشرقی ملکوں کے علاوہ ہندوستان کا بھی چند سطری [illegible] آفت کی زد میں آکر اس قابل نہیں رہے تھے کہ طبع ہو سکتے۔[1] یعقوبی کی [illegible] لائڈن سے دو حصوں میں شائع ہوئی تھی۔ پہلے حصہ میں پرانی اقوام کا روایتی

Marfat.com

اور غیر تحقیقی ذکر ہے، اسمیں ایک فصل ملوک الہند کے عنوان سے ہندوؤں کے بارے میں بھی ہے۔ اس فصل میں قدیم ہندوستان کے چند راجاؤں کے نام ہیں اور ان کے زمانہ میں علم کی ترقی، کلیلہ ودمنہ، چوسر اور شطرنج کی ایجاد، ایجاد کے محرکات اور ان دونوں کھیلوں کے فلسفہ کا ذکر ہے۔ راجاؤں کے نام اتنے بگڑے ہوئے ہیں کہ ان کا تشخص کرنا سخت دشوار ہے۔ ایک پیراگراف ہندو فلسفہ، نجوم اور ہیئت کی منقبت اور چند مشہور کتابوں کے نام اور موضوعات سے متعلق ہے، ایک دوسرے پیراگراف میں مؤلف نے اپنے ہمعصر ہندو راجاؤں کے نام دیئے ہیں اور ان کا چند لفظی تعارف کیا ہے۔ ان راجاؤں کی قلمرو کی ترتیب قائم کرنے میں یعقوبی نے غلطی کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے خود تحقیق کر کے ان کے دوائر نفوذ متعین نہیں کئے تھے بلکہ غیر مستند مراجع کا سہارا لیا تھا۔

الاعلاق النفیسہ ابن رُستہ

۲۹۰ھ / ۹۰۲ء کے لگ بھگ لکھی گئی۔ اہلِ تحقیق کی رائے ہے کہ اس کا مکمل متن سات[1] ضخیم جلدوں میں تھا جن میں سے صرف ساتواں اور آخری حصہ باقی رہ گیا ... اور ۱۸۹۲ء میں لائڈن سے طبع ہو کر دنیا کے سامنے آیا۔ اسلامی جغرافیہ کی کتابوں میں الاعلاق النفیسہ بعض نئے اور کمیاب معلومات کے باعث امتیازی شان رکھتی ہے۔ اسمیں فلکی جغرافیہ پر ایک مفید اور جامع مقدمہ ہے، اس میں تاریخی نوعیت کی نادر جھلکیاں بھی موجود ہیں، ہندوستانی سمندر، ہندوستانی راجاؤں اور ملتان کی مشہور مورتی کے بارے میں بھی کچھ نئے انکشاف ہیں۔ بصرہ سے چین تک مختلف سمندروں کی ہیئت اور موسمی حالات بیان کر کے مؤلف نے بتایا ہے کہ کس زمانہ میں ان سمندروں میں تلاطم کی شدت یا کمی کے باعث جہازرانی دشوار یا آسان ہوتی ہے۔ ابن رُستہ جو نہ خود ہندوستان آیا اور نہ اس نے چین کا سفر کیا تھا، ہندوستان اور مشرق

---

[1] ایضاً صـ ۱۶۴۔

135615

Marfat.com

... کی ساری معلومات ان لوگوں سے ماخوذ ہیں جو سندھ، مغربی ساحل ... جنہوں نے کچھ زمانہ بعض ہندوستانی ریاستوں، ملایا، تھائی لینڈ، کمبوڈیا ... گذارا تھا۔ اس کے رپورٹر تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ملایا اور سماٹرا، جاوا اور ان سے ... پر ہندوستان کا اطلاق کرتے ہیں اور وہاں کے راجاؤں کو ہندوستانی راجہ ... ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اسلام سے کافی پہلے ان سب علاقوں پر لاؤس اور ویتنام تک ... ستان کے برہمن اور بدھ مہاجروں نے حکومتیں قائم کرلی تھیں اور وہاں کے عوام و ... نے ہندو اور بدھ مذہب کے عقائد، رسوم اور طور طریق اختیار کرلیے تھے اور دیکھنے ... کو ہندوستان اور ان علاقوں کے مذہب، تمدن اور معاشرہ میں کوئی فرق نہیں نظر ... تھا۔ بعد کے جغرافیہ نویس بھی ابن رستہ کی تقلید کرکے ملایا، کمبوڈیا، لاؤس اور موجودہ ... انڈونیشیا اور ملایا کو ہندوستان ہی کا حصہ قرار دیتے ہیں۔

... البلدان ابن الفقیہ

... ۲۹۰ھ/۹۰۳ء کے لگ بھگ لکھی گئی۔ اس کا اصل متن پانچ جلدوں ... تھا جسے ۴۱۳ھ میں شیراز کے علی نامی ایک شخص نے مختصر کیا تھا اور یہی مختصر اب سے ... پہلے ۱۸۸۵ء میں علی ٹائپ کے تین سو تیس صفحوں میں لائڈن سے طبع ہوا۔ ابن الفقیہ ... جغرافیہ نویسوں، ادیبوں اور مورخوں کی کتابوں کے بہت سے اقتباس اپنی کتاب میں ضم ... ان کے چند اہم ماخذوں کے نام یہ ہیں: جیہانی، جاحظ، ابن خرداذبہ، سلیمان تاجر ... موجودہ کتاب میں اشعار اور ادبیات کا تناسب زیادہ ہے۔ جغرافیہ نویس و سیاح ... کتاب پر نقد کیا ہے: ابن الفقیہ نے اپنی کتاب میں ایک دوسرا طریقہ اختیار ... شہروں سے دلچسپی لی ہے، اس نے نہ تو صوبوں کے ضلعوں کا ذکر ... بیان کیے ہیں، بلکہ ایسی باتیں کتاب میں بھردی ہیں جو ایک جغرافیائی

Marfat.com

کتاب کے شایانِ شان نہیں ہیں، وہ کبھی ایسا مواد پیش کرتا ہے جو دنیا سے بیزار کردے اور کبھی ایسا جو اس سے دل لگا دے، کبھی رُلانیوالی باتیں بیان کرتا ہے کبھی ہنسانے اور دل بہلانے والی[1]۔ اس کے باوجود کہ یہ تنقید درست ہے ابن الفقیہ کی تالیف میں اسلامی اور اسلام سے پہلے کی غیر مسلم تاریخ، مُعاشرہ اور آثارِ قدیمہ سے متعلق بہت سی نئی اور کارآمد معلومات موجود ہیں۔ کتاب میں ہندوستان کے حالات نہیں ہیں، بصرہ سے چین تک بحری راستہ کا ذکر ہے جو سلسلۃ التواریخ سے ماخوذ ہے اور جس کا متن کتاب میں جگہ جگہ غلط نقل کیا گیا ہے۔ لنکا کے بارے میں بھی ابن الفقیہ کے چند جملے ماخوذ ہیں۔

کتاب مسالک الممالکِ اصطخری۔

دسویں صدی کے ربع ثانی میں لکھی گئی، اس کا مختصر پہلی بار ۱۸۳۹ء میں جرمنی کے شہر گوتھا اور مکمل متن ۱۸۷۰ء میں یورپ کے طباعتی مرکز لائڈن سے شائع ہوا۔ کتاب میں فلکی جغرافیہ اور زمین کی شکل وصورت کے بارے میں کوئی فصل نہیں ہے نہ بڑے سمندروں جیسے بحرِ عرب، بحرِ ہند اور بحرِ چین یا بحری تجارت کا کوئی ذکر ہے۔ مؤلف نے غیر اسلامی ممالک کے جغرافیائی اور تمدّنی و تجارتی حالات اکثر مسلمان جغرافیہ نویسوں کی طرح نظر انداز کر دیئے ہیں اس نے اسلامی دنیا کو بیس اقلیموں (علاقوں) میں بانٹا ہے اور ان کے حدود اربعہ بعض پہاڑوں بڑے دریاؤں، ریگستانوں، ممتاز بستیوں، بعض پیداوار، صنعت، پھلوں، نادر اشیاء اور معدنیات کا متوازن اسلوب اور تکلف سے پاک عبارت میں ذکر کیا ہے۔ فارس اور ماوراءالنہر کے علاقوں کے سیاسی تمدّنی، مذہبی اور تہذیبی حالات کی بھی جھلکیاں پیش کی ہیں۔ اصطخری نے جزیرۂ عرب، شام، مصر، فارس اور ماوراءالنہر کا سفر کیا تھا اور ان ملکوں کے ذکر میں اپنے مشاہدات بھی قلمبند کر دیئے ہیں جن سے نئی اور کارآمد باتیں معلوم ہوتی ہیں، ساری اقلیموں میں ایران کے دو صوبوں

---

[1] احسن التقاسیم ص ۴۲۔

...ذکر یا وہ تفصیل ہے، مؤلف نے ہر اقلیم کی اہم بستیوں کے فاصلے مرحلوں ...کے ہیں لیکن مرحلوں کی فرسخوں یا میلوں میں مسافت متعین نہیں کی ہے بعض جگہ فرسخوں، ...بستیوں میں مسافت دی ہے۔ مؤلف کی معلومات کا معتد بہ حصہ ابوزید بلخی، ابن خُرداذ ...کی کتابوں سے ماخوذ ہے۔ اس نے ہر اقلیم کا ایک نقشہ بھی دیا ہے لیکن نقشہ میں نہ کسی ...کی پابندی کی ہے نہ پہاڑ، سمندر، دریا اور شہر صحیح ڈھنگ سے پیش کئے ہیں، سندھ اور ...کا ذکر سطحی ہے لیکن مستند، سندھ کے مشہور شہروں کے نام اور فاصلے دیئے ہیں۔ ملتان کی ...مورتی کی شکل اس سے ہونیوالی آمدنی، سندھ کے سکون، لباس اور بعض پھلوں کا ذکر کیا ہے۔ مغربی راجستھان، گجرات اور مہاراشٹر کے چند شہروں کے نام دیئے ہیں اور تصریح کی ہے کہ وہاں مسلمانوں کی بستیاں اور مسجدیں موجود ہیں۔

سفرنامہ ابودُلف۔

ابودُلف سیاحت کا دلدادہ ایک ادیب اور شاعر تھا۔ اس کے ہم عصر اور ملاقاتی ابن الندیم مؤلف فہرست نے اس کے لئے جوّالۃ (کثیر السفر) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ابودُلف نے ۹۴۲ء / ۳۳۱ھ میں بخارا سے ایک شاہی سفارت کے ساتھ مغربی ترکستان، منگولیا اور چین کا سفر کیا تھا، وہاں سے ملایا کے مشہور تجارتی بندرگاہ کلہ (کیدھا) آیا ...تالی پہنچا جو شاید برما کے ڈیلٹائے اراودی کا ایک تجارتی شہر تھا، وہاں سے اس نے ہندوستان ...کیا اور کشمیر ہوتا ہوا ہند کے جنوبی سرے پر رامیشورم کے قریب واقع بندرگاہ مدوری پٹن ...(پٹن) پہنچا، وہاں سے موجودہ کیرالا کے ساحلی شہر کیولان (کولم) آیا اور وہاں سے ...منصورہ اور ملتان کا دورہ کرتا ہوا اپنے وطن فارس چلا گیا۔ اس نے اپنا سفرنامہ لکھ کر ...وزیر (صاحب بن عباد) کی خدمت میں پیش کیا، اس کا بارہ صفحی اقتباس ...صدی کے ربع اوّل میں اپنی کتاب معجم البلدان میں نقل کیا اور یہی اقتباس

ابوُدُلف کے ہندوستانی ذکر سے متعلق ہمارا ماخذ ہے۔ ابوُدُلف نے سفرنامہ میں متعدد غلط بیانیاں کی ہیں جن کی وجہ متعلقہ علاقوں کی تاریخ سے ناواقفیت، تحقیق کی کمی اور اجتہادی لغزش ہے۔ مثلاً اس نے قاقُلی کے بارے میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے سارے شہر سکندر نے فتح کر لئے تھے لیکن اس پر قبضہ کرنے سے قاصر رہا تھا، مثلاً اس نے ملتان کے مندر کے قُبّہ اور اس میں واقع مورتی کا سائز بہت بڑھا چڑھا کر لکھا ہے جس کی تائید نہ عربی مراجع سے ہوتی ہے نہ غیر عربی تحریروں سے۔ تاہم ابوُدُلف نے قاقُلی، کلہ (کیدھا)، کشمیر، مندوری پٹن اور کیولان کے مذہب، غذا، پیداوار اور مصنوعات سے متعلق جو تصریحات کی ہیں ان کا اکثر حصہ عربی تحریروں کے بیانات سے ہم آہنگ ہے۔ باقی تصریحات نئی ہیں اور بظاہر قرینِ صحت۔

مُروجُ الذہب مسعودی۔

مروج کا پہلا مسودہ مصنف نے ۳۳۶ھ / ۹۴۷ء[1] اور دوسرا نظرِ ثانی اور اضافوں کے بعد ۳۴۵ھ / ۹۵۶ء میں قلمبند کیا تھا، یہ کتاب تقریباً سو سال پہلے پیرس سے مع فرانسیسی ترجمہ کے طبع ہوئی تھی۔ مروج الذہب جنرل نالج کی وسیع الدائرہ کتاب ہے، اس میں تاریخ جغرافیہ اور فلکیات کا تناسب دوسرے اصنافِ علم سے زیادہ ہے۔ تاریخ کے دو حصے ہیں: ایک میں اسلام سے پہلے کی قدیم دنیا کی ممتاز و مہذب اقوام، ان کے انبیاء، سلاطین اور مذاہب کا روایتی ذکر ہے، دوسرا حصہ رسول اللہؐ کے حالات و غزوات سے لے کر مُطیع عباسی کی خلافت کے اولین دو سال یعنی ۳۳۶ھ / ۹۴۷ء تک کے مختلف النوع حالات پر مشتمل ہے۔ معدودے چند مباحث کو چھوڑ کر جیسے شاہراہیں، مسافتیں اور محصولات جغرافیہ کے ضمن میں وہ سب کچھ ہے جسے یونانی اور مسلمان جغرافیہ نویس پیش کر گئے ہیں، کتاب میں بہت سے عجیب الخلقت، کمیاب اور گراں قدر جانوروں، ان کی کھالوں، علاقائی مصنوعات، پودوں، درختوں، قیمتی

[1] التنبیہ و الاشراف ص ۹۷، ۲۲۹ متن میں پہلے مسودہ کی تاریخ غلطی سے ۳۳۰ھ کی جگہ ۳۳۲ھ درج ہو گئی ہے

...کے ... نون کا ماخوذ نیز ذاتی تحقیق پر مبنی ذکر ہے۔ مسعودی نے بہت سی
... ریاستوں کی سیاحت کی تھی اور سندھ، گجرات نیز مہاراشٹر کے ان
... جہاں مسلمانوں کی بستیاں تھیں۔ اس نے سندھ، کھمبے اور چول (صیمور)
... معلوماتی جھلکیاں پیش کی ہیں جو پیش نظر دوسری عربی تحریروں میں مفقود ہیں
... بڑے ہندو راجاؤں کا بھی تذکرہ کیا ہے اور خاص طور پر ان کے نام، لقب
... حدود قلمرو، باہمی تعلقات اور سکوں سے متعلق معلومات فراہم کی ہیں۔ ان معلومات
... ماخوذ ہے، کچھ ذاتی تحقیق کا مرہون اور اس لئے دوسرے مراجع کی نسبت زیادہ صحیح
... مسعودی نے اپنی ایک دوسری تالیف التنبیہ والاشراف میں ہندوستان کے دو دریاؤں
... اور سندھ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس ذکر کے کچھ عناصر مستعار ہیں اور کچھ ذاتی مشاہدہ اور کھوج
... اس نے دونوں دریاؤں کا مخرج، رہگذر اور لمبائی بتائی ہے اور ان تینوں امور میں
... بیان کافی حد تک درست ہے۔ التنبیہ والاشراف مسعودی کی آخری تالیف ہے جو اس نے
... ت سے آٹھ دس ماہ پہلے ۹۵۶ء/۳۴۵ھ میں مکمل کی تھی۔ اس میں اس نے اپنی سابقہ متعدد اور وسیع
... کتابوں کا جن میں مروج الذہب بھی داخل ہے، نظر ثانی کے بعد خلاصہ پیش کیا ہے۔ یہ
... اسی سال پہلے لائڈن سے چار سو صفحوں میں طبع ہوئی تھی۔ مسعودی ایک وسیع العلم
... عالم تھا جسے تلاش اور تحقیق سے خاص دلچسپی تھی۔ وہ سیاحت کے دوران خود بھی
... مشاہدہ کرتا تھا اور نئی معلومات کے لئے مستند مراجع کا بھی سہارا لیتا تھا۔ اس
... کی چھاپ ہندوستان اور سندھ سے متعلق اس کی بعض تصریحات پر بھی لگی ہوئی ہے۔

... مطہر بن طاہر مقدسی۔
شاید ۹۶۶ء/۳۵۵ھ میں لکھی گئی اور تقریباً بیس سال

تک تحقیقِ متن اور طباعت کے مراحل سے گذرتی ہوئی ۱۹۱۹ء میں فرانس سے چھ جلدوں میں چھپ کر دنیا کے سامنے آئی مؤلف کا وطن اقامت سجستان (موجودہ افغانستان) کا شہر بست اور کسی ہمعصر بڑی شخصیت کی فرمائش پر جسے اسلامی عقائد کی سالمیت کی طرف سے تشویش تھی، اس نے یہ کتاب قلمبند کی تھی۔ مولف نے اس شخص کا نام نہیں بتایا ہے لیکن اہلِ تحقیق کی رائے میں وہ کوئی سامانی وزیر تھا مولف نے دیباچہ میں تصریح کی ہے کہ ہم نے کتاب میں ۹۶۵ء تک کے حالاتِ خلافت سپردِ قلم کئے ہیں لیکن کتاب اس سے بیس سال قبل ۹۴۵ء پر ہی ختم ہو جاتی ہے کتاب بائیس حصوں میں ہے اور ہر فصل میں متعدد باب ہیں۔ بیشتر فصلوں اور ابواب میں مضمون کی ترتیب اور منطقی ربط کا فقدان ہے۔ شروع کی دو جلدیں منطقی فلسفی، فقہی، مذہبی، کلامی، فلکی، جوّی اور طبعی جغرافیہ سے متعلق ہیں جیسے علت، واجب، جُزءِ لایتجزأ، خلا، قیاس، اجتہاد، اثبات باری، توحید، ابطال ثنویہ، صفات باری، اثباتِ رسالت، ردِ منکرینِ رسل، وحی اور اسکی مختلف شکلیں، قدامت عالم کا انکار اور عالم کو قدیم بتانیوالوں کا رد، لوح و قلم عرش ملائکہ، جنّت و دوزخ، نظریۂ تناسخ اور اس کا رد، تارے، آسمان، ہوا، بادل، دریا، پہاڑ زلزلہ، عمرِ عالم، فنائے عالم، رات، آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں مختلف اقوام کے فلاسفہ اور مفکروں کی آرا، نیز اسلامی نقطہ نظر قرآن و حدیث کی روشنی میں۔ تیسری جلد انبیا آسمانی کتابوں، اسلام سے قبل کے عربوں اور فارسی بادشاہوں کے حالات پر مشتمل ہے۔ چوتھی میں عرب قبائل کے حسب نسب، لڑائیوں، دنیا کی بہت سی اقوام کے جن میں ہندو بھی شامل ہیں عقائد و فرق، اقالیم سبعہ، دریا، ہند و چین، مساجد و معابد اور عجائبات، رسول اللہ کی کی مدنی زندگی، غزوات اور مرسلہ جہادی مہموں (سرایا) کا ذکر ہے۔ پانچویں میں رسول اللہ کا سراپا اخلاق، ان کی شریعت، ازواج، عزیز و اقارب، معجزات، نیز بڑے صحابہ، پہلی صدی کے اسلامی فرقوں اور خلافتِ راشدہ کا تذکرہ ہے چھٹی جلد میں اُموی دور کے خلفا، بعض اہم سیاسی شخصیات، مطیع باللہ کی تاجپوشی یعنی ۹۴۵ء تک عباسی خلفا اور بعض سیاسی عمائد

...میں کتاب میں بعض اقوام کے رسم و رواج جیسے چینی، ترکی اور زنجی،
... جیسے صابیہ اور بعض فرقوں کے عقائد و کردار جیسے خرّمیہ کے
... گئے ہیں۔ جہاز رانی یا جزیروں کا کتاب میں کوئی ذکر نہیں ہے، نہ پیداوار،
... یا الوں کا۔ مولف نے بالعموم اپنے مراجع مخفی رکھے ہیں، اگر کسی کتاب کا نام لیا
... کے مولف کی تصریح نہیں کی ہے اور اگر مؤلف کا نام لیا ہے تو اس کی کتاب کا
... ہے اور کہیں کہیں رُوینا (بصیغہ مجہول) کہہ کر اپنے ماخذ کو چھپایا ہے۔ اس نے ہندوؤں
... کے مختلف طریقے کافی تفصیل سے بیان کئے ہیں اور ان کے چند ایسے فرقوں کے نام دیئے
... ابن الندیم کی فہرست اور شہرستانی کی الملل والنحل میں نہیں ہیں، اس نے نظریہ تناسخ کی
... تصریح کر کے اس کا روایتی انداز میں رد کیا ہے۔ بدھ مذہب کے کئی جگہ حوالے دیئے ہیں لیکن اس
... بیان نہیں کئے۔ بس اسقدر تصریح کی ہے کہ یہ مذہب نہ خدا کا قائل ہے نہ رسالت کا۔
... نے برہمنوں کو تین صنفوں میں بانٹا ہے لیکن ذکر صرف دو صنفوں کا کیا ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے
سکندر نے مختلف ملکوں میں جو دس شہر بسائے تھے ان میں سے ایک لنکا (سرندیپ) تھا۔
... میں ہند و سندھ کی سیاست، حکومت، تجارت، پیداوار، مصنوعات یا شہروں
... ان کے فاصلے کے بارے میں کچھ نہیں ہے البتہ کشمیر سے متعلق مولف نے کچھ نئی اور مفید معلومات
... ہیں جو کسی دوسری کتاب میں میری نظر سے نہیں گذریں۔

... التقاسیم مقدسی۔ دسویں صدی کے ربع ثالث میں لکھی گئی اور اس کا پہلا ایڈیشن ۱۸۷۷ء
دوسرا ۱۹۰۶ء میں لائڈن سے شائع ہوا۔ مقدسی بیت المقدس کا ایک پڑھا لکھا دیندار
... تھا۔ اس کی یہ کتاب بلند پایہ تالیف ہے اور عربی کے جغرافیائی لٹریچر میں ممتاز حیثیت
... کتاب کی ایک امتیازی صفت یہ ہے کہ اس کی بیشتر معلومات مؤلف کے

Marfat.com

ذاتی مشاہدہ، تحقیق اور کھوج پر مبنی ہیں اور اس کے ذریعہ دسویں صدی کے اسلامی معاشرہ کے بہت سے اوجھل رخوں سے نقاب اٹھ جاتی ہے۔ مولف نے تقریباً ساری اسلامی دنیا کو جو تاشقند سے مراکو تک پھیلی ہوئی تھی چودہ ریاستوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر ریاست کے شہروں تک پہنچنے کی راہوں، ان میں واقع دریاؤں، صحراؤں، بحیروں، پہاڑوں، راہوں کی منزلوں اور ان کی باہمی مسافتوں، شہروں کی خوبی اور برائی، مذاہب، باشندوں کے فقہی و مسلکی تعصبات، لڑائی جھگڑوں، تخریبی کارروائیوں، شہروں کی چھوٹی بڑی مصنوعات پیداوار، درآمد و برآمد، اشیائے خورد و نوش کے نرخوں، رائج سکوں، تولنے اور ناپنے کے پیمانوں، تجارتی منڈیوں، محصولات و ٹیکس، حکمرانوں کی سیرت، باشندوں کی زبانوں، لہجوں، تہواروں، اخلاق، اقتصادی حالت اور رجحانات شکل و صورت اور لباس کا ذکر کیا ہے۔ مقدسی کی مقرر کردہ چودہ ریاستوں میں سندھ بھی داخل ہے لیکن جیسا کہ وہ خود معترف ہے اس نے دوسری ریاستوں کی طرح سندھ کا جامع اور تحقیقی دورہ نہیں کیا تھا، نہ بہت دن تک وہاں ٹھہرا تھا، اس کے باوجود اس نے سندھ اور اس کے مختلف تمدنی اور معاشرتی پہلوؤں پر جو روشنی ڈالی ہے وہ عربی کی پیش نظر ہر دوسری تالیف سے زیادہ جامع، مفید اور پر از معلومات ہے۔ سندھ کے ضمن میں اس نے شمالی پنجاب کے برہمن راجاؤں کے پایۂ تخت ویہند (اوہند متصل اٹک) اور شمالی مشرقی ہندوستان کی گرجرا پرتی ہارا سلطنت کی راجدھانی قنوج کے بھی جہاں عرب تجارتی بستیاں تھیں کچھ مجمل حالات بیان کئے ہیں جن سے پیش نظر دوسرے عربی ماخذوں کا دامن خالی ہے۔

فہرست ابن الندیم ۔ ۱۸۷۲ء میں جرمنی کے علمی مرکز لیپزگ سے شائع ہوئی۔ ابن الندیم کا باپ بغداد کا ایک بڑا کتب فروش تھا۔ ابن الندیم عرصہ تک باپ کے ساتھ کتابی کاروبار کا تجربہ حاصل کر کے جب کتابوں کی دنیا سے اچھی طرح واقف ہو گیا تو اس نے عربی زبان کے

Marfat.com

اور ان کے مولفوں کے حالات مرتب کرنیکا بیڑا اٹھایا،
تک قلمبند کر لیا پھر اسمیں اپنی وفات تک جو گیارہویں
بھی مزید اضافے کرتا رہا۔ مؤلف نے عربی علوم کو دو بڑی صنفوں میں
صنف میں وہ علوم ہیں جو اہل زبان عالموں کے ہاتھوں جو زیادہ تر غیر عرب
پروان چڑھے، دوسری صنف میں وہ علوم ہیں جو سریانی، یونانی، فارسی اور سنسکرت
ترجمہ ہوکر عربی میں منتقل ہوئے۔ مؤلف نے ہر علم کی اُن کتابوں کے نام دیئے ہیں
واقف تھا، ان کے مؤلفوں کی ایک خاصی تعداد کے مجمل حالات بیان کئے ہیں اور
کا سنہ وفات معلوم ہو سکا اس کی بھی تصریح کی ہے۔ کتابوں کے علاوہ مؤلف نے
سے پہلے اور بعد کے متعدد مشہور مذاہب اور ان کے بانیوں جیسے مانی، مزدک، دیصان
خرمی کے مجمل حالات بیان کئے ہیں اور ان کے بارےمیں قیمتی معلومات فراہم کی ہیں، اس
بدھ کی مورتی کا خاکہ دیا ہے لیکن بدھ مت کے اصول وعقائد بیان نہیں کئے۔ وہ
مذاہب ہند کے بارےمیں ایک ایسی کتاب سے واقف تھا جو رشید عباسی کے برمکی وزیر یحییٰ
خالد (م ۸۰۵ء) نے ایک وفد ہندوستان بھیج کر وہاں کے مذاہب وادیان پر قلمبند
کی تھی لیکن اس نے کتاب کے محتویات پر روشنی نہیں ڈالی۔ اس نے ایک قدیم کتاب کی سند
تصریح کی ہے کہ یحییٰ برمکی نے ہندوستان سے آیر ویدک طب اور نجوم وہیئت کے
ایک ممتاز جماعت لعداد بلوائی تھی جن میں سے ابن دھن نامی ایک وید یحییٰ کے ہسپتال
تھا اور دوسرے عالم نجوم وطب کی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کرنے پر مامور تھے مؤلف
ورچین طبی کتابوں کی فہرست دی ہے جو سنسکرت سے عربی میں ترجمہ ہوئی تھیں
اہم کا ذکر کیا ہے جو نجوم منطق، اصلاحی واخلاقی حکایتوں، سیاسی تدبیر، پامسٹری،
سے متعلق یا مہاتما بدھ اور ہند وچین کے حالات پر مشتمل تھے، اسنے ہندوستان

Marfat.com

کے بعض بتخانوں کا ذکر کیا ہے جن میں وسطی ہند، مہاراشٹر نیز مغربی دکن کے راشٹرکوٹا راجاؤں کے پایۂ تخت مالکھید (مانیجر) اور اس کے عظیم بت خانہ کے بارے میں نئی معلومات ہیں۔ کتاب میں جغرافیہ اور جغرافیہ نویسوں پر کوئی فصل نہیں ہے، مؤلف نے جغرافیہ کی معدودے چند تصنیفوں کے نام درج کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔

عجائب الہند بزرگ بن شہریار۔

اواخر دسویں صدی کی تالیف ہے، ۱۸۸۶ء میں لائڈن سے بڑی تقطیع کے ایک سو بانوے صفحات پر طبع ہوئی۔ کتاب میں تقریباً ایک سو تیس معلوماتی خاکے ہیں جنھیں نویں صدی میں خلیج فارس سے چین تک بحری سفر کرنیوالے جہازی کپتانوں اور سمندری تاجروں نے اپنے ذاتی تجربات اور مشاہدات کے بعد بزرگ بن شہریار رامہرمزی سے جو بصرہ کا ایک بڑا تاجر تھا، بیان کئے تھے۔ ان خاکوں میں سے چند کا تعلق عمان، مشرقی یمن اور افریقہ کے مشرقی ساحل سے ہے، تقریباً تین درجن ہندوستان سے وابستہ ہیں، باقی لنکا، خلیج بنگال، مشرقی بحر ہند کے بعض جزیروں بالخصوص ملایا اور سماترا جاوا کے ساحلی شہروں سے متعلق ہیں، چند انڈوچائنا اور سرزمین چین کے کسی رخ پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس کے باوجود کہ کتاب کا لگ بھگ چھٹا حصہ ہی ہندوستان سے تعلق رکھتا ہے، اس کا نام عجائب الہند رکھا گیا ہے، وجہ یہ ہے کہ مغربی بحر عرب سے لیکر خلیج بنگال، مشرقی بحر ہند، خلیج تھائی لینڈ اور بحر چین تک جتنے ساحلی علاقے ہیں ان سب میں برہمن یا بدھ مذہب چھایا ہوا تھا اور وہاں کے سارے باشندے ہندو تہذیب و تمدن میں رنگے ہوئے تھے۔ اس مذہبی و تمدنی وحدت کے باعث عرب سیلون، ملایا انڈونیشیا اور وہاں سے ویتنام تک سارے ملکوں کو ہندوستانی علاقہ تصوّر کرتے ہیں۔ عجائب الہند کے عجائب سے مراد ایسے جانور ہیں جو عام طور پر اسلامی ملکوں یا سمندروں میں نہیں دیکھے گئے تھے، ایسے رسوم، عادات، طور طریق اور مجرّی عملی کرتب ہیں جو اسلامی معاشرہ میں نہیں پائے جاتے تھے، ایسا سیاسی تدبر، مذہبی رواداری اور

Marfat.com

...میں دیکھ کر مسلمانوں کو حیرت ہوتی تھی۔ کتاب میں ایک دو عظیم ...کے علاوہ جو شاید اب ناپید ہو چکے ہیں، ساری تصریحات مستند اور موثوق ہیں ...اور عربی مراجع سے ہو جاتی ہے۔ ہندوستان کے بارے میں جو لگ بھگ تین درجن ...میں سے چند کا تعلق شمالی ہندوستان سے ہے، باقی سب اس ملک کے مغربی ...علاقوں اور وہاں کے رسم و رواج، عادات واطوار سے متعلق ہیں اور ہندو ...اور عوام وخواص کی مسلمانوں کے ساتھ مذہبی رواداری اور قدر دانی کی ترجمانی کرتے ہیں۔

کتاب الہند بیرونی۔

۱۰۳۰ء / ۴۲۱ھ میں لکھی گئی اور ۱۸۸۷ء میں بڑی تقطیع کے تین سو اٹھارہ صفحات پر لندن سے شائع ہوئی۔ عربی زبان میں یہ واحد تالیف ہے جو کلیتہً ہندوؤں کے بارے میں ہم تک پہنچی ہے: اس کی امتیازی شان یہ ہے کہ مؤلف نے ہندو مذہب کا ذاتی رجحانات اور معتقدات سے الگ رہ کر تفصیلی جائزہ لیا ہے اس نے ازروئے تحقیق لکھا ہے کہ ہندو توحید کے قائل ہیں اور خدا کو عین اُن صفات سے متصف کرتے ہیں جن سے اسلام نے کیا ہے۔ ۲) ہندو ویدوں کو خدا کا کلام اور ان میں بیان کردہ ضوابط کردار کو ابدی سمجھتے ہیں جن کی افادیت بدلتے ہوئے حالات میں ہمیشہ برقرار رہنے والی ہے، اس لئے وہ مؤسسین شرائع یا ...کی ضرورت نہیں تسلیم کرتے بلکہ اہل معرفت رشیوں کے قائل ہیں جو وقتاً فوقتاً معاشرہ ...پیدا ہونے والی خرابیوں کو دور کرنے آتے رہتے ہیں۔ ۳) مسلمانوں کی طرح ہندو خدا کی ...روزہ، خیرخیرات، حج، جنت، دوزخ اور عذاب وثواب کے قائل ہیں لیکن ...کے برعکس جن کا ایمان آخرت کی زندگی پر ہے ہندو تناسخ کے معتقد ہیں۔ عام مسلمان ...اور اسلامی مذاہب کا ابطال کرنے والوں کی طرح جو سطح سے نیچے نہیں اترتے بیرونی ...کر مطالعہ کر کے اس کا صحیح مفہوم واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ ۴) اس نے

Marfat.com

مورتی پوجا کے اسباب کی کھوج کر کے لکھا ہے کہ مورتیاں غیر مرئی خدا کو مجسم کر کے ان لوگوں کے دل و دماغ کو تھوڑی دیر کے لئے خدا کی طرف متوجہ کرنے کا محض ایک وسیلہ ہیں جو کشمکش حیات میں ہر وقت خدا کا دھیان رکھنے پر قادر نہیں ہیں، وہ ہندو جو علم اور روحانی ریاضت سے خدا کی معرفت حاصل کر لیتے ہیں مورتی پوجا سے بے نیاز ہو جاتے ہیں. عربی تحریروں میں بالعموم یہ تصریح ملتی ہے کہ ہندو مذہب میں زنا جائز ہے، بیرونی کی تحقیق یہ ہے کہ وہ قطعاً حرام ہے اور اس کا مرتکب گردن زنی۔ اس نے ہندو ماخذوں سے عمدہ کردار کے جو ضوابط اخذ کر کے قلمبند کئے ہیں وہ اکثر مذاہب عالم نے اسلام سمیت اپنے ماننے والوں پر لازم قرار دیئے ہیں۔

مذہب کے علاوہ بیرونی نے ہندو فلکیات اور متعلقہ امور کا تحقیقی مطالعہ کیا ہے. وہ لکھتا ہے کہ بیشتر ہندو عالم آسمانوں اور ستاروں کی حرکت اور زمین کے ساکن ہونے کے قائل ہیں نیز یہ کہ ہندو علماء کی ایک اقلیت جو زمین کو متحرک قرار دیتی ہے اس کی پیروی نہیں کی جاتی، اس نے ہندو فلکیاتی نظریات کے مطابق آسمان و زمین کی شکل و ہیئت، زمین کے مرکز، سبعہ سیارہ کے برجوں، چاروں جگوں[1]، ان کے خواص اور ہر چار ارب بتیس[2] کروڑ سال کے بعد ستاروں کے برج حمل میں جمع ہونے سے دنیا کے فنا اور ان کے برج حمل سے نکلنے پر دنیا میں دوبارہ زندگی کے قیام کا ذکر کیا ہے اور ستاروں کی مزعومہ حرکت، اس سے متعلقہ ہندو حساب حرکت سے پیدا ہونیوالے جوّی تغیرات، مدّوجزر، موسم، خسوف وکسوف، شب و روز، اور نیک و بد ساعتوں کا جائزہ لیا ہے. اس ذکر اور جائزہ میں بیرونی سے سنسکرت الفاظ کو ٹھیک ٹھیک نقل کرنے، ترکیبی اعلام نیز عبارتوں کا ترجمہ اور تشریح کرنے میں غلطیاں سرزد ہوئی ہیں جن میں متعدد کی نشاندہی کتاب الہند کے ایڈیٹر پروفیسر سخاؤ نے مقدمہ میں کی ہے، ہندوستا

---

[1] ہندو نجوم کے مطابق دنیا کی عمر کا ایک دور چار ارب بتیس کروڑ سال کے مساوی ہوتا ہے اس میں یہ چار دگ، آتے ہیں: چتر جگ (سب سے بڑا) کل خیر کا زمانہ، ترتیا جگ۔ تین چوتھائی خیر کا زمانہ، دواپر جگ۔ نصف زمانہ، کلجگ، تہائی خیر اور باقی شر کا زمانہ۔ [2] اس مدت کو ہندو کلپ اور عرب ایامِ [illegible]

... ہی جگہ جگہ وسائل اور معلومات ناقص ہونے کے باعث اس سے ... کتاب الہند میں ہندوؤں کی مسلمانوں سے بد دلی اور انحراف کے اسباب ... ہوئے بیرونی نے لکھا ہے کہ محمد بن قاسم فاتح سندھ ایک طرف (راجستھان میں) ... تک اور دوسری طرف وہاں سے واپسی پر (اتر پردیش اور پنجاب کو) ... کشمیر اور سرزمین قندھار تک پہنچ گیا تھا نیز یہ کہ اس نے راجستھان کی سرحد پر ... شہر برہمن آباد (بھنوا) فتح کر کے اس کا نام منصورہ رکھا تھا[۱]۔ یہ تینوں تصریحات ... لئے نیا انکشاف ہیں، عربی کے اخبار و آثار کے قدیم ترین وثائق[۲] سے صرف اتنا ہی معلوم ... ہے کہ سندھ میں محمد بن قاسم کی عسکری پیشقدمی ملتان تک اور جنوب مشرق میں اس کی ... راجستھان کے آبو پہاڑ سے تقریباً پچاس میل شمال مشرق کے بڑے شہر بھیلمال (بیلمان) ... محدود تھی، رہا منصورہ تو وہ برہمن آباد سے سات میل دور واقع تھا اور اس کی داغ بیل ... کے برسوں بعد دوسری ہجری کے اوائل میں سندھ کے اُموی گورنر حکم بن عَوانہ نے ڈالی ... بظاہر بیرونی کی یہ تینوں تصریحات اس کے اس قول کی طرح سہو پر مبنی ہیں کہ محمد بن قاسم ... محمود غزنوی یعنی اگلے تین سو سال تک کسی عرب امیر نے دریائے سندھ پار کر کے ہندوستانی ... قدم نہیں رکھا تھا[۳]۔

... ایلیٹ جلد اول۔ [۲] فزادھم (الھند) عنزو أرضھم استیما شالماً دخل ... القاسم بن المنبہ أرض السند من نواحی سجستان وافتتح بلد بھنوا وسماہ ... دبیلہ مولستان وسماہ معمورۃ وأوغل فی بلاد الھند إلی مدینۃ کنوّج وطئ ... ما رد جدود کشمیر راجعا۔

... البلاذری، تاریخ ابن واضح یعقوبی، تاریخ کامل ابن اثیر۔

طبقات الاُمم قاضی صاعد اَندلسی۔

غالباً گیارہویں صدی کے ربع ثالث میں لکھی گئی

۱۹۱۲ء میں لبنان کے شیخو یسوعی نے اسے رسالہ مشرق میں شائع کیا، اس کے بعد کسی وقت قاہرہ سے چھوٹی تقطیع کے ایک سو بیس صفحات میں طبع ہوئی۔ مؤلف نے اقالیم سبعہ یعنی آباد دنیا کی قوموں کو دو طبقوں میں بانٹا ہے۔ ایک طبقہ ان قوموں پر مشتمل ہے جنہوں نے علم و فن کے میدان میں کوئی قابلِ ذکر حصہ نہیں لیا، دوسرے میں وہ قومیں ہیں جنہوں نے علوم سے دلچسپی لی اور ممتاز علمی خدمات انجام دیں۔ پہلی صنف میں زیادہ گرم ملکوں (بیشتر اقوام افریقہ) اور زیادہ سرد علاقوں میں (روس اور شمالی یورپ) کی قومیں داخل ہیں اور دوسری میں ہندوستان سے اسپین تک آباد یہ آٹھ قومیں: ہندو، فارسی، کلدانی، عبرانی، یونانی، رومی، مصری اور عرب۔ اس چھوٹی مگر کارآمد کتاب میں مؤلف نے سلیقہ اور سمجھ بوجھ سے ان آٹھوں قوموں کے فلسفہ، ریاضی، نجوم اور ہیئت کے میدانوں میں ممتاز کارگزاریوں کا ذکر کیا ہے۔ قدیم ہندوؤں کے علوم، عقل و دانش اور ذہانت کو گرمجوشی سے سراہا ہے۔ طبقات کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ عام عربی تالیفوں کے برعکس اس کی بیشتر معلومات منقول و ماخوذ نہیں ہیں بلکہ متعلقہ مباحث کے سنجیدہ مطالعہ اور باشعور ادراک کے بعد قلمبند کی گئی ہیں، اس خصوصیت کے باعث کتاب کو علمی حلقوں میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور اس کے بیانات بہت سی عربی کتابوں میں جوں کے توں یا تھوڑے ہیر پھیر کے بعد داخل کرلئے گئے اکثر بغیر نشاندہی ماخذ۔

کتاب الملل والنحل شہرستانی۔

۱۱۲۷ء میں لکھی گئی اور پہلی بار ۱۸۴۶ء میں لندن سے چھپ کر دنیا کے سامنے آئی۔ مؤلف نے مقدمہ میں تصریح کی ہے کہ میں اس کتاب میں آدمؑ سے اپنے وقت تک دنیا کے مذاہب پیش کروں گا لیکن کتاب کے جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس

---

[1] جرجی زیدان (تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ) ۲/۲۱۸

Marfat.com

دوسرے مشہور مذہبوں اور فلسفیانہ افکار کا ہی ذکر کیا ہے۔ اس نے
مذاہب کو چار قسموں میں بانٹا ہے۔ ایک وہ جو آسمانی کتابوں پر مبنی تھے جیسے اسلام
یہودیت اور نصاریٰ، دوسرے وہ جن کے بارے میں بالیقین نہیں کہا جا سکتا تھا کہ ان کی
بنیاد کتابوں پر تھی جیسے پارسی اور مانوی مذہب، تیسرے وہ جن کی بنیاد مقررہ ضوابط
اور مکتوبہ حدود اخلاق پر قائم تھی جیسے صابیہ (ہیاکل پرست) اور چوتھے وہ جن کی
بنیاد مقررہ ضوابط کردار اور مکتوبہ حدود اخلاق پر قائم نہیں تھی، جیسے فلاسفہ، دہریہ،
اجرام پرست، مورتیوں کے پجاری اور برہمن۔ مولف اشعری عقائد کا متکلم عالم تھا۔ اشعری
فرقے نے جو مسلک اختیار کیا تھا وہ ایک طرف معتزلہ کے نقد پسندانہ رجحان اور روشن نظری
سے متاثر تھا اور دوسری طرف اہلِ حدیث کی تنگ نظری اور روایتی مذہبیت سے۔ مؤلف
کے مذاہب و فرق کے جائزہ میں معتزلہ کی روشن فکری بھی ملتی ہے اور اہلِ حدیث کی تنگ
نظری بھی۔ ایک حدیث پر اعتماد کر کے مؤلف نے اسلام کے تہتر فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ
جو یقیناً اس کا اپنا منتخبہ اشعری فرقہ ہے، برحق اور ناجی قرار دیا ہے۔ مؤلف نے ہر اسلامی
فرقہ کی ابتداء، اس کے اہم عقائد اور اس کے ممتاز علم برداروں کے مخصوص نظریات کا تفصیل
سے بیان کیے ہیں لیکن اس کا اسلوب بیان کلامی و منطقی اصطلاحوں کی بہتات کے باعث بالعموم
الجھا ہوا ہے اور اس وجہ سے ان فرقوں کے بہت سے نظریات اور اخلاقی اصولوں کو سمجھنا
دشوار ہو گیا ہے۔ اسلوبی الجھاؤ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مؤلف نے مذاہب و فرق سے متعلق
بیانات مقالات کی کتابوں سے لیکر اپنے دماغ میں پخت و پز کیے بغیر نقل کر دی ہیں۔ اس نے
بہت سے فرقوں کے نام بھی مخفی رکھے ہیں، ہمارا خیال ہے کہ ان میں سے بیشتر مسلمانوں کی مسلکی جنگوں
میں کام آ گئے ہیں یا پھر اپنی تنگ نظری کے باعث بے اعتنائی کا شکار ہو کر طبعی موت مر چکے ہیں
مختصراً مؤلف کی تالیف نے کافی حد تک تلافی کر دی ہے۔ اس کی بڑی فضیلت ہے
کہ اسلامی مذاہب و فرق کے لٹریچر میں اسے ایک امتیازی مرتبہ حاصل

Marfat.com

ہے۔کتاب چار سو پچیس صفحات پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک سو ساٹھ صفحوں یا تقریباً ایک تہائی کتاب میں نہتر اسلامی فرقوں کا ذکر ہے، نثر میں یہود و نصاری کا، سترہ اٹھارہ میں پارسی، مزدکی، مانوی اور ان جیسے دوسرے مذاہب کا جو دُوازلی اور باہم متحارب قوتوں (خیر و شر) کے قائل ہیں۔ تقریباً پچاس صفحوں میں صابیہ یا ہیاکل پرست اقوام کا قریب ستّو صفحات میں یونانی فلاسفہ کا، لگ بھگ اسی میں بعض مشہور مسلمان فلسفیوں کا۔ آخر کے پندرہ صفحے ہندو مذاہب، فرق اور فلاسفہ کے لئے مخصوص ہیں۔

جس طرح اسلامی فرقوں کے عقائد و نظریات مولف نے عربی اور شاید کچھ فارسی مراجع سے اخذ کئے ہیں اسی طرح غیر اسلامی مذاہب کے عقائد و آرا اس نے ان ہی دو ماخذوں سے لئے ہیں وہ نہ سنسکرت سے واقف تھا، نہ پالی سے، نہ یونانی، سریانی اور آرامی زبانوں سے جنمیں ہندو، بدھ، چینی، یونانی اور صابی مذاہب اور فلسفہ پر مستند تالیفیں قلمبند ہوئی تھیں۔ مولف نے کتاب کے صفحہ چار سو چالیس پر تصریح کی ہے کہ ہم نے ہندو مذاہب کے حالات اُن کی مشہور کتابوں سے نقل کئے ہیں لیکن حق یہ ہے کہ اس نے یہ حالات عربی کی کتابوں سے اخذ کئے ہیں اور جو سطحیت، نارسائی، اضطراب اور غلط بیانی اس کے ماخذوں میں پائی جاتی ہو وہی اسکے بیان میں بھی موجود ہے۔ مثلاً اس نے ہندوؤں کو ایسی اقوام میں داخل کیا ہے جن کے پاس نہ مقررہ ضوابط کردار ہیں نہ مکتوبہ حدود اخلاق۔ اگر اس نے ہندو مذہبی لٹریچر کا مطالعہ کیا ہوتا تو اسے اپنی رائے بدلنی پڑتی صفحہ چار سو چھیالیس پر اس نے تصریح کی ہے کہ برہمنوں کے بہت سے فرقے ہو گئے جنمیں سے ایک بدھ فرقہ ہے، دوسرا وہم و فکر کی ریاضت کرنیوالا اور تیسرا آواگون کا قائل۔ مولف نے تحقیق کی ہوتی تو اسے معلوم ہوتا کہ بدھ مذہب، برہمن مذہب سے بالکل الگ چیز ہے نیز یہ کہ وہم و فکر کی ریاضت اور عقیدۂ آواگون صرف برہمنوں کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ بیرونی: مذہبی عقائد و نظریات (مقالات) پر لکھنے والے کسی (مسلمان) مؤلف کو ہم نے نہیں پایا کہ اس نے دوسرے مذاہب کے عقائد و نظریات بے روو رعایت ایمانداری سے بیان

[illegible] کے۔ اس نے عیسائی اور یہودی عقائد اور انجیل و تورات [illegible] ترجمانی کی ہے، اس نے مانوی فرقہ اور مذہب نیزان مٹی ہوئی [illegible] مانوی کتابوں میں مذکور ہیں تفصیلی ذکر کیا ہے لیکن جب وہ ہندوستان [illegible] مذاہب کی طرف متوجہ ہوا تو اس کا تیر بھی نشانہ سے بہک گیا اور زُرقان کی [illegible] برہمن اور بدھ مذہب کے بارے میں اس کتاب میں جو تصریحات درج ہیں اس نے [illegible] اپنی کتاب میں ضم کر لی ہیں اور جو باتیں اس نے زُرقان کی کتاب سے اخذ [illegible] انہیں برہمن اور بدھ عوام سے سن سنا کر اپنی تالیف میں جگہ دیدی ہے[1]۔

نزہتہ المشتاق ادریسی۔

وسیع الدائرہ کتاب ہے، ۵۴۸ھ/۱۱۵۴ء میں لکھی گئی اور اس کا پہلا ایڈیشن تقریباً پونے چار سو برس پہلے ۱۵۹۲ء میں روم سے شائع ہوا تھا[2]، بعد میں وہ نایاب ہوگیا۔ کتاب کے متعدد حصے جو یورپ، بحر متوسط، شمالی افریقہ اور ہندوستان سے متعلق ہیں، مختلف اوقات میں الگ الگ چھپ چکے ہیں لیکن پوری کتاب کے تحقیقی متن کا ہنوز انتظار ہے۔ نزہتہ المشتاق کے نسخے کافی تعداد میں ایشیا، یورپ اور انگلستان کے مکاتب میں پائے جاتے ہیں اور ایک عمدہ نسخہ مصر کے قومی لائبریری قاہرہ میں بھی محفوظ ہے اور اسی نسخہ سے ہم نے ہندوستان سے متعلق فصلیں نقل کر کے ان کے اہم ترین اجزا کا ترجمہ اس کتاب میں پیش کیا ہے۔ ادریسی نے بطلیموس کا اتباع کر کے مسکون دنیا کو سات اقلیموں میں بانٹا ہے اور پھر ہر اقلیم کو دس [illegible] میں تقسیم کر کے اس کی جغرافیائی شکل و ہیئت بیان کی ہے اور وہاں کی بری و بحری تجارت، تمدن، مصنوعات اور مذہب وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ نزہتہ المشتاق کی [illegible] یہ ہے کہ دوسری عربی جغرافیائی کتابوں کے برخلاف اس میں شمالی روس، [illegible] میں واقع جزائر کے بھی حالات بیان کئے گئے ہیں جیسے فرانس، جرمنی

---

[1] [illegible] کراچکوفسکی ص ۲۴۰۔

Marfat.com

پولینڈ، شمالی روس، اسکاٹ لینڈ، آئرلینڈ، رومانیا، شبہ جزیرۂ بلقان اور اٹلی۔ کتاب کا سب سے اہم حصہ وہ ہے جو ادریسی نے خود دورہ کرکے قلمبند کیا تھا، یہ حصہ شمال مغربی افریقہ اسپین سسلی اور جنوبی اٹلی سے متعلق ہے۔ یورپ کے باقی ملکوں کے حالات ادریسی نے ان تاجروں سیاحوں اور مندوبوں سے اخذ کئے ہیں جنھیں سسلی کے حاکم روجر ثانی نے جس کی فرمائش پر یہ کتاب لکھی گئی تھی جغرافیائی، تمدنی اور تجارتی معلومات جمع کرنے پر مامور کیا تھا۔ روجر نے نقشہ سازی کے ماہرین سے ہر اقلیم کے جغرافیائی خاکے بھی بنوائے اور ان سب کو ادریسی نے مرتب کرکے ایک بڑا نقشہ بنایا تھا جس کی نقل چھپ گئی ہے اور ہمارے پیشِ نظر ہے۔ ادریسی نے مشرق کا سفر نہیں کیا تھا اس لئے سندھ، وسطی و شمالی ہندوستان اور ہندوستان کے مغربی و مشرقی ساحل، جزائرِ دیبجات، لنکا، ملایا، سماترا، جاوا اور چین کے بارے میں اس کی ساری معلومات ماخوذ ہیں۔ اِن کا بیشتر حصہ اُن کتابوں اور سفرناموں سے لیا گیا ہے جن سے ماخوذ اقتباسات کا ہم نے اس کتاب میں ترجمہ پیش کیا ہے جیسے ابنِ خُرداذبہ، مسعودی، اِصطخری اور سلیمان تاجر۔ معلومات کا کچھ حصہ نیا اور دوسرے مراجع سے مستعار ہے جن کا ہمیں علم نہیں ہو سکا اور جو شاید موجود بھی نہیں ہیں جیسے سامانی وزیر جَیہانی کی کتاب المسالک والممالک جس میں ہندوستان سے متعلق بہت سے مختلف النوع حالات بیان کئے گئے تھے یا مسعودی کی اخبار الزماں اور کتاب الأوسط جنھیں ہندوستانی تاریخ، سیاست، مذہب اور تمدّن کے بہت سے گوشوں پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ یہ قلیل حصہ ہی ہندوستان سے متعلق کتاب کی فصلوں کا جوہر ہے۔ اس حصہ کی لنکا کے ہندو راجہ کے بارے میں یہ تصریح خاص طور پر اہم ہے کہ اس کے سولہ وزیر تھے، چار ہندو، چار مسلمان، چار عیسائی اور چار یہودی جو اس کے ملک کے چاروں مذہبوں کی نمائندگی کرتے تھے اور وہ ان چاروں مذاہب کے پیروؤں کی اپنے اپنے مذہب کی اشاعت اور تعلیم و تلقین کے لئے حوصلہ افزائی کرتا تھا۔ ادریسی نے ہندوستان کے ذکر میں کافی غلطیاں کی ہیں جن میں کچھ بڑی

Marfat.com

...کو افغانستان کے قندھار سے اور دریائے گوداوری کو
... جو مغربی گھاٹ کے پہاڑوں سے نکلتا ہے برہمپترا سے خلط ملط کر دیا
... پہاڑوں سے نکل کر آسام (قامروپ) اور مشرقی پاکستان سے بہتا ہوا خلیج بنگال
... طرح بعض شہروں کی جائے وقوع مقرر کرنے میں بھی اس سے سہو ہوا ہے مثلاً
... شہر گنگا پر واقع بتائے ہیں۔

...البلدان یاقوت۔

یہ بلند پایہ کتاب جس کا سنہ تالیف ۱۲۲۴ھ ہے اعلام امکنہ
... کی بسوط ترین تحقیقی ڈکشنری ہے جو ۱۸۶۶ء میں جرمنی کے علمی مرکز لیبزگ سے تقریباً
... ہزار صفحات میں طبع ہوئی تھی۔ یاقوت یونانی نسل کا غلام تھا جسے بچپن میں اس کے کم سواد
... مالک نے خرید کر اچھی تعلیم دلوائی تھی تاکہ اس کی تجارت کا حساب کتاب سنبھال سکے۔ بیس
... کی عمر میں آقا کی موت پر آزاد ہو گیا تھا یاقوت نے دسیوں برس کے مطالعہ، کھوج اور نئی
... معلومات کی خاطر مصر، شام، عراق اور فارس کی مشہور لائبریریوں کے علمی ذخیروں سے استفادہ
... کتاب لکھی تھی۔ کتاب کے حدود میں وہ سارے ملک، صوبے، علاقے، صدر مقام، شہر،
... دیہات، مشہور عبادت خانے، دریا، پہاڑ، صحرا، بحیرے، سمندر، آبنائیں، جزیرۂ عرب
... مشہور گھاٹ، بازار اور چشمے داخل ہیں جن کے نام عربی اخبار، آثار، ادب اور جغرافیہ
... کتاب کی چند خصوصیات حسب ذیل ہیں: (۱) عہد حاضر کی طرح اسمیں سارے
... ترتیب کیساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ (۲) ہر علَم کا صحیح تلفظ پوری احتیاط اور تحقیق سے
... ہے۔ (۳) اکثر عربی مؤلفوں کے برخلاف جو دوسروں کی معلومات تحقیق اور
... بلا اعتراف اخذ اپنی کتابوں میں ضم کر لیتے ہیں، مؤلف نے اپنے درجنوں
... کے مؤلفوں کے ناموں کی تصریح کی ہے۔ (۴) ضلعوں اور بڑے شہروں
... مختلف مراجع سے دینے کا التزام کیا ہے اور اس بات کا بھی

Marfat.com

کہ وہ کس بطلیموسی اقلیم میں داخل ہیں۔ (۵) مستند اور قدیم ترین عربی مراجع کے حوالے سے یہ بھی بتایا ہے کہ اسلامی دنیا کے ملک، صوبے، شہر اور قصبے کب اور کس کے ہاتھوں فتح ہوئے اور انھیں عربوں نے بزورِ شمشیر لڑ کر فتح کیا تھا یا جزیہ گذار بنا کر یا معاہداتِ زر کے بالمقابل۔ (۶) کتاب میں بڑے شہروں کے سابق اور ہمعصر نامور عالموں اور ان کی کتابوں کے نام درج کر دیئے گئے ہیں اور جگہ جگہ کتابوں پر اجمالی تبصرہ بھی کیا گیا ہے۔ ان خصوصیات کے باوجود معجم البلدان میں اس طرح کی معلومات بہت کم ہیں جن سے اسلامی معاشرہ کی داخلی نہجوں اور اوجھل پہلوؤں کے رخ سے نقاب اٹھتی ہو۔ یاقوت نے سندھ یا ہندوستان کا سفر نہیں کیا تھا۔ شاید اسے یہاں کے حالات سے خاص دلچسپی بھی نہیں تھی، اس لئے اس نے ہند و سندھ کے امکنہ و بقاع کا اس حد تک بھی ذکر نہیں کیا ہے جس حد تک اس کے پیشرو جغرافیہ نویس کر گئے ہیں۔ جن شہروں یا علاقوں پر اس نے قلم اٹھایا ہے وہ سب ابن خرداد بہ، اصطخری اور مقدسی وغیرہ سے ماخوذ ہیں اور ان کے ذکر میں وہ ساری غلطیاں موجود ہیں جو ان مؤلفوں سے سرزد ہوئی ہیں۔

عجائب المخلوقات قزوینی۔ ۱۲۸۰ء/۶۷۸ھ میں لکھی گئی اور ۱۸۴۹ء میں جرمنی کے علمی مرکز گوٹنجن سے شائع ہوئی۔ کتاب کے دو حصے ہیں، پہلا آسمانوں، آسمانی برجوں، اجرامِ سماوی، آسمانی باشندوں (فرشتوں)، آسمانوں کے اٹھانیوالوں، ممتاز ملائکہ، شب و روز، مہینوں اور چاروں موسموں سے متعلق ہے۔ دوسرے حصہ میں عناصر اربعہ، بادل، ہوا، بجلی، قوس قزح، دنیا کے مشہور سمندروں، سمندری جانوروں، زمین کے گولے، اقالیم سبعہ، پہاڑوں، دریاؤں، معدنیات، قیمتی پتھروں، پودوں اور درختوں، ان کے طبی فوائد، انسانی اعضاء اور جسمانی اجزاء کے مختلف امراض میں استعمال کے نسخوں، جانوروں، ان کے اعضاء اور جسمانی اجزاء کے مختلف طبی فوائد شیاطین اور جنوں کا ذکر ہے۔ کتاب کی ساری معلومات سطحی، مجمل اور روایتی ہیں، سابقہ تالیفوں سے مستعار۔ قزوینی نے اپنی دوسری کتاب آثار البلاد واخبار العباد ۱۲۷۵ء/۶۷۴ھ میں لکھی اور یہ

Marfat.com

بطلیموسی جغرافیہ کے مطابق مؤلف نے دنیا کو سات اقلیموں
... جغرافیہ کے مطابق ہر اقلیم میں بہت سی غیر جغرافیائی معلومات جمع کر دی
... بیشتر حصہ پچھلی تالیفوں سے ماخوذ ہے، کچھ سنا سنایا اور کچھ ذاتی مشاہدہ پر مبنی ہے
... اور سندھ کے بارے میں اس کی ساری تصریحات ماخوذ ہیں، کہیں حرف الفاظ بدلے
... کہیں معلوماتی جزئیات زیادہ ہیں۔ یہ کتاب اب سے پندرہ سال پہلے ہم نے
... یونیورسٹی کی لائبریری میں دیکھی تھی اور اسی موقع پر اس سے ہندوستان کے متعلق
... نقل کر لیے تھے، بعد میں تفصیلی مطالعہ کے لئے یہ کتاب کہیں نہیں مل سکی، اس لئے اس
... تنقید پر ہم قادر نہیں ہیں۔

نخبۃ الدہر دمشقی۔

غالباً چودھویں صدی کے ربع اوّل میں لکھی گئی اور ۱۸۶۵ء میں
پیٹرزبرگ سے دو سو چپاسی صفحات میں طبع ہوئی۔ کتاب میں نو باب ہیں اور ہر باب میں متعدد
فصلیں جن میں زمین کی شکل، خطِ استوار، طول البلد و عرض البلد، اقالیم سبعہ، موسموں،
قدیم اقوام کے مشہور معابد اور آثارِ قدیمہ، معادن قیمتی پتھروں اور انکے اصناف، چھوٹے
... اور ٹیلوں کے ظہور کے طبعی اسباب، بڑے دریا چشمے اور بحیرے، سمندر، ان کے
عرض و طول، عجائبات اور جانور، سواحلِ چین و ہند، اسلامی ریاستوں کے مشہور شہر،
... قدیم اقوام کی مجمل تاریخ اور خصائص، فارسیوں قبطیوں اور عیسائیوں کے تہوار،
... اور سالوں کا ذکر ہے۔ کتاب کا سارا مواد ماخوذ اور روایتی ہے اور بیشتر حصہ
... مطالعہ تحقیق اور ہضم کیے ہوئے پیش کر دیا گیا ہے۔ کتاب میں جگہ جگہ لسانی
... کے علاوہ امکنہ و بقاع کے نام بہت بگڑے ہوئے ہیں، ہندوستان کے ساحلی شہروں،
... جزیروں، خلیج بنگالہ، بحر سماترا، انڈوچائنا کے جزیروں اور ساحلی شہروں کا بیان
... ترتیب اور الجھا ہوا ہے، مؤلف نے مشرقی سمندروں، جزیروں اور

Marfat.com

اور ساحلی بستیوں کو ایک دوسرے سے گڈمڈ کر دیا ہے، امکنۂ بقاع اور سمندروں کی جائے وقوع اور حدود متعین کرنے میں بھی اس سے لغزش ہوئی ہے اور اس کا سبب غالباً ادریسی وغیرہ کے وہ پُرخطا نقشے ہیں جو اس کے پیشِ نظر تھے۔

مسالک الابصار عُمری۔ (م ۷۴۹ھ/۱۳۴۸ء)

جغرافیہ، تاریخ اور ادب پر نہایت وسیع الدائرہ کتاب ہے۔ اس کا فوٹو نسخہ قریب دس ہزار صفحات پر مشتمل مصر کی قومی لائبریری میں محفوظ ہے اور اسی سے ہم نے ہندوستان کے بارہیں اقتباس لئے ہیں۔ مسالک کا صرف پہلا حصہ ۱۹۲۴ء میں اور کچھ دوسرے اجزاء شمالی افریقہ، مغربی یورپ، ترکی اور چین سے متعلق مختلف اوقات میں چھپ چکے ہیں[1]۔ ہندوستان والا حصہ محمد بن تغلق کی تاریخ اور پرانے ہندوستان کے رسوم و مذاہب کی جھلکیوں پر مشتمل تاریخ ہند پر نئی روشنی کے نام سے ندوۃ المصنفین دہلی کی طرف سے ۱۹۶۱ء میں طبع ہوا تھا۔ مسالک الابصار میں اقالیم سبعہ، سمندروں، جزائر، شاہراہوں، ہواؤں، خشکی و سمندر کے عجائب، مشہور شہروں (خاص طور پر شام، مصر اور حجاز کے) ہمعصر عربی قبائل کی رہائش گاہوں، سکوں، دنیا کی مشرقی و مغربی اقوام، ان کے مذاہب اور فرقوں، مسلمان اطباء، علماء اور فقہا کے سوانح، معدنیات، چرند پرند، نباتات، اسلام سے پہلے اور بعد کی مختلف اقوام بالخصوص چنگیزی مغلوں، ہندوستان کے محمد بن تغلق، ترکوں اور کُردوں کی ۷۴۳ھ/۱۳۴۲ء تک کی تاریخ کا مبسوط ذکر ہے[2]۔ مؤلف کی بیشتر معلومات کا سرچشمہ عہدِ سابق کی عربی کتابیں ہیں جن میں سے متعدد اس وقت نایاب ہیں اور ایک قلیل حصہ ہمعصر مغربی یورپ، شام، مصر اور ہندوستان کے محمد بن تغلق اور شمالی چین سے متعلق سیاحوں، سفیروں، سرکاری دستاویزات اور باخبر لوگوں سے ماخوذ ہے۔

---

[1] کراتشکوفسکی ص ۴۱۳۔ [2] کراتشکوفسکی ص ۴۱۲ و جرجی زیدان ۲۲۷/۳۔

...ادیب نویری

بیس سال کی تسوید کے بعد ۷۳۰ھ/۱۳۳۱ء میں مکمل ہوئی۔ اس کا نسخہ ... جلدوں میں مصر کی قومی لائبریری میں محفوظ ہے اور ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء تک اس کے اٹھارہ حصے ... چھپ کر شائع ہوئے تھے۔ یہ کتاب مختلف الاقسام معلومات کا ذخیرہ ہے، خاص ... ایسی معلومات ہیں جن سے اسلامی معاشرہ کے ایک وسیع المطالعہ ادیب اور معلم ... محرر، سکریٹری اور وزیر کے لئے واقفیت ضروری تھی یا جو ارباب سیاست، امراء، ...طین، درباریوں اور عیش پسندوں کی دلچسپی کا باعث ہوتی ہیں۔ تقریباً نصف کتاب انبیاء، عرب، غیر عرب اور اسلامی خلفاء اور سلاطین کی مؤلف کی موت سے ایک سال پہلے یعنی ۱۳۳۱ء تک کی تاریخ پر مشتمل ہے جس کا مواد (سوائے ہمعصر تاریخ کے) سابقہ تاریخی مؤلفات سے لیا گیا ہے۔ کتاب میں ایک فصل جغرافیہ پر ہے جس میں جغرافیائی مفردات کی مجمل اور اصطلاحی تعریف یا تعبیر کی گئی ہے، اس سے متعلق کوئی آیت، حدیث یا اثر بیان کیا گیا ہے اور بکثرت عربی اشعار اور عربی لٹریچر میں اس کے استعمال کے نمونے پیش کئے ہیں۔ اس میں آسمان، سورج، چاند، دن، رات، موسموں، روشنی، اندھیرے، اقالیم سبعہ، سمندروں، بحر ہند اور اس کے جزیروں کا بھی ذکر ہے لیکن تقلیدی اور غیر تحقیقی۔ مؤلف نے بے چھان بین اپنے پیش رو مؤلفوں کی کتابوں سے عبارتیں نقل کر ڈالی ہیں۔ بحر ہند کے سمندروں اور جزائر کی جائے وقوع اور عدد متعین کرنے میں غلطیاں کی ہیں اور ایک علاقہ یا ساحل کے شہر دوسرے کے ساتھ خلط ملط کر دیئے ہیں۔ امکنہ اور ...کے ناموں کی شکل بالعموم بگڑی ہوئی ہے۔ اس فصل سے ہم نے گنگا سے وابستہ کچھ مذہبی رسوم ... کیا ہے جو غزنوی مورخ عُتبی سے مستعار ہے۔ کتاب میں ایک فصل خوشبودار پودوں اور ...کے بارے میں ہے اس سے ہم نے عود ہندی اور اس کی مختلف اقسام کی تفصیل لی ہے جو دیوں ... کی ایک کتاب سے ماخوذ ہے۔ کتاب کا وہ حصہ قدر و قیمت کا حامل ہے جس کا تعلق مؤلف ...

Marfat.com

کے عہد یا اس سے قریب کی تاریخ سے ہے۔

صبح الاعشی قلقشندی۔

اٹھائیس انتیس سال کی تسوید کے بعد ۸۲۱ھ/۱۴۱۸ء میں مکمل ہوئی اور سات آٹھ سال تک طباعت کے مراحل طے کر کے ۱۹۲۰ء میں قاہرہ سے چودہ جلدوں میں شائع ہوئی۔ مولف کا ملوک سلاطین مصر کے دفتر مراسلت سے تعلق تھا، اس نے یہ کتاب اس دفتر کے عملہ کے لئے لکھی اور اس میں وہ ساری معلومات و ہدایات جمع کر دیں جو اس کے خیال میں ایک سکریٹری کے لئے اچھے منصبی فرائض خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے لئے ضروری تھیں۔ کتاب میں قلم، دوات، املا، کاغذ، صرف و نحو، علم بیان و معانی و بدیع، انساب و قبائل، شعر، ادب، تاریخ جغرافیہ اور متفرقات سے لیکر جو بغیر کسی منطقی یا مضمونی ربط کے ابتدائی چار پانچ جلدوں میں بکھرے ہوئے ہیں ایسی فنی واداری معلومات کا ذکر ہے جو کلی طور پر شاہی دفاتر اور فائلوں، رسمی تحریروں، ان کے لکھنے کے آداب، تقاضوں اور نمونوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ تقریباً نو جلدیں اس طرح کی معلومات سے پُر ہیں۔ مولف نے درجنوں کتابوں سے رجوع کر کے مفید مطلب مواد اپنی تالیف میں ضم کر لیا ہے، ان میں سے متعدد اب موجود نہیں یا ہماری دسترس سے باہر ہیں، اس طرح کی ایک کتاب سے ہندی مشک، عنبر اور صندل کے بارہ میں مؤلف نے جو اقتباسات لئے ہیں ان کا ترجمہ ہم نے اپنی کتاب میں پیش کیا ہے۔

کشف الظنون حاجی خلیفہ۔

سترہویں صدی میں لکھی گئی اور تقریباً تیئس[۲] برس تک لاطینی ترجمہ، تحقیق متن اور طباعت کی منزلوں سے گذر کر ۱۸۵۸ء میں لیپزک اور لائڈن سے سات بڑی جلدوں میں طبع ہوئی[۲]۔ ۱۸۹۲ء میں مصر سے بھی دو جلدوں میں اس کا ایک ایڈیشن نکلا اور وہی ہمارے پیش نظر ہے۔ کتاب میں ان تالیفات کے نام ہیں جو مولف کی تلاش

---

[۱] کراچکوفسکی ص۴۱۶ - [۲] جرجی زیدان ۳/۳۱۸ - ۳۱۹

Marfat.com

جن کتابوں کے نام فراہم ہوئے تھے ان کی تعداد ساڑھے چودہ ہزار کے قریب ہے. ان میں عربی تالیفات کے علاوہ جن کی اکثریت ہے فارسی اور ترکی کتابیں بھی شامل ہیں. مولف نے ہر کتاب کا نام دیکر اس کے مؤلف کا نام اور اگر معلوم ہو سکا تو اس کا سنہ وفات دیا ہے. جگہ جگہ اس نے کتابوں کے دیباچہ سے اقتباس لے کر ان کا مختصر تعارف کیا ہے. اس کے علاوہ مؤلف نے ان علوم کے نام بھی ابجدی ترتیب سے دیئے ہیں جن سے ان کتابوں کا تعلق ہے. اس دوگانہ ابجدی ترتیب کے زیر اثر کتابوں کے نام عام ابجدی فہرست کے علاوہ علوم کے ضمن میں مکرر قلمبند ہوگئے ہیں. مولف نے دیباچہ (ص۱) میں کشف الظنون لکھنے کا محرک یہ بتایا ہے کہ پہلے کبھی کتابوں کی فہرست مرتب کرنے کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی تھی. معلوم نہیں یہ لکھتے وقت اسے ابن الندیم کی فہرست کیوں یاد نہیں رہی جو اس موضوع پر مشہور کتاب ہے. کشف الظنون میں ایسی درجنوں کتابوں کے نام چھوٹ گئے ہیں جن سے عربی لٹریچر کے عالم واقف ہیں یا جو گذشتہ ڈیڑھ سو برس میں یورپ اور شرق اوسط میں چھپ چکی ہیں، انہی میں ابن الندیم کی فہرست بھی داخل ہے.

خورشید احمد فارق

دسمبر ۷۱ء

Marfat.com

Marfat.com

ہندوؤں کا تعارف

جاحظ[1] (متوفی ۸۶۸ء / ۲۵۵ھ):-

نجوم اور حساب میں ہندو پیش پیش ہیں، وہ ہندی خط کے موجد ہیں، فن طب میں امتیازی شان رکھتے ہیں، طب کے رموز سے واقف ہیں، بگڑے ہوئے مزمن امراض کا خوب علاج کرتے ہیں. مورتیاں تراشنے اور رنگوں کے ذریعے تصویر کشی میں بھی جس کے نمونے محرابوں میں نظر آتے ہیں، اُن کو مہارت ہے، شطرنج جو سب سے اعلیٰ کھیل ہے اور جس میں ہر کھیل سے زیادہ عقل لڑانا پڑتی ہے، ان کی ایجاد ہے، وہ عمدہ اسٹیل کی تلواریں بناتے ہیں جو زنگ آلود نہیں ہوتیں، تلوار کے کھیل اور کرتب دکھانے میں ان کی نظیر نہیں ملتی، جنگ میں تلوار بازی کے خوب جوہر دکھاتے ہیں، زہر اتارنے کے کامیاب منتر ان کو آتے ہیں اور مختلف قسم کے درد جھاڑ پھونک کے ذریعہ دور کر دیتے ہیں، ان کے گانے دل پسند ہیں، اُن کے ہاں کھوکلہ (کنکلہ) نامی یکتار ساز ہے جو کدو پر چڑھا ہوتا ہے، ان کا دوسرا ساز [illegible]نجہ ہے، ان کے یہاں مختلف قسم کے ناچ اور تھرکنے کے فن بھی رائج ہیں، تلوار بازی کے وقت [illegible] پر ان کی مہارت قابل دید ہوتی ہے، تیر اندازی[2] کے مقابلہ میں ان کو کمال حاصل ہے. وہ [illegible] کرتے ہیں، دھونی رماتے ہیں اور دم سادھ لیتے ہیں، ان کے خط میں بہت سی زبانوں کے [illegible] ہیں اور بہت سے رسم الخط ان کے ملک میں رائج ہیں۔ ان کے لٹریچر کا کافی بڑا حصہ شعر

---

[1] [illegible] معرفت ۸۰-۸۱ -

[2] اصل میں مناصفہ ہے جسے ہم نے مناضلہ کی تحریف قرار دیا ہے۔

Marfat.com

اور طول طویل خطبوں پر مشتمل ہے، فلسفہ اور ادب پر دہ بہت سی کتابوں[1] کے مصنف ہیں۔ کلیلہ و دِمنہ کی تالیف[2] کا سہرا ان ہی کے سر ہے، اصابتِ رائے اور شجاعت سے متصف ہیں، چینیوں میں اتنے اچھے عادات واطوار نہیں پائے جاتے جتنے ان میں موجود ہیں مثلاً دتون کرنا، چوٹی گوندھنا، پیٹھ اور پیروں کو سلیقہ کے ساتھ باندھ کر اکڑوں بیٹھنا، مانگ نکالنا، خضاب لگانا، ان میں حسن، ملاحت اور جسمانی تناسب بھی پایا جاتا ہے۔ ان کا پسینہ خوشبودار ہوتا ہے، ان کی عورتیں صوری ومعنوی محاسن کے لئے بطور مثال پیش کی جاتی ہیں، ہندوؤں کے ملک ہی سے سلاطین کے محلوں میں وہ صندل آتا ہے جس کی نظیر نہیں ہوتی، وہی دھیان گیان کا سرچشمہ ہیں اور ایسے منتروں کے موجد جن سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ نجومی حساب دوسری قوموں نے انہی سے سیکھا ہے، آدم علیہ السلام جنت سے انہی کے ملک[3] میں اتارے گئے تھے۔

کالی اقوام کے خصائص میں خوش خلقی اور عمدہ آواز بھی شامل ہے اور یہ صفات گانوں میں پائی جاتی ہیں بشرطیکہ ان کا تعلق سندھ سے ہو۔ غلاموں میں ہندی یا سندھی غلاموں سے بہتر باورچی نہیں ہوتے، ان کو ہر قسم کے کھانے پکانے کا قدرتی سلیقہ ہوتا ہے۔ ایک اور خصوصیت ان کی یہ ہے کہ ساہوکار اور صراف سندھیوں ہی کو اپنا منیم اور خزانچی بناتے ہیں کیوں کہ ایمانداری کے ساتھ ساتھ ان کو کاروبارِ زر سنبھالنے اور حساب سمجھنے کی بھی مہارت ہوتی ہے۔ شاید ہی کوئی صراف ایسا ہو گا جس کے منیم اور خزانچی یونانی یا فارسی ہوں، تجارتی حلقوں میں سندھی بڑے مبارک سمجھے جاتے ہیں، بصرہ

---

[1] اصل میں "وطب" فی الفلسفہ والادب ہے، جو "وکتب" کی تحریف معلوم ہوتی ہے۔ [2] یہ کتاب سنسکرت سے قدیم فارسی میں اور پھر آٹھویں صدی عیسوی کے نصف ثانی میں عربی میں منتقل ہوئی، اس کا مقصد حکمرانوں کی سیرت اور کردار کی اصلاح اور ان میں شاہی منصب کے شایانِ شان صفات پیدا کرنا تھا، عباسی سکریٹریٹ اور حکمران طبقہ میں بہت مقبول ہوئی۔ حفظ کی آسانی کے لئے اسے کئی بار نظم کیا گیا۔

[3] مشہور اور متداول رائے یہ ہے کہ آدم لنکا میں اترے تھے۔

[...]کے بیوپاریوں نے جب دیکھا کہ فرّخ ابوروح سندھی نے اپنے مالک کی تجارت کو [...]سے خوب دولت جمع کر لی ہے اور بہت سی جائدادیں خرید لی ہیں۔ تو ان میں سے [...]غلام خرید لئے۔

[...] (متوفی ۲۸۴ھ / ۸۹۷ء) :-

[...]د اور غور و خوض ہندوؤں کا طرۂ امتیاز ہے، ہر حکمت اور دانائی میں وہ دوسری [...]سے بازی لے گئے ہیں۔ نجوم میں ان کے نظریات سب سے زیادہ صحیح ہیں، اس موضوع پر ان کی [...]م بالشان کتاب سِدّہانت (سندھ ہند) ہے جس سے ہر وہ علم مستنبط ہوا ہے جس سے یونانیوں، فارسیوں [...] دوسری متمدن اقوام کے علماء نے دلچسپی لی ہے، طب میں ان کی آراء نہایت دقیع ہیں ......

مسعودی (متوفی ۳۴۵ھ / ۹۵۶ء) :-

ہندوؤں کا مرتبہ عقل، سیاست، دانش، رنگ و روپ، صفات، صحتِ مزاج، صفائی ذہن [...] دقتِ نظر میں سیاہ فام، گندم گوں اور دوسری تمام قوموں سے بلند تر ہے۔

[...] وزن تو بہار بھار سنسکرت میں اتنے بوجھ کو کہتے ہیں جو ایک بیل اٹھا سکے (کتاب الہند بیرونی ص۷۶) بُر بہار [...] وہ سامان ہے جو بیلوں پر لدا ہوا جاتا تھا اور پھر سمندری یا خشکی کے تجارتی قافلوں کے ذریعہ ہندوستان و سندھ سے عراق [...] دوسرے اسلامی ملکوں کو برآمد کیا جاتا تھا۔ اس میں زیادہ تر دوائیں جڑی بوٹیاں قیمتی خوشبودار اشیا اور بڑھیا [...] ہوتا تھا، دسویں صدی عیسوی کا سیاح اور جغرافیہ نویس مقدسی لکھتا ہے (احسن التقاسیم لائڈن ص۴۶۳) کہ کرمان [...] شیر بربہار کا ایک تجارتی مرکز تھا جہاں یہ سامان ہندوستان سے لاکر جمع کیا جاتا تھا اور پھر دوسرے علاقوں کو [...] جاتا تھا۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھو تاج العروس مادہ بہر و سمعانی گب میموریل سیریز لندن ۱/۱ دیوان [...] معرّب ڈاکٹر ابو نصر محمد خالدی ص۱۴۱-۱۴۲۔ ؎۲ محمد بن سکن (بروزن قلم) نامی بصرہ کے ایک مدرس [...] غلام تھا۔ ؎۳ تاریخ (نجف ایڈیشن) ۱/۴، ۵-۵ ؎۴ فلکیات اور نجومی [...] کی مشہور اور مستند تصنیف۔ ؎۵ مروج الذہب حاشیہ تاریخ کامل

Marfat.com

بیرونی[1] (متوفی ۱۰۴۸ء ۴۴۰ھ) :-

ہندوؤں کا خیال ہے کہ ان کے ملک سے بہتر نہ تو کوئی ملک ہے، نہ انکی قوم سے بہتر کوئی قوم، نہ ان کے بادشاہوں سے افضل کوئی بادشاہ، دین و مذہب ہے تو ان کا، علوم و آداب ہیں ان کے۔ اس عقیدہ کی وجہ سے ان لوگوں میں تعلی، رعونت اور خود پسندی پیدا ہو گئی ہے اور ان کی علمی ترقی رک گئی ہے علم کے معاملہ میں یہ لوگ بہت بخیل واقع ہوتے ہیں، غیر ہندو تو درکنار اپنی قوم کے ایسے افراد سے جن کو یہ نا اہل سمجھتے ہیں علمی باتیں اور حقائق چھپاتے ہیں، علاوہ بریں ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ دنیا میں ان کے شہروں کے علاوہ اور شہر اور ان کے باشندوں کے علاوہ اور بھی باشندے ہیں اور ان کے ماسوا دوسری قوموں میں بھی علوم و فنون ہیں، اس معاملہ میں ان کا غلو اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ اگر ان سے خراسان و فارس کے علوم یا علماء کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ مخبر کو جاہل تصور کرتے ہیں اور مذکورہ بالا کمزوری کی وجہ سے ہرگز اس کو سچا نہیں مانتے، اگر یہ لوگ سفر کریں اور دوسرے ملکوں کے علماء سے ملیں جلیں تو یقیناً ان کو اپنی رائے بدلنا پڑے۔ بایں ہمہ ان کے اسلاف اس درجہ بے خبر نہ تھے، براہمہران[2] کا بلند پایہ فاضل جہاں برہمنوں کی تعظیم کا حکم دیتا ہے وہاں یہ بھی کہتا ہے کہ یونانی باوجود ملیچھ (ناپاک) ہونے کے چونکہ علوم میں دوسری قوموں سے بڑھ گئے ہیں اس لئے ان کی بھی تعظیم واجب ہے ...... ہندوؤں کے اسلاف یہ بات مانتے تھے کہ یونانیوں کے علوم کا پایہ ان کے علوم سے بلند تر ہے۔

قاضی صاعد اندلسی[3] (متوفی ۱۰۷۰ء ۴۶۲ھ) :-

اُن قدیم اقوام میں جنھوں نے علوم سے دل چسپی لی ہندو سب سے پہلی قوم ہیں، اُن کی بہت آبادی ہے، ان کے پاس دولت و وسائل کی بہتات ہے اور ان کی شاندار حکومتیں ہیں، ہمارے

---

[1] کتاب الہند، اڈیٹر اڈورڈ سخاؤ، لندن ۱۸۸۷ء ص ۱۱ [2] وراہمیہرا (Varahamihira) وکرمادیت کے دربار کا ایک ممتاز ہیئت داں (متوفی ۵۸۷ء) اور مصنف بریہت سمہتا (Brihat Samhita) [3] طبقات الامم مصر ص ۱۳-۱۵ -

... اعتراف کیا ہے اور سارے علوم میں ان کی امتیازی حیثیت تسلیم ... کہتے تھے کہ دنیا میں پانچ بڑے بادشاہ ہیں جن کے باقی سارے حکمران تابع ... شاہِ چین، شاہِ ہند، شاہِ ترک، شاہِ فارس اور شاہِ روم، وہ شاہِ چین کو ... کہتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ چینی ہر قوم سے زیادہ اپنی حکومت کے فرمانبردار ... سب سے زیادہ ملک کے قانون اور ضابطوں کا احترام کرتے ہیں، چینی، ہندوؤں ... سے بڑی ہوئی دل چسپی اور سارے فنون میں ان کی فوقیت کی وجہ سے شاہِ ہند کو ... (ملک الحکمۃ) کہتے تھے اور ترکوں کی غیر معمولی شجاعت کے باعث شاہِ ترک کو ... درندگان (ملک السباع) اور شاہِ فارس کو شاہنشاہ کیونکہ اس کی حکومت شاندار، پُرشکوہ اور ... پایہ تھی اور وسطِ عالم کے کئی بادشاہ اس کے ماتحت اور بستی دنیا کے بہترین علاقے اس کے ... تھے۔ سلاطینِ چین، قیصرِ روم کو شاہِ مرداں (ملک الرجال) کے لقب سے یاد کرتے تھے ... اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے چہرے نہایت حسین اور جسم نہایت دل کش تھے۔[1]

... ہندوستان ہر زمانہ میں دنیا کی تمام اقوام کے نزدیک حکمت و دانائی کی کان، انصاف اور ... سیاست کا گہوارہ، غالب عقل اور صائب رائے داناؤں، سمجھ بوجھ سے بھرپور گیانوں اور ... عجیب علمی نتائج اور نکات کا سرچشمہ رہا ہے۔ ہندو سانولا ہونے کے باعث اگرچہ کالی ... میں داخل ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ خدا نے ان کو کالی قوموں کے اخلاقی عیوب، سفلہ پن ... سری سے محفوظ رکھا ہے اور ان کو بہت سے گندمی اور سفید قوموں پر فضیلت عطا کی ... شناس علماء کے ایک اسکول کی رائے ہے کہ سرزمینِ ہند کے طبعی حالات پر زحل اور عطارد ... ہے، زحل کے زیر اثر اگر ایک طرف ہندوؤں کا رنگ کالا ہو گیا ہے تو دوسری طرف ... ان کی عقلیں صاف اور ذہن تیز ہو گئے ہیں۔ اور زحل و عطارد کے مشترکہ عمل سے

---

[1] ... معاشراً بالشین المعجمۃ ہے جسے ہم نے أسراً بالسین المہملۃ قرار دیکر ترجمہ ... «اللطائف العجیبۃ»، واللطائف کی تحریف ہے۔

ان میں صحت نظر اور فکر کی گہرائی پیدا ہو گئی ہے، اس روشنی عقل اور کھرے کھوٹے میں تمیز کے باعث وہ تمام کالی اور حبشی قوموں سے ممتاز ہو گئے ہیں اور ان ہی صفات کی بدولت کوئی قوم حساب اور اقلیدس میں ان کو نہیں پکڑ سکی[1] اور انہی کی بدولت ہیئت کے رموز، نجومی مسائل اور سارے ریاضی علوم میں انہیں غیر معمولی دستگاہ حاصل ہے، اس کے علاوہ فن طب میں وہ جتنے ماہر ہوتے ہیں اور دواؤں کی خاصیت اور موجودات کے مزاج کا ان کو جتنا گہرا اور جامع علم ہے اس میں کوئی دوسری قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی ...... ان کے بادشاہ عمدہ سیرت اور اطوار کے حامل ہوتے ہیں، اور بڑی سمجھ بوجھ سے حکومت کرتے ہیں۔ خدا کے بارے میں ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک اور ہمسر نہیں[2]

خدا کے بارے میں ہندوؤں کا عقیدہ

بیرونی[3] :-

خدا کے بارے میں ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ وہ یکتا ہے، ازلی ہے، اس کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا۔ اپنے کاموں میں پوری طرح خود مختار ہے اور ان کے انجام دینے پر ہر طرح قادر، اس کا ہر کام حکمت و دانائی پر مبنی ہے، خود زندہ ہے اور زندگی عطا بھی کرتا ہے، مدبر کائنات ہے ہر شئے کی بقا کا مدار اسی پر ہے، اس کی بادشاہت میں کوئی اس کا حریف نہیں، وہ نہ تو خود کسی چیز سے مشابہ ہے اور نہ کوئی چیز اس سے مشابہت رکھتی ہے۔ اس بیان کی توثیق کے لئے ہم ہندوؤں کی کتابوں سے چند اقتباس پیش کرتے ہیں :

---

[1] متن میں فلهذا التحقوا بعلم العدد ہے، ہم نے التحقوا کو لم یُلحقوا کی تحریف سمجھ کر ترجمہ کیا ہے۔ [2] قفطی نے کتاب الحکماء (۲۶۶ - ۲۶۷) اور حاجی خلیفہ نے کشف الظنون (۲۲/۱) میں بھی قدیم ہندوؤں کے بارے میں تعارفی نوٹ دیئے ہیں لیکن وہ لفظاً بلفظاً قاضی صاعد کی طبقات الامم سے ماخوذ ہیں اور بلا اعتراف بمعاً خذ بیان کر دیئے گئے ہیں۔ [3] کتاب الہند ص ۱۵۰ ۔

Marfat.com

سائل: میں سائل یہ پوچھتا ہے، وہ معبود کون ہے جس کی عبادت سے کامیابی کی استعداد
.... پیدا ہوتی ہے؟
مجیب: وہ معبود ہے جو اپنی ازلیت اور وحدانیت کے باعث ایسے افعال کرنے سے
.... ہے جن کے بدلے میں کسی فائدہ کی امید یا نقصان سے بچنے کی توقع کی جائے۔ اس معبود کے ساتھ
.... حالات وابستہ نہیں کئے جاسکتے جو مخلوقات کے لئے مخصوص ہیں۔ کیونکہ اس کا نہ کوئی اچھا ہمسر
نہ برا، وہ ازل سے ابد تک عالم بالذات ہے، اس کے بارے میں کسی وقت اور کسی حالت
میں نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کسی بات سے واقف نہیں۔
سائل: کیا ان صفات کے علاوہ اور صفات بھی پائی جاتی ہیں؟
مجیب: وہ علوئے تام ہے جو کوئی جگہ نہیں گھیرتا، وہ خیر محض ہے جس کا شوق ہر دل میں اور جس
کی تڑپ ہر روح میں موجود ہے، اس کا علم سہو کی کثافت وجہالت کی نجاست سے پاک صاف ہے۔
سائل: وہ متکلم ہے کہ نہیں؟
مجیب: جب وہ عالم ہے تو متکلم بھی ضرور ہے۔
سائل: اگر وہ اپنے علم کی وجہ سے متکلم ہے تو اس کے اور ان داناؤں کے درمیان کیا فرق ہے
جو اپنے علم کی مدد سے بولتے ہیں اور کلام کے ذریعہ دوسروں تک اپنا علم منتقل کرتے ہیں؟
مجیب: اس کے اور داناؤں کے علم کے درمیان وقت وزمان کا فرق ہے، داناؤں پر جاننے
اور بولنے سے پہلے ایک زمانہ ایسا گذرا ہے جب وہ عالم اور متکلم نہیں تھے، اس لئے ان کا علم اور ان
کے علم کی افادیت مقید بزمان ہے، خدا کا علم اور کلام اس طرح مقید نہیں، اس لئے خدا ازل ہی سے
عالم اور متکلم ہوا، یہ وہ معبود ہے جس نے برہما اور دوسرے پرانے داناؤں سے مختلف طریقوں سے
کلام کیا، ان میں سے کسی کو کتاب دی اور کسی کو دوسرے طریقہ سے علم عطا کیا اور کسی پر وحی

.... دوسری صدی قبل مسیح کا ایک مصنف بتایا جاتا ہے جس نے فلسفہ یوگا پر یوگا شستر نامی کتاب
.... اس فلسفہ کو نجات کا ذریعہ قرار دیا تھا پتنجلی سے یہاں یہی کتاب مراد ہے۔

Marfat.com

نازل کی ۔

سائل : جو محسوس نہیں ہو سکتا اس عبادت کیونکر ہو سکتی ہے ؟

مجیب : اس کا صاحب نام ہونا ہی اس کے وجود کو ثابت کرتا ہے کیونکہ خبر بغیر مبتدا اور اسم بغیر مسمیٰ کے نہیں ہو سکتا، اگرچہ حواس اس کا ادراک نہیں کر سکتے، تاہم روح اس کو سمجھتی ہے اور دھیان سے اس کی صفات کا احاطہ ممکن ہے، یہی دھیان صحیح معنی میں اس کی عبادت ہے اور اس دھیان کو ہمیشہ جاری رکھنے سے ہی حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے ۔

ہندوؤں کی کتاب گیتا میں جو مہابھارت کا ایک حصہ ہے واسودیو[1] (باسدیو[2]) ارجن سے کہتا ہے : بلاشبہ میں وہ کل ہوں جس کی نہ تو ولادت کے ذریعہ ابتدا ہوئی ہے اور نہ وفات کے ذریعہ جس کا خاتمہ ہوگا، میں بدلہ یا مکافات کی خاطر کوئی کام نہیں کرتا، میں دوستی یا دشمنی کی بنا پر ایک طبقہ یا گروہ کے مقابلہ میں کسی دوسرے طبقہ یا گروہ سے کوئی خصوصی تعلق نہیں رکھتا، میں نے اپنی ہر مخلوق کو وہ صلاحیتیں دے رکھی ہیں جن کی اس کو ضرورت ہے، جو شخص مجھے ان صفات سے متصف کر کے میرا دھیان کرتا ہے اور میری طرح ذاتی نفسانیت کو اپنے افعال سے دور رکھتا ہے اس کی بندشیں کھل جاتی ہیں اور اس کی نجات اور مکتی آسان ہو جاتی ہے ۔

واسودیو نے گیتا میں دوسری جگہ کہا ہے : اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ کسی مصیبت یا مشکل کے وقت خدا سے لو لگا لیتے ہیں، لیکن اگر تحقیق کر کے دیکھو تو معلوم ہوگا کہ وہ گیان اور معرفت سے کوسوں دور ہیں، وجہ یہ ہے کہ خدا کو حواس کے ذریعہ محسوس نہیں کیا جا سکتا، اس لئے لوگ اس سے بیخبر رہتے ہیں، ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو خدا کو محسوسات کے ذریعہ سمجھتے ہیں اور کچھ محسوسات سے بڑھ کر معلومات

---

[1] واسودیو سے کرشن مراد ہے، ہندو مائتھالوجی کا سب سے مشہور اور محبوب دیوتا۔ ڈکشنری آف ہندو مائتھالوجی، ڈاؤسن ص۱۶۰ [2] بریکیٹ میں وہ اسماء ہیں جنہیں بیرونی نے سنسکرت سے عربی کا جامہ پہنا کر قلمبند کیا ہے، بریکیٹ سے پہلے ان اسماء کی وہ شکل ہے جسے کتاب الہند کے ایڈیٹر ایڈورڈ سخاؤ نے انڈکس میں سنسکرت تلفظ کے مطابق انگریزی حروف میں پیش کیا ہے ۔

Marfat.com

...اور ... مانتے کہ محسوسات و معلومات سے بالاتر ایک ذات ہے جس سے نہ کوئی
... وہ ... کسی نے پیدا کیا ہے، جس کی کنہ اور حقیقت تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی لیکن
... اور ہمہ گیر علم رکھتا ہے۔
... ہند و علماء کی رائے خدا کے بارے میں جس کو وہ ایشور (ایشفر) کے نام سے یاد کرتے ہیں
... اور فیاض، جو دیتا ہے لیتا نہیں۔

رسول کے بارے میں ہندوؤں کا عقیدہ

پیش رفت:-
یونان کے لوگ ضابطے قاعدے اپنے فلاسفہ سے اخذ کرتے تھے جو قانون سازی پر مامور ہوتے تھے
اور جن کی نسبت یونانیوں کا عقیدہ تھا کہ ان کو تائیدِ الٰہی حاصل ہے، جیسے سولن (SOLON) دروقون
(DRACO) اور فیثاغورس (PYTHAGORAS) ..... ضوابط و قوانین کے معاملہ میں ہندو
یونانیوں سے ملتے جلتے ہیں، وہ شریعت اور ضوابطِ کردار رسول سے نہیں بلکہ رشیوں سے اخذ کرتے ہیں
رسول کو وہ نارائن کہتے ہیں جو مبعوث ہوتے وقت انسانی شکل اختیار کر لیتا ہے، رسول صرف ان خرابیوں
کو دور کرنے آتا ہے جو دنیا میں پھیل جاتی ہیں یا اُن نقصانات سے بچانے کے لئے جن کی زد میں معاشرہ
... ہے، ضابطے قاعدے بہر حال جوں کے توں رہتے ہیں، ان میں رسول کوئی تبدیلی نہیں کرتا، بنا بریں
... دین کے ضوابط اور اصول کا تعلق ہے ہندو رسولوں کے محتاج نہیں ہیں، رہا ہندو مذہب
... شریعت کے نسخ کا سوال تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نسخِ شریعت کو خلافِ عقل نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں
... (کرشن) کے آنے سے پہلے بہت سے کام مباح تھے جو بعد میں حرام کر دیئے گئے، ان مباح
... کا گوشت بھی تھا، شریعت یا اس کے بعض ضوابط کے نسخ کا سبب یہ ہوتا ہے کہ
... جاتے ہیں اور ان میں مروجہ واجبات کا بوجھ اٹھانے کی طاقت باقی نہیں رہتی۔

Marfat.com

روح کے بارے میں - ہندوؤں کا عقیدہ آواگون

بیرُونی :-

جس طرح کلمۂ اخلاص مسلمانوں کا، تثلیث عیسائیوں کا اور سبت یہودیوں کا دینی شعار ہے اسی طرح تناسخ (آواگون) کا عقیدہ ہندو مذہب کی امتیازی علامت ہے، جو شخص اس عقیدہ کا قائل نہیں وہ ہندو نہیں ہو سکتا، نہ ہندوؤں میں اس کا شمار ہو سکتا ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ روح جب تک "عاقل" نہیں ہو لیتی مطلوب کا دفعتہً پورا پورا ادراک نہیں کر سکتی: "عاقل" بننے تک وہ جزئیات کو دریافت کرنے اور ممکنات کو تلاش کرنے میں لگی رہتی ہے، یہ جزئیات و ممکنات اگرچہ لا متناہی نہیں ہوتے پھر بھی ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان پر حاوی ہونے کے لئے بہت طویل مدت درکار ہوتی ہے اور عاقل بننے یعنی مطلوبہ علم حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ روح اشخاص و جزئیات اور ان کے احوال و افعال کا مشاہدہ کرے اور ہر تجربہ سے تھوڑا تھوڑا نیا علم حاصل کرتی رہے لیکن چونکہ افعال مختلف الشکل ہوتے ہیں اور یہ عالم ایک بنیادی مقصد کے تحت وجود میں آیا ہے اس لئے اس بنیادی مقصد کے ہمیشہ تابع رہنے والی روحیں اچھا عمل ہو یا بُرا فانی جسموں میں آتی جاتی رہتی ہیں تاکہ اچھے عمل کے ثواب کے زیرِ اثر جسموں میں آنا جانا ان کو بھلائی کی زیادہ سے زیادہ سعی کی طرف مائل رکھے اور عذاب کے زیرِ اثر جسموں میں آنے جانے کی مصیبت سے نجات پانے کے لئے وہ بُرائی سے بچنے کی کوشش کرتی رہیں۔ روح کی آمد و رفت ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ درجہ کی طرف ہوتی ہے اس کے برعکس نہیں ہوتی کیونکہ اعلیٰ میں ادنیٰ اور اعلیٰ دونوں شامل ہوتے ہیں، دونوں درجوں میں اختلاف مراتب کا تقاضہ ہوتا ہے کہ دونوں کے عمل میں بھی فرق ہو اور یہی تناسخ یا آواگون ہے اور یہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک روح اور مادہ دونوں طرف سے اصل مقصود حاصل نہ ہو جائے مادہ کی طرف سے مقصود اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ مادہ میں جو صورت ہے وہ فنا ہو جائے، اس میں گیان اور علم حاصل ہو جانے سے اضطرابِ شوق باقی نہیں رہتا، اس کو اپنے قائم بالذات، اپنے جوہر

لہ کتاب الہند ص ۲۴-۲۵

... لانی کی صورتوں کی ناپائداری اور اس کی لذتوں کے فریب کا یقین ... کے وہ مادہ سے انحراف اختیار کر لیتی ہے، بندش کھل جاتی ہے، مادہ سے رابطہ ٹوٹ ... اور روح اپنے معدن کی طرف سعادتِ علم سے متمتع ہو کر لوٹ جاتی ہے۔

جنّت و جہنّم

بیرونی:

عالمِ ہستی کو لوک کہا جاتا ہے، اس کے تین حصے ہیں: اعلیٰ، اسفل اور اوسط، عالم اعلیٰ کو سفر لوک یا جنت کہتے ہیں، عالمِ اسفل کا نام ناگ لوک ہے یعنی سانپوں کی دنیا، یہ جہنم ہے۔ اس کا دوسرا نام نرلوک ہے اور کبھی اس کو پاتال کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے، عالمِ اوسط جس میں ہم ہیں مدہ لوک (؟ لوک) اور مُنش لوک یعنی انسانی دنیا کہلاتا ہے، یہ عالم کمانے اور کسب کے لئے ہے، عالمِ اعلے ثواب کے لئے اور اسفل سزا کے لئے، عالمِ اعلیٰ اور اسفل میں وہ لوگ جو ثواب و عذاب کے مستحق ہوتے ہیں ایک مقررہ مدت تک جو دنیا میں ان کی مدت عمل کے بقدر ہوتی ہے، رکھے جاتے ہیں اور پورا پورا ثواب یا عذاب پاتے ہیں، ان دونوں میں صرف روح رہتی ہے .....

ہندوؤں کی کتاب وِشنو پُران (بشن پران) میں جہنموں کی تعداد اٹھاسی ہزار بیان کی گئی ہے جھوٹا دعوی کرنیوالا، جھوٹی گواہی دینے والا، ان دونوں کی معاونت کرنیوالا، لوگوں کا مذاق اڑانے والا، رَورَو نامی جہنم میں جاتا ہے۔

ناحق خون کرنیوالا، حقوق غصب کرنیوالا، چھاپہ مارنے والا، گائے کی جان لینے والا، گلا گھونٹنے والا، رُودرَہ نامی جہنم میں جاتا ہے۔

برہمن کے قاتل، سونا چور اور اس کے ساتھی، رعایا کی دیکھ بھال نہ کرنیوالے حاکم، استاد کی بیوی سے ... کرنیوالے، اپنی ساس سے ہمبستر ہونے والے کا ٹھکانا تپت کُنبہ (تپت کنب) نامی جہنم ہے۔

...

لالچ میں آکر اپنی بیوی کی بدچلنی پر چشم پوشی کرنیوالا، اپنی لڑکی یا لڑکے کی بیوی سے زنا کرنے والا، اولاد بیچنے والا، اپنے اوپر خرچ کرنے میں بخل کرنیوالا مہا جوال (مہاجوال) میں جائے گا۔
استاد سے کٹ حجتی کرنیوالا اور اس سے ناخوش رہنے والا، لوگوں کی توہین کرنیوالا، جانوروں سے مباشرت کرنیوالا، ویدا در پرانوں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والا یا ان کے ذریعہ بازاروں میں روپیہ کمانیوالا شَبَل شُوَل (شُوَل) میں جائے گا۔
چور، فریبی، عوام کے سیدھے راستے سے انحراف کرنیوالا، باپ سے نفرت کرنیوالا، خدا اور مخلوقِ خدا کو ناپسند کرنیوالا اور قیمتی جواہر کی قدر نہ کرنیوالا "کرمش" میں جائے گا۔
باپ دادا کے حقوق کا احترام اور دیوتاؤں کا ادب نہ کرنیوالا، تیر نیز ہتھیاروں کے پھل بنانے والا لالابھکش (لابکش) میں جائے گا۔ تلوار اور چھری بنانے والا وشَسن (دِشسن) میں جائے گا۔
حاکموں سے انعام کی لالچ میں اپنا مال چھپانے والا اور وہ برہمن جو گوشت، تیل، گھی، رنگ، یا شراب بیچے، ادھومکھ (اذومک) میں جائے گا۔
مرغیوں، بلیوں، بکریوں، سؤروں اور پرندوں کو موٹا کرنیوالے کا ٹھکانا رُدھیرا اند (ردھراند) ہے۔
بازاروں میں کھیل تماشہ کرنیوالا، گانے والا، قضائے حاجت کے لئے گڑھے کھودنے والا متبرک ایام میں مباشرت کرنیوالا، گھروں میں آگ برسانے والا، ساتھی کو دھوکہ دینے والا اور اس کے مال کی لالچ میں اس کے ساتھ رہنے والے کا ٹھکانا رُودھر (رُودر) ہے۔
چھتوں سے شہد نکالنے والا وَیتَرنِی (بیترن) رسید ہوگا۔
مال غصب کرنیوالا اور جوانی کے نشہ میں عورتوں کو اغوا کرنیوالے کا ٹھکانا کرش ہے۔
درخت کاٹنے والا اَسپتروَن (اسپترون) میں، شکاری اور شکار کا جال بنانے والا وہنجال (وہنجال) میں جائے گا۔
مقررہ رسوم سے لاپرواہی کرنیوالا اور مذہبی ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والا سب سے

Marfat.com

... اور وہ ... (ونشک) کی سزا بھگتے گا۔

... خیالات کو پیش کر کے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہندوؤں کے مذہب میں کیا باتیں ناپسندیدہ ... کے مترادف ہیں۔

دنیا سے نجات پانے کا طریقہ

پیڑونی:۔

چونکہ روح اس عالم میں مقید ہے اور چونکہ اس قید کے اسباب ہیں اس لئے قید سے نجات پانے کے لئے ضروری ہے کہ ان اسباب کے برعکس اسباب پیدا ہوں، ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ہندوؤں کی رائے میں قید کا سبب جہالت ہے، اس لئے اس کی نجات گیان (علم) ہی کے ذریعہ ممکن ہے اور یہ اس وقت ہوگا جب روح کو اشیاء کا کلی اور کامل علم ہو جائے اور شک و ریب کے سارے پردے مرتفع ہو جائیں۔ روح پر جب موجودات کے حدود و امتیازات واضح ہو جاتے ہیں تو اس کو اپنی ذات کا صحیح شعور اور اپنی ابدیت سے متصف شرافت کا ادراک ہو جاتا ہے، اس پر مادہ کا گھٹیا پن جو اس کی صورت میں تغیر اور فنا پذیری کے باعث ہے، واضح ہو جاتا ہے، وہ مادہ سے تعلق توڑ لیتی ہے اور اس پر یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ جس چیز کو وہ خیر و لذت سمجھ رہی تھی وہ شر او رمصیبت تھی، اس طرح اس کو حقیقی گیان حاصل ہو جاتا ہے اور وہ مادہ سے منہ موڑ لیتی ہے۔

پتنجلی کا مصنف لکھتا ہے: خدا کی وحدانیت کے دھیان میں کھو جانے سے انسان کو ایک نیا شعور حاصل ہوتا ہے، جو خدا کا طالب ہوتا ہے وہ بلا استثناء کل مخلوق کی بھلائی چاہتا ہے اور جو شخص صرف اپنی ذات میں الجھا رہتا ہے اس کو اپنی زندگی سے کوئی حقیقی فائدہ نہیں پہونچتا، جو شخص خدا کے ... کر گیان حاصل کرلے اس کی روحانی قوت جسمانی قوت پر غالب آجاتی ہے اور وہ ان ... ہو جاتا ہے اور ہر حاجت سے بے نیاز۔

Marfat.com

(۱) وہ بدن کو اتنا لطیف کر سکتا ہے کہ وہ آنکھوں سے چھپ جائے۔
(۲) بدن کو اتنا ہلکا کر سکتا ہے کہ اس کے لئے کانٹوں، دلدل اور مٹی پر چلنا یکساں طور پر آسان ہو جائے۔
(۳) اپنے جسم کو اتنا بڑھا سکتا ہے کہ دیکھنے والوں کو عجیب اور ہیبتناک نظر آئے۔
(۴) اپنے ہر ارادہ کو پورا کر سکتا ہے۔
(۵) جس بات کو جاننا چاہے جان سکتا ہے۔
(۶) اپنے ماتحتوں اور رعایا کو فرمانبردار رکھ سکتا ہے۔
(۷) دور دراز مسافت چشم زدن میں طے کر سکتا ہے۔

عمدہ کردار

بیرونی[1] :-

عمدہ کردار وہ ہے جس کے اصول دین کی طرف سے مقرر ہوں، ہندوؤں کے یہاں چھوٹے ضوابط دین کے علاوہ جو بہت ہیں، یہ نو بنیادی ضابطے ہیں :-

(۱) قتل نہ کرنا۔
(۲) جھوٹ نہ بولنا۔
(۳) چوری نہ کرنا۔
(۴) زنا نہ کرنا۔
(۵) مال و دولت جمع نہ کرنا۔
(۶) پاکی اور صفائی کا التزام کرنا۔
(۷) روزہ کا التزام رکھنا، نیز سادہ اور روکھی زندگی بسر کرنا۔
(۸) خدا کی عبادت اور اس کی تسبیح و تحمید میں لگا رہنا۔
(۹) ہر وقت دل میں ادم ادم (خدا) کی مالا جپنا۔

---

[1] کتاب الہند ص ۳۶-۳۷

Marfat.com

روزہ

ہندوؤں کے مذہب میں روزے فرض نہیں بلکہ اختیاری ہیں اور نوافل کی حیثیت رکھتے ہیں
... حیثیت یہ ہے کہ ایک مقررہ مدت تک کھانے سے باز رہا جائے۔ شکل اور مدت کے اعتبار سے
روزہ کی مختلف قسمیں ہیں۔

متوسط درجے کے روزہ کی شکل یہ ہے کہ روزہ رکھنے والا روزہ کا دن مقرر کرے اور جس کی
(روزہ رکھنا چاہتا ہے خواہ وہ خدا ہو، خواہ فرشتہ (دیوتا) یا کوئی دوسری ہستی، اس کا خیال دل
میں بسائے، روزہ سے ایک دن پہلے دوپہر کے وقت کھانا کھائے، دتون کرے اور اگلے دن کے روزہ
کی نیت کرلے اور کھانے سے باز رہے، اگلے دن یعنی روزہ والی صبح کو دوبارہ دتون کرے، نہائے
اور اس دن کی ذمہ داریاں انجام دے، ہاتھوں میں پانی لے کر چاروں طرف چھڑکے اور جس کی خاطر
روزہ رکھا ہے اس کا نام زبان سے لیتا رہے اور اگلے دن صبح تک کچھ نہ کھائے، جب سورج طلوع
ہو تو اس کو اختیار ہے چاہے روزہ کھول لے، چاہے دوپہر تک رکا رہے، اتنی مدت تک کھانے سے
اجتناب اُپواس (اوپ باس) یعنی روزہ کہلاتا ہے، کیونکہ اگر وہ آج دوپہر سے کل دوپہر تک
ہی کھانے سے پرہیز کرے تو اس کو روزہ نہیں ایکنکت (ایک نگد) کہتے ہیں۔

روزہ کی ایک قسم پُراک ہے اس کی صورت یہ ہے کہ تین دن مسلسل دوپہر کے وقت کھانا
کھائے پھر مسلسل تین دن تک رات کو کھانا کھائے، اس کے بعد تین دن مسلسل روزہ رکھے اور اس
دوران کھانے سے مکمل اجتناب کرے۔

ہندوؤں کے ہاں ہر ماہ کے نصفِ اوّل کا آٹھواں اور گیارہواں دن بالعموم روزہ کا دن ہوتا
... کا مہینہ جو منحوس خیال کیا جاتا ہے مستثنیٰ ہے۔

روزہ کی ایک قسم چندراین (چندراین) ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ پورے چاند کے دن روزہ

رکھے، اگلے دن مُنہ بھر کر ایک لقمہ کھائے، دوسرے دن مُنہ بھر کر دو لقمے کھائے، تیسرے دن تین لقمے، اسی طرح بڑھتا جائے حتیٰ کہ اماوس کا دن آجائے، اس دن بھی روزہ رکھے، پھر ایک ایک لقمہ کم کرتا جائے یہاں تک کہ پورن ماشی تک کل لقمے ختم ہو جائیں۔

روزہ کی ایک قسم ماسواس ہے، یہ ایک ماہ کا مسلسل روزہ ہوتا ہے، ماسواس کے روزوں کا اگلے جنم میں ثواب ملتا ہے، ہر ماہ کے روزوں کے ثواب کی نوعیت مختلف ہوتی ہے:

اگر جیٹھ (جیتر) کے سارے مہینے روزے رکھے تو دولتمند ہو اور ہو نہار اولاد کی خوشیاں دیکھے

اگر بیساکھ (بیشاک) کے سارے مہینے روزے رکھے تو اپنے قبیلہ کا لیڈر بنے اور لشکر میں اس کی دھاک اور عزت بڑھے۔

اگر سارے چیت (جیرت) کے روزے رکھے تو عورتوں کا چہیتا بنے۔

اگر سارے اساڑھ (آشار) روزے رکھے تو دولتمند ہو۔

اگر سارے بھادوں (بھادرپت) روزے رکھے تو تندرستی، شجاعت، دولت اور مویشیوں سے مالامال ہو۔

اگر سارے کنوار (اشوج) روزے رکھے تو ہمیشہ دشمنوں پر فتحیاب ہو۔

اگر کاتک (کارتک) بھر روزے رکھے تو دھاک بڑھے اور مقاصد میں کامیابی حاصل کرے۔

اگر اگھن (منگھر) بھر روزے رکھے تو نہایت عمدہ اور شاداب ملک میں ولادت ہو۔

اگر پوس (پوش) بھر روزے رکھے تو اونچا خاندان پائے۔

اگر سارے ماگھ (ماگ) روزے رکھے تو شمار سے باہر دولت پائے۔

اگر پھاگن (پھالگن) بھر روزے رکھے تو ہر دلعزیز ہو۔

جو شخص سال بھر روزے رکھے اور اس اثنا میں صرف بارہ بار افطار کرے تو دس ہزار برس جنت میں قیام کرے اور پھر اس کا جنم معزز، اونچے اور اچھے خاندان میں ہو۔

حج (یاترا)

ہندوؤں کے مذہب میں حج فرض نہیں بلکہ ایک اختیاری اور فضیلت کا فعل ہے۔ حج کا طریقہ یہ ہے کہ کسی مقدس مقام عظمت مآب مورتی یا پاک دریا کا سفر کرے، وہاں جاکر غسل کرے، مورتی کے سامنے حاضر ہو اور اس کو نذرانہ دے، خدا کی حمد و ثنا کرے اور اس سے دعا میں مشغول ہو، وہاں کے برہمنوں اور مورتیوں کے پجاریوں، نیز دوسرے لوگوں کو خیرات دے، سر اور داڑھی منڈوائے پھر گھر لوٹ آئے۔

مقدس تالاب

ہندو ہر اس جگہ جس میں کوئی خوبی ہوتی ہے تالاب بنا لیتے ہیں اور وہاں اشنان کے لئے جاتے ہیں۔ تالاب بنانے کے فن میں ہندو بڑے ماہر ہیں، اس فن کو انہوں نے اتنی ترقی دی ہے کہ ہمارے ہم قوم جب ان کے بنائے ہوئے تالاب دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں اور ان جیسے تالاب بنانا تو درکنار ان کے بنا کردہ تالابوں کو بیان تک نہیں کر سکتے......

ہندوؤں کے پاک مقدس تالاب کوہ میرو کے آس پاس ٹھنڈے پہاڑوں پر واقع ہیں، (وائے پران) اور (مچھ پران) دونوں میں ہے کہ میرو پہاڑ کے دامن میں ارہٹ نامی ایک بہت بڑا حوض ہے جس کا پانی چاندی کی طرح صاف شفاف ہے، اس حوض سے ایک بے حد پاک دریا (زنب) نکلتا ہے اور خالص سونے پر سے ہو کر گزرتا ہے۔

(کوہ...) پہاڑ پر (اتر مانس) (اوتر مانس) نامی تالاب ہے، اس کے گرد بارہ مزید ... ایک چھوٹے سمندر کے برابر ہے، ان حوضوں سے شاندی اور

... کہ میرو سے مراد ہمالیہ پہاڑ ہے جو ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق دیوتاؤں کا مسکن ہے ... انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنس اینڈ ایتھکس، نیویارک ۱۹۵۵ء، ۴/۱۲۱۔

Marfat.com

ندّوی دریا نکل کر کمپیرش (کنبرش) تک جاتے ہیں۔

نیل پہاڑ کے پاس پیوڈ نامی تالاب ہے جس میں کنول پائے جاتے ہیں۔

نِشَدَہ (نشند) پہاڑ کے پاس وِشنو پد (بشن پد) نامی تالاب ہے، سرستی ندی اسی تالاب سے نکلتی ہے، ایک دوسری ندی گندھرد (گندھرب) کا سرچشمہ بھی یہی تالاب ہے۔

کیلاش پہاڑ پر مَنَدَ نامی ایک بڑا تالاب ہے، اس سے دریائے مَنداکنی[1] (منداکن) نکلتا ہے۔
کیلاش کے پورب دکھن کے درمیان لوہت پہاڑ ہے جس کے دامن میں لوھت نامی تالاب ہے جس سے لوہت ندی نکلتی ہے۔

کیلاش کے دکن میں سریوشند پہاڑ ہے جس کے دامن میں مانس[2] نامی تالاب ہے، اس سے دریائے سریُو (سَرَج) نکلتا ہے۔

کیلاش کے پچھم میں اَرُن پہاڑ ہے، جہاں ہمیشہ برف جمی رہتی ہے، اس پر چڑھنا ناممکن ہے، اس کی جڑ میں ایک تالاب ہے شیلودَ جس سے شیلود نامی دریا نکلتا ہے۔

کیلاش کے اتر میں گورُ پہاڑ ہے، اس کے دامن میں واقع تالاب کا نام وِندُسرس (بندسر) اس لفظ کے معنی ہیں سونے کی ریت والا، اسی تالاب کے پاس راجہ بھگیرتھ (بھگیرت) تارک الدنیا ہو کر درویشی اختیار کی تھی۔

مشہور تیرتھ گاہیں

بارانسی

ہندوؤں کے متعدد مقامات ہیں جن کو مذہبًا مقدس سمجھا جاتا ہے ان میں سے ایک بارانسی ہے، تارک الدنیا اور درویش قسم کے لوگ یہاں آ کر بس جاتے ہیں جس طرح کعبے کے عامر مکہ میں، ان کی تمنا ہوتی ہے کہ بارانسی میں ان کی جان نکلے تاکہ آخرت سنبھل جائے، ان کا خیال

---

[1] وشنو کا نقش پا۔ [2] دریائے گنگا [3] یہ تالاب تبت میں بتایا جاتا ہے۔

Marfat.com

... اگر وہ اسی جا جائے تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

کرکشیتر (تانیشر)

... مقام تانیشر ہے۔ اس کو کرکشیستر (کرکیتر) کہتے ہیں یعنی کرُو کا علاقہ، کرُ ایک صالح ... تھا وہ ... روحانی قوت سے حیرت انگیز کام کیا کرتا تھا، یہ علاقہ اسی کی طرف ... مقدس ہو گیا، پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مہابھارت کی لڑائی میں واسو دیو (باسدیو) نے وہاں ... نمایاں انجام دیے اور مفسدوں کا خاتمہ کیا، اس وجہ سے تانیشر کا مرتبہ بلند ہو گیا۔

متھرا (ماھورہ)

مقدس مقامات میں شہر متھرا بھی ہے جہاں بڑی تعداد میں برہمن موجود ہیں، اس کی تعظیم کا سبب ... کہ واسو دیو (باسدیو) یہاں پیدا ہوا تھا اور اس کے قریب نندکول میں اس کی تعلیم و تربیت ... تھی، آج کل لوگ کشمیر کی یاترا کرتے ہیں، ملتان کا بت جب تک تباہ نہیں ہوا تھا ہندو اس کی ... کرنے جاتے تھے۔

واجب التعظیم مبارک اور منحوس دن

...

... ان صفات کی وجہ سے فضیلت حاصل ہوتی ہے جن سے وہ متصف ... ان آتوار کو ہفتہ کا پہلا دن ہونے کے باعث وہی فضیلت حاصل ...

... واجب التعظیم دنوں میں اماوس (اماواس) اور پورنما کے دن ہیں، اماوس کو اس

Marfat.com

وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ اس دن چاند کی روشنی بالکل ختم ہو جاتی ہے اور پورنمہ کو اس وجہ سے
وہ اپنی پوری آب وتاب پر ہوتا ہے، برہمن ثواب کی خاطر ہمیشہ آگ پر قربانیاں کرتے ہیں اور کھانے
کی چیزوں میں سے جو حصہ فرشتوں کا آگ میں ڈالا جاتا ہے وہ اماوس سے پورنمہ کے دن تک چاند کے
پاس جمع ہوتا رہتا ہے اور پورنمہ سے اماوس تک ان میں بانٹ دیا جاتا ہے۔

(۱) بیساکھ کی تیسری تاریخ جسے گشیر تیا کہتے ہیں، اس دن کریتا جگ[1] (دورِ خیر وفلاح) کی ابتدا
ہوئی تھی۔

(۲) کاتک کی نویں تاریخ، اس دن ترتایگ[2] (ترتیا جوگ) کی ابتدا ہوئی۔

(۳) ماگھ کی پندرھویں تاریخ، اس میں دُواپر[3] کی ابتدا ہوئی۔

(۴) کنوار کی تیرھویں تاریخ، اس میں کل یگ[4] (دورِ نحوست وابتلا) کی ابتدا ہوئی۔ سارے
واجب التعظیم ایام میں خیر خیرات کرنے سے ثواب ملتا ہے۔

مبارک اوقات

مبارک اور واجب التعظیم اوقات میں سورج گرہن اور چاند گرہن کے اوقات ہیں۔ ہند
کا عقیدہ ہے کہ اس وقت ساری دنیا کا پانی گنگا کے پانی کی طرح پاک ہو جاتا ہے، سورج اور چاند
گرہن کی عظمت وفضیلت کا یہ حال ہے کہ بہت سے ویش اور شودر ثواب کی امید میں اس وقت
خودکشی کر لیتے ہیں، برہمنوں اور چھتریوں کے لئے خودکشی کرنا ممنوع ہے۔ اس لئے وہ ایسا نہیں کرتے
وہ اوقات جن میں عملاً گرہن نہ ہو لیکن اصولاً ہو سکتا ہے، وہ بھی مرتبہ میں اوقات گرہن کے مماثل ہیں

---

[1] ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق دنیا کی چار عمروں میں سے پہلی عمر جو سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس کے بقدر
[2] دنیا کی دوسری عمر جو بارہ لاکھ چھیانوے ہزار سال کے بقدر رہی تھی [3] دنیا کی تیسری عمر جو آٹھ لاکھ
ہزار برس تک چلی۔ [4] دنیا کی چوتھی یا موجودہ عمر جو چار لاکھ بتیس ہزار سال تک رہے گی، اس کی ابتدا
ایک سو ۳ قبل مسیح میں ہوئی تھی۔ ڈکشنری آف ہندو مائتھالوجی ڈاؤسن ص ۱۱۰، ۱۱۱

منحوس دن

... کے معنی ہیں چاند کا ایک یوم طلوعی میں تین منزلوں میں داخل ہونا، ہندوؤں ... منحوس ہوتا ہے، اس سے برا شگون لیا جاتا ہے اور اس دن خیر خیرات کی جاتی ہے۔

... (اُنّڈراتر) جب ایام طلوعی، ایام شمسی اور ایام قمری کے نقصان کی مجموعی مقدار ... ہو تو اس کو اُنّما راتری (اُنّڈراتر) کہتے ہیں، یہ دن بھی منحوس خیال کیا جاتا ہے، اس ... سے ثواب ملتا ہے۔

... جیٹھ اور پوس کے نصف روشن اور نصف تاریک کا دوسرا دن۔

(...) جیٹھ اور پھاگن کے ہر نصف کا چوتھا دن۔

(...) ساون اور بیساکھ کے ہر نصف کا چھٹا دن۔

(...) اساڑھ اور کنوار کے ہر نصف کا آٹھواں دن۔

(...) اگھن اور بھادوں کے ہر نصف کا دسواں دن۔

(...) کاتک کے ہر نصف کا بارھواں دن۔

بعض منحوس اوقات جن میں خیر خیرات سے ثواب نہیں ملتا:۔

... زلزلہ کا وقت، ہندو اس وقت کی نحوست ٹالنے کے لئے اپنے گھروں کے آبخورے ... توڑ ڈالتے ہیں۔

... زمین دھنسنے یا پہاڑ گرنے کا دھماکہ۔

... ٹوٹنا۔

... کا لال ہونا۔

... کانپنا۔

... ہونا مثلاً جنگلی جانوروں کا بستیوں میں گھس پڑنا، بے وقت کی

Marfat.com

بارش ہونا، درختوں میں بے وقت پتے نکلنا۔

تہوار

بیرونی[1]:-

ہندوؤں کے بیشتر تہوار اور میلے عورتوں اور بچوں کے لئے ہوتے ہیں۔

چیت کی دوسری تاریخ کشمیریوں کا تہوار ہے جسے اگدوس کہتے ہیں، یہ اس فتح کی یاد میں منایا جاتا ہے جو شاہ کشمیر مُتّادتی (مُتی) نے ترکوں کو شکست دے کر حاصل کی تھی، ہندوؤں کا خیال ہے کہ مُتّادتی (مُتی) سارے عالم کا بادشاہ تھا، ہندو اپنے اکثر راجاؤں کو ساری دنیا کا بادشاہ قرار دیتے ہیں.....

چیت کی گیارھویں کے تہوار کا نام چیت ہنڈولی ہے، اس دن واسُدیو[2] (باسدیو) کے مندر میں جمع ہو کر اس کی مورتی کو جھولا جھلاتے ہیں اور اسی طرح سارا دن گھروں میں اس کی مورتی کو جھولا جھلایا جاتا ہے اور خوشی منائی جاتی ہے۔

چیت کے پورے چاند کے دن کا نام بہنَد ہے، یہ عورتوں کا تہوار ہے، اس دن وہ خوب سنگھار کر کے شوہروں سے تحفوں کی فرمائش کرتی ہیں۔

چیت کی بائیسویں تاریخ کا نام چیتر چشت (جیتر جست) ہے، یہ تہوار بھگوتی (بھگبت) کے نام پر منایا جاتا ہے، اس روز اشنان کر کے ہندو خیرات کرتے ہیں۔

تیسری بیساکھ عورتوں کا تہوار ہے، اس کو گورتر کہتے ہیں۔ گور ہمالہ کی بیٹی کا نام تھا جو مہادیو[3] کی بیوی تھی، اس دن عورتیں اشنان کر کے سنگھار کرتی ہیں اور گور کی مورتی کو سجدہ کرتی ہیں، اس کے سامنے چراغ جلاتی ہیں اور اس کو خوشبو بھینٹ کرتی ہیں، اس دن کھانا نہیں کھاتیں اور جھولا جھولتی ہیں، دوسرے دن صبح کو خیرات کر کے کھانا کھاتی ہیں۔

---

[1] کتاب الہند ص ۲۸۷-۲۸۹ [2] کرشن کا دوسرا نام۔

[3] مہادیو شیو کا دوسرا نام ہے اور یہ ہندوؤں کا سب سے بڑا دیوتا مانا جاتا ہے۔

Marfat.com

[illegible] کرنا طلب کرتے ہیں کھلے میدانوں میں جاتے ہیں اور پانچ دن [illegible] لئے سوائے مختلف جگہوں پر آگ جلاتے ہیں، ہر چار آگیں الگ الگ جگہوں پر [illegible] کر الگ جلائی جاتی ہے، یہ اس لئے تاکہ ان کی تعداد ویدوں کے برابر ہو جائے [illegible] کو لوٹ آتے ہیں۔

[illegible] میں استوائے ربیعی ہوتا ہے، جسے بسنت کہتے ہیں، حساب سے اس دن کو دریافت [illegible] مناتے ہیں اور برہمنوں کی ضیافت کرتے ہیں۔

دیوالی

[illegible] کاتک کو جب چاند اور سورج برج میزان میں یکجا ہوتے ہیں تو دیوالی منائی جاتی ہے، اس [illegible] ہندو اشنان کرکے اچھے اچھے کپڑے پہنتے ہیں اور ایک دوسرے کو پان اور سپاری کے تحفے دیتے ہیں اور سوار ہو کر خیر خیرات کرنے مندروں کو جاتے ہیں اور دوپہر تک کھیلتے کودتے اور خوشیاں مناتے ہیں، رات کو اس کثرت سے ہر جگہ چراغ جلاتے ہیں کہ ساری فضا منور ہو جاتی ہے، اس [illegible] کا سبب یہ ہے کہ ہر سال آج کے دن واسو دیو (باسدیو) کی بیوی لکشمی راجہ بیرو چن (Virochana) کے لڑکے بل کو جو ساتویں زمین میں قید ہے آزاد کرتی ہے اور دنیا میں نکال لاتی [illegible] اس لئے اس دن کو بلراج کہتے ہیں یعنی بل کی حکومت، ہندوؤں کا خیال ہے کہ بل کرتیا جگ یعنی [illegible] کے دور میں تھا اور وہ اس لئے خوشیاں مناتے ہیں کہ آج کا دن اس کے آنے سے کرتیا جگ کے [illegible] ہے۔

ہندوؤں کی مشہور مذہبی اور اخلاقی کتابیں

وید خدا کا کلام

Marfat.com

وید کے معنی ہیں نامعلوم کو جاننا، ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ وید خدا کا کلام ہے جو برہما کی زبان سے نکلا ہے۔ برہمن بغیر معنی اور مطلب سمجھے وید کی تلاوت کرتے ہیں، اور اسی طرح بے سمجھے اس کی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں، بہت کم لوگ وید کی تفسیر جانتے ہیں اور ایسے اور بھی کم ہیں جو اس کے معنی و مطالب سمجھنے میں بحث و استدلال یا مناظرہ کے اصولوں سے کام لیتے ہوں۔

برہمن چھتری کو وید کی تعلیم دیتے ہیں لیکن چھتری کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ کسی کو حتیٰ کہ برہمن تک کو اس کی تعلیم دے، ویش اور شودر کے لیے وید سننا تک جائز نہیں، وید میں اوامر و نواہی نیز ترغیبی اور ترہیبی مضامین پائے جاتے ہیں، اس کا بیشتر حصہ تسبیحی اور آگ پر ہونے والی بے شمار قربانیوں کی تفصیلات پر مشتمل ہے ...... ہندو وید کا لکھنا جائز قرار نہیں دیتے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وید کی تلاوت لحن اور ترنم کے ساتھ کی جاتی ہے اور قلم ترنم کو ادا کرنے سے قاصر ہے نیز اس سے عبارت میں کمی بیشی بھی ہو جاتی ہے۔

سمرتی[2]

اس میں اوامر و نواہی سے متعلق ایسے ضابطے ہیں جنہیں برہما Brahma کے بیں لڑکوں نے وید سے مستنبط کیا تھا۔

پرانین

پران قدیم کے ہم معنی ہے، پرانیں تعداد میں اٹھارہ ہیں، ان میں سے بیشتر جانوروں، اشخاص

---

[1] ہندو مذہب کی بنیادیں اسی کتاب پر قائم ہیں، اس کے چار حصے ہیں، تین پرانے اور ایک نیا۔ مستند رائے کے مطابق اس کا زمانہ تصنیف پندرہ سو سے ہزار سال قبل مسیح ہے۔ ڈاؤسن ص ۲۴۴-۲۴۵ [2] سمرتی روایتی قانون یا رسم کو کہتے ہیں، جو ہندوؤں کے رشی اور مقدس اشخاص وضع کرتے تھے۔ ہندوؤں کے ہاں ایک سمرتی نہیں بلکہ متعدد ہیں، جن میں سے بعض پانچویں یا چھٹی صدی قبل مسیح میں لکھی گئی تھیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنس اینڈ ایتھکس ۸۵۲/۷۔

[illegible] اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں یا تو جانوروں، اشخاص اور دیوتاؤں [illegible] ہم کلام کیا گیا ہے یا مختلف سوالات کے جواب ان کی زبانی بیان کئے گئے ہیں۔ پُرائین [illegible] اور رشیوں کی بنائی ہوئی ہیں۔

[illegible] خدا پرستی، زہد اور نجات کے موضوع پر ہندوؤں کی بعض مشہور کتابیں:

([illegible] سانکھیا (سانک): الٰہیات پر حکیم کپل نے تصنیف کی۔

[illegible]: دنیا سے نجات کے موضوع پر۔

(۳) نیا یبھاشا (نایبھاش): وید کی تفسیر اور اس میں بیان کردہ واجبات وسنن پر کپل حکیم [illegible] تصنیف۔

(۴) مہابھارت: ہندوؤں کی نظر میں اس کتاب کی عظمت اتنی زیادہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ دوسری کتابوں میں ہے وہ سب اس میں موجود ہے نیز یہ کہ جو کچھ اس میں موجود ہے کسی دوسری کتاب میں نہیں، مہابھارت کو دیاس بن پراشر نے پانڈو اور کورو کے لڑکوں کی بڑی جنگ کے زمانہ میں تصنیف کیا تھا، اس کتاب کے اٹھارہ حصوں میں ایک لاکھ اشلوک ہیں۔

ذات پات

بیرونی:۔

تدبیر مملکت سے دلچسپی لینے والے پرانے بادشاہ مختلف حیثیت کے لوگوں کو باہم خلط ملط ہونے

[illegible] کتاب کا موضوع الٰہیات قرار دینا ہماری رائے میں صحیح نہیں ہے، سانکھیا ہندو فلسفہ کی قدیم ترین مرلوط و منظم کتاب [illegible] کے بارے میں ہندوؤں کی رائے یہ ہے کہ عیسیٰ مسیح سے چھ سو برس پہلے کپل حکیم نے ساٹھ فصلوں میں لکھی تھی، اس میں [illegible] تعداد دوں کی بجائے پچیس تھی، شاید اس کے ایک دو باب الٰہیات سے بھی متعلق ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ مہاتما بدھ نے [illegible] کے نظریات پر رکھی تھی۔ دیکھو گیسی آف انڈیا ص۱۰۱-۱۰۵۔ دانسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنس اینڈ [illegible] ۱۰۹۱۔

سے کپل کی طرف صرف سانکھیا منسوب کی گئی ہے، ہمارے کسی مرجع [illegible] نہیں ہوتی کہ اس نے نیا یبھاشا نامی کتاب بھی لکھی ہے سے کتاب الہند ص۹۰-۹۸

سے بچانے اور معاشرہ میں اس سے پیدا ہونے والی بدنظمی کو روکنے کے لئے ان کی طبقہ بندی کی طرف بڑی توجہ دیتے تھے اور ہر طبقہ پر لازم قرار دیتے تھے کہ جس پیشہ یا حرفہ کو اس نے اختیار کیا ہے اُسے چھوڑ کر کوئی دوسرا پیشہ یا حرفہ اختیار نہ کرے اور جو شخص طبقہ بندی کی پابندی نہ کرتا تھا اس کو سزا دیتے تھے دورِ کسروی کے اولین بادشاہوں کی تاریخ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے طبقہ بندی کا ایسا مستحکم نظام بنایا تھا جو نہ تو کسی سرکاری خدمت سے اور نہ کسی رشوت کے ذریعہ ڈھیلا ہو سکتا تھا۔ اس طبقہ بندی کو ان کے نظامِ حکومت میں اتنی زیادہ اہمیت حاصل تھی کہ جب اردشیر بن بابک نے حکومت کی تجدید کی تو اس نے طبقہ بندی کے نظام کو بھی ان خطوط پر از سرِ نو مرتب کیا: پہلا طبقہ اُساورہ[1] اور شاہی افراد کا، دوسرا عابدوں، آگ کے خادموں اور اربابِ مذہب کا، تیسرا طبیبوں، منجموں اور علماء کا، چوتھا کاشتکاروں اور دستکاروں کا۔

ہندو اپنے طبقوں کو ورن (برن) کے لفظ سے یاد کرتے ہیں جس کے معنی ہیں رنگ اور باعتبارِ نسب طبقوں کو ذات کا نام دیتے ہیں، ان کے ہاں طبقوں کی چار بنیادی قسمیں ہیں:

سب سے اونچا طبقہ برہمنوں کا ہے، ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں لکھا ہے کہ برہمن برہما (خالقِ کائنات) کے سر سے پیدا ہوا ہے، سر چونکہ جسم کا سب سے اعلیٰ عضو ہے اس اعتبار سے جنسِ انسانی میں برہمن کو سب سے اونچا مقام حاصل ہے اور اسی بنا پر ہندو اس کو اشرف ترین انسان سمجھتے ہیں۔

برہمنوں کے بعد چھتریوں (کشتر) کا طبقہ ہے، ہندوؤں کی رائے ہے کہ یہ برہما کے کندھوں اور ہاتھوں سے پیدا ہوئے ہیں۔ چھتری رتبہ میں برہمن سے زیادہ فروتر نہیں ہیں۔ چھتریوں کے بعد ویش (بیش) کا طبقہ ہے (یہ لوگ برہما کی ناف سے پیدا ہوئے تھے[2]) ——— (چوتھا[3] طبقہ شودر کا ہے) یہ برہما کے پیروں سے پیدا ہوتے ہیں۔

---

[1] اُساورہ جمع اُسوار تعریب سوار، یہ طبقہ شاہی خاندان کے گھوڑا سوار فوج پر مشتمل تھا۔

[2] بریکیٹ والی عبارت ہم نے بڑھائی ہے، کتاب الہند میں موجود نہیں ہے۔

[3] بریکیٹ والی عبارت کتاب میں نہیں، غالباً اس فروگذاشت کا ذمہ دار کاتب ہے۔

[illegible] اور شودر) معاشرہ میں کم و بیش ایک سا درجہ رکھتے ہیں۔ اس امتیاز کے [illegible] لوگ شہروں اور بستیوں میں ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ ان کے بعد دستہ کار ہیں [illegible] نہیں ہوتا۔ یہ صرف اپنے پیشوں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ ان کو انتج (انتیز [illegible] کے نام سے ان کی آٹھ قسمیں ہیں، یہ لوگ اپنے پیشہ سے ملتے جلتے پیشہ والوں کا پیشہ [illegible] ہیں لیکن کوئی پیشہ ور دھوبی، موچی، اور جولاہے کا کام اختیار نہیں کر سکتا۔ پیشہ وروں [illegible] یہ ہیں:-

(۱) دھوبی (۲) موچی (۳) نٹ (۴) ٹوکری اور ڈھال بنانیوالے (۵) ملّاح (۶) مچھیرے [illegible] (۸) جولاہے۔

یہ پیشہ ور مذکورہ چاروں طبقوں کے ساتھ شہروں اور بستیوں میں سکونت پذیر نہیں ہو سکتے، وہ اپنے مکان شہر سے متصل لیکن اس کے باہر بناتے ہیں۔ رہے ہاڈی، ڈوم، چنڈال اور کنجر (بَدْھَتَو) تو ان کا شمار کسی ذات یا طبقہ میں نہیں، وہ چھوٹے اور گھٹیا کام انجام دیتے ہیں، جیسے دیہاتوں کی صفائی اور خدمت۔ ولدالزنا کی طرح ان کا ایک ہی طبقہ میں شمار ہوتا ہے، وہ اپنے کاموں کے ذریعہ ایک دوسرے سے متمایز ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا مورث اعلیٰ شودر اور ماں برہمن تھی اور دونوں کے [illegible] تعلق سے یہ لوگ پیدا ہوتے تھے، اس لئے وہ نکال دئے گئے ہیں اور ان پر ذلت کا لیبل [illegible]۔۔۔۔۔

کھاتے وقت چاروں ذاتوں کے لوگ الگ الگ بیٹھتے ہیں، یہ ممکن نہیں کہ مختلف ذات والے [illegible] ایک ساتھ بیٹھ کر کھالیں مثلاً برہمنوں کی صف میں دوسری ذات کے دو آدمی قریب میں [illegible] ہوں تو ایک تختہ کھڑا کر کے یا کپڑا تان کر ان کے اور برہمنوں کے درمیان حد بنادی جاتی ہے۔ [illegible] ذاتوں کے درمیان ایک لکیر کھینچنے سے بھی کام چل سکتا ہے۔ چونکہ دوسرے کا جھوٹا کھانا حرام [illegible] ہے کہ ہر شخص کا کھانا الگ ہو۔

Marfat.com

سُلیمان تاجر[1] (نویں صدی کا ربع ثالث) :-

ہندوؤں کا ایک طبقہ ہے جس کے دو آدمی نہ تو ایک پلیٹ میں کھانا کھاتے ہیں نہ ایک دسترخوان پر ساتھ کھانا بہت معیوب خیال کیا جاتا ہے چنانچہ جب یہ لوگ سیراف آتے ہیں اور کوئی بڑا مسلمان تاجر ان کی دعوت کرتا ہے اور یہ تعداد میں سو یا کچھ کم یا کچھ زیادہ ہوتے ہیں تو اس تاجر کو ہر مہمان کیلئے ایک الگ تھال رکھنا پڑتا ہے جس میں کوئی دوسرا ان کے ساتھ شریک نہ ہو۔ اس طبقہ کے راجاؤں اور اکابر کے لئے ان کے ملک میں ہر روز کھجور کے پتوں سے پیالوں اور تھالوں سے ملتے جلتے ظروف بنائے جاتے ہیں اور جب کھانے کا وقت ہوتا ہے تو ان ظروف میں یہ لوگ کھانا کھاتے ہیں اور جب کھانے سے فارغ ہوتے ہیں تو یہ تھال اور پیالے مع بچے ہوئے کھانے کے پانی میں پھینک دئے جاتے ہیں۔

بیرونی[2] :-

جب ارجن نے واسودیو[3] (باسدیو) سے پوچھا کہ چاروں ذاتوں کے اخلاق و صفات کیسے ہونے چاہئیں تو اس نے جواب دیا :-

برہمن کو خوب دانشمند ہونا چاہیئے، مضبوط دل اور حق گو، اس میں برداشت کا مادہ خوب ہونا چاہئے حواس پر پوری طرح قابو رکھتا ہو، انصاف پسند ہو، صاف ستھرا رہتا ہو، عبادت گذار اور دیانتدار ہو۔

چھتری (کشتر) کے لیے ضروری ہے کہ رعب دار ہو، بہادر اور بارعونت ہو، چرب زبان اور فیاض ہو، مصائب کو خاطر میں نہ لائے اور مشکلات کو سر کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔

ویش (بیش) کو کاشتکاری، مویشیوں کے حصول اور تجارت میں مشغول رہنا چاہئے۔ شودر کا فرض ہے کہ خدمت اور جان نثاری کی پوری کوشش کر کے ہر شخص کے دل میں گھر کرلے۔

ہر ذات والا جب تک مقررہ حدود میں رہ کر اپنے واجبات ادا کرتا رہے گا اور پابندی سے خدا کی عبادت میں مشغول رہے گا اور اپنے اکثر کاموں میں خدا کا دھیان رکھے گا، اس کے سارے ارادوں

---

[1] سلسلۃ التواریخ، پیرس ۱۸۱۱ء، ۱۴۶/۱ - ۱۴۵ [2] کتاب الہند ص ۴۹ [3] یعنی کرشن

[illegible] حال میں رہے گی لیکن اگر وہ اپنی ذات اور اس کے واجبات سے تجاوز کرکے [illegible] میں خواہ وہ شریف ترین ہی کیوں نہ ہوں داخل ہونا چاہے گا تو گناہ کا مرتکب ہوگا...

رہی یہ بات کہ ان چار طبقوں میں سے کونسا طبقہ نجات پائے گا تو اس بارے میں ہندوؤں کے [illegible] کی رائے یہ ہے کہ نجات صرف برہمن اور چھتری ہی کو میسر ہو سکتی ہے اور وہ لوگ جن کے لئے ویدوں کا پڑھنا تک جائز نہیں نجات کے مستحق نہیں ہو سکتے لیکن محقق ہندو علماء کہتے ہیں کہ نجات کی سچی لگن پیدا کرکے یہ چاروں طبقے ہی نہیں بلکہ کُل نوعِ انسانی نجات کا امرت پا سکتی ہے۔ اس رائے کی دلیل ویاس (ویاس) کا یہ قول ہے:

پچیس اصولوں کو اچھی طرح گرہ میں باندھ لو پھر جو مذہب چاہو اختیار کرلو یقیناً نجات پاؤ گے۔

ابن خردادبہ[1] (متوفی ۳۰۰ھ/۹۱۲ء):-

ہندوؤں کی سات[2] ذاتیں ہیں:

---

[1] المسالک والممالک، ایڈیٹر وی غوئے، لائڈن ۱۸۸۹ء ص ۱۱۔ [2] ذاتوں کے بارے میں ابن خردادبہ کی رائے غلط ہے، ذاتیں چار ہی ہیں جیساکہ بیرونی نے تحقیق کرکے لکھا ہے۔ ابن خردادبہ نے شاکریہ کو ایک نئی ذات قرار دیا ہے حالانکہ یہ وہی ہے جسے وہ کستریہ لکھتا ہے۔ اس نے شودروں کا پیشہ بھی غلط بتایا ہے اور ان کے ساتھ کاشتکاری منسوب کردی ہے جو ویشوں کے ساتھ مختص ہے۔ ویشوں اور چنڈالوں کا پیشہ بتانے میں بھی ابن خردادبہ سے لغزش ہوئی ہے، بعد کے اکثر جغرافیہ نویس جنہوں نے ہندوستان کے حالات قلمبند کئے ہیں ابن خردادبہ کی غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے خود تحقیق کئے بغیر ابن خردادبہ کا قول جوں کا توں نقل کردیا ہے۔ ابن خردادبہ عباسی خلیفہ معتمد (۸۷۰-۸۹۲ء) کا ندیم تھا۔ شراب اور موسیقی سے اسے خاص دلچسپی تھی، اس موضوع پر اس نے کتابیں بھی لکھی تھیں جو بعد میں ضائع ہوگئیں، غالباً اسی دلچسپی کی بنا پر وہ لکھتا ہے کہ ہندو صرف بھی پیلے شراب پیتا ہے، شاید یہ بات اس نے عباسی خلفاء اور امراء کو اعتدال میں رکھنے کے خیال سے [illegible] اس بات کی تائید نہ تو بیرونی نے کی ہے اور نہ کسی دوسرے عرب محقق نے۔

Marfat.com

سب سے اونچی ذات شاکریہ ہے، انہی کے ہاتھ میں حکومت کی زمام رہتی ہے، دوسرے سارے طبقے ان کو سجدہ کرتے ہیں لیکن یہ کسی کو سجدہ نہیں کرتے ۔

دوسری ذات برہمنوں کی ہے، وہ نہ تو شراب پیتے ہیں نہ کوئی دوسرا نشی شربت ۔

تیسری ذات چھتریوں (کستریہ) کی ہے ۔ یہ صرف تین پیالے شراب پیتے ہیں، برہمن چھتری کی لڑکی نہیں لیتے لیکن چھتری برہمنوں میں شادی بیاہ کرتے ہیں ۔

چوتھی ذات شودروں کی ہے، ان کا پیشہ کاشتکاری ہے ۔

پانچویں ذات ویشوں کی (بیشیہ) ہے ، یہ لوگ پیشہ ور اور دست کار ہوتے ہیں ۔

چھٹی ذات چنڈالوں (سندالیہ) کی ہے ، یہ کھیل تماشے کرتے اور ناچتے گاتے ہیں ، ان کی عورتوں میں حسن وجمال پایا جاتا ہے ۔

ساتویں ذات ڈوموں (ذنبیہ) کی ہے ۔ یہ گندمی رنگ کے ہوتے ہیں ۔ لہو ولعب اور مختلف ساز بجانا ان کا پیشہ ہے ۔

ادریسی[1] (متوفی ۵۶۰ھ / ۱۱۶۶ء) :-

ہندوؤں کی سات[2] ذاتیں ہیں :

(۱) شاکریہ — یہ ہندوؤں کے اکابر اور اربابِ اقتدار کا طبقہ ہے ، صرف انہی کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور رہتی ہے ، دوسری ذاتوں کے سب لوگ سامنے آتے وقت ان کو سجدہ کرتے ہیں لیکن یہ کسی کو نہیں کرتے ۔

(۲) برہمن — یہ ہندوستان کے مذہبی لوگ ہیں ، یہ تیندوے اور دوسرے جانوروں کی کھال پہنتے ہیں ، بعض وقت کوئی برہمن عالم ہاتھ میں ڈنڈا لے کر کھڑا ہوجاتا ہے ، بہت سے لوگ اس کے گرد جمع ہوجاتے ہیں اور وہ سارا دن کھڑا تقریر کرتا ہے ، لوگوں کو خدا کی یاد دلاتا ہے اور ان کی عبرت کیلئے

---

[1] نزھۃ المشتاق قلمی ، دارالکتب ، قاہرہ ، ۱/۶۵ ۔

[2] ذاتوں کے باب میں ادریسی کا ماخذ ابن خرداذبہ ہے ۔

Marfat.com

[illegible] بدکرداری کے سبب ہلاک ہوگئے تھے۔ برہمن شراب یا کوئی [illegible] وہ بتوں کی پوجا کو خدا تک پہونچنے کا وسیلہ قرار دیتے ہیں۔

[illegible] برہمنوں کے بعد چھتریوں (کستریہ) کا طبقہ ہے، یہ لوگ تین پونڈ (رطل[1]) شراب پیتے ہیں، [illegible] پیتے تاکہ عقلی توازن خراب نہ ہوجائے۔ یہ لوگ برہمنوں میں شادی بیاہ کرتے ہیں [illegible] ان کی لڑکیاں نہیں لیتے۔

(۴) شودر (شودریہ) یہ لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

(۵) ویش (قیسیہ)۔ یہ لوگ پیشہ ور اور صنعت کار ہوتے ہیں۔

(۶) چنڈال (سندالیہ)۔ یہ گویے ہوتے ہیں، ان کی عورتیں ملاحت کے لئے مشہور ہیں۔

(۷) ڈوم (ذکیہ)۔ لہو و لعب اور ساز بجانا ان کا پیشہ ہے۔

برہمن کی واجبات زندگی

برہمچاری:-

جب برہمن سات سال کا ہوتا ہے تو اس کی عمر کے چار دوروں کا آغاز ہوتا ہے، پہلا دور [illegible] ہے شروع ہوتا ہے، اس وقت اس کے پاس برہمن جمع ہوتے ہیں اور ذمہ داریوں اور [illegible] ہے اس کو باخبر کرتے ہیں، نیز فہمائش کرتے ہیں کہ ساری عمر پابندی کے ساتھ ان پر عمل کرتا رہے، [illegible] کی کمر پر زنار باندھتے ہیں اور گلے میں دہرا جنیو (جنجوی) ڈالتے ہیں۔ جو نو دھاگوں سے بنی ہوئی ہوتی ہے، دوسرا جنیو کپڑے سے بنایا جاتا ہے اور الٹے کندھے سے ہوکر سیدھی طرف کی [illegible] سے گزرتا ہے، لڑکے کے ہاتھ میں ایک چھڑی دی جاتی ہے اور دربھی (دربھ) گھاس کی انگوٹھی [illegible] میں پہنائی جاتی ہے، اس انگوٹھی کو پوِتر (پَیتر) کہتے ہیں۔ انگوٹھی کا مقصد یہ ہے

---

[1] [illegible] آقداح لکھا ہے۔ ادریسی کے قلمی نسخہ میں ثلاثۃ ارطال ہے جو کاتب کا تصرف معلوم ہوتا ہے۔

Marfat.com

کہ وہ سیدھے ہاتھ سے جو کچھ دے اس میں خیر و برکت ہو، اس کا پہننا اتنا ضروری نہیں جتنا جنیو کا پہننا ضروری ہے، جنیو کسی حال میں جسم سے الگ نہیں کیا جا سکتا، اگر اس کو کھانے یا قضائے حاجت کے وقت اتار دے تو گنہگار ہوگا اور اس کا کفارہ روزہ یا خیرات کے ذریعہ ادا کرنا پڑے گا۔

عمر کا پہلا دور پچیس سال تک چلتا ہے۔ وشنو (بشن) پران میں ہے کہ پہلے دور کی میعاد اڑتالیس سال تک ہے، اس دور میں ضروری ہے کہ برہمن زہد و تیاگ کی زندگی اختیار کرے، زمین پر سوئے اور گرو سے وید کے معانی، مطالب، علم کلام اور مذہبی ضوابط کی تحصیل کرے، گرو کی دن رات خدمت کرے، ہر دن تین بار غسل کرے، آگ پر قربانیاں چڑھائے اور قربانی کے بعد اپنے گرو کو سجدہ کرے، ایک دن ناغہ کر کے روزہ رکھے اور گوشت سے بالکل محترز رہے، اس کی بود و باش گرو کے گھر ہونی چاہئے۔ دوپہر یا شام کو صرف پانچ گھروں سے کھانا مانگنے کے لئے نکلے، جو خیرات ملے اس کو گرو کے سامنے رکھ دے تاکہ وہ جو چاہے اس میں سے لے اور باقی چیلے کو کھانے کیلئے دیدے، آگ کی قربانی کے لئے دَرَب اور پلاس کی لکڑی جمع کر کے لائے۔ دوسری ساری قوموں کی طرح ہندو بھی آگ کی تعظیم کرتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ قربانی اسی وقت قبول ہوتی ہے جب اس پر آگ ڈالی جائے

برہمن کی عمر کا دوسرا دور پچیس سے پچاس سال تک چلتا ہے، وشنو (بشن) پران میں اس کی میعاد ستّر سال دی گئی ہے۔ اس دور میں گرو اس کو شادی کی اجازت دے گا اور وہ شادی کر لے گا گرہستی کی زندگی بسر کرنے لگے گا اور بچے پیدا کرے گا لیکن بیوی کے پاس ہر ماہ ایک بار سے زیادہ نہیں جائے گا اور یہ بھی اس وقت جب ماہواری سے فارغ ہو کر وہ پاک صاف ہو جائے۔ برہمن کو بارہ سال سے زیادہ کی لڑکی سے شادی نہیں کرنی چاہئے۔

برہمن کیلئے چار طریقوں سے معاش حاصل کرنا جائز ہے

(۱) برہمن اور چھتری کو تعلیم دے کر، اس مد سے جو کچھ کمائے گا اس کو معاوضہ سے نہیں انعام سے تعبیر کیا جائے گا۔

Marfat.com

...لگ بھگ کی قربانی کے مراسم ادا کرنے سے اس کو حاصل ہوں۔

... لیکن عطیہ مانگنے میں برہمن کی طرف سے منت سماجت اور ان کی طرف سے ... کا اظہار نہیں ہونا چاہیئے۔ چونکہ سلاطین و امراء برہمن کی معاش کا ایک بڑا ذریعہ ہیں ... گھروں میں مذہبی معاملات انجام دینے کے لئے ہمیشہ برہمن جن کو پروہت کہا جاتا ہے ...

... اور پھل وغیرہ توڑ کر۔ برہمن کے لئے کپڑے اور چھالیہ کی تجارت بھی جائز ہے لیکن بہتر ہے ... سے بچنے کے لئے وہ خود تجارت میں عملاً داخل نہ ہو بلکہ کسی ویش کے سپرد کر دے۔ برہمن ... کاری ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ مویشی گائے اور رنگ کی تجارت برہمن کے لئے ممنوع ہے، ... کے لئے سود لینا بھی حرام ہے، نیلا رنگ نجس ہے، اگر برہمن کے جسم پر لگ جائے تو اس پر غسل ... ہو جاتا ہے۔

... عمر کا تیسرا دور پچاس سال سے پچھتر سال تک رہتا ہے۔ وشنو (بشن) پُران میں پچھتر کی جگہ نوے ... ہے۔ اس دور میں برہمن کو تارک الدنیا ہو جانا چاہیئے، گرہستی کی بندش کاٹ ڈالنا چاہیئے، بیوی ... جانے کو تیار نہ ہو تو اسے بچوں کے حوالے کر دے اور آبادی سے باہر ویسی ہی زندگی بسر کرے جیسی ... پہلے دور میں کی تھی، اس دور میں برہمن چھت کے نیچے بود و باش چھوڑ دے اور درخت کی چھال ... ستر پوشی کی حد تک جسم پر لپیٹ لے، بغیر بستر کے زمین پر سوئے اور صرف پھل سبزی اور جڑیں ... بال بڑھائے اور تیل نہ لگائے۔

... عمر کا چوتھا دور اور آخری دور موت تک چلتا ہے، اس میں برہمن کو لال کپڑا پہن لینا چاہیئے ... اور دھیان گیان میں لگ جائے، دل کو دوستی اور دشمنی کے جذبات نیز شہوت ... کی آلودگی سے پاک کر لے، سب سے الگ تھلگ رہے، اگر ثواب کی خاطر کسی بافضیلت ... تو سفر کے دوران کسی گاؤں میں ایک دن سے زیادہ اور شہر میں پانچ دن سے

... بالعین المہملۃ ہے ہم نے عین کو غین قرار دیکر ترجمہ کیا ہے۔

Marfat.com

سوا قیام نہ کرے، اگر اسے کوئی چیز دی جاتے تو اگلے دن تک اس کو بچا کر نہ رکھے۔ اس کی زن
مقصد وحید یہ ہونا چاہئے کہ وہ پوری تن دہی سے اس راستہ پر گامزن رہے جو اسے ابدی نجات
منزل تک پہونچا دے جہاں پہونچ کر پھر دنیا میں آنے کی زحمت سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا ہو جاتا ہے

برہمن پر بالعموم ساری عمر جو پابندیاں عائد ہوتی ہیں

اس کو چاہئے کہ نیک کام کرے، خود خیرات دے اور دوسروں سے وصول بھی کرے، بر
کو جو خیرات دی جاتی ہے اس کا ثواب دینے والوں کے متوفی آباء و اجداد کو ملتا ہے۔ اس کو چاہ
کہ ہمیشہ وید کی تلاوت کرتا رہے، آگ کی قربانی کے مراسم انجام دے، آگ جلائے، اس پر قربانیا
چڑھائے، اس کی خدمت کرے اور اس کو بجھنے نہ دے تاکہ مرنے کے بعد اسی آگ میں جلایا جائے

ہر دن تین بار غسل کرے، فجر کے وقت، دوپہر کو اور غروب کے بعد، صبح کا غسل نماز کے لئے
نیز اس ممکن نجاست کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے جس سے خواب کے دوران اس کا جسم ملوث
ہو — نماز خدا کی حمد و ثنا اور سجدہ پر مشتمل ہوتی ہے، سجدہ جُڑے ہاتھوں کے انگوٹھوں پر سو
کی طرف منہ کرکے کیا جاتا ہے۔ سورج ہندوؤں کا قبلہ ہے، جنوب کے سوا جس طرف سورج ہو
اس کو سجدہ کیا جا سکتا ہے، جنوب کی طرف منہ کرکے کوئی اچھا کام نہیں کیا جاتا، اس سمت میں
صرف بُرے ہی کام کئے جاتے ہیں۔ سورج ڈھلنے کا وقت چونکہ حصولِ ثواب کے لئے مخصوص ہے
اس لئے ضروری ہے کہ اس وقت پاک صاف ہو۔ شام کھانے اور نماز کا وقت ہے لیکن اس وقت
کا غسل پہلے دونوں غسلوں کی طرح تاکیدی نہیں۔

برہمن کو چاہئے کہ جب تک جئے دن میں دو وقت کھانا کھائے، دوپہر کو اور مغرب کے بعد
کھانا کھاتے وقت ایک یا دو آدمیوں کا کھانا الگ کر دے، خاص طور پر آبادی سے بھاگنے وا
ان برہمنوں کے لئے جو عصر کے وقت مانگنے آتے ہیں، ان کو کھانا دینے میں غفلت کرنا گناہ کبیرہ
کچھ کھانا جانوروں، پرندوں اور آگ کے لئے بھی الگ کر دے، جو بچے وہ خدا کی حمد و ثنا کرکے

...باہر رکھ دے اور دوبارہ اس کے قریب نہ پھٹکے ، وہ ان محتاجوں کا حق ... ادھر سے اتفاقی گزر ہو، خواہ وہ انسان ہوں، خواہ پرند، خواہ کتا یا کچھ اور، برہمن کے پانی ... الگ ہونا چاہیے، اگر کوئی دوسرا اس برتن کو استعمال کرے تو اس کو توڑ دیا جائے۔ اسی طرح ... کھانے کے برتن بھی الگ ہونے چاہئیں۔ میں نے ایسے برہمن بھی دیکھے ہیں جو ایک رکابی میں ...داروں کے ساتھ کھانا جائز سمجھتے ہیں لیکن اکثر برہمن اس کے خلاف ہیں۔ برہمن کو مذہب کی ...سے یہ پانچ ترکاریاں کھانے کی اجازت نہیں ہے: پیاز، لہسن، گول کدو، گرجن نامی جڑ جو گاجر ... ملتی جلتی ہے اور نالی نام کی سبزی جو تالابوں کے ارد گرد اگتی ہے۔

دوسرے طبقوں کے واجبات

چھتری وید پڑھ سکتا ہے اور اس کی تعلیم حاصل کر سکتا ہے لیکن دوسروں کو وید کی تعلیم نہیں دے سکتا، وہ آگ پر قربانی کرے گا، پرانوں کی تعلیم پر عمل کرے گا، حکومت کرے گا اور رعایا کی حفاظت کے لئے دشمن سے لڑے گا کیونکہ اس کی تخلیق کا یہی مقصد ہے۔ بارہ سال کا ہونے پر اس کو چاہیئے کہ تین تاروں کا بنا ہوا ایک جنیو اور دوسرا موٹے کپڑے کا پہنے۔

ویش کے واجبات میں کاشتکاری، مویشی پالن اور برہمنوں کی ضروریات پورا کرنا ہے۔ دو دھاگوں کا بنا ہوا صرف ایک جنیو پہن سکتا ہے۔

شودر کی حیثیت برہمنوں کے غلام کی سی ہے، اُسے برہمن کے کاموں میں لگا رہنا چاہیئے ... برہمن کی خدمت کرنی چاہئے اور اگر تقشف* کی خاطر جنیو پہننا چاہے تو موٹے کپڑے کا بنا کر ...سکتا ہے۔ وہ سارے کام جو برہمن کے لئے مخصوص ہیں جیسے خدا کی حمد و ثنا، وید کی تلاوت، آگ پر قربانیوں کی تقریبات، وہ سب کے سب اس کے لئے ممنوع ہیں۔ البتہ دھیان گیان،

---

* ...اس لفظ سے کیا معنی مراد لئے ہیں۔ تقشف ان معانی میں استعمال ہوتا ہے: نادار، پھٹے حال ہونا ... زندگی گزارنا، میلے کچیلے پیوندی کپڑے پہننا۔ ان میں سے کوئی معنی بھی یہاں ٹھیک ٹھیک چسپاں نہیں ہوتے۔

Marfat.com

نیک کام اور خیر خیرات کی شودر کو اجازت ہے۔

خیر خیرات

بیرُونی[1]:-

ہندوؤں کے مذہب میں ہر دن اپنے مقدور بھر خیرات (صدقہ) کرنا ضروری ہے، ان کے ہاں روپے پر ایک سال کا عرصہ گزرنا ضروری نہیں[2]، کیونکہ سال گزرنے کی قید سے خیرات ایک ایسی مدت تک ملتوی ہو جاتی ہے جس کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ خیرات کرنیوالا اس وقت تک جیئے گا یا نہیں۔

خوشنودیٔ خدا اور ثواب کے کچھ کام

سلیمان[3] تاجر:-

ہندوؤں کے ہاں مختلف طریقوں سے خدا کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے۔ منجملہ ان کے ایک طریقہ یہ ہے کہ طالبِ خوشنودی مسافروں کے لئے سڑک پر سرائے بنواتا ہے اور وہاں ایک بقال کا انتظام کرتا ہے جس سے مسافر ضرورت کا سامان خریدتے ہیں، اپنے خرچہ سے سرائے میں عورت رکھتا ہے تاکہ مسافروں کی جنسی بھوک دور کرنے کے کام آئے۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ ایسا کرنا بھی باعثِ ثواب ہے۔

عُمری[4] (متوفی ۷۴۹ھ / ۱۳۴۸ء):-

ابوالحسن محمد بن حرب نے مجھ[5] سے بیان کیا کہ شہر تن[6] کے باہر اس سے کوئی پانچ میل دور ایک بڑا

---

[1] کتاب الہند ص ۲۷۔ [2] جیسا کہ وجوبِ زکات کے لئے اسلام میں ضروری ہے۔ [3] سلسلۃ التواریخ ۱/ ۱۲۸-۱۲۹۔ [4] مسالک الابصار قلمی دارالکتب، قاہرہ ۲/ ۲۸-۲۹۔ [5] مجھ سے کا مرجع عمری نہیں بلکہ نویں یا دسویں صدی عیسوی کا وہ مؤلف ہے جس کی کتاب سے عمری نے یہ قصہ اقتباس کیا ہے۔ [6] ہندوستان کے جنوبی ساحل نیز کارومنڈل اور مالابار کوسٹ پر کئی بندرگاہ اور شہر تھے جن کے آخر میں تن (پٹن) لگا ہوا تھا اس لئے یقین کے ساتھ متن میں ذکر کئے گئے شہر کا تعین کرنا مشکل ہے لیکن قرائن سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ تن سے یہاں لنکا کے بالمقابل موجودہ راس شہر کے ... (نویں دسویں صدی کا مشہور بندرگاہ و شہر پٹن مراد ہے۔

Marfat.com

... بڑی ایک بڑی مورتی رکھی ہے، مندر کے لئے ساٹھ عورتیں وقف ہیں جن کی جسم فروشی ... ضروریات، مورتی کی دیکھ بھال اور مندر کے عملے پر صرف ہوتی ہے، اس مندر میں جو ... یا سفر سے لوٹتے وقت آتے ہیں وہ ان عورتوں سے بلامعاوضہ جنسی ضرورت پوری ... اگر وہ کسی عورت کو کچھ دیں تو وہ نہیں لیتی۔ ابوالحسن نے مجھ سے کہا کہ میں نے بعض سنیاسیوں ... ہوئے سنا کہ مندر میں عورتوں کی موجودگی کا سبب یہ ہے کہ اس علاقے کے راجہ کی رانی کا گذر جو ... جاں کے کسبیت (حرامات) سے بتن آرہی تھی ایک ناریل کے درخت کے پاس سے ہوا۔ درخت کے ... ایک شخص بیٹھا استمنا بالید کر رہا تھا، یہ دیکھ کر وہ ٹھہر گئی اور اس کے حاشیہ کے لوگ بھی رک گئے، وہ ... تھی پر سوار تھی، رانی کے حکم سے وہ شخص اس کے پاس لایا گیا، وہ آیا تو رانی نے اس سے کہا: بھلے آدمی تجھے خدا کا خوف نہیں، تو اچھا خاصا تندرست آدمی ہے اور یہ برا کام کرتا ہے۔ اس شخص نے کہا: مجبوراً میں نے ایسا کیا ہے۔ رانی: تو ایسے شہر میں ہے جہاں کسبیوں کی کمی نہیں، پھر بھی یہ حرکت کرتا شہر سے جا رہا ہے۔ اس نے کہا میں ایک غریب پردیسی ہوں، میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ رانی نے اس کا جھاڑا لینے کا حکم دیا، جھاڑا ... گیا تو واقعی اس کے پاس کچھ نہ نکلا، رانی کو بیچارے کی یہ زبوں حالی دیکھ کر بڑا دکھ ہوا اور اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ اس نے کہا واقعی یہ پردیسی ہے اور مجبور، اس کے پاس پیسہ نہیں کہ کسی کسبی کے پاس جائے، اس اور اس جیسے لنگوں کی تکلیف کا گناہ ہمارے سر ہے۔ اس نے اپنے سکریٹری سے کہا: میں یہاں سے ... تک نہیں ہلوں گی جب تک تم انجینروں کو نہیں بلاؤ گے اور اس جگہ ایک مندر کا تخمینہ نہیں ... گے تاکہ میں اس میں ایک مورتی رکھوں اور پردیسیوں اور شہر سے گذرنے والوں کیلئے دیوداسیوں ... بندوبست کروں جو رات کو ان کے ساتھ رہیں، اس طرح رانی نے مندر بنوایا اور اس میں مورتی ... مسافروں کے لئے ساٹھ کنیزیں وقف کیں، جب کوئی کنیز بوڑھی ہو جاتی تو اس کی جگہ جوان ... شہر کا کوئی آدمی یا مندر کا کوئی خدمت گار اگر ان سے جنسی ضرورت پوری کرتا تو اس کو ... پردیسیوں سے کچھ نہ لیا جاتا۔

... جس کی صحیح شکل معلوم نہ ہوسکی۔

Marfat.com

سلیمان تاجر[1] (نویں صدی عیسوی) :-

ہندوؤں میں ایسے خدا پرست لوگ ہیں جو ان جزیروں میں چلے جاتے ہیں جو وقتاً فوقتاً سمندر میں نمودار ہوتے رہتے ہیں اور ثواب کی خاطر ان جزیروں میں ناریل کے درخت لگاتے ہیں اور کنوئیں کھودتے ہیں تاکہ ادھر سے گذرنے والے جہازوں کو ناریل اور پانی مل سکے ۔

ادریسی[2] :-

لنکا کے لوگ ان چھوٹے جزیروں میں ناریل کی نگہداشت کرتے ہیں جو لنکا آنیوالے بحری راستوں میں واقع ہیں اور کسب ثواب کے لئے آنے جانے والے بحری مسافروں کو بلا معاوضہ ناریل کھلاتے ہیں ۔

بُت پرستی اور اس کے اسباب

بیرونی[3] :-

باخبر لوگ جانتے ہیں کہ عوام کی طبیعت محسوسات کی طرف لپکتی ہے اور معقولات سے گریز کرتی ہے معقولات کو صرف علماء سمجھتے ہیں جن کی تعداد ہر زمانہ اور ہر ملک میں کم رہی ہے، عام لوگوں کو چونکہ ظاہری شبیہ سے سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے، اس لئے اکثر مذاہب نے کتابوں میں تصویریں اور عبادتگاہوں میں مجسمے بنا لئے ہیں جیسے یہودی، نصرانی اور بالخصوص منانی[4]۔ ہمارے قول کی توثیق اس دلیل سے ہوگی کہ رسول اللہ، مکہ اور کعبہ کی تصویر کسی عام مرد یا عورت کو دکھائی جائے تو جذبہ مسرت سے اس کے دل میں تصویر چومنے اور اس کے سامنے اپنے رخساروں کو زمین پر رگڑنے کی خواہش پیدا ہوگی گویا وہ خود اسی کو دیکھ رہا ہو جس کی تصویر ہے اور حج و عمرہ کے مناسک خود ادا کر رہا ہو۔

عوام کا محسوسات کی طرف یہ میلان ہی بڑی ہستیوں جیسے انبیاء، علماء اور فرشتوں کے مجسمے

---

[1] سلسلۃ التواریخ ۱/۱۲۹ ۔ [2] وصف الہند وما یجاورہا من البلاد (نزہۃ المشتاق کا وہ حصہ جو ہندوستان سے متعلق ہے) ایڈٹ کردہ ڈاکٹر سید مقبول احمد، مطبوعہ علی گڑھ ۱۹۵۴ء صفحہ ۱۲

[3] کتاب الہند صفحہ ۵۳-۵۴ ۔ [4] قدیم فارس کے پیغمبر مانی کے پیرو جس نے پارسی اور عیسائی مذہب کے امتزاج سے ایک نیا مذہب ایجاد کیا تھا۔

Marfat.com

... بعد از موت کے بعد ان ہستیوں کے یہ مجسمے ان کی یاد تازہ کرتے رہیں اور مرتے دم تک ... دلوں سے محو نہ ہوں، ان مجسموں کو بنے ہوتے سالہا سال ہوگئے اور قرنیں بیت گئیں ... اسباب وعلل تک ذہنوں سے محو ہو گئے اور ان کی تعظیم نے رسم و رواج کی حیثیت اختیار ... قانون ساز بتوں کی راہ سے عوام میں داخل ہوئے اور انہوں نے بتوں کی پوجا اُن پر ...

... بت پرستی سے متعلق ہندوؤں کی خرافات کا ذکر کرنے سے پہلے ہم ایک ضروری تصریح کئے دیتے ... وہ یہ کہ بت پرستی کی طرف صرف ہندو عوام کا رجحان ہے، وہ لوگ جو نجات کے طالب ہیں یا بحث ... نیز تحقیق سے دلچسپی رکھتے ہیں وہ خدا کے سوا کسی مخلوق یا اس کے مجسمے کی عبادت نہیں کرتے۔ بت ... سے متعلق ہندوؤں میں جو قصے مشہور ہیں ان میں سے ہم ایک قصہ نقل کرتے ہیں جو شونک نے ... (پریکشِن) سے بیان کیا تھا:۔

پرانے زمانے میں اَمبرِش (انبرش) نامی ایک راجہ تھا، جب دنیاوی اقتدار کی طرف سے اس ... کی آرزوئیں پوری ہوگئیں تو وہ تارک الدنیا ہوگیا اور سب سے منہ موڑ کر ہمہ تن خدا کی یاد میں ... ہوگیا، ایک عرصہ بعد معبود فرشتوں کے سردار اِندر[۲] کی شکل میں ہاتھی پر سوار ہو کر اس کے پاس آیا ... مانگو جو من چاہے ہم دیں گے۔ راجہ امبرش: مجھے آپ کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی، آپ کی عنایت سے ... کامیابی اور توفیق عطا ہوئی ہے اسکے لئے میں آپ کا احساری ہوں لیکن میں آپ سے نہیں بلکہ اس ... مانگوں گا جس نے آپ کو پیدا کیا ہے۔ اندر: عبادت کا مقصد یہ ہے کہ عبادت گذار اس کا ... ئے، یہ مجھ سے لے لو اور یہ نہ کہو کہ تم سے نہیں دوسرے سے لے لوں گا۔ راجہ امبرش: ... مجھے حاصل ہو چکی ہیں اور میں ان کی طرف سے منہ موڑ چکا ہوں۔ عبادت و ریاضت ... کا دیدار ہے اور یہ آپ کے اختیار سے باہر ہے، پھر اپنی حاجت آپکے سامنے ... کیا تھا۔

... مراد نہیں بلکہ آسمان اور فضا کا بادشاہ بتاتے ہیں۔

رکھنے سے کیا فائدہ! اندر: سارا عالم اور اس کے بسنے والے میرے زیرِ فرمان ہیں۔ پھر تم کیوں میری بات نہیں مانتے؟ راجہ: سب کی طرح میں بھی آپ کا مطیع ہوں لیکن میں اس ذات کی عبادت کرتا ہوں جس سے آپ نے یہ قوت پائی ہے اور وہ سارے عالم کا پالنہار (رب) ہے جس نے بل اور ہرنیاکش (ہرنکش) فرشتوں کے شر سے آپ کو محفوظ رکھا، براہِ کرم مجھے اس راہ پر چھوڑ دیجئے جسے میں نے پسند کیا ہے اور یہاں سے تشریف لے جایئے۔ اندر: تم میری مخالفت سے باز نہیں آتے ہو تو میں تم کو برباد کر دوں گا۔ راجہ: مشہور ہے کہ اچھی چیز پر حسد کیا جاتا ہے، بری چیز پر نہیں، جو دنیا کو تج دیتا ہے ملائکہ تک اس پر حسد کرنے لگتے ہیں اور اس کو گمراہ کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں، میں ان لوگوں میں ہوں جنھوں نے دنیا سے منہ موڑ لیا ہے اور خود کو مالک کی عبادت کے لئے وقف کر دیا ہے اور جب تک زندہ ہوں اسی کی عبادت کرتا رہوں گا، میں نے ایسا کوئی قصور نہیں کیا جس کی پاداش میں آپ مجھے قتل کی سزا دیں، اگر بے قصور آپ مجھے مارنا چاہیں تو آپ کی مرضی، لیکن اتنا عرض کروں گا کہ میں خدا کا سچا پجاری ہوں گا اور اس کی مدد پر مجھے پکا یقین ہو گا تو مجھے آپ کوئی نقصان نہیں پہونچا سکیں گے، آپ نے مجھے بہت دیر عبادت سے باز رکھا، اب میں ادھر متوجہ ہوتا ہوں۔

جب راجہ عبادت میں مشغول ہوا تو خدا انسانی شکل[1] میں ظاہر ہوا، اس کا رنگ بھورے کنول کی طرح تھا اور وہ زعفرانی بادہ میں ملبوس تھا اور گرود (گرڑ) نامی پرندہ پر سوار تھا، اس کے چار ہاتھوں میں سے ایک میں سنکھ تھا جس کو ہاتھی کی پیٹھ سے پھونکا جاتا ہے، دوسرے ہاتھ میں چکر جو ایک گول ہتھیار ہے اس قدر تیز کہ جس چیز پر پھینکا جائے اسے کاٹ ڈالتا ہے، تیسرے ہاتھ میں تعویذ اور چوتھے میں لال کنول، راجہ نے خدا کو دیکھا تو مارے خوف کے کانپنے لگا، وہ سجدہ میں گر پڑا اور خدا کی حمد و ثنا کرنے لگا خدا نے اسے تسلی دی اور اس کے مقصد میں اسے کامیابی کی بشارت دی۔ راجہ: مجھے ایسی سلطنت حاصل تھی جس میں کوئی میرا حریف یا دشمن نہیں تھا اور مجھے ایسی عافیت میسر تھی جس میں نہ غم کی آمیزش تھی نہ مرض کی، گویا دنیا تمام تر میرے قدموں میں پڑی تھی، پھر جب یہ حقیقت مجھ پر منکشف ہوئی کہ عیش و عشرت آخرت میں عذاب بن جائیگا تو میں دنیا سے کنارہ کش ہو گیا اور ترکِ دنیا کے بعد مجھے

[1] اس سے ہندوؤں کا دوسرا سب سے بڑا دیوتا وشنو Vishnu مراد ہے۔ ہندو اطوار رسوم اور تقریبات۔ از ...

... اور ... ہے۔ خدا: نجات گوشہ نشین ہو کر دھیان کرنے اور حواس پر قابو رکھنے سے ... مجھے کر یں اس عنایت کی وجہ سے جس کا آپ نے مجھے اہل سمجھا ہے ایسا کرنے میں کامیاب ... اور میرے اس پر کیسے عمل کر سکتے ہیں، انسان کے لئے کھانا اور کپڑا ضروری ہے اور یہ بغیر ... کے نہیں حاصل ہو سکتے۔ کیا نجات کا کوئی دوسرا طریقہ بھی ہے؟ خدا: دنیا کو قاعدے اور ... کے ساتھ بوتو، دنیا کو بنانے اور سنوارنے، رعایا کی بہبود یا خیر خیرات بلکہ اپنی ساری حرکات و ... میں میرا دھیان اور میری رضا جوئی کا جذبہ ہی کار فرما ہو، اگر بشری نسیان تم پر غالب آجائے تو میرا ہم شکل ایک مجسمہ بنا لو اور خوشبو اور روشنی کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرو۔ میرے مجسمے کو میری نشانی بنا لو تاکہ مجھے بھول نہ جاؤ اور جس کام میں بھی مشغول ہو میرے ذکر کے ساتھ ہو، جو بات کرو تو ابتدا میرے نام سے ہو، جو کام کرو اس میں میری خوشنودی پیشِ نظر ہو.......... خدا کا پیکر راجہ کے سامنے سے غائب ہو گیا اور وہ اپنی رہائش گاہ لوٹ آیا اور خدا کے حکم کی تعمیل کرنے لگا، ہندو کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد سے بت بنائے جانے لگے۔

ہندوستان کے مشہور بُت خانے

ابن الندیم ؒ (متوفی ۹۹۵ء ۳۸۵ھ):۔

... ملتان میں ایک بتخانہ ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کے سات مشہور بت خانوں ... سے ایک ہے۔ اس میں لوہے کی ایک مورتی ہے جس کی لمبائی لگ بھگ چودہ فٹ (سات ذراع)

... فہرست مصر ص ۴۸۵-۴۸۶۔ ؎ ملتان کی مورتی کا ذکر متعدد عربی تحریروں میں ہے لیکن کسی نے اس کو لوہے کا ... نہیں بتایا ہے اور نہ ابو دلف مسعر بن مہلہل کے علاوہ جو ابن الندیم کا ہمعصر اور ملاقاتی تھا کسی نے یہ تصریح نہیں کی کہ وہ کرے ... اور کی مقناطیسی دیواریں مورتی کو گرنے سے روکے ہوئے تھیں، اس لئے ہمارا خیال ہے کہ ... مشاہدہ نہیں کیا یا سنی سنائی استعجاب انگیز روایتوں پر اعتماد کر لیا اور یا اس کی مراد ملتان کی علاوہ کوئی ... ہے جسے غلطی سے اس نے ملتان کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

Marfat.com

ہے۔ مورتی ایک گنبد کے وسط میں معلق ہے، اس کو ہر طرف مقناطیسی پتھر ہموزن کشش کے باعث گرنے سے روکے ہوئے ہیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مورتی ایک طرف کو کسی حادثہ کے سبب جھک گئی ہے، یہ بتخانہ جو گنبد نما ہے ایک پہاڑ کی جڑ میں واقع ہے، گنبد کی بلندی تقریباً ۳۶۰ فٹ (ایک سو اسی ذراع) ہے۔ ہندو دور دور سے سمندر اور خشکی کے راستے مورتی کی زیارت کو آتے ہیں۔ بلخ سے ادھر سیدھی سڑک آتی ہے کیونکہ ملتان اور بلخ کی سرحدیں ملتی ہیں۔ پہاڑ کی چوٹی اور اس کے دامن میں سنیاسیوں اور پجاریوں کے کمرے ہیں، قربانی اور خونی نذرانوں کے لئے الگ ٹھکانے ہیں، کہا جاتا ہے کہ چوبیس گھنٹے میں کوئی لمحہ ایسا نہیں گذرتا جب زائرین کے دل کے دل بتخانے میں موجود نہ ہوں۔

ہندوؤں کے دو اور بت ہیں، ان میں سے ایک کا نام جُنبکت اور دوسرے کا زنبکت ہے۔ ان کو ایک بڑی وادی کے دو کناروں پر پہاڑ کی چٹانوں سے کاٹ کر بنایا گیا ہے، ان میں سے ہر ایک کی بلندی تقریباً ایک سو ساٹھ (اسی ذراع) فٹ ہے، یہ دونوں بت دور سے نظر آتے ہیں۔ ہندو ان کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور نذرانے نیز سلگنے والی خوشبودار اشیاء ساتھ لاتے ہیں۔

اگر دور سے کسی یاتری کی ان پر نظر پڑ جائے تو ضروری ہے کہ وہ ازراہِ تعظیم سر جھکاتے ہوئے ان کے پاس جائے لیکن اگر سر جھکانے کے بعد سہواً یا اتفاقی طور پر وہ انہیں دیکھ لے تو ضروری ہے کہ وہ لوٹ کر اتنی دور جائے جہاں سے بت نظر نہ آئیں اور وہاں سے تعظیماً وہ سر جھکائے ان کی طرف آئے۔ مجھے عینی شاہدوں نے بتایا کہ بتوں کے سامنے کافی تعداد میں قربانیاں کی جاتی ہیں اور کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ تقریباً پچاس ہزار یا زیادہ آدمی مورتیوں پر اپنی جان کے نذرانے چڑھا دیتے ہیں[1]۔

ابن رُستہ[2] (متوفی تقریباً ۹۱۲ء / ۳۰۰ھ)

ملتان میں ایک مورتی ہے جس کی آمدنی بہت زیادہ ہے، یہاں کے شاہان بنو مُنَبِّہ کی حکومت اور ان کی دولت کا دار و مدار اسی مورتی پر ہے۔ ایک معتبر راوی نے جو سندھ میں کافی رہ چکا تھا مجھے

---

[1] متن میں یقرب بنفسہ ہے، ہم نے اسے یقرّب لنفسہا قرار دیکر ترجمہ کیا ہے۔

[2] الاعلاق النفیسہ ص ۱۳۵ و ۱۳۷۔

Marfat.com

...سے باہر ہے، جب کبھی ہندوستانی راجہ بڑی بڑی فوجیں لے کر ملتان پر چڑھائی ... اپنی خوشحالی، قوت اور دولت مندی سے حملہ آوروں کو زیر کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں ... جو ... ان کا دورہ کر چکے تھے اور جنہوں نے مورتی کو جو ایک مرد کی ہم شکل ہے دیکھا تھا کہ اس ... بیس فٹ (بیس ذراع) سے کچھ زیادہ ہے۔ وہ ایک بڑے حال میں رکھی ہے، یہ نہیں معلوم ... کو کس نے بنایا تھا۔ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ وہ دو ہزار برس پرانی ہے، ہندو کہتے ... مورتی آسمان سے اتری ہے اور ہمیں اس کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔ مورتی کے خدمتگار رہیں ... کی دیکھ بھال کرتے ہیں، مندر کا خرچہ مورتی کی آمدنی سے ہوتا ہے، خادموں کو کھانا اور کپڑا ... ملتا ہے، ہندوستان کے سب ہندو اس کی زیارت کو باعثِ ثواب سمجھتے ہیں، جب کوئی مالدار ... ہندو مرتا ہے تو وہ مورتی کی خوشنودی کے لئے اپنی نصف یا کل دولت اس کے لئے وقف ... کرتا ہے۔

ہندو ایک سال کی مسافت کے بقدر یا اس سے بھی زیادہ فاصلہ طے کر کے مورتی کی زیارت کو آتے ... اور اس کا تقرب حاصل کرنے کے لئے سر منڈوا کر بائیں طرف سے عاجزی کے ساتھ سات طواف کرتے ... اس کے سامنے زمین پر لوٹتے اور گڑگڑاتے ہیں۔

مورتی کے چار چہرے ہیں، اس لئے ہر سمت سے اس کا چہرہ یاتریوں کے سامنے رہتا ہے۔ ہندو ... ہیں کہ یہ معبود ہے جس کی عبادت ضروری ہے، اس کا منہ ہمیشہ دیکھنے والے کی طرف رہتا ہے جب ... وہ اس کا طواف کرتے ہیں تو اس کے چار چہروں میں سے ہر ایک کے سامنے سجدہ کرتے ہیں، کوئی زائر ... نکال کر بت کے پاس لاتا ہے اور کہتا ہے بھگوان ہیں یہ آنکھ تیری نذر کرتا ہوں، میری عمر دراز ... مجھے روزی عطا کر، میری یہ یہ خواہش پوری کر دے۔

ایک ... نے مجھے یہ بتایا کہ اس نے ایسے ہندو بھی دیکھے جو لال صندل کے دو خوب بھاری ... ایک سال کی مسافت سے اپنے کندھوں پر اٹھا کر ملتان کی اس مورتی کی طرف روانہ ہوئے ... (...) چلنے کے بعد انہوں نے ایک کندا رکھ دیا اور دوسرے کے ساتھ مزید تین میل

Marfat.com

کا فاصلہ طے کیا، پھر اس کو بھی رکھ دیا اور پہلے کندے کو لینے لوٹے، اس طرح کندوں کو اتارتے چڑھاتے سال بھر میں مورتی کے پاس پہونچ گئے۔

کوئی یاتری مورتی سے اپنی جان بھینٹ کرنے کی اجازت مانگتا ہے، پھر ایک لمبی لکڑی لیتا ہے اوراس کا ایک سرا خوب نکیلا کرکے اسے زمین میں گاڑ دیتا ہے، پھر لکڑی پر چڑھ کر اس کے نکیلے سرے پر بیٹھ جاتا ہے اور سرا اس کی پیٹھ سے باہر نکل آتا ہے، اس طرح جان دیکر وہ سمجھتا ہے کہ اس نے مورتی کی خوشنودی حاصل کرلی۔ بعض لوگ بہت سا مال ومتاع لے کر آتے ہیں اور مورتی کے سامنے ڈال کر کہتے ہیں: اے میرے بھگوان، اے میرے مالک، میری یہ پیش کش قبول کرے۔

ملتان کی اس مورتی نیز دوسرے بتوں کے پجاری عورتوں کے پاس نہیں جاتے، نہ گوشت کھاتے ہیں، نہ کوئی جانور ذبح کرتے ہیں، نہ میلے کچیلے گندے کپڑے پہنتے ہیں اور مورتیوں کے پاس جاتے وقت اپنے کپڑے خوشبو میں بسالیتے ہیں۔ مورتی کے پاس پجاریوں کے علاوہ کوئی نہیں جاسکتا اور ان میں بھی صرف وہ لوگ جنہیں اپنے ہاتھ سے اس پر خوشبو لگانے اور اس کو چھونے کا اختیار ہوتا ہے۔ جب وہ مورتی کے پاس آتے ہیں تو زمین پر گھٹنے ٹیک دیتے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر التجا کرتے ہیں کہ ان کی طرف نظر اٹھائے، اُن پر رحم کرے، وہ روتے ہیں گڑگڑاتے ہیں اور دعائیں مانگتے ہیں۔

مورتی کا ایک مطبخ ہے جس میں اعلیٰ قسم کا سفید چاول پکایا جاتا ہے، اس کے علاوہ مچھلی اور سبزیوں کے مختلف عمدہ خوشبودار کھانے بھی بنائے جاتے ہیں، پھر کیلے کا ایک پتہ جو اتنا بڑا ہوتا ہے کہ ایک دو آدمی اس میں لپٹ جائیں، لایا جاتا ہے اور مورتی کے سامنے پھیلا دیا جاتا ہے، اس کے بعد نصف انسانی قد کے بقدر پتہ پر چاول کا ڈھیر لگادیا جاتا ہے، بت خانہ کا بڑا پروہت مورتی کے سامنے کیلے کے پتہ سے پنکھا جھلتا ہے اور چاول کی بھاپ مورتی کے چہرہ تک پہنچا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ بھگوان نے بھوجن کرلیا۔ مورتی کے کھانا کھانے سے پہلے بتخانہ کے پجاری اور خدمتگار جھانجھ شہنا اور ڈھول بجاتے ہوئے مورتی کے ہال کا چکر لگاتے ہیں اور بسا اوقات سو خاندانی لڑکیاں اس کا طواف کرتی ہیں اور کہتی ہیں ہم بھگوان کا جی خوش[ل] کرتے ہیں، اس کے بعد مورتی کو کھانا کھلایا جاتا ہے

ل متن میں نقص ہے جو ہماری رائے میں نروحہ کی تحریف ہے۔

Marfat.com

...ہیں کہ نہیں ہوتی ہے ہال کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور جب
... ہے تب دروازے کھولے جاتے ہیں اور کھانا اٹھالیا جاتا ہے۔ اس وقت پروہت
...مورتی نے کھانا دان کر دیا۔ بت خانہ میں جتنے یاتری ہوتے ہیں ان سب کو کھانا دیا جاتا ہے
...وں اور کتوں تک کو محروم نہیں رکھا جاتا۔
...کہا ہے کہ مورتی کو دودھ اور گھی سے نہلایا جاتا ہے اور بیماریوں سے شفا پانے کے لئے مریض
...کے دھوون سے غسل کرتے ہیں۔

اصطخری (متوفی تقریباً ۳۵۰ھ/۹۶۱ء):-

...ملتان میں ایک مورتی ہے جس کی ہندو تعظیم کرتے ہیں اور ہر سال ہندستان کے دور ترین حصوں
سے اس کی زیارت کرنے آتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے لئے بیش قیمت نذرانے لاتے ہیں، یہ نذرانے
بت خانے اور وہاں کے پجاریوں اور خدمتگاروں پر صرف ہوتے ہیں[۲]۔ ملتان کا نام اس مورتی کے نام پر
ملتان ہو گیا ہے۔

بت خانہ ایک محل ہے جو بازار ملتان کے سب سے بارونق حصے میں ہاتھی دانت بازار اور پیتل
...دشوں کی لائن کے درمیان واقع ہے، محل کے وسط میں ایک گنبد ہے اور اس میں مورتی رکھی ہے،
...گنبد کے گرد کمرے ہیں جن میں مورتی کے پجاری اور خدمت گار رہتے ہیں، ملتان میں اس مورتی کے پجاریوں
کے علاوہ نہ ہندوستان کا کوئی بت پرست ہے نہ سندھ کا[۴]۔ مورتی انسانی شکل کی ہے اور پلتھی مارے

---

[۱] المسالک والممالک، ایڈیٹر دی غوئے، لائڈن ۱۸۸۹ء، ص ۱۷۳ [۲] متن کے لینفق کے مقابلے میں
...کو زیادہ برمحل سمجھ کر ترجمہ کیا گیا ہے۔ [۳] مندر میں سورج کی مورتی تھی، سورج کا ایک نام مول
ہے استھان جگہ اور مقام کے ہم معنی ہے، اس لئے مول استھان سے جو مندر کا نام تھا شہر کا نام بھی
...گیا، دیکھو قدیم ہندوستان کا جغرافیہ۔ کننگھم، کلکتہ ۱۹۲۴ء، ص ۲۶۸۔
[۴] ...معلوم ہوتی ہے، ہونا چاہیئے۔ مورتی کے پجاریوں کو چھوڑ کر نہ کوئی ہندوستانی اس کی
...کا اور لیں میں ہے۔ دیکھو ص ۴۹۔

Marfat.com

چونے اینٹ کے ایک چبوترے پر بیٹھی ہے۔ اس کے سارے جسم پر بکری جیسی لال چمڑے کی کھال چڑھی ہوئی ہے، آنکھوں کے علاوہ مورتی کے جسم کا کوئی حصہ اس کھال سے باہر نہیں ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا جسم لکڑی کا ہے بعض کی رائے ہے کہ وہ کسی دوسری چیز سے بنا ہے۔ بہرحال اس کے جسم کا کوئی حصہ کھلا نہیں چھوڑا گیا ہے، اس کی آنکھوں میں دو قیمتی پتھر جڑے ہوئے ہیں، سر پر سونے کا تاج ہے وہ چبوترے پر دوزانو بیٹھی ہے اور ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح بند کرکے رکھے ہوئے ہے گویا چار کی گنتی گن رہی ہو۔

مورتی کے پاس جو نذرانے لائے جاتے ہیں ان کا بیشتر حصہ ملتان کا مسلمان امیر لے لیتا ہے اور پجاریوں کو سال بھر کا خرچہ دے دیتا ہے۔ جب ہندوستان کے راجہ ملتان کے حاکم سے لڑنے اور مورتی کو لے جانے کے ارادے سے چڑھائی کرتے ہیں تو مسلمان مورتی کو دشمن کی فوج کے سامنے نکال لاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ اس کو توڑ کر جلا ڈالیں گے، یہ دیکھ کر حملہ آور لوٹ جاتے ہیں۔ اگر مورتی کے ضائع ہونیکا اندیشہ نہ ہو تو وہ ملتان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں۔

ابودُلَف[1] مِسعَر بن مُہلہل جس نے ۳۴۲ھ میں ہندوستان کے بعض علاقوں کا دورہ کیا تھا، ہندوستان کے ساحلوں سے ہوتا ہوا ملتان پہنچا، یہ ہندوستان کے ان آخری شہروں میں ہے جو سرزمینِ چین سے متصل ہیں اور ان اولین شہروں میں ہے جو ہمارے علاقے (خراسان و جبال) اور اراضی سندھ سے متصل ہیں۔ یہ ایک عظیم الشان شہر ہے، ہندوؤں اور چینیوں کی نظر میں اس کا مرتبہ بہت بلند ہے، وجہ یہ ہے کہ ملتان ان کی اہم ترین تیرتھ گاہ ہے اور یہاں ان کا وہ عبادت خانہ ہے جس کو وہی حیثیت حاصل ہے جو کعبہ کو مسلمانوں میں اور بیت المقدس کو عیسائیوں اور یہودیوں میں ہے۔ ملتان میں سب سے بڑا گنبد اور عظیم ترین مورتی پائی جاتی ہے۔ اس گنبد کی بلندی کوئی چار سو پچاس فٹ[2] (تین سو ذراع) ہے اور مورتی کی جسامت گنبد کے اندر ڈیڑھ سو فٹ (سو ذراع)

---

[1] معجم البلدان یاقوت مصر پہلا ایڈیشن، ۵/۴۱۸ - ۴۱۹۔ [2] ابودُلف نے مورتی اور اس کے گنبد کے طول و عرض کے بارے میں جو اعداد و شمار دئے ہیں ان کی توثیق کسی عربی تحریر سے نہیں ہوتی، معجم البلدان کے صاحب نظر مصنف نے جو ابودُلف کے اس بیان کا ناقل ہے اس کے اعداد و شمار کو غلط قرار دیا ہے، ابودُلف ایک درباری شاعر اور

... گنبد کی چھت سو فٹ (سو ذراع) بلند ہے، اسی طرح اس کے پیروں سے زمین کا ... سو فٹ (سو ذراع) ہے، مورتی قبہ کے بیچوں بیچ معلق ہے، نہ نیچے سے کسی بنیاد پر قائم ہے ... سے کوئی چیز اس کو تھامے ہے۔

... بیرونی:-

مشہور بتوں میں سے ملتان کا بت ہے، اس کا نام آدت ہے یعنی سورج۔ یہ بت لکڑی کا تھا اور ... بکری کی صاف کی ہوئی کھال چڑھی ہوئی تھی، اس کی آنکھیں لال یاقوت کی تھیں، ہندوؤں کا ... ہے کہ وہ آخری کرتا جگ (دور خیر و فلاح) میں بنایا گیا تھا، فرض کرو کہ وہ کرتا جگ کے بالکل آخر میں بنا تو اس وقت سے ہمارے زمانہ تک دو لاکھ سولہ ہزار چار سو بتیس سال ہوتے ہیں۔ محمد بن قاسم نے جب ملتان فتح کیا اور اس کی رونق اور دولت کے اسباب پر غور کیا تو دونوں کا سرچشمہ اسی بُت کو پایا کیونکہ ہر سمت سے لوگ اس کی زیارت کو آتے تھے۔ لہٰذا اس نے مناسب سمجھا کہ بت کو برقرار رکھا جائے تاہم بت کا مذاق اڑانے کے لئے اس نے اس کی گردن میں گائے کا گوشت لٹکا دیا اور اس کے پاس ایک جامع مسجد بنوادی۔ جب قرامطہ کا ملتان پر تسلط ہوا تو ان کے حاکم جلم بن شیبان نے بت توڑ ڈالا اور اس کے پجاریوں کو قتل کر دیا اور بت خانہ کو جو ایک ٹیلہ پر اینٹ سے بنا ہوا قصر تھا محمد بن قاسم کی مسجد کو نظر انداز کر کے جامع مسجد بنا دیا اور بنو اُمیہ سے اپنی نفرت کو تسکین دینے کے لئے پہلی جامع مسجد بند کرادی۔ جب امیر محمود نے اس علاقہ پر قرامطہ کا تسلط ختم کیا تو اس نے پہلی جامع مسجد میں پھر نماز جمعہ جاری کرادی اور قرامطہ والی مسجد بند کرادی اور آج اس میں مہدی کے پتوں کا کھلیان ہے۔

... کتاب الہند ... ۔ ایڈورڈ سخاؤ ایڈیٹر و مترجم کتاب الہند کی رائے ہے کہ بیرونی کے یہ اعداد صحیح نہیں ہیں ... حساب سے کرتا جگ سے بیرونی کے وقت تک اکیس لاکھ چونسٹھ ہزار سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ دیکھو انگریزی ترجمہ ... ۱۹۶/۲ ۔ پیش نظر کسی دوسرے عربی ماخذ سے بیرونی کے اس قول کی تائید نہیں ہوتی۔

... گزشتہ ... تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ اس نے داستان کو رنگین بنانے اور اپنے درباری سامعین کو حیرت میں ڈالنے ... کا سہارا لیا تھا۔ ابودُلَف کی یہ تصریح بھی نادرست ہے کہ مورتی گنبد کے وسط میں معلق تھی نیز یہ ... اور سندھ کی سرحد خراسان سے ملتی تھی۔

Marfat.com

ادریسی[1]:

...... ملتان میں ایک مورتی ہے جس کی ہندو تعظیم کرتے ہیں اور دور دور سے اس کی یاترا کو آتے ہیں اور بطور تعظیم بہت سارو پیہ پیسہ، زیورات، خوشبو دار اشیاء اور دوسری بیش قیمت چیزیں جن کے ذکر سے قلم قاصر ہے اس پر چڑھاتے ہیں۔ مورتی کے نوکر چاکر ہیں اور پروہت جو اس کی پوجا پاٹ کرتے ہیں اُن کو مورتی کے نذرانوں سے تنخواہ اور پوشاک دی جاتی ہے۔ ملتان کا نام مورتی کے نام پر ہے[2]، مورتی انسان کی ہم شکل ہے اور ایک پچے فرش پر پلتھی مارے بیٹھی ہے، آنکھیں چھوڑ کر اس کا سارا جسم لال کھال سے ڈھکا ہوا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ مورتی لکڑی کی ہے اور بعض یہ ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ بہرحال مورتی کا جسم کھلا نہیں رکھا جاتا، اس کی آنکھوں میں دو قیمتی پتھر لگے ہیں، سر پر سونے کا تاج ہے جس میں جواہرات جڑے ہیں، مورتی دو زانو بیٹھی ہے، اس کی باہیں گھٹنوں پر پھیلی ہوئی ہیں اور ہاتھ اس طرح رکھے ہیں گویا چار کی گنتی گن رہی ہو۔ ہندو اس مورتی کو بیحد مقدس سمجھتے ہیں۔

مورتی کا مندر ملتان کے ٹھیک بیچوں بیچ سب سے بارونق بازار میں واقع ہے، یہ ایک بڑا اور سجا ہوا گنبد ہے جو مستحکم بنیادوں اور ستونوں پر قائم ہے اس کی دیواروں پر رنگین کام ہے اور دروازے مضبوط ہیں، اس گنبد میں مورتی رکھی ہے، گنبد کے چاروں طرف کمرے ہیں جن میں مورتی کے نوکر چاکر اور پجاری رہتے ہیں۔

مورتی کے پروہتوں کو چھوڑ کر نہ کوئی ہندوستانی اس کی پوجا کرتا ہے نہ کوئی سندھی، یہ لوگ صرف اس کا حج کرتے ہیں، کیونکہ وہ اس کی عظمت اور برکت کے معترف ہیں۔ ملتان کے پڑوسی راجہ جب شہر کو تباہ کرنے اور مورتی کو لے جانے کے قصد سے چڑھائی کرتے ہیں تو مورتی کے پروہت اس کو چھپا لیتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ اُسے توڑ کر برباد کر دیں گے، حملہ آور راجاؤں کو جب یہ معلوم ہوتا ہے تو وہ ملتان کو بغیر نقصان پہنچائے لوٹ جاتے ہیں، اگر مورتی نہ ہوتی تو ملتان برباد ہو جاتا، مورتی کے معتقد کہتے ہیں کہ اس کی برکت سے

---

[1] نزہتہ المشتاق قلمی ۱/۱۱۵-۱۱۶۔

[2] مورتی کے بارے میں ادریسی کا بیان اصطخری کی المسالک والممالک سے ماخوذ ہے ... دیکھو فٹ نوٹ نمبر ۲ صفحہ

...ت ہے یہی اعتقاد اس کی غیر معمولی تعظیم کا باعث ہے۔

مانکیر کی مورتی

...(اقلیم)...

...سے بڑا بت خانہ مانکیر[۱] میں ہے، اس کی لمبائی سوا تین میل (ایک فرسخ) سے زائد ہے، مانکیر بلھرا[۲] ... سلطنت ہے اور اس کا طول ایک سو تیس میل (چالیس فرسخ) ہے۔ یہاں کے مکان ساگون بانس ... مختلف قسم کی لکڑی سے بنے ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مانکیر میں عام لوگوں کے پاس ایک لاکھ ہاتھی، ہیں ... سامان ڈھوتے ہیں۔ شاہی اصطبل کے ہاتھیوں کی تعداد ساٹھ ہزار ہے۔ مانکیر کے دھوبیوں کے پاس ایک ... بیس ہزار ہاتھی ہیں، یہاں کے مذکورہ مندر میں بیس ہزار مورتیاں ہیں جو مختلف دھاتوں سے بنائی ... ہیں جیسے سونا، چاندی، لوہا، تانبا، پیتل، مختلف قسم کے پتھروں کے گندھے ہوئے سنگ ریزے اور ہاتھی ... ت مورتیوں پر قیمتی پتھر جڑے ہوتے ہیں، راجہ ہر سال اس بت خانہ کی زیارت کو جاتا ہے، وہ اپنے محل ... پا پیادہ چلتا ہے اور صرف واپسی میں سوار ہوتا ہے، بتخانہ میں ایک مورتی ہے جس کی لمبائی اٹھارہ فٹ ... (بارہ ذراع) ہے، یہ مورتی سونے کے تخت پر رکھی ہے اور تخت ایک قبہ کے وسط میں ہے اور قبہ کی ... دیواروں پر مختلف قسم کے سفید پتھر اور لال پیلے، نیلے اور فیروزی یاقوت لگے ہوئے ہیں، اس مورتی پر ... جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور اکثر ہندو سال کے ایک مقررہ دن خود اپنی جانیں بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔

...رست ص۴۸۴ ۔ [۱] مانکیر الکھید کی تعریب ہے، مالکھید راشٹرکوٹا راجاؤں کا پایۂ تخت تھا، موجودہ گلبرگہ کے ... ۶۰ میل جنوب میں۔ [۲] بلھرا، ولبھ رائے کا معرب ہے، بلھرا موجودہ مہاراشٹر کے بمبئی اور مہاراشٹر کے راشٹرکوٹا ... جنہوں نے ۷۵۳ء سے ۹۷۵ء تک حکومت کی تھی، یہ راجہ شوا اور وشنو کی پوجا کرتے تھے، بدھ مت سے ان ... (عقیدت نہیں تھی)۔ [۳] یہ تصریح غلط معلوم ہوتی ہے، بڑے شہر عادۃً چند میل سے زیادہ لمبے نہیں ہوتے، اس ... (ہاتھیوں) گھوڑوں اور مورتیوں سے متعلق جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں وہ بھی مبالغہ پر مبنی ہیں۔

Marfat.com

سومنات

بیرونی :

منازلِ قمر کے بارے میں ہندوؤں کی رائے ہے کہ وہ پرجاپتی (پرجاپت) کی لڑکیاں ہیں، جن سے چاند نے شادی کرلی تھی۔ ان میں روہنی اسے بہت پسند آئی اور باقی بہنوں پر اسے ترجیح دینے لگا۔ دوسری بہنوں نے اپنے باپ پرجاپتی سے چاند کی شکایت کی، پرجاپتی نے چاند کو سمجھایا بجھایا اور کوشش کی کہ وہ سب بیویوں کو ایک سا چاہے لیکن اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ ناراض ہوکر پرجاپتی نے چاند کو بددعا دی جس کے زیرِ اثر اس کے چہرہ پر کوڑھ کے داغ پڑ گئے۔ اب چاند اپنے کئے پر پشیمان ہوا اور اپنے قصور سے توبہ کرکے پرجاپتی کے پاس آیا۔ پرجاپتی نے کہا: میری بددعا کا اثر زائل نہیں ہوسکتا، تاہم میں ہر ماہ پندرہ دن تمہارے اس عیب کو چھپا سکتا ہوں۔ چاند نے کہا: میرے سابقہ گناہ کا کفّارہ کس طرح ہو؟ پرجاپتی: اس طرح کہ تم مہادیو (شیو) کے لنگ (عضوِ تناسل) کا مجسمہ بناکر اس کی خدمت کرو۔ چاند نے حکم کی تعمیل کی۔ مہادیو کا یہ لنگ سومنات کا پتھر ہے۔ سوم چاند کو کہتے ہیں اور نات کے معنی ہیں آقا ...... سندھ کے جنوب غربی شہروں کے بت خانوں میں مہادیو کا لنگ بکثرت پایا جاتا ہے لیکن سومنات کے لنگ کی سب سے زیادہ تعظیم کی جاتی ہے۔ اس کے غسل کے لئے ہر دن گنگا کا ایک گھڑا پانی لایا جاتا ہے اور کشمیر سے ٹوکرا بھر پھول۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ لنگ (کے دھوون سے) پرانی بیماریاں دور ہوجاتی ہیں اور ہر قسم کے لاعلاج مرض ٹھیک ہوجاتے ہیں۔ سومنات کی شہرت اس وجہ سے ہے کہ وہ ایک بندرگاہ ہے، جہاں چین سے مشرقی افریقہ (سُفالۃ الزنج) کے درمیان سفر کرنے والے مسافر آکر قیام کرتے ہیں۔[1]

قزوینی (متوفی ۶۸۲ھ/۱۲۸۳ء) :[2]

سومنات ہندوستان کا ایک مشہور ساحلی شہر ہے، جس میں سمندر کی موجیں گھس پڑتی ہیں۔ سومنات

---

[1] کتاب الہند ص۲۵۲-۲۵۳۔ [2] آثار البلاد ص۹۳۔ سومنات کا ذکر ابن الاثیر نے تاریخ کامل میں بھی کیا ہے اور قزوینی کا بیان اُس کی اِس تصریح کو مستثنیٰ کرکے کہ سومنات ایک مورتی تھی ہوا میں معلق، ابن الاثیر والے سے تقریباً بلفظہ ملتا جلتا ہے۔ ابن الاثیر نے سومنات کی شکل اور دولت کے بارے میں یہ مزید تفصیل دی ہے، سومنات (اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

ایک ستون تھا جس کے وسط میں سومنات نامی مورتی کھڑی تھی۔ اسے نہ نیچے سے کوئی چیز ... ہندو اس بت کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ جو اسے دیکھتا ہندو ہو یا مسلمان حیران رہ ... گرہن کی رات اس کی زیارت کرنے آتے تھے اور زائرین کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ... ہندوؤں کا خیال ہے کہ روحیں جسموں سے الگ ہو کر سومنات کے پاس جمع ہو جاتی تھیں ... میں چاہتا روحوں کو منتقل کر دیتا تھا، جیسا کہ آواگون والوں کا عقیدہ ہے نیز یہ کہ ... موجودہ مورتی کی عبادت کرتا تھا۔

ہندو عمدہ تحفے لیکر بت کی خدمت میں آتے تھے اور دس ہزار سے زیادہ گاؤں اس کے مصارف ... وقف تھے۔ ہندوؤں کی ایک متبرک ندی (گنگا) ہے جو سومنات سے تقریباً ساڑھے چھ سو ... (دو سو فرسخ) کے فاصلہ پر بہتی ہے، اس کا پانی ہر دن لایا جاتا تھا اور اس سے مورتی کا کمرہ دھویا جاتا تھا۔ ایک ہزار برہمن اس کی عبادت اور زائرین کی خدمت پر مامور تھے (تین سو نائی زائرین کا سر اور داڑھی مونڈتے تھے اور تین سو مرد اور) پانچ سو لونڈیاں بت کے دروازے پر گاتی اور ناچتی تھیں۔ ان سب کے مصارف مورتی کے اوقاف سے پورے ہوتے تھے۔ مندر ساگون کے چھپن[56] ستونوں پر قائم تھا، ... سیسے کی چادریں چڑھی ہوئی تھیں۔ مورتی والے گنبد نما ہال میں چراغ نہیں جلتا تھا، اس میں روشنی عمدہ جواہرات کی قندیلوں سے ہوتی تھی۔ مورتی کے قریب سونے کی دو سو پونڈ بھاری ایک زنجیر تھی جب رات کا ایک پہر گزرتا تو زنجیر کھینچی جاتی جس سے گھنٹا بجنے لگتا اور برہمنوں کی ایک جماعت عبادت کے لئے بیدار ہو جاتی۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) دس فٹ لمبے پتھر سے بنا تھا، اس کا چھ فٹ حصہ گول تھا اور نظر کے سامنے باقی چار فٹ زمین میں دبا ہوا تھا۔ اس کی کوئی شکل و صورت نہیں تھی، اس کے خزانے میں سونے چاندی کے کافی بت تھے جن پر جواہرات کے مرصع پردے آویزاں تھے، ہر بت کسی بڑے ہندو کا عطیہ تھا۔ خزانہ کی مورتیوں اور دیگر سامان کی قیمت ... سے زیادہ تھی: تاریخ کامل ۱۱۹/۹۔ محمود غزنوی نے ۴۱۶ھ/۱۰۲۵ء میں چڑھائی کر کے سومنات کے ... اور بت خانہ کی ساری دولت پر قبضہ کر لیا تھا۔

دمشقی[1] (متوفی ۷۲۷ھ ۱۳۲۷ء) :-

گجرات کے ساحل سے ملک لار[2] کا ساحل متصل ہے اور یہ سومنات کی مملکت ہے۔ سومنات سارے لار کا پایۂ تخت اور ایک وسیع ساحلی شہر ہے جہاں ہندو عالم اور عابد موجود رہتے ہیں۔ اسی جگہ وہ بت[3] ہے جس کی ہندو عبادت[4] کرتے ہیں ..... ہندوؤں کی ایک جماعت کے مطابق بت عبارت ہے پتھر کی مورتی سے اور ایک دوسری جماعت کی رائے میں وہ مرد کے عضوِ تناسل اور عورت کی شرمگاہ پر مشتمل ہے اور یہ دونوں عضو پتھر یا سونے یا لوہے سے بنائے جاتے ہیں۔ ہندو ان دونوں عضووں کو انسانی بقا[5] کی علت قریبہ قرار دیتے ہیں۔ مورتی سونے کی ایک کرسی پر رکھی ہے اور سر سے کرسی تک اس پر خوب مشک تھپا ہوا ہے۔ یاقوت اور دوسرے قسم کے قیمتی پتھروں کی ایک مالا اس کی گردن میں پڑی ہے اس کے سامنے سونے کی تھالیں اعلیٰ قسم کے جواہرات سے پُر رکھی ہوئی ہیں۔ کرسی ایک گول چبوترہ پر نصب ہے جس پر بیک وقت دس آدمی بیٹھ سکتے ہیں، چبوترہ سے متصل ایک دوسرا گول چبوترہ ہے چار فٹ لمبا اور دو فٹ[6] چوڑا اور پہلے سے زیادہ کشادہ اس کے نیچے اسی طرح کے نو اور گول چبوترے ہیں اور ہر چبوترہ انسانی شکل کی مورتیوں سے بھرا ہوا ہے، چبوتروں پر چڑھنے اترنے کے لئے چھوٹی سیڑھیاں ہیں جن سے ہو کر مورتی کے خدمت گار آتے جاتے ہیں ..... سومنات کے بت کے لئے ہر روز ہزار دیگ[7] چاول پکتے تھے اور بت کے سامنے گرم گرم ایک دسترخوان پر پھیلا دئے جاتے تھے۔ اس کے بعد مندر

---

[1] نخبۃ الدھر ص ۱۷۰-۱۷۱۔ متن میں کئی جملے غلط، ادھورے اور بے تکے ہیں ہم نے ان کا ترجمہ نہیں کیا ہے۔

[2] متن کا الار، اللار کی تحریف ہے۔ [3] دمشقی سے بہت پہلے سومنات کا لنگ محمود غزنوی کے ہاتھوں تباہ ہو چکا تھا، اس لئے دمشقی کا بیان نویں یا دسویں صدی کے کسی مؤلف سے ماخوذ سمجھنا چاہیئے۔ [4] اس کی عبادت نہیں تعظیم کی جاتی تھی، جیساکہ بیرونی نے لکھا ہے۔

[5] متن کا اتحاد ہماری رائے میں ابقاء کی تحریف ہے۔

[6] متن میں لمبائی دو فٹ اور چوڑائی چار فٹ درج ہے، ہم نے ترجمہ میں اسے الٹ دیا ہے۔

[7] متن میں قدرلکا جگہ قدر ہے جس سے کوئی مفہوم نہیں نکلتا۔

Marfat.com

...ں ڈھولیاں ڈھول، جھانجھ، دوسرے ساز اور سنکھ جو سیپی، سینگ اور پیتل کے ہوتے ہیں بجانے ... چاول والے کمرہ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اُس کی بھاپ نکل جاتی ... ہندوؤں کا خیال ہے کہ بھاپ ان روحوں کی غذا ہے جو جسموں کے فنا ہونے پر اس کے پاس آکر ... ہاں نیز یہ کہ مورتیوں کے تابع ایسے روحانی وجود بھی ہیں جن کی غذا چاول کی بھاپ ہے. جب ... پ نکل چکی ہے تو کمرے کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور چاول مندر کے خادموں اور کھانا پانے ... غریبوں میں بانٹ دیا جاتا ہے۔

شادی بیاہ

بیرونی:۔

شادی بیاہ سے متعلق ہر قوم میں کچھ رسمیں ہوتی ہیں، خاص طور سے ان اقوام میں جو الٰہی شریعت اور ضابطے رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

ہندوؤں کے ہاں شادی بچپن میں ہوتی ہے، اس لئے خود والدین بچوں کا عقد کرتے ہیں۔ برہمن ... قربانی کی رسمیں انجام دیتے ہیں، ان کو اور دوسرے مستحق لوگوں کو خیرات دی جاتی ہے اور گا بجا کر خوشیاں ... منائی جاتی ہیں، لڑکے کی طرف سے لڑکی کا مہر نہیں باندھا جاتا بلکہ لڑکا حسب حیثیت لڑکی کو تحفے تحائف (بری) ... دیتا ہے جن کا واپس لینا جائز نہیں اِلّا یہ کہ لڑکی شوہر کے دیئے ہوئے تحفے خوشی سے اسے ہبہ کر دے۔

ہندوؤں میں طلاق نہیں ہے، اس لئے میاں بیوی موت سے پہلے الگ نہیں ہو سکتے۔ مرد چار تک بیویاں کر سکتا ہے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں اگر چار میں سے کوئی مر جائے تو اس کی جگہ پر کی جا سکتی ہے۔ ہندوؤں کے معاشرے میں شادی کے معاملہ میں غیروں کو ترجیح دی جاتی ہے اور دور کا رشتہ ... رشتہ دار سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اولاد، اولاد کی اولاد کی لڑکیوں، نیز ماں، نانی، دادی اور ان کی ... شادی قطعاً حرام ہے۔ اسی طرح بہن، بھانجی، پھوپھی، خالہ اور ان کی بیٹیوں سے بھی شادی

Marfat.com

نہیں ہوسکتی لیکن پانچ پیڑھیوں کے بعد حرمت زائل ہو جاتی ہے اور صرف کراہت باقی رہ جاتی ہے
بعض ہندو فقیہ ہر ذات کے لئے بیویوں کی تعداد الگ الگ مقرر کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک برہمن چار شادیاں کرسکتا ہے، چھتری تین، ویش دو اور شودر صرف ایک۔ ہر ذات کے لئے اپنی برادری اور اس سے فروتر ذات کی عورتوں سے شادی جائز ہے لیکن اپنے سے اونچی ذات میں شادی کرنا ممنوع ہے۔ اولاد ماں کی ذات کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ مثلاً برہمن کی عورت اگر برہمن ہے تو اس کی اولاد بھی برہمن ہوگی اور اگر شودر ہے تو اولاد بھی شودر ہوگی۔ ہمارے ہم عصر برہمن اگرچہ ان کے لئے دوسری ذاتوں میں شادی جائز ہے تاہم عملاً اپنی ہی ذاتوں میں شادی بیاہ کرتے ہیں۔

ستی

جب عورت کا شوہر مرجائے تو وہ دوسری شادی نہیں کرسکتی۔ اس کیلئے دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ عمر بھر بیوہ رہے یا آگ میں جل کر مرجائے اور یہی صورت مرجح ہے کیونکہ شوہر کے بعد ساری عمر کی مصیبت سے اس طرح چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ ہندو راجاؤں کا دستور ہے کہ ان کے بعد ان کی رانیاں ستی ہو جاتی ہیں خواہ وہ چاہیں یا نہ چاہیں۔ ستی ہونے کا مقصد یہ ہے کہ وہ جنسی لغزش سے محفوظ رہیں جس کی شاذونادر ہی نوبت آتی ہے۔ شاہی گھرانے کی صرف بوڑھی بیوائیں اور بال بچے دار عورتیں جن کی اولاد ان کی کفالت کے لئے تیار ہو چھوڑ دی جاتی ہیں۔

حلال وحرام[1]

عیسائیوں اور مانویوں[2] کی طرح ہندوؤں کے مذہب میں بھی جان لینا ممنوع ہے، لیکن چونکہ عام لوگوں میں گوشت سے رغبت پائی جاتی ہے، اس لئے انہوں نے تحریمی حکم کو پسِ پشت ڈال دیا۔ عملاً گوشت سے اجتناب صرف برہمنوں کے لئے مخصوص ہو کر رہ گیا ہے جن کو مذہب سے گہرا واسطہ ہے۔

---

[1] کتاب الہند ص ۲۷۶-۲۷۸ [2] فارسی پیغمبر مانی کی پیرو۔

Marfat.com

...مت سے روکتا ہے... گوشت خور ہندوؤں کے لئے بعض جانوروں کا گلا گھونٹ کر ...موت مرنے والے مباح جانوروں کا گوشت جائز نہیں۔ جن جانوروں کا گوشت جائز

...

...بھیڑ، ہرن، خرگوش، گینڈا، بھینس، مچھلی، خشکی اور دریا کے پرندے جیسے چڑیا، فاختہ، ...تیتر، مور اور ایسے جانور جن کی حرمت کی تصریح نہ کی گئی ہو اور جن کا گوشت کھانے سے دل کو کراہت ...نہ ہوتی ہو۔

وہ جانور جن کا گوشت صراحتہً ممنوع قرار دیا گیا ہے یہ ہیں:-

گائے، گھوڑا، خچر، گدھا، اونٹ، ہاتھی، پالتو مرغی، کوا، طوطا اور مینا۔ ان کا انڈا بھی حرام ہے۔

ہندوؤں کے مذہب میں شراب خوری جائز نہیں البتہ شودر شراب پی سکتا ہے لیکن جس طرح گوشت بیچنا شودر کے لئے ممنوع ہے اسی طرح شراب فروشی کی بھی اس کو اجازت نہیں ہے۔

بعض ہندو علماء کی رائے ہے کہ مہابھارت سے پہلے گائے کا گوشت جائز تھا اور بعض قربانیوں میں گائے ماری بھی جاتی تھی لیکن مہابھارت کے بعد جب فرائض کی انجام دہی میں لوگوں سے کوتاہی واقع ہونے لگی تو گائے حرام کر دی گئی۔ بعض دوسرے باخبر ہندوؤں کو میں نے کہتے سنا کہ حرمت کی وجہ یہ ہے کہ برہمنوں کو گائے کے گوشت سے نقصان ہوا، ہندوستان کی آب و ہوا گرم ہے اور یہاں اندرونی جسم ٹھنڈا رہتا ہے اور حرارت غریزی نیز ہاضمہ کمزور، ان دونوں کو کھانے کے بعد پان اور چھالیہ چبا کر تقویت پہنچاتے ہیں۔ پان اپنی گرمی سے حرارت غریزی کو ابھارتا ہے اور چونا رطوبت خشک کرتا ہے، ...اری دانتوں اور مسوڑوں کو مضبوط کرتی ہے اور معدہ کو سدھارتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ گائے کی حرمت کا سبب ان دو باتوں میں سے ایک تھا:-

...انی مصلحت۔ گائے (مراد بیل) ایک ایسا جانور ہے جو سفر کے وقت سامان اور بھاری چیزیں

...ایک ...دنادک ہے جس کے بارے میں مؤلف برہان قاطع لکھتا ہے کہ وہ ایک کالا پرندہ ہے ...تا ہے۔ ہمارے خیال میں مینا پر یہ تصریح صادق آتی ہے۔

اٹھا کر لے جاتا ہے اور زمین جوتتا ہے۔ گائے دودھ دیتی ہے جس سے مختلف کھانے کی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ اس کے گوبر سے اپلے تھوپے جاتے ہیں اور جاڑوں میں اس کی سانس تک سے گرمی حاصل کی جاتی ہے اتنے جامع فوائد والا جانور ہونے کے باعث اس کا مارنا ممنوع کر دیا گیا ہے۔ جس طرح گورنر عراق حجاج بن یوسف (م ۹۵ھ) نے گاؤکشی اس وقت بند کرا دی تھی جب اس کو معلوم ہوا کہ گائے کی قلت تعداد کی وجہ سے عراق کے دیہاتوں کی زراعت تباہ ہوتی جارہی ہے[۱]۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ ہندوؤں کی بعض کتابوں میں ہے کہ تمام اشیا کی حیثیت یکساں ہے اور حلال حرام ہونے میں سب چیزیں برابر ہیں۔ ان کی کتابوں میں میں نے خود بھی اسی قسم کا مضمون پڑھا ہے لیکن اس اصول پر عمل وہ بالغ نظر علما ہی کر سکتے ہیں جن کے نزدیک برہمن اور چنڈال دونوں برابر ہیں۔ جب وہ بالغ نظری کے اس درجے پر پہنچ جاتے ہیں تو ان کی نظر میں سب اشیا برابر ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ حلال چیزوں سے وہ مستغنی ہو جاتے ہیں اور حرام سے ان کو رغبت نہیں رہتی لیکن وہ لوگ جو جہالت کے غلبہ کے باعث ہر اچھی بری چیز کی طرف لپکتے ہیں، ان کے لیے بعض چیزیں قانوناً حلال اور بعض قانوناً حرام کر دی جاتی ہیں۔

جرم و سزا

ہندوؤں کے بنیادی اخلاقی اقدار عیسائیوں سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ اقدار بھلائی کرنے، برائی سے بچنے، قتل سے مطلق اجتناب، چادر چھیننے والے کے پیچھے قمیص پھینکنے، ایک گال پر چانٹا مارنے والے کے سامنے دوسرا گال پیش کرنے اور دشمن کو دعائے خیر دینے پر مبنی ہیں۔ میری جان کی قسم یہ نہایت عمدہ سیرت ہے لیکن دنیا والے سب کے سب فلسفی نہیں ہوتے، ان میں سے بیشتر جاہل اور گمراہ ہیں جن کو کوڑا اور تلوار ہی سیدھا رکھ سکتی ہے، اسی لیے ہندوؤں کو بھی تشدد اور سزا کا سہارا لینا پڑا۔ وہ بتاتے ہیں کہ پرانے زمانے میں جب حکومت اور جنگ دونوں کی زمام برہمنوں کے ہاتھ میں تھی تو بدنظمی پیدا ہو گئی تھی

---

[۱] کتاب میں دوسرے سبب کا ذکر نہیں ہے۔ [۲] کتاب الہند ص ۲۸۰-۲۸۱۔

Marfat.com

...گئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ برہمن (حلم، آشتی اور نرمی کے) عقلی اصولوں کے مطابق جیسا کہ مذہبی ... کا تقاضا تھا حکومت کرتے تھے لیکن یہ طریقے مفسدوں اور بدمعاشوں کو قابو میں رکھنے کے لئے ... ثابت نہ ہوسکے اور دینی معاملات سے عہدہ برآ ہونا تقریباً ان کے بس سے باہر ہوگیا لہٰذا انہوں ... کی نوبت آنے پر مذہبی معاملات ان کے لئے مخصوص کر دیئے اور حکومت اور جنگ کے شعبے ... کو سونپ دیئے۔ اس تبدیلی سے برہمن کی روزی سوال اور گداگری پر موقوف ہوگئی اور جرائم ... سزا دینے کا اختیار علماء کی بجائے حاکموں کو ہوگیا۔

ہندوؤں کا قانونِ قتل یہ ہے کہ اگر قاتل برہمن ہو اور مقتول غیر برہمن تو اس پر قتل واجب نہیں ... بلکہ کفارہ دینا کافی ہے اور کفارہ روزہ، نماز اور خیرات کے ذریعہ ادا ہو جاتا ہے لیکن اگر مقتول ... برہمن ہو تو اس کو سزا آخرت میں ملیگی، کفارہ کافی نہیں ہوگا کیونکہ کفارہ سے گناہ دھل جاتے ہیں اور برہمن کا گناہِ کبیرہ کسی کفارہ سے زائل نہیں ہوسکتا۔ برہمن کا قتل جو برہمن ھت کہلاتا ہے سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس کے بعد گائے کا قتل پھر شراب پینا پھر زنا، خاص طور سے باپ یا گرو کی بیوی کے ساتھ۔ ہندو معاشرے میں برہمن یا چھتری کو قتل کی سزا نہیں دی جاتی بلکہ حاکمِ وقت ان کی دولت ... سرکار ضبط کر کے اپنی قلمرو سے باہر نکال دیتے ہیں۔ غیر برہمن اور غیر چھتری اگر ایک دوسرے کو قتل کر دیں تو کفارہ سے جرم کی تلافی ہوسکتی ہے لیکن حاکم عبرت کے لئے قاتل کو موت ہی کی سزا دیتے ہیں۔

زنا، شراب

ابن رستہ (سالِ وفات غیر معین، سالِ تالیف ۲۹۰ھ/۹۰۳ء):-

ابو عبداللہ محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ ہندوستان کے اکثر بادشاہ زنا کو جائز قرار دیتے ہیں۔ ... کمبوڈیا (قمار) کے ہیں اس کی راجدھانی میں اس کے پاس دو سال تک مقیم رہا، میں نے کسی

... العیش والزعارۃ (یا الزناء)، ہماری رائے میں الدّعارۃ بالدال المہملۃ کی تصحیف ہے۔

... ... لاﺋﮉن ص ۱۳۲-۱۳۳۔

Marfat.com

بادشاہ کو اس کی طرح شراب کے معاملہ میں غیر تمند اور سخت گیر نہیں پایا۔ وہ زانی اور شرابی دونوں کو قتل کی سزا دیتا ہے۔ ہندوستان کے جتنے راجاؤں سے میں ملا اور جن جن سے میں نے تجارت کی ان سے کوئی بھی زیادہ شراب نہیں پیتا ہے سوائے لنکا کے راجا بھل کے۔ اس کے لئے عرب ممالک سے (بڑھیا) شراب منگائی جاتی ہے۔

میں نے ہندوستان کے تاجروں بلکہ سارے ہندوؤں کو دیکھا کہ وہ تھوڑی شراب پیتے ہیں نہ زیادہ بلکہ وہ تو سرکہ تک سے پرہیز کرتے ہیں۔ ان کا سرکہ پکے ہوئے چاولوں کی پیچ سے بنتا ہے، اس کو اتنا ترش کر لیتے ہیں کہ وہ عام سرکہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان شراب پیتا ہے تو وہ ہندوؤں کی نظروں میں گر جاتا ہے اور وہ اس کا پاس لحاظ نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اس شخص کی اپنے دیس میں کوئی عزت و منزل نہیں ہوگی جب ہی وہ ایسا کام کرتا ہے۔ ہندوؤں کا شراب سے اجتناب کسی مذہبی جذبہ کا مرہون نہیں ہے[۱]

ابن خرداذبہ[۲] :-

ہندوستان کے راجہ اور عام لوگ زنا کو مباح اور شراب کو حرام قرار دیتے ہیں لیکن راجہ کمبوڈیا (قمار) کی نظر میں زنا اور شراب دونوں حرام ہیں، لنکا کا راجہ شراب پیتا ہے، اس کے لئے عراق سے شراب منگائی جاتی ہے۔

بزرگ بن شہریار[۳] (م ۳۹۹ھ/۱۰۰۹ء):-

ہندو مذہب میں مردوں کیلئے شراب حرام ہے لیکن عورتیں پی سکتی ہیں، بعض ہندو چھپا چوری بھی شراب پی لیتے ہیں۔

مسعودی[۴] :

۱۔ یہ خیال صحیح نہیں۔ بیرونی کی تحقیقی رائے جس کا عنقریب ذکر آتا ہے اس خیال کی تردید کرتی ہے۔

۲۔ المسالک والممالک ص ۶۶-۶۷ ۳۔ عجائب الہند ص ۱۵۷۔

۴۔ مروج الذہب حاشیہ تاریخ کامل ۱/۱۱۵-۱۱۶ -

...شراب سے پرہیز کرتے ہیں اور جو شخص شراب پیتا ہے اس کو ڈانٹتے پھٹکارتے ہیں، ایسا ...نجاست کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس صورتِ حال سے بچنے کے لئے ہے کہ عقل معطل نہ ہو جائے ...فرائض انجام دینے سے قاصر رہے۔ اگر تحقیق سے ان کو معلوم ہو جائے کہ ان کا راجہ شراب پیتا ہے ...معزولی کا مستحق ہو جاتا ہے کیونکہ جس حاکم کا دماغی توازن شراب کے نشہ سے خراب ہو جائے وہ تدبیر و ...سیاست کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ کبھی ہندو لڑکیوں کو شراب پلا کر ان میں سرخوشی کی کیفیت پیدا کر دیتے ...ہیں اور اس کو دیکھ کر خود بھی مسرور ہوتے ہیں۔

بیرونی :-

لوگوں کا خیال ہے کہ ہندو مذہب میں زنا جائز ہے لیکن یہ صحیح نہیں، البتہ ہندو زنا کی سزا کے معاملے میں زیادہ سختی نہیں برتتے اور اس کی ساری ذمہ داری ان کے راجاؤں پر عائد ہوتی ہے کیوں کہ مندروں میں جو عورتیں رکھی جاتی ہیں ان کا مقصد گانا، ناچنا اور دل بہلانا ہوتا ہے، نہ تو برہمن اس کے علاوہ ان کے حق میں اور کچھ پسند کرتا ہے نہ پجاری لیکن راجاؤں نے ان کو شہروں کی آرائش نیز لوگوں کی خوشی اور فراخ روی کا آلہ کار بنا دیا ہے۔ ایسا کرنے میں ان کا مقصد خزانہ کی آمدنی بڑھانا ہے تاکہ وہ روپیہ جو فوج پر خرچ ہوتا ہے اس کی یافت مندروں کی دیو داسیوں کے جرمانوں اور ٹیکسوں سے ہو جائے۔ سلطان عضد الدولہ (متوفی ۳۷۲ھ) نے بھی اسی پالیسی پر عمل کیا تھا (یعنی شیراز میں چکلے کھول دیئے تھے اور رنڈیوں سے ٹیکس وصول کرتا تھا)، اس کے علاوہ سلطان کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ بن بیاہے فوجیوں کی دست درازیوں سے رعایا کی بہنیں اور مائیں محفوظ رہیں۔

ابن فضل اللہ عمری (م ۷۴۹ھ) :-

...کتاب الہند ص ۴۷۹ ۔

...احسن التقاسیم مقدسی طبع دی خوئے لائیڈن ص ۴۴۱ ۔

...مسالک الابصار قلمی، دار الکتب قاہرہ ۲/ ۱۱ ۔

مجھ سے ابو محمد حسن بن عمرو نے بیان کیا کہ ہندوستان کے ہر شہر میں کسبیاں پائی جاتی ہیں لیکن ان کے مخصوص گھرانے ہوتے ہیں۔ اُن کے علاوہ باقی لوگ ضبطِ نفس اور عفت پر سختی سے قائم رہتے ہیں اُس مرد کو سخت ترین سزا دی جاتی ہے جو غیر کسبی سے زنا کرے اور اس عورت کو بھی سخت سزا ملتی ہے جو ان کسبیوں میں سے نہ ہو جن کے نام علاقہ کے حاکم کے رجسٹر میں درج ہوتے ہیں، غیر کسبی عورت اگر کسبی بننا چاہے تو اس کے گھر والے اس نے سارے رشتے ناتے توڑ لیتے ہیں اور اس سے قطع تعلق کی تحریر لکھ دیتے ہیں اور گھر سے نکال دیتے ہیں اور کبھی اس کو سلام نہیں کرتے، وہ عورت کسبی ہو جاتی ہے لیکن اس کا رتبہ پیشہ ور بوڑھی کسبیوں سے کم ہوتا ہے۔ ہندوستان کے ہر شہر میں وہ بوڑھی کسبیاں گواہی دیتی ہیں جن کی مائیں اور نانیاں کسبی تھیں، ان کی بات اور گواہی ہر معاملہ میں قبول کی جاتی ہے، جب کوئی مرد کسی کسبی سے اپنے ساتھ رات گزارنے کا وعدہ لے اور اس کو ایڈوانس دے دے تو پھر اگر اس کسبی کو کوئی دوسرا مرد اس رات کے لئے دگنی چوگنی فیس بھی پیش کرے تو وہ اس کے ساتھ رات نہیں گذارتی اور پہلے کے ساتھ اپنا وعدہ پورا کرتی ہے۔

چوری

بزرگ بن شہریار[۱]:

ہندوؤں کی نظر میں چوری بڑا جرم ہے، اگر کوئی نیچی ذات کا یا غریب ہندو چوری کرے تو حاکم اسے قتل کر دیتا ہے اور اگر وہ مالدار ہو تو راجہ اس کی ساری دولت ضبط کر لیتا ہے یا اس پر بڑا جرمانہ لگا دیتا ہے، اسی طرح اس شخص سے بھاری جرمانہ وصول کیا جاتا ہے جو جان بوجھ کر چوری کا

۱؎ مراد عمری نہیں بلکہ عجائب الہند کا مولف بزرگ بن شہریار ہے جس نے دسویں صدی عیسوی کے اوائل میں بصرہ کے اس سیاح سے ہندوستان کے بارے میں کافی معلومات زبانی اخذ کر کے عجائب الہند میں نقل کر دی تھیں لیکن یہ اطلاع عجائب الہند کی پہلی مطبوعہ اڈیشن میں ہماری نظر سے نہیں گزری۔

۲؎ عجائب الهند ص ۱۶۰-۱۶۱ و ص ۱۶۲۔

Marfat.com

ہندوؤں کے ہاں چوری کی سزا قتل ہے۔

مسلمان ہندوستان میں چوری کرتا ہے تو اس کا معاملہ ہنرمند (ہُرمن) کے سپرد کر دیا جاتا۔ وہ اسلامی قانون کے مطابق اس کو سزا دے۔ ہندوستان میں ہنرمند کے وہی اختیارات و ... جو اسلامی ممالک میں قاضی کے ہوتے ہیں، ہنرمند کے عہدہ پر صرف مسلمان ہی مقرر کیا

محمد عمانی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے (جنوبی) ہندوستان کے شہر جرپتن (بربتن) میں ایک ہندو دیکھا جو چوری یا کسی دوسرے جرم میں ماخوذ تھا اور جس کے خلاف وہاں کے راجہ نے کھال اتارنے کا دیا تھا۔ لڑکے کی کھال اتاری جا رہی تھی لیکن وہ باتوں اور گانے میں مصروف تھا، اس کی زبان ... کی نہ فریاد لیکن جب اس کی ناف کی کھال کٹی تو وہ برداشت نہ کر سکا اور جان دے دی۔

مطہر بن طاہر مقدسی (سال تالیف ۹۶۶ھ):-

چور، رہزن اور ان لوگوں کی سزا جو ہندوؤں کے بچوں کو پکڑ کر غلام بنالیں اور پھر ان کے ہاتھ آجائیں یہ ہے کہ ان کو آگ میں جلا دیا جائے۔ بعض راجہ ان مجرموں کو پھانسی کی سزا دیتے ہیں اور ... کا طریقہ یہ ہے کہ ایک لکڑی کا سرا نکیلا کر کے مجرم کے سُرین سے اوپر چڑھا دیا جاتا ہے۔ ہندوؤں ... ہاں لواطت کی سزا بھی قتل ہے۔

جو ہندو مسلمانوں کی قید سے بھاگ کر وطن آجاتا ہے اس کو ہندو معاشرہ میں اس وقت تک ... نہیں لیتے جب تک اس کو پاک صاف نہیں کر لیتے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے سر اور سارے ... کے بال مونڈ دیئے جاتے ہیں، پھر گائے کا پیشاب، گوبر، گھی اور دودھ کئی دن تک اس کو کھلایا پلایا ... ہے۔ اس کے بعد اس کو گائے کے پاس لایا جاتا ہے اور وہ اس کو سجدہ کرتا ہے[۳]۔

... کے جنوبی ساحل کا ایک شہر راجشورم کے شمال مشرق ہیں۔

... دا لتاریخ، پیرس ۱۹۰۵ء، ۴/۱۲۰-۱۲۱

... کی جگہ یقتلوہ ہے۔ [۳] اس موضوع پر بیرونی کی تحقیقی رائے صفحہ باسٹھ پر ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

بیڑونی:

چوری کی سزا چرائی ہوئی چیز کی قیمت کے مطابق ہوتی ہے، کبھی سخت سزا ضروری ہوتی ہے کبھی اوسط درجے کی، کبھی ڈانٹ پھٹکار اور جرمانہ پر اکتفا کیا جاتا ہے اور کبھی چور کی رسوائی اور تشہیر کافی سمجھی جاتی ہے۔ اگر چوری بڑی ہو اور برہمن نے کی ہو تو حاکم برہمن کی آنکھیں نکلوا دیتا ہے یا اس کا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پیر کاٹ ڈالتا ہے، چھتری کا صرف ہاتھ پیر کاٹا جاتا ہے، اس کی آنکھیں نہیں نکلوائی جاتیں، دوسری ذات کے چور کو قتل کر دیتے ہیں، بدکاری کی سزا میں عورت کو شوہر کے گھر سے نکال دیا جاتا ہے۔

میں نے سنا تھا کہ جو ہندو غلام اسلامی قلمرو سے وطن بھاگ آتے ہیں ان پر کفارہ کے لئے روزے عائد کئے جاتے ہیں، ان کو کئی دن تک گائے کے گوبر، پیشاب اور دودھ میں رکھا جاتا ہے یہانتک کہ ان چیزوں میں خمیر اٹھنے لگتا ہے، پھر ان کو اس مرکب سے نکالا جاتا ہے اور گوبر، پیشاب اور دودھ جیسی چیزیں ان کو کھلائی جاتی ہیں، اس رپورٹ کی تحقیق کے لئے میں نے برہمنوں سے رجوع کیا تو انہوں نے اس کی تردید کی اور کہا کہ مفرور غلام کے لئے نہ تو کوئی کفارہ مفید ہو سکتا ہے اور نہ اس کو سابق حالت میں واپس آنے کی مذہب اجازت دیتا ہے اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے اس لئے کہ جب برہمن شودر کے گھر کئی دن کھانا کھائے تو اپنی ذات سے نیچے گر جاتا ہے اور پھر کبھی اس میں واپس نہیں آسکتا۔[1]

ٹھگی

بزرگ بن شہریار[2]:

محمد بن مسلم سیرافی نے جو بیس برس سے زیادہ تھانہ[3] (تانہ) میں مقیم رہا تھا اور ہندوستان کے بیشتر علاقوں کا سفر کر کے وہاں کے باشندوں کے حالات اور معاملات سے اچھی طرح واقف ہو گیا تھا

---

[1] کتاب الہند صہ ۲۸۱۔ [2] عجائب الہند صہ ۱۵۲۔

[3] بمبئی کے شمال میں ایک اہم تجارتی بندرگاہ۔

Marfat.com

آدمیوں کا ایک ٹولی چول (مینٹیور) اور تھانہ (تانہ) آئی اور ایک ہندو تاجر
مالدار تھا پکڑ لیا۔ اس سانحہ سے باپ پر سنگین مصیبت آپڑی، کیونکہ اس کا
تھا ٹھگوں نے گھر میں گھس کر لڑکے کو حراست میں لے لیا تھا اور پچاس ہزار روپے
دینار) یا اس کے لگ بھگ طلب کر رہے تھے۔ یہ رقم باپ کی دولت کے ایک حصہ کے
لڑکے نے باپ کو اس مصیبت کی خبر بھیجی اور درخواست کی کہ مطلوبہ رقم دیکر اس کو چھڑالے
دے لااور منت سماجت کی کہ پانچ ہزار روپے (ہزار دینار) یا کم وبیش لے کر لڑکے کو
لیکن وہ تیار نہ ہوئے اور پچاس ہزار پر اڑے رہے۔ مجبور ہو کر تاجر علاقہ کے حاکم کے
گیا اور اس کو حالات سے مطلع کیا اور کہا کہ اگر ان ٹھگوں کی خبر نہ لی گئی تو کسی تاجر کا اس کی عملداری
رہنا مشکل ہے۔ حاکم نے کہا: ٹھگوں کو دفع کرنے کی کیا صورت ہے؟ اگر ہم ان سے کچھ کہتے ہیں تو
تمہارے لڑکے کو قتل کر دیں گے۔ تاجر: تو پھر کیا کیا جائے؟ حاکم: میرے لئے ان ٹھگوں کو قتل
کرنا آسان ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارے لڑکے کو قتل کر دیں گے جس کے سوا تمہارے کوئی اور
اولاد بھی نہیں ہے۔ تاجر: مجھے اس کی پروا نہیں، ان کا مطالبہ بہت زیادہ ہے، میں مناسب نہیں
سمجھتا کہ جس طرح بھی ہو لڑکے کی جان بچا کر خود کو قلاش کر ڈالوں۔ میری رائے ہے کہ گھر کے چاروں
لکڑیاں جمع کر کے اس کا دروازہ باہر سے بند کر دیا جائے اور ٹھگوں کو جلانے کے لئے آگ لگا دی
جائے۔ حاکم: اس طرح تو تمہارا لڑکا اور سارے گھر والے جل جائیں گے۔ تاجر: ان کا جل مرنا مجھے
گوارا ہے لیکن اپنی دولت کا نقصان برداشت نہیں کر سکتا۔ حاکم نے اپنے سپاہیوں کے ساتھ جاکر
اس گھر کو گھیر لیا اور اس میں آگ لگا دی، ٹھگ، تاجر کا لڑکا، گھر والے بلکہ اس کی ہر چیز جل گئی۔
ہندوستان میں ٹھگ ہوتے ہیں، وہ ٹولیاں بنا کر شہر شہر پھرتے ہیں اور مالدار تاجروں پر
پردیسی ہاتھ صاف کرتے ہیں تاجر کو اس کے گھر جاکر یا بازار یا راستہ میں پکڑ لیتے ہیں،

بمبئی سے شمال میں۔ ۲ عجائب الہند ص ۱۵۲-۱۵۱۔

مضمون علیہ ہے، ہماری رائے میں فیثبون ہونا چاہیے۔

اور خنجر نکال کر کہتے ہیں: اتنا اتنا دلواؤ ورنہ قتل کردیں گے۔ اگر بچانے کے لئے کوئی آدمی یا حکومت کا فوجی آتا ہے تو اس کو قتل کر دیتے ہیں بچانے والے کے پاس وہ خود قتل کر دیئے جائیں تو اس کی بھی انہیں پروہ نہیں ہوتی یا کسے قتل کرنے کے بعد انہیں اپنے ہاتھ سے خود کو قتل کرنا پڑے تو اس کے لئے بھی وہ تیار رہتے ہیں۔ جب وہ کسی سے روپیہ طلب کرتے ہیں تو جان کے خوف سے کسی کی ہمت نہیں ہوتی کہ ان سے بات کرے یا ان کے آڑے آئے تاجر یا مال دار آدمی ان کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اور وہ جہاں چاہتے ہیں۔ اس کے بازار، گھر، دکان یا اس کے باغ میں بیٹھ جاتے ہیں اور مال دار آدمی مقررہ رقم اور سامان جمع کرتا ہے، اس اثنا میں وہ ننگے خنجر لئے کھاتے پیتے رہتے ہیں، تاجر یا مال دار آدمی جب مال و متاع جمع کر لیتا ہے تو اس کو اٹھانے کے لئے قلی فراہم کرتا ہے اور ٹھگوں کی حراست میں ان کے ساتھ ساتھ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ محفوظ جگہ پہنچ جاتے ہیں، وہاں وہ تاجر کو چھوڑ دیتے ہیں اور مال و متاع پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

مقدمات و عدالت

بیرونی[۱]:

جج مدعی سے ایسا تحریری دعویٰ طلب کرتا ہے جو دعوی کے رسمی خط و کتابت میں مدعی علیہ کے خلاف لکھا جاتا ہے اور جس میں دعوی کے حق میں دلیلیں بھی مندرج ہوتی ہیں، اگر دعوی تحریری نہ ہو تو گواہی سے کام چل سکتا ہے لیکن گواہ کم از کم چار ہونا ضروری ہیں، البتہ اگر جج کی نظر میں ایک گواہ ہی ثقہ ہو تو اس کی گواہی کافی ہو سکتی ہے اور جج اس کی گواہی پر اعتماد کر کے مقدمہ کا فیصلہ دے سکتا ہے لیکن جج کیلئے ضروری ہے کہ خفیہ طور پر مقدمہ کی تحقیق کرے اور ظاہری علامتوں اور قیاس کی مدد سے مقدمہ کے تمام پہلوؤں کو سمجھنے اور صحیح نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش کرے۔

اگر مدعی گواہ فراہم نہ کر سکے تو مدعی علیہ سے حلف لیا جائے اور اگر جج مدعی سے اس کے دعوی کی توثیق کے لئے حلف طلب کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ دعوی کی نوعیت کے اعتبار سے قسموں

---

[۱] کتاب الہند ص۲۷۹۔

Marfat.com

لیکن ... اگر دعویٰ کم مالیت کا ہو اور مدعی، مدعی علیہ کا حلف قبول کرنے کو تیار بھی ... پانچ برہمن عالموں کے سامنے اقرار کرے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مدعی کو میرے اعمال کے ثواب ... جو اس کے دعویٰ سے آٹھ گنا ہو، اس سے بڑا حلف یہ ہے کہ مدعی علیہ سے کہا جائے کہ ... پی لو جو سب سے خراب قسم کا زہر ہوتا ہے، اگر مدعی سچا ہو گا تو زہر اس کو ضرر نہیں پہنچائے گا ... حلف یہ ہے کہ مدعی علیہ کو ایک تیز و تند نیز گہرے دریا یا پانی سے بھرپور گہرے کنویں پر ... جائے اور وہ پانی سے کہے کہ تم پاک ترین فرشتوں میں سے ہو، ہر ظاہر اور مخفی بات تم پر عیاں ہے، ... میں جھوٹا ہوں تو مجھے مار ڈالو اور اگر سچا ہوں تو مجھے بچا لو، اس کے بعد پانچ آدمی اسے پکڑ کر دریا یا ... کنویں میں ڈال دیتے ہیں، اگر وہ سچا ہوتا ہے تو نہیں ڈوبتا۔

اس سے بڑا حلف یہ ہوتا ہے کہ جج فریقین کو شہر یا مملکت کے سب سے ممتاز بتخانہ میں بھیجے اور مدعی علیہ ... کے حضور روزہ رکھے اور دوسرے دن نئے کپڑے پہنے اور اس کے سامنے مدعی کے ساتھ کھڑا ہو اور پجاری، مورتی پر ڈالا ہوا پانی اس کو پلائیں، اگر وہ جھوٹا ہو گا تو فوراً خون کی قے کرنے لگے گا۔

اس سے بڑا حلف یہ ہے کہ مدعی علیہ کو تُلک کے ایک پلڑے میں بٹھا کر اس کا وزن لیا جائے پھر ... اتار دیا جائے لیکن تُلک کے باٹ بدستور رہنے دیئے جائیں، اس کے بعد مدعی علیہ اپنی صداقت پر ... ہستیوں، فرشتوں اور دیوتاؤں کو ایک ایک کر کے گواہ بنائے اور اس کا سارا بیان ایک کاغذ ... لکھ لیا جائے اور اس کے سر پر باندھ دیا جائے اور اسے پھر تُلک میں بٹھا دیا جائے اگر سچا ہو گا تو ... کا وزن پہلے سے بڑھ جائے گا۔

... سب سے بڑے حلف کی شکل یہ ہے کہ گھی اور جیلی[1] کا تیل دونوں ہموزن لے کر ایک ہانڈی میں جوش ... دیئے اور ایک گلاب کا پھول اس میں ڈالا جاتا ہے اور جب وہ جل جاتا ہے تو اس کو تیل کے ... حالت ... کہا جاتا ہے پھر ہانڈی میں سونے کا ایک کڑا ڈالا جاتا ہے، اس کے بعد مدعی علیہ ... کو ... نکالنے کا حکم دیا جاتا ہے، اگر وہ سچا ہوتا ہے تو نکال لیتا ہے اور اس کا

---

[1] ... ہے جو جل نسخہ ابیم البحث کی تصحیف ہے، جل فارسی میں جیلی کو کہتے ہیں۔

ہاتھ نہیں جلتا۔

سب سے بڑا حلف یہ ہے کہ لوہے کا ایک ٹکڑا اتنا گرم کیا جاتا ہے کہ وہ پگھلنے کے قریب پہنچ جاتا ہے پھر اس کو چیٹے سے اٹھا کر مدعیٰ علیہ کی ہتھیلی پر رکھا جاتا ہے لوہے اور ہتھیلی کے درمیان بس ایک چوڑا پتہ ہوتا ہے جس کے نیچے دھان کے چند دانے بکھرے ہوتے ہیں، اس کے بعد مدعیٰ علیہ سے کہا جاتا ہے کہ لوہے کو ہتھیلی پر رکھ کر سات قدم چلے اور پھر اس کو زمین پر پھینک دے (اگر وہ سچا ہوتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں جلتا)۔

میراث[1]

ہندوؤں کے قانونِ میراث میں بیٹی کے علاوہ ہر عورت میراث سے محروم رہتی ہے۔ مَنُوْ (مَنُ) نے اپنی کتاب میں تصریح کی ہے کہ باپ کے ترکہ سے لڑکی کو لڑکے کے حصہ کا ایک چوتھائی ورثہ میں ملے گا، اگر لڑکی کنواری ہے تو اس کی شادی کے وقت اس حصہ سے اس کا جہیز تیار کیا جائے گا، اس کے بعد وہ کسی مالی اعانت کی مستحق نہیں رہے گی۔

مُتوفّی کی بیوی اگر ستی نہ ہوئی ہو اور زندگی کو موت پر ترجیح دے تو اس کا نان نفقہ تاحیات مُتوفّی کے وارث کے ذمّہ ہوگا، وارث مُتوفّی کا قرضہ بھی ادا کرے گا اور اگر مُتوفّی نے کچھ نہیں چھوڑا ہے تب وہ اپنے پاس سے اس کا قرضہ ادا کرے گا، اسی طرح مُتوفّی کی لڑکی اور بیوی کے سارے اخراجات کا کفیل ہوگا اگر متوفی بغیر کچھ چھوڑے مرا ہے۔

ہندو قانونِ میراث کا ایک اصول یہ ہے کہ میّت کے بالائی رشتہ داروں۔ باپ، چچا، دادا وغیرہ کی نسبت اس کے زیرین رشتہ دار۔ لڑکا، پوتا، نواسہ وغیرہ ترکہ کے زیادہ حق دار ہیں، پھر ایک ہی جانب کے رشتہ داروں میں خواہ وہ بالائی ہوں یا زیریں، وہ لوگ میراث کے زیادہ حق دار ہیں جو میّت سے زیادہ قریب تر ہوں یعنی بیٹا بہ نسبت پوتے کے اور باپ بہ نسبت دادا کے زیادہ حق دار ہیں۔ مُتوفّی کے وہ رشتہ دار جو رشتہ کے خطِ مستقیم سے ہٹ گئے ہوں جیسے بھائی ان کا حق میراث

---

[1] کتاب الہند ص ۲۸۱۔

... صورت میں اس وقت ملے گا جب قریب تر وارث موجود نہ ہوں۔
... متعدد وارثوں میں جیسے متعدد لڑکے یا متعدد بھائی، ترکہ برابر تقسیم ہوگا خُنثیٰ کا ... ہے۔
... میت کا کوئی وارث نہ ہو تو ترکہ کی حق دار حکومتِ وقت ہوگی لیکن اگر میت برہمن ہو تو ... خیرات کر دیا جائے گا۔

کریا کرم

پرانے زمانہ میں مُردوں کو جنگلوں میں ننگا ڈال کر آسمان کے حوالہ کر دیا جاتا تھا، بیماروں کو بھی جنگلوں اور پہاڑوں میں نکال کر چھوڑ دیا جاتا تھا، اگر وہ اچھے ہو جاتے تو خود گھر لوٹ آتے تھے۔ اس کے بعد ایک زمانہ ایسا آیا جب مذہبی اکابر نے نئے ضابطے مقرر کئے اور حکم دیا کہ مُردوں کو ہوا کے حوالہ کیا جائے، چنانچہ لوگ مردوں کے لئے ہوادار کمرے بنانے لگے جن کی دیواریں جالی دار ہوتی تھیں اور ان میں سے ہو کر مردوں کو ہوا لگتی رہتی تھی جیسا کہ پارسیوں کے مقبروں کا حال ہے۔

ایک مدت تک ہندو ہوادار مقبروں میں مُردے دفن کرتے رہے، پھر نارائنؒ نے آگ میں جلانے کا ضابطہ بنایا اور اس وقت سے مُردے جلائے جانے لگے، جلانے کے تھوڑی دیر بعد ہی جلنے والے ... کی بو اور چرائند ختم ہو جاتی ہے۔ ہمارے زمانہ میں روس کے لوگ بھی اپنے مردوں کو نذرِ آتش کرتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یونانیوں کے ہاں جلانے اور دفنانے دونوں کا رواج تھا ...

ہندو مذہب میں میت کا اس کے وارثوں پر یہ حق ہے کہ اس کو غسل دیا جائے، عطر لگایا جائے ... پہنایا جائے، پھر صندل کی لکڑی یا عام ایندھن سے اس کی لاش جلا دی جائے، راکھ کا کچھ حصہ ... لے جا کر ڈال دیا جائے تاکہ دریا کا پانی اس کے اوپر سے ہو کر بہے جس طرح سگر (سکر) کی اولاد

... صفحہ ۲۸۲-۲۸۴

... اطلاق بالعموم وشنو اور کبھی کرشن اور ارجن پر ہوتا ہے، یہاں غالباً وشنو مراد ہے۔

Marfat.com

کی جلی ہڈیوں پر سے ہو کر بہا تھا جس کے زیر اثر ان کو جہنم سے نجات مل گئی تھی اور وہ جنت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہو گئے تھے۔ میت کی باقی راکھ کسی ندی میں ڈال دی جاتی ہے اور اس جگہ جہاں اس کو جلایا گیا ہے سنگ میل سے مشابہ ایک قبر بنا دی جاتی ہے اور اس پر چونے کا پلاسٹر کر دیا جاتا ہے۔ تین سال سے کم عمر بچے نہیں جلائے جاتے ...... اگر (ناداری کی وجہ سے) وارث مردے کو جلانے سے قاصر ہو تو اس کو جنگل یا بہتے ہوئے دریا میں ڈال سکتا ہے۔

موت کے بعد خیرات[1]

وفات کے پہلے سال میت کی طرف سے وارث پر سولہ کھانے یا ضیافتیں واجب ہوتی ہیں، ان ضیافتوں میں شرکت کرنے والوں کو خیرات بھی دی جاتی ہے، یہ ضیافتیں میت کی موت کے گیارہویں اور پندرہویں دن اور ہر ماہ ایک بار دی جاتی ہیں، چھٹے ماہ والی ضیافت پُر تکلف اور بڑے پیمانے پر ہوتی ہے اس لئے اسے دوسری ضیافتوں پر فضیلت حاصل ہے۔ ایک ضیافت میت کا سال ختم ہونے سے ایک دن پہلے دی جاتی ہے یہ میت اور اس کے آبا و اجداد کے ایصالِ ثواب کے لئے ہوتی ہے، پھر برسی کا کھانا ہوتا ہے، اس کھانے کے بعد وارث ان ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جاتا ہے جو میت کی طرف سے اس پر عائد ہوتی ہیں۔

مذکورہ سولہ ضیافتوں کے علاوہ ضروری ہے کہ میت کے وارث کے گھر کے صدر دروازہ کے اوپر ایک کارنس پر جہاں سے آسمان نظر آتا ہو، موت کے دس دن بعد تک ایک تھال کھانا اور ایک آبخورہ پانی کا رکھیں کیوں کہ ممکن ہے کہ میت کی روح کو ابھی تک کوئی ٹھکانہ نہ ملا ہو اور وہ پیاسی بھوکی گھر پر منڈلا رہی ہو۔ تقریباً اسی مضمون کی طرف سقراط نے کتاب فاذن میں اس روح کے بارے میں اشارہ کیا ہے جو قبروں پر اس وجہ سے منڈلاتی ہے کہ اس میں بدن کی کچھ محبت باقی رہ جاتی ہے۔

اگر وارث میت کا جائز اور شریف خاندان کا لڑکا ہو تو ضروری ہے کہ وہ سال بھر تک ماتم کرے

---

[1] کتاب الہند ص ۲۸۲۔

... اور دوسری سے الگ رہے۔ اپنے سال کی ابتدا میں ایک دن وارثوں کو فاقہ کرنا چاہیئے۔

خودکشی

... بلہرا ...

... کوئی شخص آگ میں جل کر خودکشی کرنا چاہتا ہے تو وہ راجہ کے پاس جاکر پہلے اجازت لیتا ... کے بعد بازاروں کا گشت لگاتا ہے۔ بہت سا ایندھن جلاکر اس کے لئے چتا بنائی جاتی ہے اور ... لوگ اس میں ایندھن ڈالنے پر مامور رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ عقیق کی طرح لال ہو جاتی ہے اور اس ... شعلے اٹھنے لگتے ہیں۔ خودکشی کرنیوالا بازاروں میں پھرتا ہے اور اس کے آگے آگے جھانجھ بجانیوالے ہوتے ... اس کے عزیز و اقارب اس کو گھیرے ہوتے ہیں، کوئی اس کے سر پر پھولوں کا تاج رکھتا ہے اور ... کے بیچ میں انگارے بھر دیتا ہے اور ان پر سندر ڈالتا ہے جو آگ میں جاکر پٹرول کی طرح بھڑک ... جاتا ہے۔ اس شان سے خودکشی کرنیوالا چلتا پھرتا رہتا ہے۔ اس کا سر جلتا ہے اور سر کا گوشت جلنے کی ... بو فضا میں پھیلتی ہے لیکن اس کی چال میں کوئی فرق نہیں آتا، نہ اس کے چہرہ پر خوف و گھبراہٹ کے ... آثار ظاہر ہوتے ہیں، چتا پر پہنچ کر وہ آگ میں کود پڑتا ہے اور جل بھن کر راکھ ہو جاتا ہے۔

ایک عینی شاہد نے بیان کیا کہ ایک دوسرا خودکشی کرنے والا جب چتا کے کنارے کھڑا ہوا تو اس ... نے کرول سے عانہ تک اپنا جسم کاٹ ڈالا، پھر اپنے الٹے ہاتھ سے جگر پکڑا اور اس کا جتنا حصہ ... گرفت میں آسکا باہر کھینچ لیا، اس اثنا میں وہ برابر باتیں کرتا رہا، پھر خنجر سے جگر کا کچھ حصہ کاٹا ... بھائی کو دے دیا، یہ سب موت سے اپنی بے خوفی نیز صبر و تحمل کو ظاہر کرنے کے لئے۔ اس کے بعد ... میں کود پڑا۔

... بلہرا اور دوسرے ہندوستانی علاقوں کے بعض راجہ خود کو جلا ڈالتے ہیں اور اس کی

... ۱۱۶-۱۱۸ ۔ ۲؎ حکومت بلہرا سے مراد دکن اور مہاراشٹر ہے جہاں آٹھویں ... راشٹر کوٹا خاندان کے راجہ جنہیں عرب بلہرا کہتے ہیں، حکمراں تھے۔

Marfat.com

وجہ تناسخ کا عقیدہ ہے جو ان کے دلوں میں خوب جڑ پکڑے ہوئے ہے۔

بزرگ[1] بن شہریار:

محمد بن بابشادہی کا بیان ہے کہ ایک دن جب میں اغباب[2] کے دریاؤں میں سے ایک دریا کے کنارہ گزر رہا تھا جن کا پانی جزر کے وقت بڑی تیزی سے سمندر میں خارج ہوتا ہے اور مد کے وقت سمندر کا پانی اسی شان سے ان میں داخل ہوتا ہے، اس وقت دریا کی گود میں پانی بہت کم تھا اور اس کے کنارہ کھلے ہوئے تھے، میں نے دیکھا کہ ایک بڑھیا دو زانو دریا کے کنارہ ریت پر بیٹھی ہے، میں نے اس سے پوچھا تم یہاں کیوں ہو تو اس نے کہا، میں بہت بوڑھی ہوں، دنیا میں بہت جی لی اور دنیا کا بہت سا رزق کھا پی چکی، اب میں نجات کے لئے بھگوان کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے پوچھا: تو پھر تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ بولی: پانی کا انتظار کر رہی ہوں کہ آکر مجھے اٹھالے جائے، وہ بیٹھی رہی یہاں تک کہ پانی کی لہریں آئیں اور اسے بہالے گئیں اور وہ ڈوب گئی۔

ایک شخص جس نے ہندوستان کا سفر کیا تھا مجھ سے بیان کیا: میں نے دیکھا کہ کیمبے دکنبایت[3] میں ایک کے بعد ایک ہندو ڈوبنے کے لئے چلا جا رہا ہے اور اس ڈر سے کہ کہیں پانی میں کودتے وقت اس پر خوف طاری نہ ہو جائے یا اس کی رائے نہ بدل جائے وہ کسی کو اجرت دے کر ڈبونے پر آمادہ کر لیتا ہے، ڈبونے والا اس کی گردن پکڑ کر پانی میں ڈبو دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے، ڈوبنے والا اگر چیختا ہے یا ڈبونے والے سے چھوڑنے کی التجا کرتا ہے تو وہ کوئی پرواہ نہیں کرتا اور سنی ان سنی کر دیتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ بالائی ہند میں بوڑھے مردوں اور عورتوں کو جلانے کی رسم ہنوز باقی ہے۔

---

[1] عجائب الہند ص۱۲۲-۱۲۳ و ۱۵۲ ۔ [2] لنکا کے بالمقابل جنوبی ہندوستان کا ساحل Tuticorin Point Calimere جہاں بہت سی چھوٹی بڑی کھاڑیاں ہیں جو دریاؤں اور قدرتی نالوں سے وجود میں آئی ہیں اور جن کے کنارے بہت سے پُر فضا مرغزار ہیں۔

[3] یہ تجارتی شہر خلیج کیمبے کے شمال مشرقی سرے پر واقع تھا، یہاں کے جوتے خاص طور پر مشہور اور عرب ملکوں کو بھیجے جاتے تھے۔

...بدن کا حق یہ ہے کہ اس کو جلانے کی خواہش نہ کرے لیکن وہ بیوہ جو اپنے شوہر کے پیچھے ... جانا چاہتی ہو یا وہ شخص جو کسی لاعلاج مرض یا مزمن بیماری یا بڑھاپے اور کمزوری کے سبب ... آ گیا ہو خودکشی کر سکتا ہے لیکن معزز لوگ ایسا نہیں کرتے، صرف ویش اور شودر مبارک ... واجب الاجرا اوقات میں موجودہ زندگی سے بہتر جنم کی خواہش میں خودکشی کر لیتے ہیں، برہمن اور ... کے لئے ایسا کرنا قانوناً منع ہے۔ خودکشی کرنیوالا چاند یا سورج گرہن کا وقت (جو مبارک اور واجب الاجرا اوقات میں سے ہے) اختیار کرتا ہے یا معاوضہ دے کر ایسے شخص کی خدمت حاصل کر لیتا ہے جو اسے گنگا میں ڈبو دیتا ہے اور اس وقت تک پکڑے رہتا ہے جب تک وہ مر نہ جائے۔ گنگا اور جمنا کے سنگم پر بڑی جنس کا ایک درخت ہے، جسے پریاگ کہتے ہیں، اس درخت کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دو قسم کی شاخیں نکلتی ہیں، ایک عام درختوں کی طرح اوپر کی طرف اور دوسری بے پتوں کی نیچے کی طرف جڑوں سے ملتی جلتی، یہ شاخیں جب زمین میں داخل ہوتی ہیں تو ان سے درخت جس کا بہاؤ بڑے رقبہ میں پھیلا ہوتا ہے، سہارا لیتا ہے، اس درخت پر چڑھ کر خودکشی کرنے والے گنگا میں جست لگاتے ہیں۔

قزوینی:-

ابن الفقیہ کا بیان ہے کہ ایک ہندو ملتان کی مورتی کے پاس آیا اس حال میں کہ اس نے سر پر ایک روئی کا تاج رکھ لیا تھا جو تارکول میں لت پت تھا اور اس کی انگلیاں بھی، اس نے روئی کے تاج میں آگ لگائی اور مورتی کے سامنے کھڑا ہو کر جل گیا۔

ابن فضل اللہ عمری:-

ہندوستان میں ایسے رسم و رواج ہیں جن پر ہندو عادۃً عمل کرتے ہیں، کچھ رسمیں مذہب کی

... الہند ص ۲۸۴ ؎ آثار البلاد و اخبار العباد، ایڈٹ کردہ وستنفلڈ گوٹنجن ۱۸۴۹ء ص ۸۱ -
... الابصار ۲/ ۵۲ ر ۵۷ -

Marfat.com

حیثیت رکھتی ہیں، کچھ ایسی ہیں جن پر سب نے اتفاق کر لیا ہے، کچھ ایسی ہیں جن کو بعض فرقے مانتے ہیں اور بعض نہیں مانتے اور کچھ ایسی ہیں جنہیں بعض اچھا سمجھتے ہیں اور بعض اچھا نہیں سمجھتے، یہ رسمیں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کو یہاں بالتفصیل بیان نہیں کیا جا سکتا، مثال کے طور پر چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں: ایک رسم یہ ہے کہ لوگ اپنا جسم آگ میں جلاتے ہیں، یہ رسم سارے ہندوستان میں پائی جاتی ہے، جب کوئی آگ میں جلنا چاہتا ہے یا تو اس وجہ سے کہ وہ بہت بوڑھا ہو گیا ہے یا اس وجہ سے کہ اس نے آگ میں جل کر خودکشی کرنے کی کسی سے شرط باندھی ہے یا اس کو کسی بات پر طیش آگیا ہے یا حاکم نے اسے خودکشی کرنے کا حکم دیا ہے یا کسی اور وجہ سے، تو جلنے سے تین دن پہلے وہ شہر کا گشت لگاتا ہے، اس کے آگے ایک ڈھول بجتا جاتا ہے، اس کے پاس ایک ڈنڈا ہوتا ہے اور ساتھ عزیزوں اور دوستوں کی ایک ٹولی، ان تین دنوں میں وہ تیل اور ابسدمن جمع کرتا ہے، جب تیسرا دن آتا ہے تو جمع کی ہوئی لکڑی کے ڈھیر میں آگ[1] لگائی جاتی ہے اور اس پر تیل چھڑکا جاتا ہے، جلنے والا لوہے کے ایک تھال میں جیسا گاتنوں کا ہوتا ہے بیٹھ جاتا ہے اور خود کو آگ میں جلا[2] ڈالتا ہے، اس کے عزیز و اقارب گرز لئے اس کے ارد گرد کھڑے ہوتے ہیں اگر وہ آگ سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو گرزوں سے اس کو اندر دھکیل دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ آگ میں بھسم ہو جاتا ہے، اس کے سارے عزیز اور احباب جو اس کے ارد گرد جمع ہوتے ہیں اس سے ان لوگوں کا نام لے کر جو مر چکے ہوتے ہیں یا پہلے آگ میں جل چکے ہیں، کہتے ہیں: فلاں سے ہمارا سلام کہنا، فلاں کو یہ پیغام پہنچا دینا۔

ہندو تناسخ کے قائل ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ انسان مرنے کے چالیس دن بعد دنیا میں واپس آجاتا ہے لیکن اس حال میں کہ اس کی روح کتے یا گدھے یا گائے یا ہاتھی یا کسی اور جانور کے جسم میں حلول کر چکی ہوتی ہے۔

ہندو اپنے راجاؤں کے بڑے فرمانبردار ہوتے ہیں، کبھی راجہ کسی شخص سے کہتا ہے: جا اپنا سر مجھے

---

[1] متن میں بجح ہے جو ہماری رائے میں اجح بالہمزہ کی تصحیف ہے۔

[2] متن میں اُجح بالہمزہ کی جگہ زجح بالزای ہے۔

Marfat.com

... جاتا ہے اور کسی درخت کی ٹہنی یا بانس کا سرا کھینچتا ہے اور اپنے بالوں ... چھوڑ دیتا ہے پھر ایک نہایت تیز ہتھیار سے جو پانی کی طرح رواں ہوتا ہے، اپنا سر کاٹ ڈالتا ... سر درخت پر لٹک جاتا ہے اور جسم زمین پر آ گرتا ہے۔

... سلطان کے ہر راجہ کے دربار میں اس کے رتبہ اور حیثیت کے مطابق فدائیوں کی ایک جماعت ... ہے اگر راجہ مر جائے یا قتل کر دیا جائے یا اس کے ساتھ اور کوئی حادثہ پیش آجائے تو یہ فدائی خود ... لیتے ہیں اور اگر راجہ بیمار ہو جائے تو خود بھی بیمار ہو جاتے ہیں بلکہ جو عارضہ اس کو لاحق ہو وہی ... لاحق کر لیتے ہیں۔

... عبد الواحد بن حسن فسوی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے (جنوبی ہند کے شہر) جرفتن (برس) ... ایک خوش رو اور خوش اندام مسلمان لڑکے کو جو ہندی نژاد تھا اور جس کے طور و طریق اور عادات ... دانا تھے دیکھا کہ وہ شہر میں گشت کر رہا ہے اور کچھ لوگ اس کے آگے پیچھے ڈھول، بگل اور ڈنڈے ... بجا رہے ہیں، میں نے لڑکے سے پوچھا کیا بات ہے تو اس نے کہا کہ میں نے ایک ہندو سے خودکشی ... کی شرط بدی ہے (اور میں خودکشی کرنے جا رہا ہوں) میں نے بڑی محبت سے اسے سمجھایا کہ وہ اپنے ارادہ ... باز آجائے لیکن وہ نہ مانا اور بولا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں شرط پوری نہ کروں! میں نے کہا: تم مسلمان ... ہو تمہارے اس فعل سے مسلمان بدنام ہوں گے، خدا سے ڈرو اور خود کو جہنم میں مت دھکیلو۔ ... لیکن کچھ کام نہ آیا۔ دوسرے دن راجہ کا خاندان اور اہالی شہر جرفتن (برس) میں جمع ہوئے اور لڑکا ... لایا جاتا آیا، اس کے جسم پر دو کپڑے تھے: ایک کرتا اور ایک تہبند، اس نے وہاں کی مسجد کا چکر ... لگایا اور اس کے باہر سے سجدہ کیا پھر دونوں کپڑے اپنے دو ساتھیوں کو دے دیئے اور لکڑی کی ایک ... چرخی جو اس کے لئے بنائی گئی تھی اور اپنے دونوں ہاتھ دو لکڑیوں سے جو تین لکڑیوں کے درمیان ... باندھ دیئے۔ اس نے اپنے سر کے بال بانس کے ایک سرے سے باندھ دیئے اور دونوں پیروں کے ... انگوٹھے رسی سے باندھے، اسکے بعد ایک شخص کلہاڑی لے کر آیا جس کا پھل لگ بھگ پانچ سیر ... کا اور نہایت تیز اس نے لڑکے کی پنڈلی پر کلہاڑی کی ایسی ضرب لگائی کہ اس کا پیر مع

Marfat.com

پنڈلی کے الگ ہو کر بانس میں لٹک گیا، دوسری ضرب سے اس نے دوسرا پیر مع پنڈلی کے کاٹ ...
اس نے آری سے (پہلے ایک شانہ اور) پھر دوسرا شانہ کاٹ کر الگ کر دیا .... سر مع گردن، سینہ ...
بانس میں لٹک گیا، لڑکے کے گھر والے آئے اور اس کے اعضاء جمع کر کے انہیں دفنا دیا[2]۔

چینیوں کے عادات، اطوار اور رسوم کا ہندوؤں سے مقابلہ

سلیمان تاجر[3]:

چینی لہو ولعب سے رغبت رکھتے ہیں لیکن ہندو اس کو معیوب سمجھتے ہیں اور اس سے گریز کرتے ہیں، وہ شراب بھی نہیں پیتے اور نہ سرکہ کھاتے ہیں کیونکہ سرکہ بھی ایک طرح کی شراب ہے، شراب سے پرہیز کسی مذہبی ممانعت کا مرہون نہیں بلکہ اس کا محرک حیا اور خودداری ہے، ہندو کہتے ہیں کہ شراب پینے والا راجہ حقیقت میں راجہ نہیں کیوں کہ راجہ کے پڑوس میں متعدد راجے ہیں اور وہ ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں، بنا بریں ہندو کہتے ہیں کہ مدہوش راجہ کس طرح اپنی حکومت کا نظم ونسق درست رکھ سکتا ہے، کبھی حصولِ حکومت کے لئے ان کی ایک دوسرے سے لڑائی ہوتی ہے۔ میں نے ... ایک قوم کے جو کالی مرچ والے علاقہ کے بعد آتی ہے کسی راجہ کو دوسرے کی سلطنت پر بزورِ شمشیر غالب ہوتے نہیں دیکھا اور اگر کوئی راجہ دوسرے راجہ کی قلمرو پر زبردستی قابض ہو بھی جائے تو وہ مفتوحہ علاقہ کو مغلوب شاہی خاندان کے کسی شخص کے سپرد کر دیتا ہے کیوں کہ مقبوضہ قلمرو کے لوگ کسی غیر کو اپنا حاکم بنانا گوارہ نہیں کرتے، اس کے برخلاف چین میں اگر بادشاہ کا ماتحت کوئی حاکم ظلم وستم کرتا ہے اس کو قتل کر ڈالتے ہیں اور اس کا گوشت کھا لیتے ہیں، چین میں ایسے آدمی کا گوشت کھا لیتے ہیں جو تلوار سے قتل کیا گیا ہو۔

چینی اور ہندو جب شادی بیاہ کرتے ہیں تو خوشیاں مناتے ہیں اور لڑکے لڑکی والے ایک دوسرے کو تحفے تحائف دیتے ہیں۔ شادی کا چرچا جھانجھ اور ڈھول بجا کر کیا جاتا ہے، ہر فریق تحفے ...

---

[1] بریکیٹ والی عبارت متن میں نہیں، ضرورۃً ہم نے بڑھائی ہے۔ [2] مسالک الابصار قلمی ۲/۴۸
[3] سلسلۃ التواریخ ۱/۵۱-۵۹۔

Marfat.com

...پیش کرتا ہے

اگر کوئی ہندو کسی عورت سے شادی کرے اور عورت کسی دوسرے مرد کے ساتھ زنا کی مرتکب ہو ... دونوں کو ہندوستان کے ہر علاقہ میں قتل کی سزادی جاتی ہے۔ اگر کوئی مرد کسی عورت سے زبردستی ... کرے تو صرف اس کو قتل کی سزا ملتی ہے اور اگر اس نے عورت کی رضامندی سے ایسا کیا ہے تو ... دونوں کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

چھوٹی چوری ہو یا بڑی اس کی سزا چین اور ہندوستان دونوں میں قتل ہے۔ ہندوستان میں اگر کوئی ایک پیسے یا زیادہ کی چوری کرتا ہے تو ایک نوکدار لمبی لکڑی پر اس کو اس طرح بٹھا دیا جاتا ہے کہ وہ اس کے منہ سے نکل آتی ہے۔

چینی مکانوں کی دیواریں زیادہ تر لکڑی کی ہوتی ہیں، ہندوستان میں پتھر، اینٹ چونے اور مٹی کے مکان بنائے جاتے ہیں، تاہم چین میں بھی کبھی کبھی اس طرح کی عمارتیں بنتی ہیں۔

چین اور ہندوستان دونوں میں فرش فروش بچھانے کا رواج نہیں ہے، چینی اور ہندو جتنی[۱] چاہیں شادیاں کر سکتے ہیں۔

ہندوؤں کی غذا چاول ہے، چینی گیہوں اور چاول دونوں کھاتے ہیں۔ ہندو گیہوں[۲] نہیں استعمال کرتے۔

ختنہ کی رسم نہ چینیوں میں ہے نہ ہندوؤں میں۔

چینی بتوں کی پوجا اور تعظیم کرتے ہیں اور ان کے سامنے گڑگڑاتے ہیں، ان کے پاس مذہبی کتابیں موجود ہیں۔

... کا اذا احصوا الرجل أخصن کی تصحیف ہے، بیرونی کی تحقیقی رائے کے مطابق جس کا اوپر ذکر آچکا ... صرف ... کو زیادہ سے زیادہ چار شادیاں کرنے کی اجازت ہے۔

... سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلیمان تاجر کے پیش نظر صرف ہندوستان کے ساحلی علاقے تھے جہاں کے ... غذا چاول ہے۔

Marfat.com

ہندو لمبی لمبی داڑھیاں رکھتے ہیں بعض اوقات میں نے سارے چار فٹ (تین ذراع) لمبی داڑھیاں دیکھی ہیں، وہ مونچھیں نہیں تراشتے، اکثر چینیوں کی پیدائشی طور پر داڑھی نہیں ہوتی۔

جب کسی ہندو کا کوئی رشتہ دار مرجاتا ہے تو وہ داڑھی منڈوا دیتا ہے۔

ہندو اگر کسی کو حراست میں لیتے یا (وصولی قرضہ کے لئے) اس کے ساتھ لگے رہتے ہیں تو سات دن تک اس کو کھانا پانی نہیں دیتے اور کسی وقت اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔

چینیوں اور ہندوؤں کے ہاں حاکموں کے علاوہ الگ جج ہوتے ہیں جو مقدمے فیصل کرتے ہیں ان کے حاکم یہ کام نہیں کرتے۔

چین اور ہند دونوں میں تیندوے اور بھیڑیے پائے جاتے ہیں لیکن شیر نہ تو چین میں ہوتے ہیں اور نہ ہند[1] میں۔

رہزنوں کو دونوں ملکوں میں سزائے موت دی جاتی ہے۔ چینیوں اور ہندوؤں کا خیال ہے کہ مورتیاں ان سے باتیں کرتی ہیں حالانکہ باتیں پجاری کرتے ہیں۔

چینی اور ہندو جس جانور کا گوشت کھانا چاہتے ہیں اس کو سر پر ضرب لگا کر مار[2] ڈالتے ہیں ذبح نہیں کرتے۔

چینی اور ہندو غسلِ جنابت نہیں کرتے، چینی کاغذ سے استنجا کرتے ہیں، ہندو ہر روز صبح کے کھانے سے پہلے غسل کرنے کے عادی ہیں۔

ماہواری کے دوران ہندو عورتوں کے پاس نہیں جاتے بلکہ اتنا گھنیاتے ہیں کہ حائضہ عورت کو گھر تک سے نکال دیتے ہیں[3]، اس کے برخلاف چینی ایام حیض میں عورتوں سے ہم بستر ہوتے ہیں اور انہیں گھر سے نہیں نکالتے۔

---

[1] سلیمان تاجر کی یہ رائے درست نہیں ہے۔ [2] ہندوؤں کے بارے میں یہ رائے صحیح نہیں ہے۔

[3] بیرونی نے لکھا ہے کہ ماہواری کے دوران ہندو عورتوں سے الگ تھلگ رہتے ہیں، گھر سے نکالنے کی توثیق اس کے بیان سے نہیں ہوتی۔ دیکھو کتاب الہند ص ۲۷۸۔

Marfat.com

... کرتے ہیں اور دو تین نیز غسل کے بغیر کھانا نہیں کھاتے چینیوں کا یہ معمول نہیں ہے۔
... ہندوستان چین سے کئی گنا زیادہ بڑا اور وسیع ملک ہے اور ہندو حکمران تعداد میں بھی چینیوں ... زراعت، آبادی اور رونق چین میں زیادہ ہے۔
... دونوں میں کھجور کا درخت نہیں ہوتا، دوسرے ہر قسم کے درخت پائے جاتے ... ملکوں میں ایسے پھل بھی ہوتے ہیں جو ہمارے ہاں (فارس) میں نہیں پائے جاتے۔
ہندوستان میں انگور نہیں ہوتا چین میں کسی قدر پایا جاتا ہے لیکن دوسرے سارے پھل بکثرت ... انار چین کی نسبت ہندوستان میں زیادہ ہوتا ہے۔
چینیوں کے ہاں علوم نہیں ہیں ... ان کے مذہب کی بنیاد ہندو (بدھ) مت پر ہے، ... کہتے ہیں کہ ہمیں مورتی پوجا کا راستہ ہندوؤں نے دکھایا ہے اور وہی ہمارے مذہب کا سرچشمہ[1] ... دونوں قوموں کا اعتقاد آواگون پر ہے لیکن مذہب کے فروعی مسائل میں ان کے درمیان اختلاف ... پایا جاتا ہے۔
ہندوستان طب اور فلسفہ کا گھر ہے، چینی بھی طب سے متعارف ہیں لیکن ان کے علاج میں ... کو خاص اہمیت حاصل ہے، چینی نجوم سے بھی باخبر ہیں لیکن ہندو اس میں زیادہ ماہر ہوتے ... جہاں تک مجھے معلوم ہے نہ تو کوئی چینی یا ہندو مسلمان ہے اور نہ عربی میں گفتگو کر سکتا ہے۔
ہندوستان میں گھوڑے کم ہوتے ہیں، چین میں ان کی تعداد نسبتہً زیادہ ہے لیکن چین میں ... ہاتھی نہیں ہوتے، چینی ہاتھی کو اتنا بدشگون سمجھتے ہیں کہ اس کو اپنے ملک میں رہنے نہیں دیتے۔
ہندو راجاؤں کے پاس بڑے بڑے لشکر ہیں لیکن فوج کو حکومت کی طرف سے تنخواہ نہیں دی جاتی ... جنگ کے لئے طلب کرتا ہے تو وہ اپنے پاس سے مسلح ہو کر دشمن سے لڑنے جاتے ہیں، راجہ کو فوج ... کرنا پڑتا، اس کے برخلاف چین میں سرکار کی طرف سے فوج کو تنخواہ دی جاتی ہے جیسا

---

[1] ... ہمارے خیال میں اُھل اُصل کی تحریف ہے۔
... کی تصحیف ہے۔ [3] یہ حاشیہ ... نہیں ہے۔

کہ عرب ملکوں میں دستور ہے۔

ہندوستان کی نسبت چین زیادہ صاف ستھرا اور دلکش ملک ہے، چین کے ہر علاقہ میں بڑے بڑے محفوظ و مستحکم شہر پائے جاتے ہیں، ہندوستان کے بیشتر حصوں میں دگاؤں ہیں، شہر نہیں ہیں، ہندوستان کی نسبت چین زیادہ صحت بخش ہے، وہاں مرض کم ہوتے ہیں اور آب و ہوا زیادہ خوشگوار ہے، مشکل ہی سے کوئی اندھا، کانا یا عیب دار وہاں نظر آتا ہے، اس طرح کے لوگ ہندوستان میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔[1]

دونوں ملکوں میں بڑے بڑے دریا ہیں جن میں سے متعدد ہمارے (فارسی) دریاؤں سے زیادہ بڑے ہیں، بارش دونوں ملکوں میں خوب ہوتی ہے۔

ہندوستان میں بے آب وگیاہ جنگل اور ریگستان بہت ہیں لیکن چین میں ہر جگہ آبادی اور ہریالی ہے، چینی ہندوؤں سے زیادہ حسین ہوتے ہیں، ان کا لباس اور سواری کے جانور عربوں سے ملتے جلتے ہیں، جب ان کے جلوس نکلتے ہیں تو ان کی ظاہری ہیئت عربوں سے مشابہ ہوتی ہے، وہ قبا پہنتے ہیں اور پٹکے باندھتے ہیں، ہندوؤں کا لباس دو تہمدوں پر مشتمل ہوتا ہے، ان کے مرد اور عورتیں سونے اور جواہرات کے کنگن پہنے رہتے ہیں۔۔۔۔

چین میں ایسی عورتیں ہیں جو زنا کو ازدواجی زندگی پر ترجیح دیتی ہیں، کسبی پیشہ اختیار کرنے سے پہلے عورت کوتوال کے پاس حاضر ہوتی ہے اور اسے بتاتی ہے کہ میں کسبیوں کے زمرہ میں داخل ہونا چاہتی ہوں۔ چین میں کسبیوں کا حسب نسب، حلیہ اور سکونت کسبیوں کے رجسٹر میں درج کیا جاتا ہے اس کے بعد کسبی کی گردن میں ایک تانبے کا چھلا جس پر سرکاری مہر ہوتی ہے ڈالدیا جاتا ہے اور اس کسبی بننے کا لائسنس دیدیا جاتا ہے، لائسنس میں لکھا ہوتا ہے کہ اس کو سالانہ کتنا ٹیکس دینا ہوگا یہ کہ اس سے شادی کرنیوالے کو قتل کی سزا دی جائیگی، وہ ہر سال مقررہ ٹیکس ادا کرتی ہے اور کو

---

[1] یہ رائے ناقص اور محدود مشاہدہ پر مبنی ہے۔ [2] متن یوں ہے: وھکذا اکثیر بلاد الھند ہماری رائے میں ھکذا اھوالاء کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ [3] سلسلۃ التواریخ ۲/ ۶۹ - ۷۰۔

...کنیاں رات کو سج دھج کر بے پردہ ان پردیسیوں اور مقامی لوگوں کے پاس جاتی ہیں جن ...کی طرف ہوتا ہے اور صبح کو اپنے گھر لوٹ آتی ہیں۔

...ہندوؤں کے بعض رسم و رواج جو بیرونی کے لئے انوکھے اور غیر مانوس تھے

...ہندوؤں میں بعض ایسی رسمیں پائی جاتی ہیں جو ہمارے ملک اور وسطی ایشیا کے موجودہ رسم و رواج ...درجہ مختلف ہیں کہ ہمیں بڑی عجیب معلوم ہوتی ہیں، ایسا لگتا ہے گویا ہندوؤں نے جان بوجھ کر ...کر دیا ہے لیکن حق یہ ہے کہ ہندوؤں کو ہمارے طور و طریق بھی الٹے نظر آتے ہوں گے۔ ان ...ں انوکھے اور غیر مانوس رواج یہاں بیان کئے جاتے ہیں:

(۱) یہ لوگ بالکل بال نہیں مونڈتے، ملک میں گرمی کی شدت کے باعث یہ لوگ ننگے رہتے ہیں، ...س اندیشہ سے نہیں مونڈتے کہ کہیں بھیجے پر گرمی نہ چڑھ جائے، داڑھی کی حفاظت کے لئے اس کی ...ں بنالیتے ہیں اور زیر ناف بال نہیں کاٹتے اور اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں[1] کہ ایسا کرنے سے شہوت میں ...ن پیدا ہوتا ہے اور تکلیف بڑھتی ہے۔

(۲) یہ لوگ گبری کئے ہوئے چوکے میں تنہا کھانا کھاتے ہیں اور جو کھانا بچ جاتا ہے اس کو پھر استعمال ...کرتے اور کھانے کے برتن اگر مٹی کے ہوں تو پھینک دیتے ہیں۔

(۳) پان، چونا اور چھالیہ چبا کر دانتوں کو لال کرتے ہیں۔

(۴) ...امے (کے کپڑے) سے دھوتی بنالیتے ہیں، لباس میں اختصار کی حد کرنیوالا اشرمگاہ پر دو ...انگل دو انگوں سے باندھ لیتا ہے، لباس کے معاملہ میں افراط سے کام لینے والا ایسا پاجامہ پہنتا ...اتنی زیادہ روئی ہوتی ہے کہ کئی لحاف بھر جائیں، ان کے جھول نما پاجاموں کی موری اتنی تنگ ...کہ اندر سے پیر تک باہر نہیں آسکتے اور کمر بند آگے کی بجائے پیچھے سے کھولتے باندھتے ہیں۔

...ہند ص ۸۹-۹۰۔ [1] متن میں ویعملون فی ترک شعر العانۃ أن حلقہا ...استعمال میں یعملون، یعلمون کی تصحیف ہے۔

(۵) ان کی بنڈی یا مرزئی پاجامہ سے زیادہ مشابہ ہوتی ہے، اس کو کھولنے، بند کرنے کے لیے چھے کی طرف گھنڈیاں ہوتی ہیں۔

(۶) ان کے کرتوں کے دامن میں دائیں بائیں چاک ہوتے ہیں۔

(۷) جب غسل کرتے ہیں تو پہلے پیر دھوتے ہیں پھر منہ۔

(۸) انگور کی ٹٹی جیسی جھونپڑیوں میں بیٹھے رہتے ہیں اور عورتیں گھر کے کام کاج میں مصروف رہتی ہیں کھیتی باڑی کی دیکھ ریکھ بھی عورتوں کے ذمہ ہے، مرد آرام کرتے ہیں۔

(۹) مرد رنگے کپڑے اور زیور پہنتے ہیں، جیسے بالیاں، کڑے چھنگلی میں سونے کی انگوٹھیاں اور پیروں کی انگلیوں میں چھلے۔

(۱۰) بغیر زین کے سوار ہوتے ہیں اور اگر زین کستے ہیں تو جانور کے داہنی طرف سے سوار ہوتے ہیں اور پیچھے ساتھی بٹھانا پسند کرتے ہیں۔

(۱۱) کٹار یعنی خنجر کمر کے دائیں جانب لٹکاتے ہیں۔

(۱۲) اگر مصیبت[1] آتی ہے یا کوئی حادثہ نازل ہوتا ہے تو عورتوں سے مشورہ کرتے ہیں۔

(۱۳) چھوٹے بیٹے کو بڑے پر ترجیح دیتے ہیں بالخصوص مشرقی علاقوں میں، ان کا خیال ہے کہ پہلا بیٹا بالعموم شہوت کے زیر اثر پیدا ہوتا ہے اور سب سے چھوٹے کے نطفہ میں شہوت کی جگہ اعتدال، تدبر اور سکون مضمر ہوتا ہے۔

(۱۴) مصافحہ کرتے وقت اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ میں نہیں ڈالتے بلکہ اس کو اوپر سے پکڑتے ہیں۔

(۱۵) گھروں میں داخل ہوتے وقت اجازت نہیں لیتے لیکن واپس ہوتے وقت اجازت مانگتے ہیں۔

(۱۶) مجلس میں پلتھی مار کر بیٹھتے ہیں۔

(۱۷) اکابر کی موجودگی میں تھوکتے ہوئے یا ان کے سامنے جوں مارتے شرم نہیں محسوس کرتے۔

(۱۸) چھینک کو منحوس اور گوز کو مبارک سمجھتے ہیں۔

---

[1] متن میں ہے ویستشیرون النساء فی الآداء والعوادث، ہم نے الآراء کو الأرزاء قرار دے کر ترجمہ کیا ہے۔

...علی حجام کو پاک خیال کرتے ہیں اور اس شخص کو بھی جو اجرت لے کر خودکشی کرنے ...

(۲۰) ... کے لئے مکتب کی تختیوں کو کالا رنگتے ہیں اور سفید رنگ سے عرض کی بجائے طول میں بائیں ... طرف لکھتے ہیں۔

(۲۱) مؤلف کا نام ابتداء یا پہلے صفحہ پر نہیں بلکہ کتاب کے آخر میں قلمبند کرتے ہیں۔

(۲۲) اسماء اور اعلام میں عظمت پیدا کرنے کے لئے ان کو مؤنث استعمال کرتے ہیں جس طرح عرب ... مصغر کر کے ان میں عظمت پیدا کرتے ہیں۔

(۲۳) جب دو آدمی چوسر کھیلتے ہیں تو پانسہ تیسرا آدمی پھینکتا ہے۔

(۲۴) مست ہاتھی کا پسینہ جب اس کے رخساروں پر بہتا ہے تو اس کو خوشبودار سمجھتے ہیں حالانکہ نہایت متعفن ہوتا ہے۔

پرانا ہندوستان

مسعودی[۱]:-

دنیا کے عالات، اس کی حقیقت اور ابتدا کا گہرا مطالعہ کرنے والے علماء اور محققوں کی ایک ... کا بیان ہے کہ پرانے زمانہ میں ہندوستان ایک تابناک تہذیب[۲] کا حامل تھا جس میں حکمت

---

(۱) مروج الذھب حاشیہ تاریخ کامل ابن اثیر ۱/ ۱۰۲ - ۱۱۲ -

(۲) ... تابناک تہذیب سے غالباً ویدک تہذیب کا کوئی دور مراد ہے، ویدک تہذیب کا زمانہ بعض جرمنی اہل تحقیق ... نے آٹھ سو قبل مسیح تک بتایا ہے۔ قدیم ہندوستان - مجمدار ص ۴۰-۴۱ -

Marfat.com

وصلاح کا دور دورہ تھا لیکن بعد میں جب (مرزبومی اور مذہبی عصبیت کے زیرِ اثر) ملک میں مختلف گروہ اور جماعتیں پیدا ہوگئیں تو ہندوؤں (کے اربابِ رائے) نے سارے ملک کو ایک حکومت کے ماتحت منظم و متحد کرنے کا عزم کرلیا، انہوں نے کہا کہ ہمارا ہی دادا سرزمینِ ہند پر اترا تھا، ہم ہی اس ملک کے اولین وارث تھے اور ہم ہی اس کے آخری وارث ہوں گے (اس لئے ہم کو ہی حکومت و قیادت کا حق ہے) ہم کسی کو اس کی اجازت نہیں دیں گے کہ ہماری مخالفت کرے یا ہم کو خاطر میں نہ لائے، اگر کوئی ایسا کریگا تو ہم اس کو تباہ و برباد کردیں گے انہوں نے اپنا ایک بادشاہ مقرر کیا جو ملک کا سب سے بڑا برہمن[1] اور لیڈر تھا، اس کے زمانہ میں فلسفہ اور حکمت کو فروغ حاصل ہوا، عالموں نے مختلف علوم میں ترقی کی، کانوں سے لوہا نکالا گیا اور تلواریں، کٹاریں نیز بہت سے دوسرے ہتھیار بنائے گئے، برہمن نے عبادت گاہیں قائم کیں اور ان کو چمکیلے اور جگمگاتے ہوئے جواہرات سے سجایا، ان میں آسمان اور آسمان کے بارہ برجوں اور ستاروں کی شکلیں بنائیں اور عالم کے حالات، اسکی ساخت اور طبعی خدو خال تصویروں کے ذریعہ ظاہر کئے، دنیا حیوان اور انسان پر ستاروں کے اثرات کی بھی شکلوں اور تصویروں کے ذریعہ وضاحت کی، اس کے علاوہ مدبر یعنی سورج کے حالات درج کئے اور اپنی تحریروں میں اپنے سارے نظریات کے ثبوت اور براہین پیش کئے تاکہ عوام کو ان کے سمجھنے میں آسانی ہو اور ان کو پڑھ کر علما اور خواص کے دل میں آسمانی علوم کے میدان میں مزید تحقیق اور ترقی کرنے کا داعیہ پیدا ہو، اس نے کتاب میں مبدءِ اول (خدا) کا بھی ذکر کیا جس نے سارے موجودات کو زندگی عطا کی ہے اور ان کو اپنے جود وسخا سے نوازا ہے۔ سارا ہندوستان برہمن کا مطیع و تابع ہوگیا، ملک میں زراعتی خوشحالی ہوگئی، برہمن نے ہندوؤں کو وہ اصول اور گر بتائے جن کے ذریعہ دنیوی منافع حاصل ہوتے ہیں، اس نے دانشمندوں اور فلسفیوں کو جمع کیا جنہوں نے اس کی زیرِ نگرانی نجوم کی مشہور کتاب سدھانت[2]*

* برہمن کے صدہا سال بعد ساتویں صدی عیسوی میں لکھی گئی۔

---

[1] برہمن سے شاید برہما مراد ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک اول اور تین سب سے بڑے دیوتاؤں (برہما، وشنو، شو) میں کو پہلا دیوتا۔ ہندو برہما کو دنیا کا خالق اور اپنے سارے اہم علوم جیسے جوتش اور طب کا موجد بتاتے ہیں۔ سدہانت کسی ایک مخصوص کتاب کا نام نہیں، اس کا اطلاق نجوم کی پانچ مشہور اور مستند کتابوں پر ہوتا ہے، ان میں سب سے پرانی کتاب جس سے بعد کی ساری نجومی تالیفات ماخوذ ہیں پیتامہ کے نام سے مشہور ہے، بقول بیرونی (کتاب الہند ص) اس کا مصنف ہندوؤں کا مورث اعلیٰ برہما برہمن کے عہد میں لکھی ہوئی سدہانت سے شاید یہی کتاب مراد ہے۔ [2] مسعودی کی یہ تصریح درست نہیں، سدھانت

سب سے بڑا زمانہ۔ اس کتاب سے نجوم کی دیگر کتابیں ماخوذ ہیں
(از جبیر) اور مجسطی (MAGEST) آریہ بھٹ (از جبیر) سے کتاب ارکنڈ (زائچوں کے
ماخوذ ہے اور مجسطی سے کتاب بطلیموس، بعد میں ان دونوں کی مدد سے زیچیں بنائی گئیں
زمانے وہ تو ہند سے ایجاد کئے جن سے ہندی حساب کا تانا بانا تیار ہوا ہے، برہمن پہلا شخص
اوج شمس کے موضوع پر بحث کی، اس کی رائے ہے کہ سورج ہر برج میں تین ہزار سال ٹھہرتا
دورے آسمان کو چھتیس ہزار برس میں طے کر لیتا ہے، برہمن کی رائے کے مطابق ہمارے وقت
میں اوج شمس برج ثور میں ہے، اس کی رائے ہے کہ سورج جب جنوبی برجوں میں منتقل ہوتا
آبادی اور زراعت بھی اس کے ساتھ منتقل ہو جاتی ہے اور وہ علاقے جو اب تک آباد تھے بنجر
ویران ہو جاتے ہیں اور جنوب کے وہ علاقے جو اب تک بنجر اور ویران تھے، آباد اور سرسبز ہو جاتے
برہمن نے ملتان کے مندر (بیت ذہب) میں دورِ اول کی تاریخ کا حساب محفوظ کر دیا، اس حسا
مطابق ہندو، ہندوستان میں مورتی پوجا اور اس کے رواج کی ابتدا بیان کرتے ہیں ...

برہمن نے تین سو ساٹھ برس تک حکومت کی، اس کی اولاد ہمارے زمانہ تک برہمن کہلاتی ہے
ہندو برہمنوں کی تعظیم کرتے ہیں، یہ ان کی ساری ذاتوں اور طبقوں سے اونچے ہوتے ہیں اور کسی جانور کا
گوشت نہیں کھاتے۔ ان کے مردوں اور عورتوں کی گردن میں پیلے رنگ کی ڈوری تلوار کی حمائل کی
طرح پڑی ہوتی ہے۔ اس ڈوری کے ذریعہ ان میں اور دوسری ہندو قوموں میں امتیاز کیا جاتا ہے۔
پرانے زمانہ میں جب برہمن کی حکومت تھی تو چوٹی کے سات ہندو فلسفی ملتان کے مندر
(بیت ذہب) میں جمع ہوئے اور انہوں نے کہا: آیئے سر جوڑ کر بیٹھیں اور غور کریں کہ دنیا کی
اصلیت کیا ہے اور حقیقت کیا ہے، ہم کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں، ہمارا عدم سے

بیرونی کے سارے عرب مصنف یہی سنے سنائے معنی لکھتے چلے آئے ہیں جو غلط ہیں، سدھانت ریاضی یا
نجوم کو کہتے ہیں جو علمی بنیادوں پر قائم ہو اور اغلاط سے پاک ہو۔

Marfat.com

وجود میں آنا کسی حکمت پر مبنی ہے یا نہیں، کیا ہماری آفرینش سے ہمارے خالق کے پیش نظر کوئی ذاتی فائدہ تھا اور آیا اس دنیا میں ہمیں فنا کر کے خالق کسی نقصان سے بچنا چاہتا ہے، یا اس کو ہماری طرح ضرورت لاحق ہوتی ہے یا وہ ہمارے مارنے اور جلانے، تکلیف اور راحت سے ہر طرح مستغنی اور کلی طور پر بے نیاز ہے؟

بڑے فلسفی نے کہا: کیا آپ کوئی ایسا شخص بتا سکتے ہیں جس نے ساری موجود اور غیر موجود اشیا کی حقیقت کا ادراک کر کے اپنا مقصد حاصل کر لیا ہو اور اس کی ہر الجھن مٹ گئی ہو اور اس کو ہر طرح اطمینانِ قلب حاصل ہو گیا ہو؟

دوسرا فلسفی: اگر ہماری آفرینش میں خالق کی حکمت کا کوئی عقل ادراک کر سکتی تو اس سے خالق کا نقص اور کمزوری ظاہر ہوتی، آفرینش کی غرض و غایت معلوم نہیں ہو سکتی، انسانی عقل اس کی حقیقت تک پہنچنے سے قاصر ہے۔

تیسرا فلسفی: اس سے پہلے کہ ہم دور کی چیزوں کو سمجھنے کی طرف مائل ہوں، ہمیں اپنی قریب ترین چیز یعنی روح کو سمجھنا چاہیے۔

چوتھا فلسفی: یہ بڑی بری بات ہے کہ آدمی ایسی سطح پر جا گرے کہ اس کی روح تباہ و برباد ہو جائے[1]

پانچواں فلسفی: اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دانا اور گیانی علما سے ربط رکھنا ضروری ہے۔

چھٹا فلسفی: جس کو اپنی روح کی سعادت اور اس کا سکھ مطلوب ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ گیانیوں اور دانشمندوں سے رابطہ رکھنے میں غفلت نہ برتے، بالخصوص اس لئے کہ دنیا میں دائمی قیام ناممکن ہے

---

[1] متن کی عبارت: ولوشاء وقوع امر وقع احتاج فیہ بنفسہ، محرف معلوم ہوتی ہے کیوں کہ اس سے کوئی مطلب نہیں نکلتا، دوسرے نسخہ میں یہ عبارت ہے: لقد ساء وقوع من وقع موقعاً احتاج فیہ الی معرفۃ نفسہ۔ اس سے بھی کوئی مناسب حال معنی سمجھ میں نہیں آتے، ہمارے خیال میں عبارت کی صحیح شکل یہ ہے: ولقد ساء وقوع امرء موقعاً اجتاح (بالجیم المعجمۃ والحاء المہملۃ) فیہ نفسہ۔

Marfat.com

... چارہ نہیں۔

... فلسفی: جو باتیں آپ لوگوں نے کیں وہ میری سمجھ سے باہر ہیں، میں تو اتنا جانتا ہوں کہ اس ... مرضی سے نہیں آیا ہوں اور عالم حیرانی میں زندگی بسر کر رہا ہوں اور مجھے میری مرضی کیخلاف ... جائے گا۔

ان سات فلسفیوں کے نظریات و آراء کے بارے میں ہندوؤں کی اگلی پچھلی نسلوں میں اختلاف ... لیکن سب نے ان کی پیروی کی اور اُنکے مسلک پر عمل پیرا ہوئے، بعد میں ان نظریات و آراء کی بنیاد پر ہندوؤں کے نئے نئے مسلک بن گئے جن کی تعداد ستّر تک بتائی جاتی ہے ....

جب برہمن کا انتقال ہوا تو ہندوؤں کو سخت افسوس ہوا، انہوں نے اس کے سب سے بڑے ... ناہود کو جو ولیعہد تھا اور جس کے لئے برہمن نے وصیت کی تھی، اس کا جانشین مقرر کیا، ناہود باپ ... نقش قدم پر چلا، وہ رعایا کے مفاد اور مصالح کا خاص خیال رکھتا تھا۔ اس نے نئے نئے ہیکل بنوائے ... دانشمندوں اور فلسفیوں کی خوب قدر و منزلت کی، ان کے رتبے بڑھائے اور ان کو تلقین کی کہ خود بھی ... فلسفہ و حکمت میں مہارت حاصل کریں اور عوام میں بھی اس کی تعلیم پھیلائیں۔

ناہود نے سو سال حکومت کر کے انتقال کیا، اس کے عہد میں چوسر (نرد) کا کھیل ایجاد ہوا، ... اس کی ایجاد سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ اس دنیا میں روزی اور رزق کوشش اور لیاقت سے ... بلکہ بخت کی یاوری سے حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چوسر کا موجد اس کا سب سے پہلا ... فارسی بادشاہ اردشیر بن بابک تھا اور اس کی ایجاد سے اس کا مقصد دنیا اور دنیوی اعزاز ... بلندی، دنیوی زندگی کے تغیرات اور بے ثباتی ظاہر کرنا تھا ..... اس کھیل کے ذریعہ وہ ... چاہتا تھا کہ اس دنیا میں نعمت و خوشحالی، لیاقت، ذہانت اور کوشش سے نہیں بلکہ خوش ... قسمتی سے ملتی ہے۔

ناہود کے بعد داآن بادشاہ ہوا، اس نے تقریباً ایک سو پچاس سال حکومت کی، بہت سے

Marfat.com

اہم واقعات اس کے عہد حکومت سے وابستہ ہیں، داماں کی فارسی اور چینی بادشاہوں سے لڑائیاں ہوئیں، ان میں سے بعض مشہور و ممتاز واقعات اور جنگوں کا ہم نے پچھلی کتابوں میں تذ[کرہ] کیا ہے۔

داماں کے بعد ہندوستان کے تخت پر پورس (فور) متمکن ہوا، یہ وہی بادشاہ ہے جس [کی] سکندر رومی کی جنگ ہوئی اور جس کو سکندر نے شخصی مقابلہ میں قتل کر دیا تھا، پورس نے ایک [سو] چالیس سال حکومت کی، اس کے بعد دبشلیم (دستلم) بادشاہ ہوا، اس نے کلیلہ و دمنہ نامی کتاب تصنیف کی جس کی تالیف ابن المقفع (متوفی ۱۴۲ھ) کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ دبشلیم ایک سو بیس سال تک حکمراں رہا، اس کی مدتِ حکومت کے بارے میں ایک اور قول بھی ہے۔

دبشلیم کے بعد بلہیت کی تاج پوشی ہوئی، بلہیت کے عہد میں شطرنج ایجاد ہوا، اس کھیل نے چوسر کا فلسفہ منسوخ کر کے ایک مختلف اور نئے فلسفہ کی بنیاد ڈالی اور وہ یہ کہ سمجھدار آدمی اپنی عقل اور تدبیر سے کامیابی حاصل کرتا ہے اور ناسمجھ، بدھو غلط تدبیر ہونے کے باعث شکست کھاجاتا ہے مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔

بلہیت نے اسی برس تک حکومت کی، بعض نسخوں میں اس کی مدتِ حکومت ایک سو تیس بتائی گئی ہے، اس کا جانشین کورس تھا، اس نے وقتی ضرورتوں اور مصالح کے پیشِ نظر اور عوام کی بہ[بود] و مفاد کی خاطر رائج الوقت مذہبی نظریات میں ترمیم و تنسیخ کر کے نئے ضابطے بنائے اور اپنے اسلا[ف] کا مسلک چھوڑ دیا۔ اس بادشاہ کے عہد میں سندباد حکیم گزرا ہے، اس نے سندباد نامی کتاب تصنیف [کی] جس میں سات وزیروں، معلم اور بادشاہ کی ملکہ کا ذکر ہے، کورس کے دربار میں طب کی سب سے [بڑی] کتاب لکھی گئی جس میں بیماریوں، ان کے اسباب اور علاج کا ذکر ہے اور جڑی بوٹیوں کی تصویریں [دی] گئی ہیں۔

کورس نے ایک سو بیس سال حکومت کی، جب اس کا انتقال ہوا تو ہندوؤں کے درمیا[ن]

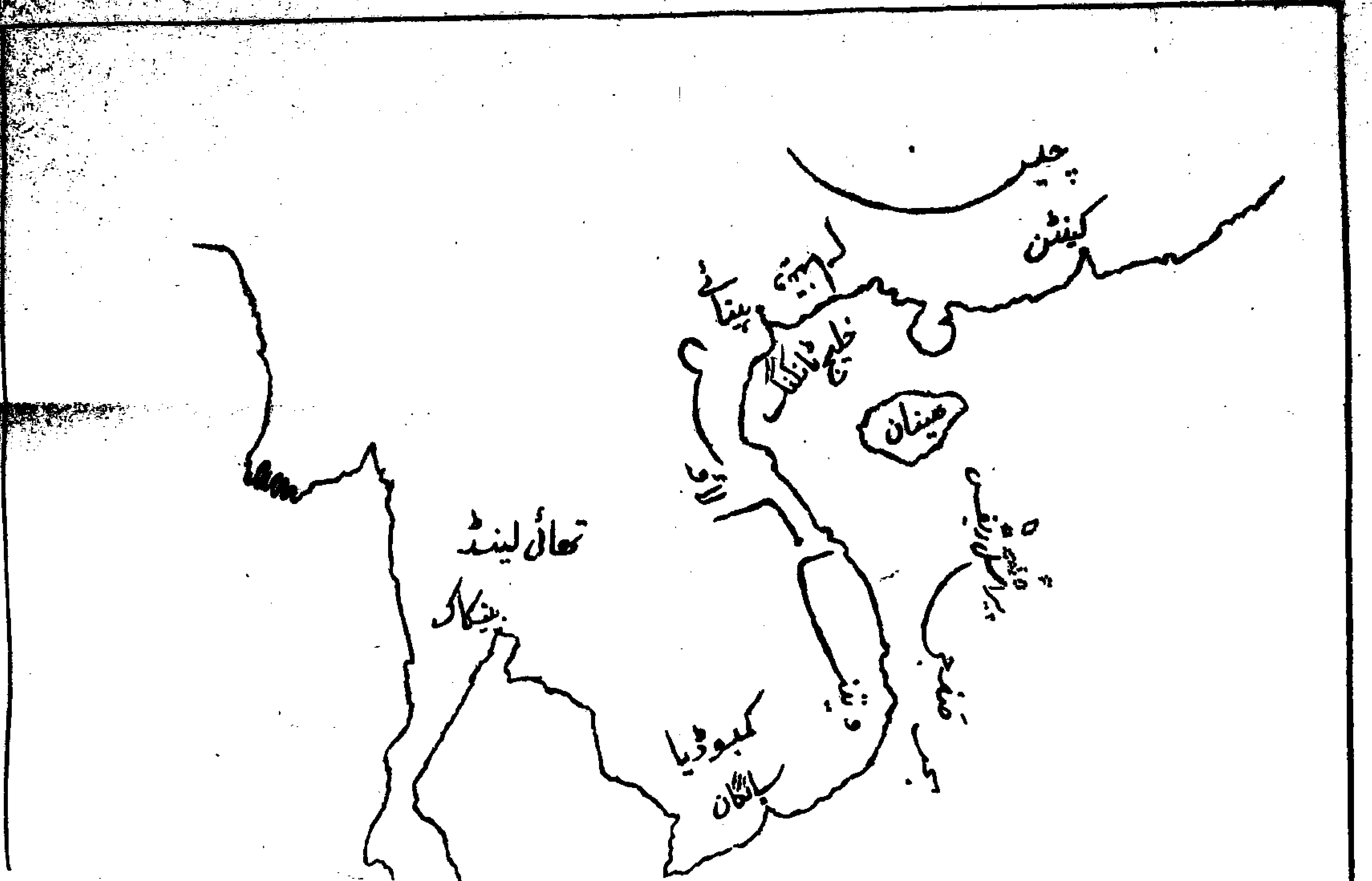
چین
کینٹن
ہینائی
خلیج ٹانکنگ
ہینان
تھائی لینڈ
بنکاک
کمبوڈیا
سائگان

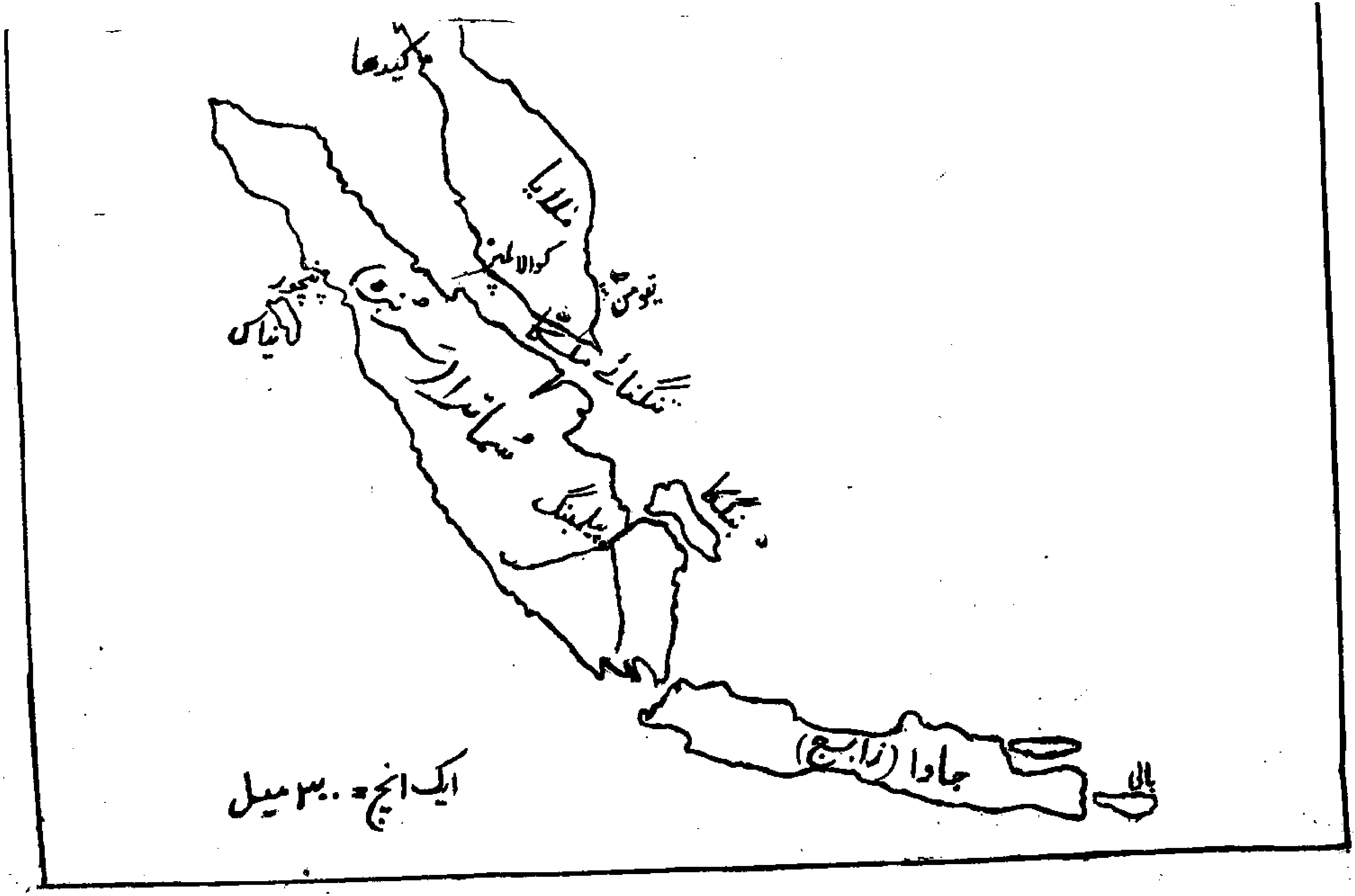

کیدھا
ملایا
کوالالمپور
تنگنائے ملاکا
سماٹرا
پالمبنگ
بنکا
نیاس
جاوا (زابج)
بالی
ایک انچ = ۳۰۰ میل

Marfat.com

[illegible] پیدا ہو گیا جس کے نتیجہ میں الگ الگ مسلکی، مذہبی، مرزبومی کیمپ بنگئے اور ہر علاقہ کا رئیس خود مختار [illegible] حکومت کے گورنروں نے مرکز سے اپنا تعلق توڑ لیا۔ چنانچہ ایک سندھ کا راجہ ہو گیا، دوسرا کشمیر کا [illegible] قنوج کا اور چوتھا الکمید (مانکیر) کا۔

نویں اور دسویں صدی میں شمالی، وسطی اور جنوبی ہندوستان کی ریاستیں اور شہر

ابن خردادبہ[1]:

ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ بلہرا[2] ہے، بلہرا کے معنی میں راجاؤں کا راجہ؛ اس کی انگوٹھی پر یہ الفاظ کندہ ہیں: جو شخص کسی مقصد کے لئے تم سے دوستی کرے گا وہ مقصد براری کے بعد بے رخی سے کام لیگا۔ راجہ بلہرا کوکمکم[3] (کمکم) دیس میں رہتا ہے جہاں ساگون پیدا ہوتا ہے۔ بلہرا کے بعد راجہ تکا (طافن[4]) کی عملداری آتی ہے، اس کے بعد جبا راجہ (جابہ[5]) کی پھر راجہ گرجر

---

[1] المسالک الممالک ص۲۔ [2] بلہرا ولبھ رائے کی تعریب ہے، بلہرا کا لفظ عرب بطور لقب استعمال کرتے ہیں اور یہ لقب راشٹرا کوٹا خاندان کے ان عظیم راجاؤں کو دیتے ہیں جو آٹھویں صدی کے وسط سے دسویں کے اواخر تک موجودہ ریاست مہاراشٹر اور مغربی و وسطی دکن کے حکمران تھے۔ ان کا پایہ تخت الکمید (معرب مانکیر) دریائے نربدا کے تین سو پچاس میل جنوب میں واقع تھا۔ [3] بمبئی سے منگلور تک کا ساحلی علاقہ۔ [4] طافن یا سافن (یا سین) اور ماسرکا سی بہت سے لوگوں کیلئے ایک معمہ بنا ہوا ہے، مرحوم مولانا سلیمان ندوی اور ان کے متبعین طافن اور سافن کو دکن کی تحریف قرار دیتے ہیں جو صحیح نہیں ہے، یہ دونوں لفظ طاقی کی تحریف ہیں، طاقی یا طاقی مسعودی کی تحریروں میں بھی موجود ہے، طاقی تاکا یا تکا بتشدید الکاف کی تحریف ہے، تکا ایک قوم کا نام ہے جو قدیم زمانہ میں پنجاب کے زیریں پہاڑوں اور میدانوں میں [illegible] ہندوستان کے شمال تک حکمران تھی، اسی مناسبت سے انکی قلمرو کا نام تکا دیس پڑ گیا تھا، تکا دیس کا مہابھارت میں بھی ذکر ہے، پرانے [illegible] زمانہ میں تکا قوم سارے پنجاب پر چھائی ہوئی تھی، اس علاقہ کی عورتیں اپنے جسمانی تناسب اور حسن صحت کیلئے مشہور تھیں۔ دیکھو جغرافیہ قدیم ہندوستان از کننگھم کلکتہ ۱۹۲۴ء ص۲۰۹۔ [5] جابہ بھی طافن کی طرح عقدۂ لاینحل بنا ہوا ہے، بعض کتابوں میں بجابہ ہے، یہ دونوں لفظ [illegible] کی بگڑی ہوئی شکل ہیں، بجا سے مراد چیا یا چندر ہے، جو جالندھر دو آب اور کانگڑا کوہستان میں نویں صدی عیسوی کے اوائل [illegible] جالندھر دوآب کی یہ حکومت محمود غزنوی کے حملے سے کئی سو سال پہلے بہت طاقتور تھی اور ایک زمانہ میں تو اس [illegible] ملتان تک وسیع تھی، اس خاندان کا دعویٰ تھا کہ اس کا تعلق سورج بنش سے ہے، اس کی قدامت [illegible] راشٹرا کے راجا اس سے شادی بیاہ کے تعلقات استوار رکھتے تھے۔ دیکھو کننگھم ص۱۵۶۔۱۵۹

Marfat.com

(جُزرؔ[۱]) کا علاقہ شروع ہوجاتا ہے۔ راجہ گرجر (جُرز) کی حکومت میں تاتاری (طاطری[۲]) درہم چلتے ہیں، اس
بعد ناگا (غابہ[۳]) اور پھر بنگال کے راجہ دَھرما (رہمی[۴] بروزن سلمی) کی قلمرو شروع ہوجاتی ہے، دھرما (کے مشرقی حد
اور ہند کے مذکورہ راجاؤں کے علاقوں کے درمیان ایک سال کی مسافت ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ دھرما (رہمی) کے پاس پچاس ہزار ہاتھی ہیں۔ اس کے ملک میں نرم اور باریک مل بنی جاتی ہے اور عُود لکڑی پائی جاتی ہے، اس کے بعد راجہ آسام (قامرُون) کی سلطنت شروع ہوجاتی ہے، اس

---

۱ جرز سے قنوج کے گرجرا پرا تیہار اسلاطین مراد ہیں جن کی نویں صدی عیسوی سے گیارہویں صدی کے وسط تک ہندوستان کے ایک بڑے رقبہ پر شاندار حکومت تھی، یوپی، راجستھان، مغربی پنجاب، نیپال اور وسطی ہند کے متعدد صوبے ان کی قلمرو میں داخل تھے، ایک عرصہ تک سرزمین کاٹھیاواڑ پر بھی ان کا قبضہ رہا، قنوج ان کا پایۂ تخت تھا، ابن خُرداذبہ اور سلیمان تاجر کا ہمعصر مشہور راجہ بھوج اول تھا جس نے پچاس سال سے زیادہ ۸۳۶ سے ۸۸۹ عیسوی تک حکومت کی۔ ۲ طاطری درہموں سے تاتاری درہم مراد ہیں جن کے موجد کابل کے تاتاری SCYTHIAN بادشاہ تھے، ان کی حکومت شمال مغربی ہند پر بھی تھی، تاتاری سکے د راجپوتانہ، گجرات اور جیسا کہ ابن خرداذبہ لکھتا ہے بلہرا کی قلمرو میں بھی رائج تھا، یہ چاندی کا تھا اور اس کا وزن پچیس سے اڑسٹھ گرام تک ہوتا تھا اس کا رواج پانچویں یا چھٹی صدی عیسوی سے محمود غزنوی کے عہد تک رہا۔ کننگھم ص ۳۵۹۔

۳ غابہ شاید ناغہ کی تحریف ہے اور ناغہ ناگا کی تعریب، آٹھویں صدی عیسوی میں کشمیر کے برہمن سلاطین کا لقب ناگا تھا۔ دیکھو کننگھم ص ۱

۴ رہمی بروزن سلمی دَھرما کی بگڑی ہوئی شکل ہے اور رہمی سے مراد دھرماپال بنگال کا راجہ ہے جس نے ۷۸۰ سے ۸۱۲ تک حکومت کی، یہ راجہ ہارون الرشید عباسی کا ہمعصر تھا، رشید کے برمکی وزیر یحییٰ (متوفی ۸۰۵ء) نے جس کو ہندوستانی تہذیب وتمدن سے دلچسپی تھی ایک وفد ہندوستان کے مذاہب اور حالات دریافت کرنے بھیجا تھا، اس وفد نے بھی کو ہندوستانی حکمرانوں کے جو نام بتائے وہ بعد کے عرب مصنفوں نے بے اعتراف ماخذ اپنی کتابوں میں داخل کر لئے۔ غالباً ان میں سب سے پہلا مصنف عباسی حکومت کے مواصلات اور خبر رسانی کا افسر ابن خرداذبہ تھا جس نے سب سے پہلے وفد کی رپورٹ کے بعض اقتباسات متعلقہ ہند اپنی کتاب میں ضم کر لئے تھے، ہماری رائے میں یحییٰ برمکی کو پیش کردہ رپورٹ میں بنگال کے راجہ کا نام دَھرمی (بروزن سلمی) لکھا گیا ہوگا جس کو ناقل یا کاتب نے رہمی یا دہمی (بالدال جیسا کہ بعض کتابوں میں ملتا ہے) قرار دیا اور بعد کے سارے کاتب انہی دو شکلوں میں اس کو نقل کرتے رہے

[...]لطنت بہت وسیع ہے، اس کے ملک میں سونا خوب ہوتا ہے اور وہ مشہور چوپایہ پایا جاتا ہے [...] کہتے ہیں اور جس کی پیشانی پر ایک ہاتھ لمبا اور دو مٹھی چوڑا سینگ ہوتا ہے، سینگ کاٹا جائے تو [...] اندرونی سیاہی میں اوپر سے نیچے تک ایک سفید شکل بنی ہوتی ہے، انسان کی یا کسی چوپایہ یا کسی مچھلی یا [...] دوسرے پرندے کی۔ چین کے مالدار لوگ گینڈے کے سینگ کے پٹکے استعمال کرتے ہیں جن کی قیمت [...] سو روپے سے لیکر پندرہ اور بیس ہزار روپے تک اٹھتی ہے، ہندوستان کے ان سارے راجاؤں [...] جن کا اوپر ذکر ہوا، کان چھدے ہوئے ہیں۔

سلیمان[1] تاجر:

ہند اور چینی دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ دنیا کے بڑے بادشاہ چار ہیں: پہلا خلیفہ عرب جس کے بارے میں ان کا اتفاق ہے کہ وہ سب سے بڑا، سب سے مالدار، سب سے زیادہ وجیہ اور اس عظیم مذہب کا بادشاہ ہے جس سے بڑا کوئی دوسرا مذہب نہیں، اس کے بعد شاہ چین کا نمبر آتا ہے پھر قیصر روم کا اور آخر میں بلہرا[2] کا جو کان چھدے ہندوؤں کا راجہ ہے[3]۔ بلہرا ہندو راجاؤں میں سب سے بلند مرتبہ اور معزز راجہ ہے، ہندوستان کے سارے راجہ خود مختار ہیں اور کسی کے ماتحت نہیں اس کے باوجود وہ بلہرا کی عظمت کا اعتراف کرتے ہیں، جب بلہرا کے سفیر ان کے درباروں میں آتے ہیں تو وہ تعظیماً ان کے سامنے سر جھکا [...]تے ہیں۔ عرب سلاطین کی طرح راجہ بلہرا فوج کو (جاگیر کی بجائے) تنخواہ دیتا ہے، وہ بہت مالدار راجہ ہے، اس کی فوج میں گھوڑے اور بہت سے ہاتھی پائے جاتے ہیں، وہ بہت مالدار بھی ہے، اس کی [...]لت تاتاری (طاطری) درہموں کی شکل میں ہے، ہر تاتاری درہم کا وزن راجہ کے ڈیڑھ درہم کے بقدر [...]ہے۔ راجگان بلہرا کا سنہ ان کی تاجپوشی کے سال سے شروع ہوتا ہے، جب کہ عربوں کا سنہ ہجرت نبوی

---

[1] [...] التواریخ ۱/۲۹-۳۰ و ۵۱۔ [2] یہ ڈور اشترا کوٹا تاجدار سلیمان کے ہمعصر تھے، گووند سوم [...] اور امگھ ورش اول (۸۱۴-۸۷۷ء)۔ [3] اس رائے سے زیادہ مستند اور مشہور قاضی صاعد اندلسی کا یہ قول ہے: [...] دنیا میں پانچ بڑے بادشاہ ہیں، جن کے باقی سارے حکمراں تابع اور ماتحت ہیں۔ شاہ چین، شاہ ہند، شاہ ترک، [...]
طبقات الامم ص۱۲

Marfat.com

سے شروع ہوتا ہے۔ بلہرا راجاؤں کی عمر دراز ہوتی ہے، کبھی کبھی ان کا کوئی راجہ پچاس ساٹھ برس تک حکومت کرتا ہے، ان کی ہندو رعایا کی رائے ہے کہ ان کی درازیِ عمر کا سبب یہ ہے کہ وہ عربوں سے محبت کرتے ہیں۔ کوئی ہندو راجہ بلہرا کی طرح عربوں کا قدر دان نہیں اور نہ کوئی دوسری قوم ان کی رعایا کی طرح عربوں سے انس رکھتی ہے، بلہرا ان کے ہر راجہ کا لقب ہے جس طرح کسریٰ ساسانی سلاطین کا لقب تھا

بلہرا کی قلمرو (مغربی) ساحل سمندر سے شروع ہوتی ہے اور اس ساحل کا نام کونکن (کمکم) ہے اور یہ ساحل (بلا انقطاع) سمندر کے کنارہ کنارہ چین تک چلا گیا ہے، بلہرا کے ارد گرد بہت سے ہندو راجہ ہیں۔ جو اس سے لڑتے ہیں لیکن وہ ان سب پر غالب رہتا ہے۔ اس کے پڑوسی راجاؤں میں ایک راجہ گرجر (جزر) ہے جس کے پاس بہت بڑی فوج ہے، کسی ہندو راجہ کے پاس اتنی زیادہ گھوڑا فوج نہیں جتنی اس کے پاس ہے، اس کو عربوں سے عداوت[۲] ہے، اس کے باوجود وہ اس بات کا معترف ہے کہ عرب خلیفہ سب سے بڑا بادشاہ ہے، کوئی ہندو حکمراں راجہ گرجر (جزر) کی طرح مسلمانوں کو ناپسند نہیں کرتا۔

راجہ گرجر ایک مستطیل علاقہ (اودھ، کاٹھیاواڑ اور راجپوتانہ) کا حاکم ہے اس کی قلمرو میں دولت کی فراوانی ہے، اونٹ اور مویشی بھی بکثرت پائے جاتے ہیں، خرید و فروخت چاندی کے ذریعہ ہوتی ہے، رپورٹر بتاتے ہیں کہ اس کے ملک میں کانیں پائی جاتی ہیں۔ ہندوستان کی کوئی حکومت چوری ڈکیتی سے اتنی محفوظ نہیں جتنی راجہ گرجر (جزر) کی حکومت ہے۔ (شمال میں) اس کی سرحد ٹکا راجہ (طاقہ) کی قلمرو سے ملتی ہے، راجہ ٹکا کی سلطنت رقبہ میں زیادہ نہیں البتہ یہاں کی عورتیں گوری ہوتی ہیں سارے ہندوستان کی عورتوں سے حسن و جمال میں بازی لے گئی ہیں۔

راجہ ٹکا کا لشکر چونکہ چھوٹا ہے اس لئے وہ اپنے پڑوسی راجاؤں سے مصالحانہ تعلقات

---

[۱] سلیمان کے ہمعصر اموگھاورشا نے ترسیٹھ برس اور اس کے لڑکے کرشن دوم نے اڑتیس سال حکومت کی۔

[۲] اس کی وجہ یہ تھی کہ ملتان اور منصورہ (سندھ) کے عرب حکمران راجہ گرجر کے ماتحت علاقوں، خاص طور راجپوتانہ اور مغربی پنجاب پر حملے اور ترکتازیاں کرتے رہتے تھے

Marfat.com

بھی بلہرا کی طرح عربوں کا قدردان ہے۔

ان راجاؤں سے متصل (مشرق میں) ایک راجہ ہے جس کو دھرما (رہمی) کہتے ہیں، راجہ گُرجر سے اس کی جنگ ٹھنی رہتی ہے، دھرما (رہمی) کوئی باعظمت راجہ نہیں ہے، اس کی بلہرا سے بھی لڑائی ہوتی ہے، اس کی فوج بلہرا، راجہ گُرجر (جزر) اور راجہ ٹکا (طافن) تینوں سے زیادہ ہے، ہمارے رپورٹر بتاتے ہیں کہ وہ جب لڑنے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ پچاس ہزار ہاتھی ہوتے ہیں اور چونکہ ہاتھی گرمی کے موسم میں پیاس کی تاب نہیں لاسکتا دھرما (رہمی) صرف جاڑوں میں جنگ کرتا ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے لشکر میں دس ہزار سے پندرہ ہزار تک دھوبی کام کرتے ہیں۔

راجہ دھرما (رہمی) کی سلطنت میں وہ کپڑا بنا جاتا ہے جو اتنا نرم اور باریک ہوتا ہے کہ اس کا ایک تھان انگوٹھی کے سوراخ سے ہو کر نکل آتا ہے، یہ کپڑا روئی کے دھاگے سے بنایا جاتا ہے، ہم نے اس کے کچھ نمونے خود بھی دیکھے ہیں۔

راجہ دھرما (رہمی) کے ملک میں کوڑیوں سے خرید و فروخت ہوتی ہے، کوڑی ہی یہاں کا سکہ اور دولت ہے۔ اس کے ملک میں سونا، چاندی اور صندل لکڑی بھی پائی جاتی ہے نیز وہ زردی مائل بال[1] جس سے چوریاں بنائی جاتی ہیں اور وہ گینڈا جس کی پیشانی کے اگلے حصہ پر اندر سے منقوش سینگ ہوتا ہے۔

ہندوستان کی ہر ریاست میں ایک ہی خاندان کے افراد حکومت کرتے ہیں، حکومت اس خاندان سے باہر نہیں جاتی، ہر راجہ کے ولیعہد ہوتے ہیں، اسی طرح کلرکی، سکریٹری شپ، طبابت اور دوسرے پیشے بھی موروثی ہوتے ہیں اور مقررہ خاندانوں کے لئے مخصوص، ہندوستان کے راجہ کسی ایک حکمراں کے تابع نہیں ہوتے، بلکہ ہر راجہ اپنے علاقہ کا خود مختار حاکم ہوتا ہے، چینیوں کے ہاں ولیعہدی کا دستور نہیں ہے

ابوزید سیرافی:-

ہندوؤں کے راجہ کانوں میں سونے کے بندے پہنتے ہیں جن میں قیمتی جواہرات جڑے ہوتے ہیں۔

---

[1] اصل میں الشیاب الغضر بالضاد المعجمۃ ہے، ہم نے الشیاب کو جو بے موقع معلوم ہوتا ہے الشعر اور الغضر کو الصفر کی تصحیح کر کے ترجمہ کیا ہے۔ [2] تکملۃ سلسلۃ التواریخ ۲/۱۴۵۔

Marfat.com

ان کے گلوں میں اعلیٰ قسم کے بیش قیمت موتیوں، لال اور فیروزی جواہرات کی مالائیں ہوتی ہیں، آج بھی زیورات ان کی دولت اور خزانے ہیں، ان کے فوجی کمانڈر اور اکابر بھی یہ زیور پہنتے ہیں۔ لکا بڑا آدمی ایک آدمی کے کندھوں پر سوار ہو کر نکلتا ہے، ایک بڑا رومال اس کے سر پر ہوتا ہے، دھوپ سے بچاؤ کے لئے اس کے ہاتھ میں مور کے پروں کی ایک چھتری ہوتی ہے، اس کے نوکر چاکر اور مقرب ہر طرف سے اس کو گھیرے ہوتے ہیں۔

ہندوؤں کے اکثر راجہ جب ملکی یا غیر ملکی مہمان اُن سے ملاقات کے لئے دربار میں آتے ہیں تو وہ اپنی رانیوں کو مہمانوں کے سامنے کر دیتے ہیں اور ان سے پردہ نہیں کراتے۔ (جنوبی) ہندو راجاؤں اور بڑے لوگوں کے لئے ہر دن کھجور کی شاخوں سے تھال اور پلیٹ کے ہم شکل ظروف بنائے جاتے ہیں۔ جب دوپہر کا کھانا آتا ہے تو وہ کھجور کے ان ظروف میں کھانا کھاتے ہیں، کھانے کے بعد تھال اور ظروف مع باقی ماندہ کھانے کے پانی میں پھینک دیئے جاتے ہیں اور اگلے دن کے کھانے کے لئے نئے تھال اور ظروف استعمال کئے جاتے ہیں۔

ابنِ رستہ[۱]:

ابوعبداللہ محمد بن اسحاق (تاجر) نے بیان کیا کہ ہندوستان کے اکثر بادشاہ زنا کو مباح سمجھتے ہیں سوائے راجہ کمبوڈیا (قمار)[۲] کے، میں اس کی راجدھانی میں دو برس مقیم رہا، میں نے اس سے زیادہ غیرت مند اور شراب کے معاملہ میں اس سے زیادہ سخت گیر کوئی دوسرا راجہ نہیں دیکھا، وہ زنا اور شراب دونوں کے مرتکب کو قتل کی سزا دیتا ہے۔۔۔۔۔ کمبوڈیا (قمار) سے متصل (مشرق میں) اَرمَن[۳] کا علاقہ ہے۔ یہاں کے باشندے خوبصورت ہوتے ہیں اور بچپن ہی میں لڑکوں کی شادی کر دیتے ہیں ان کی رائے

---

[۱] الاعلاق النفیسہ ص ۱۳۲ - ۱۳۵۔ [۲] موجودہ بنکاک کا علاقہ تھائی لینڈ میں، عرب، کمبوڈیا، ملایا اور انڈونیشیا کو ہندوستانی حکومتوں میں داخل کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ملکوں میں ہندو راجاؤں کی حکومت تھی اور ہندو مذہب، تہذیب اور تمدن کا غلبہ تھا۔

[۳] ارمن سے موجودہ لاؤس اور ویتنام کا علاقہ مراد ہے۔

...کرنے میں جاتے ہے اور ان کو بدکاری سے باز رکھتا ہے .... ہمارا رپوٹر کہتا
...کے علاوہ میں نے راجہ پانڈیا (عابدیؔ) کو جس کا نام رتیلا ہے اور اس سے متصل
...(عاتلیؔ) کے راجہ نیز اس سے ملحق سلطنت کے راجہ چولا (صیلماںؔ) کو بھی دیکھا ہے، جو راجہ
...(عاتلی) اور راجہ جیرا دونوں سے بڑا ہے اور جس کی فوج بھی دونوں سے زیادہ ہے، لوگ
...کہ اس کے لشکر میں لگ بھگ ستر ہزار فوج ہے، فوجی ہاتھی اس کے پاس کم ہیں تاہم باخبر ہندوؤں
...ہے کہ راجہ چولا کے ہاتھی لڑائی میں سارے ہند راجاؤں کے ہاتھیوں سے زیادہ جرأت
...بہادری سے لڑتے ہیں۔ میں نے اس کا ایک ہاتھی دیکھا جس کا نام نمران تھا، لڑنے اور دشمن کا خون بہانے
...میں سے زیادہ جری ہاتھی میں نے ہندوستان کے کسی راجہ کے پاس نہیں دیکھا، اس کا رنگ سفید تھا
جسم پر کالے نشان تھے۔ ہندو ایک بڑی آگ جلاتے ہیں اور ہاتھی کو اس پر سے گزارتے ہیں، جو ہاتھی
...کرلیتا ہے اور اس میں داخل ہونے سے نہیں جھجکتا وہ جنگ و قتال کے لئے موزوں سمجھا جاتا ہے
جو آگ سے بدکتا ہے اور اس کو پار نہیں کرتا وہ جنگ اور سواری کے لئے ناموزوں خیال کیا جاتا
ہے، وہ اونٹ کی طرح صرف باربرداری کے کام آتا ہے۔

عابدی باندی کی بگڑی ہوئی شکل ہے اور باندی پانڈیا کی۔ بعض کتابوں میں قایدی اور قاندی بالہمزہ والنون لکھا ہوا ہے، پانڈیا راجاؤں کی حکومت جنوبی ہند کے آخر میں مدورا سے مشرقی ساحل سمندر تک پھیلی ہوئی تھی، مدورا پایۂ تخت تھا۔ پانڈیا عہد میں عورتیں بھی حکومت کرتی تھیں۔ ۲ بعض محققوں کی رائے ہے کہ عارطی سے جیرا یعنی کیرالا کا علاقہ مراد ہے۔ دیکھو جنوبی ہندوستان اور عرب جغرافیہ نویس از ڈاکٹر محمد نینار، مدراس یونیورسٹی ۱۹۴۲ء صفحہ ۱۵

...لان چولا کی بگڑی ہوئی شکل ہے، بعض کتابوں میں صُولیان بھی آیا ہے، چولا حکومت جیسا کہ ابن رُستہ لکھتا ہے کہ پانڈیا اور کیرالا دونوں سے وسیع تر تھی، اس کے حدود دریائے کرشنا کے دہانے سے شرق میں واقع ساحلی شہر ٹونڈی (Tandia) تک بتائے جاتے ہیں چولا پایۂ تخت اور یور موجودہ ترچناپلی تھا، ڈھائی سو برس تک یعنی نویں صدی عیسوی کے ربع ثانی صدی کے آخر تک چولا سلطنت عروج پر رہی۔ دیکھو کننگھم ص ۲۷-۳۸۔

میں نے اس راجہ کو جو پانڈیا (عابدی) کہلاتا ہے اور جس کے علاقہ میں ہاتھی نہیں ہوتے ، ہاتھی خریدتے دیکھا ہے، وہ کوئی ایسا ہاتھی نہیں خریدتا جس کا قد پانچ ہاتھ (ذراع - لگ بھگ ڈیڑھ فٹ) سے کم ہو اور پانچ کے بعد ہر ایک ہاتھ (ذراع) اونچے ہاتھی کی قیمت نو ہاتھ تک وہ پانچ ہزار روپے (ہزار دینار) کے حساب سے ادا کرتا ہے ۔ میں نے نو ہاتھ سے زیادہ اونچا ہاتھی نہیں دیکھا لیکن سنتا ہوں کہ کھاڑیوں (اغباب[1]) کے علاقہ میں ایک سرزمین ہے جسے مندوری پتن (اور فسین[2]) کہتے ہیں ، یہاں ایک عورت کی حکومت ہے جو رانی (رابینہ) کہلاتی ہے' اس رانی کی عملداری میں براز نامی مقام پر دس سے گیارہ ہاتھ اونچے ہاتھی پائے جاتے ہیں ۔

چولا راجہ (راجہ پانڈیا) کے بعد شمال میں ایک راجہ ہے جسے بلہرا کہتے ہیں ، بلہرا کے معنی ہیں سب سے بڑا راجہ ۔ اس کے علاقہ کا نام کونکن (کمکم) ہے' اس میں ساگون لکڑی کے جنگلات پائے جاتے ہیں ، یہ لکڑی بیرونی ملکوں کو بھیجی جاتی ہے ۔ راجہ بلہرا ایک وسیع حکومت[3] اور ایک بڑے لشکر کا مالک ہے ، آس پاس کے راجہ اس کی تعظیم کرتے ہیں اور جب اس کے سفیر ان کے دربار میں آتے ہیں تو یہ راجہ ان کے سامنے جھک

---

[1] متن کے لایشتری ما ارتفاعہ خمس أذرع کو ہم نے إلا ما ارتفاعہ قرار دیکر ترجمہ کیا ہے [2] جنوبی ہند کے اس ساحل کو جو تنگنائے پاک (Palk Straits) اور خلیج منار پر پھیلا ہوا ہے، عرب اغباب کے نام سے یاد کرتے ہیں ، اغباب غِبّ (بالکسر) کی جمع ہے جس کے معنی کھاڑی کے ہیں ، اس ساحل کو اغباب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس پر چھوٹے دریاؤں اور پہاڑی نالوں سے بہت سی کھاڑیاں بن گئی ہیں جن کے کنارے دلکش مرغزار اور سبزہ زار ابھر آئے ہیں ۔

[2] قدیم زمانہ میں ہندوستان کے آخری سرے پر رامیشورم کے قریب مندوری پتن نامی ایک بندرگاہ تھا جہاں سے لنکا کے لئے کشتیاں روانہ ہوتی تھیں ۔ اور فسین مندوری پتن کی بگڑی ہوئی شکل ہے ، بعض کتابوں میں اس کی یہ شکلیں ملتی ہیں : مندورین ، مندورفین اور بیبن ۔ عجائب الہند ص ۱۲۲ و معجم البلدان یاقوت مصر ۲/۱۹۶ ۔

[3] ۹۰۰ء کے لگ بھگ جب ابن رستہ کے رپورٹر نے ہندوستان کے حالات بیان کئے راشٹر کوٹا سلطنت انتہائی عروج پر تھی اور اس کے حدود شمال میں مالوا اور گجرات تک ، جنوب میں تنگ بھدرا دمعاون دریائے کرشنا تک ، مشرق میں کلنگا تک اور مغرب میں سمندر تک وسیع تھے ۔

Marfat.com

... لھرا کے پڑوس میں جو حکمران ہیں' ان میں ایک راجہ ٹکا (طافن، مشرقی پنجاب) ... تو چھوٹی ہے لیکن وہ خوب مالدار ہے اور اس کا ملک سرسبز اور آباد ہے۔ اس کی ... عام طور پر گندمی ہے لیکن ان میں گورے رنگ کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں اور حسن و ملاحت ... اس ریاست سے حاصل کردہ غلام جتنے حسین ہوتے ہیں اتنے آس پاس کے کسی راجہ کی ریاست ... ہوتے۔

راجہ ٹکا سے متصل (جالندھر دوآب اور کانگڑا کوہستان) کا راجہ جَبا[1] (تجابہ) ہے' یہ ایک خاندانی ... ہندو حاکم ہے' راجہ بلہرا اس خاندان میں شادی بیاہ کرتا ہے' یہ سلاطین جالندھر دوآب ... کی نسل کے ہیں اور راجگان بلہرا ان کی شرافت کے پیش نظر بس انہی سے ازدواجی تعلقات قائم کرتے ... کہا جاتا ہے کہ (مشہور) سلوقی کتے اسی علاقہ کی پیداوار ہیں۔ جبا راجہ کی قلمرو میں لال رنگ کا ... صندل ہوتا ہے۔

ان راجاؤں سے متصل ایک راجہ ہے جسے راجہ گُرجَر (جُزر) کہتے ہیں' اس کی قلمرو میں انصاف کا ... بول بالا (اور امن وامان کا دور دورہ) ہے' اگر بیچ سڑک پر سونا ڈال دیا جائے تو اس کو کوئی ہاتھ نہیں ... سکتا' راجہ گرجر کی سلطنت لمبی چوڑی ہے' عرب تاجر اس کے دربار (واقع قنوج[2]) میں جاتے ہیں ... وہ ان سے اچھا برتاؤ کرتا ہے اور ان کا سامان خریدتا ہے' ان سے لین دین سونے یا تاتاری (طاطری) ... کے ذریعہ ہوتا ہے' ان درہموں پر راجہ کی تصویر بنی ہوتی ہے اور ایک درہم کا وزن ایک مثقال[3] ... ہوتا ہے' جب عرب تاجر اپنا سامان بیچ کر جانے لگتے ہیں تو راجہ گرجر سے کہتے ہیں کہ اپنی عملداری کے اندر

---

[1] ... جبا لاچندر۔ دیکھو کننگھم ص ۱۵۹۔ [2] Seleucus ایک یونانی جنرل تھا جسے سکندر پنجاب میں اپنا ... چھوڑ گیا تھا' متن کا سلوقیوں اسی Seleucus سے ماخوذ ہے' سلوقیوں سے مراد وہ مخلوط نسل ہے ... اور پنجابی خون سے وجود میں آئی اور سلوقی کتوں سے مراد وہ کتے ہیں جو یونانی اور ہندوستانی کتوں کے ملاپ ... دیکھو کننگھم ص ۱۵۸۔ [3] ابن رستہ کے زمانہ میں قنوج کا راجہ بھوج اول تھا جس نے ۸۳۶ سے ۸۸۹ء

[4] لگ بھگ ساڑھے چار ماشے۔

ہماری اور ہمارے مال ومتاع کی حفاظت کے لئے ایک گارڈ ساتھ کر دیجیے، تو وہ کہتا ہے: میری عملداری میں کوئی چور ڈاکو نہیں، تم لوگ بے خوف چلے جاؤ، اگر تمہارا کوئی مالی نقصان ہوا تو میں اس کا ضامن ہوں راجہ گرجر بھاری بھرکم آدمی ہے، آس پاس کا کوئی راجہ جنگ میں اس کی طرح بہادری کے جوہر نہیں دکھاتا، وہ لڑائی کی چالوں میں بھی خوب ماہر ہے۔ بلہرا، راجہ ٹکا اور جیا کلاچیت رر (دنجابہ) سے اس کی لڑائی ہوتی رہتی ہے۔

مسعودی[1]:

ہندوستان میں حکومت حکمراں خاندان میں محدود رہتی ہے، غیر خاندانی افراد کے ہاتھوں میں زمام حکومت نہیں آسکتی، اسی طرح عہدے جیسے وزارت اور ججی اور دوسرے سارے پیشے موروثی ہوتے ہیں اور ایک خاندان سے دوسرے خاندان میں منتقل نہیں ہو سکتے....

ہمارے وقت میں سب سے بڑا ہندوراجہ بلہرا ہے جس کی راجدھانی مانکیر (مالکھید، گلبرگہ کے جنوب میں) واقع ہے۔ بلہرا ہندوستان کے اکثر راجاؤں کا قبلہ گاہ ہے اور جب اس کے سفران کے درباروں میں آتے ہیں تو وہ ان کے سامنے سر جھکا کر بلہرا کی تعظیم کرتے ہیں، راجہ بلہرا کی سرحدیں بہت سے خودمختار راجاؤں کے علاقوں سے ملتی ہیں، ان میں سے بعض کا راج صرف پہاڑوں تک محدود ہے۔ جیسے کشمیر کا رائے اور ٹکا راجہ (طاقی) اور کچھ راجاؤں کے قلمرو میں بری وبحری دونوں علاقے پائے جاتے ہیں۔ بلہرا کی راجدھانی اور سمندر کے درمیان اسّی سندھی فرسخ[2] کا فاصلہ ہے، سندھی فرسخ آٹھ میل کے بقدر ہوتا ہے۔ اس کی فوجیں اور جنگی ہاتھی اتنے زیادہ ہیں کہ ان کے اعداد و شمار کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اس کی بیشتر فوج پیادہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا پایۂ تخت پہاڑوں سے گھرا ہوا

---

[1] مروج الذہب، مصر ۱۹۴۸ء ۱/ ۸۴، ۱۶۶، ۱۷۱، ۱۷۲۔ مسعودی کا بیان سلسلۃ التواریخ سے ماخوذ ہے۔

[2] مسعودی کے حساب سے بلہرا کے پایۂ تخت مانکیر کا فاصلہ سمندر سے آٹھ سو چالیس میل بنتا ہے لیکن یہ غلط ہے، صحیح فاصلہ تقریباً دو سو نوے میل ہے۔

...راجہ جس کے پاس سمندری علاقہ نہیں، تخت قنوج کا وارث بُؤُورہ ہے، یہ نام ...عام لقب ہے جو سلطنت قنوج پر حکومت کرتا ہے، پورب پچھم، اتر، دکھن ہر طرف بُؤدرہ ...حفاظت کی ہیں کیوں کہ ہر سمت کے راجہ سے اس کی جنگ ٹھنی رہتی ہے....

...راجہ قنوج (بؤدرہ) کی قلمرو لمبائی میں لگ بھگ ایک سو بیس سندھی میل (نو سو ساٹھ میل) اور ...میں بھی اسی قدر ہے، ایک سندھی فرسخ آٹھ میل کے برابر ہوتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا اس کے ...لشکر ہیں جو ہوا کے چاروں رخوں پر (دشمن سے لڑنے کے لئے) تیار رہتے ہیں، ہر لشکر کی تعداد سات ...اور بقول بعض نو لاکھ ہے۔ شمال کے لشکر سے وہ حاکم ملتان اور اسکے امن معاون حکمرانوں سے لڑتا ...جو حاکم ملتان کے پڑوس میں حکومت کرتے ہیں، جنوب کے لشکر سے وہ بہرا تاجدار مانکیر سے نبرد آزما ...ہوتا ہے، باقی فوجوں سے دوسرے سمتوں سے اٹھنے والے دشمنوں سے نبٹتا ہے۔

رپورٹر بتاتے ہیں کہ بُؤدرہ کی سلطنت کے متذکرہ بالا طول و عرض میں شمار کردہ شہروں، دیہاتوں ...اور جاگیرداروں کی تعداد اٹھارہ لاکھ ہے جو لب دریا، کنجوں، پہاڑوں اور سرسبز میدانوں میں واقع ...ہیں، دوسرے ہندو راجاؤں کی نسبت بؤدرہ کے پاس ہاتھی فوج کم ہے، اس کے جنگی ہاتھیوں کی تعداد ...ہزار ہے۔ اگر ہاتھی تربیت یافتہ اور بہادر ہو اور اس کا سوار مشاق اور ہاتھی کی سونڈ میں قرطل نامی ...ننگی ہو تیز سونڈ اور جسم اور سر پر زرہ بکتر چڑھی ہو اور اس کے گرد پانچسو پیادہ فوج ہو جو عقب سے ...کی حفاظت کرے تو ایسا اکیلا ہاتھی چھ ہزار سواروں سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے، ایسا ہاتھی دشمن ...فوج میں گھستا ہے کبھی نکلتا ہے اور اس طرح سواروں پر یورش کرتا ہے جیسے گھوڑسوار، بُؤدرہ کے ہاتھی

...بؤدرہ Parihara یا Pratihara کی تعریب ہے۔ قنوج کا شاہی خاندان جس نے ۸۲۶ سے ۱۰۳۷ء تک حکومت ...Gurjara-Pratihara کے نام سے مشہور ہے، عرب زیادہ تر اس نام کا پہلا حصہ یعنی گرجر (جزر) ...استعمال کرتے ہیں لیکن مسعودی نے دوسرا حصہ یعنی Parihara استعمال کیا ہے، اس کے سفر کے وقت قنوج ...پال تھا جس نے ۹۱۴ سے ۹۴۳ء تک حکومت کی۔ دیکھئے ۱/۵۷۹ و ۶۱۰۔

...یہ اعداد و شمار مبالغہ پر مبنی ہیں۔

Marfat.com

بھی مندرجہ بالا ڈھنگ سے جنگ میں حصہ لیتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ہندوستان اور سندھ کا کوئی بادشاہ مسلمانوں کا اتنا قدردان نہیں جتنا راجہ بلہرا[1] ہے ، اسلام اس کی قلمرو میں سربلند اور محفوظ ہے ، مسلمانوں نے اپنی بستیوں میں چھوٹی بڑی مسجدیں تعمیر کرلی ہیں جہاں پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے ، راجگانِ بلہرا چالیس اور پچاس[2] برس یا اس سے بھی زیادہ عرصہ تک حکومت کرتے ہیں ، ان کی ہندو رعایا کا خیال ہے کہ ان کے راجاؤں کی درازی عمر کا سبب یہ ہے کہ وہ منصف ہیں اور مسلمانوں کا احترام کرتے ہیں ۔ بلہرا (فوج کو جاگیر نہیں دیتا) تنخواہ دیتا ہے جیسا کہ مسلمان بادشاہ کرتے ہیں ، اس کی عملداری میں تاتاری (طاہریہ) درہم چلتے ہیں ، ہر تاتاری درہم کا وزن معیاری ڈیڑھ درہم کے برابر ہوتا ہے ۔ بلہرا کے سکون پر اس کی خاندانی حکومت سے شروع ہونیوالا سنہ ہوتا ہے

بلہرا کے پاس جنگی ہاتھیوں کی تعداد شمار سے باہر ہے ، اس کی قلمرو کو کونکن (ککر) بھی کہتے ہیں ۔ (شمال میں) راجہ گرجر (جزر) بلہرا سے نبرد آزما رہتا ہے ، راجہ گرجر کے پاس بہت سے گھوڑے ، اونٹ اور ایک بڑی فوج ہے ، اس کا دعویٰ ہے کہ ساری دنیا میں شاہِ بابل (عراق) کے علاوہ کوئی بادشاہ اس سے زیادہ بڑا اور شاندار نہیں ، بابل چونکہ قلیم میں واقع ہے ، وہ بارعونت راجہ ہے اور سارے پڑوسی راجاؤں پر حملہ کرتا رہتا ہے ، وہ مسلمانوں کو بھی ناپسند کرتا ہے ، اس کے پاس بہت سے جنگی ہاتھی ہیں اس کی حکومت ایک مستطیل[3] سرزمین پر پھیلی ہوتی ہے ، اس کے ملک میں سونے چاندی کی کانیں پائی جاتی ہیں اور سونے چاندی ہی سے تجارت ہوتی ہے

---

[1] مسعودی نے ۳۰۱ھ/۹۱۵ء میں ہندوستان کا سفر کیا تھا ، اس وقت راشٹراکوٹا راجہ کرشنا دوم تخت نشین تھا جس نے ۸۸۰ء سے ۹۱۴ء تک حکومت کی ۔ [2] یہ رائے کلی طور پر درست نہیں ، مسعودی سے پہلے کے چار بڑے راشٹراکوٹا راجاؤں میں سے صرف ایک نے چالیس سال سے زیادہ حکومت کی اور یہ تھا اموگھا ورشا ، سلیمان تاجر کا ہم عصر اور اس کی مدت حکومت ۸۱۴ سے ۸۷۷ء تک یعنی تریسٹھ سال بیان کی گئی ہے ۔

[3] پانی پت سے گجرات تک ۔

...) سے متصل (پنجاب میں) تنگا راجہ (طاقی) کی حکومت ہے، راجہ اپنے پڑوسی سلاطین ... تعلقات بنائے رکھتا ہے اور مسلمانوں کا احترام کرتا ہے، اس کا لشکر اتنا طاقتور اور بڑا نہیں ... کا ہے جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا۔ تنگا راجہ کی عملداری میں جتنی حسین، دلربا اور گوری ... ہندوستان کے کسی دوسرے حصہ میں نہیں پائی جاتیں، لطف صحبت اور حظِ خلوت ... اور ہیں، باہ کی کتابوں میں مثال کے طور پر ان کا ذکر کیا جاتا ہے، سمندری مسافروں میں ... طاقیات کے نام سے مشہور ہیں، حاصل کرنیکی دوڑ رہتی ہے۔

تنگا راجہ کی سرحد راجہ دھرما (رہمیٰ) کی قلمرو سے ملحق ہے، رہمیٰ لقب ہے جس سے اس خاندان کے ... ین یاد کئے جاتے ہیں، دھرما اور راجہ گرجر (جزر) کی سرحدیں ملتی ہیں اور دونوں میں جنگ ہوتی رہتی ... طرح دھرما راجہ اپنی سلطنت کی ایک سمت سے بلہرا سے برسرپیکار رہتا ہے، دھرما کا لشکر، بلہرا، گجرا اور تنگا راجہ (طاقی) تینوں سے بڑا ہے اور اس کے ہاتھی اور گھوڑے بھی ان تینوں سے زیادہ ہیں جب لڑنے نکلتا ہے تو پچاس ہزار ہاتھی اس کے ہمرکاب ہوتے ہیں، چونکہ ہاتھی گرمی اور پیاس کی تاب ... لا سکتا اس لئے دھرما جاڑے کے موسم میں جنگ کے لئے نکلتا ہے، مبالغہ پسند رپورٹر اس کے ... کی تعداد بہت زیادہ بتلاتے ہیں، ان کا دعویٰ ہے کہ اس کے لشکر کے صرف دھوبیوں کی تعداد دس سے پندرہ ہزار تک ہے۔

مذکورہ بالا راجہ فوج کو ڈویژنوں میں بانٹ کر لڑتے ہیں، ہر ڈویژن میں بیس ہزار سپاہی ہوتے ... ان کے پانچ پانچ ہزار کے دستے چاروں سمت میں لڑائی کے لئے متعین کر دیئے جاتے ہیں۔

... دھرما (رہمیٰ) کی عملداری میں کوڑی سے خرید و فروخت ہوتی ہے، اس کی سلطنت میں صندل

... بنگال کا حاکم تھا، اس کی سرحد جالندھر دوابہ کے راجہ جیّا ملاچندر سے متصل تھی اور راجہ جیا کی سرحد راجہ ... کی مسعودی کو کہنا چاہئے تھا جیا کا ابن خردادبہ، سلیمان تاجر اور ابن رستہ نے لکھا ہے کہ راجہ قنوج کی ... دھرما پال (رہمیٰ) سے ملتی ہے۔ ۲؎ مسعودی کی یہ رائے بھی درست نہیں، دھرما ... تھا معلوم یہ ہے کہ بنگال کے راجاؤں کا خاندانی لقب پالا تھا۔

اور سونا چاندی ہوتا ہے نیز ایسا نرم اور باریک کپڑا بنایا جاتا ہے جس کی نظیر کسی دوسرے ملک میں نہیں ملتی، اس کی قلمرو سے وہ بال بھی برآمد ہوتا ہے جو ضمرٹ[1] کے نام سے مشہور ہے، جسے ہاتھی دانت اور چاندی کے دستوں میں لگا کر قیمتی چوریاں بنائی جاتی ہیں جو شاہی درباروں میں خدمت گار بادشاہوں کے سر پر جھلتے ہیں۔

دھرما (رہمی) کی سلطنت بر و بحر دونوں پر مشتمل ہے، اس سے متصل ایک دوسرا راجہ ہے، جسے راجۂ آسام (کاشبین[2]) کہتے ہیں، آسام کے باشندوں کا رنگ گورا ہے اور ان کے کان چھدے ہوئے ہیں، اس ملک میں ہاتھی گھوڑے اور اونٹ پائے جاتے ہیں، باشندے حسین و جمیل ہیں۔

ہندو چالیس سال کی عمر سے پہلے کسی کو اپنا راجہ نہیں بناتے، ان کے حکمراں جنتا کے سامنے صرف مقررہ اوقات پر آتے ہیں جب ان کو جنتا کے معاملات طے کرنا ہوتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ جنتا کے سامنے راجاؤں کے زیادہ آنے جانے سے راجاؤں کا رعب و داب کم ہوجاتا ہے۔

راجۂ بلہرا کی خفیہ نماز

بزرگ بن شہریار[3]:

ابو محمد حسن بن عمرو بن حمّویہ نجیرمی نے بصرہ میں مجھ سے بیان کیا کہ ۲۸۸ھ میں جب میں منصورہ[4] میں

---

[1] کسی قاموس سے اس بات کی توثیق نہیں ہوسکی کہ ضمر بالوں کی ایک قسم ہے۔

[2] متن میں کاسین ہے اور مروج کے ایک دوسرے نسخہ میں کامن، یہ دونوں کامتا کی بگڑی ہوئی شکل ہیں، کامتا پرانے زمانہ میں آسام کا نام تھا، اس کو کامروپ بھی کہتے تھے، جو بگڑ کر عربی کتابوں میں قامرون ہوگیا، سلطنت آسام پوری وادی برہمپترا اور بھوٹان پر مشتمل تھی۔ دیکھو رائے ۱/۲۶۸ دہودیوالا (...... Indo - Muslim History) بمبئی ۱۹۳۹ء ص ۶۔

[3] عجائب الہند، لائڈن ۱۸۸۳-۱۸۸۶ء، ص ۲، ۴۔

[4] عربوں کا سندھ میں پایۂ تخت موجودہ حیدرآباد سے تقریباً پچاس میل شمال مشرق میں۔

Marfat.com

خلافت اموی کے عہد میں ہے بتایا کہ بلہرا (ملک را) نے جو راجگان ہند میں سب سے بڑا راجہ ہے اور جس کی سرحدیں کشمیر بالا اور دکن پلیٹو (کشمیر زیریں) کے درمیان واقع ہے اور جس کا نام مہروک بن رائق تھا، ۲۷۰ھ میں منصورہ کے سلطان عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کو لکھا کہ میں ہندی زبان میں اسلام کے اصول و ضوابط سمجھنا چاہتا ہوں۔ سلطان نے منصورہ کے ایک شخص کو بلایا جس کا آبائی وطن عراق تھا لیکن جو پلا بڑھا ہندوستان میں تھا، ساتھ ہی تیز فہم اور شاعر بھی تھا اور ہندوستان کی مختلف زبانیں جانتا تھا۔ سلطان نے اس سے بلہرا کی فرمائش کا ذکر کیا اس شخص نے ایک نظم لکھی جس میں ان باتوں کا ذکر تھا جو بلہرا جاننا چاہتا تھا سلطان نے وہ نظم بلہرا کو بھیجدی، جب بلہرا کے سامنے نظم پڑھی گئی تو اسے پسند آئی، اس نے سلطان منصورہ کو لکھا کہ میرے پاس صاحب نظم کو بھیجدیجئے سلطان نے اس کی خواہش پوری کردی۔ صاحب نظم دو تین سال تک بلہرا کے پاس رہا۔ جب وہ لوٹا تو سلطان نے اس سے بلہرا کے حالات دریافت کئے، اس نے حالات بیان کئے اور بتایا کہ میں نے اسے اس حال میں چھوڑا ہے کہ اس کا دل اور زبان مسلمان ہو چکے ہیں لیکن اس نے کھلم کھلا اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا ہے اس خوف سے کہ اس کا اقتدار جاتا رہے گا اور اس کو حکومت سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ بلہرا کے حالات کے ضمن میں اس نے ایک بات یہ کہی کہ راجہ نے مجھ سے قرآن کی تفسیر ہندی میں بیان کرنے کی خواہش کی اور جب میں سورہ یٰسین پر پہنچا اور "مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ قُلْ

۱۔ را بلہرا کی تخفیف ہے یہاں ملک را سے راشٹرا کوٹا تاجدار کرشنا دوم مراد ہے جس نے اڑتیس سال ۸۷۷ تا ۹۱۵ء حکومت کی

۲۔ محدث نعیم بن حماد (م ۲۲۸ھ ۸۴۳ء) کی رائے ہے (العقد الفرید ۲/۲۰۳) کہ ہندوستان کے راجہ (بلہرا) نے اسلام ہی کی فرمائش سے متعلق خط اموی خلیفہ عمر بن عبدالعزیز (م ۱۰۱ھ ۷۱۹ء) کو لکھا تھا شیخ منصورہ کی اس تصریح سے جو ہماری رائے میں زیادہ مستند ہے نعیم بن حماد کی تردید ہوتی ہے نعیم نے سلطان منصورہ عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز ہباری قریشی کو عمر بن عبدالعزیز خلیفہ دمشق سے خلط ملط کر دیا ہے۔ راجہ بلہرا کے فرمائشی خط کا متن العقد الفرید اور تاریخ ہند کی روشنی، شائع کردہ ندوۃ المصنفین میں دیکھا جاسکتا ہے۔

۳۔ ہندی سے راجگان بلہرا کی علاقائی زبان مراد ہے۔

Marfat.com

یُحْیِیْهَا الَّذِیْ اَنْشَاَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ کا مطلب بیان کیا تو وہ اس سونے کے انمول موتی جڑے تخت پر متمکن تھا، اس نے کہا: اس آیت کی دوبارہ تفسیر کرو، میں نے کی تو وہ تخت سے اترا اور زمین پر جہاں چھڑکاؤ ہو چکا تھا اس نے اپنا گال رکھ دیا اور اتنا رویا کہ اس کا چہرہ مٹی سے ملوث ہو گیا، پھر اس نے کہا: یہی ازلی رب عبادت کے قابل ہے، یہی ابدی، یکتا اور بے مثال ہے! اس نے اپنے لئے ایک کمرہ بنوایا اور ظاہر کیا کہ امورِ مہمہ پر غور کرنے وہاں جاتا ہے حالاں کہ وہ چھپ کر نماز پڑھتا تھا۔ اس نے مجھے تین دفعہ میں چھ سو رطل (من[1]) سونا عطا کیا۔

ادریسی[2]:

شہر پاٹن (نہلواڑہ موجودہ ریاست گجرات) کا والی ایک بڑا راجہ ہے جس کا نام بلہرا ہے، اس کے پاس بہت سی فوجیں اور جنگی ہاتھی ہیں اور وہ مورتی پوجا کرتا ہے، اس کا تاج سونے کا ہے اور وہ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے عمدہ کپڑوں میں ملبوس رہتا ہے، ہر موقع پر صرف گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اس کی سواری ہفتہ میں ایک بار نکلتی ہے، سواری کے ساتھ لگ بھگ سو عورتیں ہوتی ہیں، کوئی مرد راجہ کے ہمرکاب نہیں ہوتا، یہ عورتیں زردوز لباس پہنے ہوئے نہایت اعلیٰ زیورات سے مزین ہوتی ہیں، ان کے ہاتھوں میں سونے چاندی کے کڑے اور پیروں میں جھانجن ہوتے ہیں، ان کے بال کولھوں پر لٹکے ہوتے ہیں، وہ کھیلتی اور ناچتی چلتی ہیں، راجہ ان کے آگے ہوتا ہے، بلہرا کے وزیر اور منصبدار اُس وقت اس کے ہمرکاب ہوتے ہیں جب وہ کسی باغی یا غاصب گورنر کی گوشمالی یا کسی حملہ آور پڑوسی راجہ سے لڑنے جاتا ہے، بلہرا کی فوج میں بہت سے ہاتھی ہیں جو اس کی جنگوں میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔

ابوزید سیرافی[3]:

بعض بلہرا راجہ جب تخت نشین ہوتے ہیں تو ان کے لئے چاول پکایا جاتا ہے اور ان کے سامنے

---

[1] عرب من کو رطل کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، رطل کا وزن اس زمانہ میں بقول مقدسی (احسن التقاسیم لائڈن ص ۴۸۲) سندھ اور ہند میں رطل مکہ کے مساوی تھا یعنی تقریباً تیرہ چھٹانک۔

[2] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۲۲، ۱۲۳۔ [3] تکملۃ سلسلۃ التواریخ ۲/۱۱۵

Marfat.com

...ان کے ندیموں میں سے تین چار سو آدمی اپنی مرضی سے اور راجہ کی طرف ... کو جان نثاری کے لئے پیش کرتے ہیں، راجہ پہلے خود چاول کھاتا ہے اور پھر ... ہر شخص باری باری سے آتا ہے اور تھوڑا سا چاول لے کر کھا لیتا ہے۔ اس کے بعد ... والوں پر لازم ہو جاتا ہے کہ اگر راجہ مر جائے یا قتل کر دیا جائے تو وہ راجہ کی موت والے ہی ... آگ میں جلا دیں۔

قزوینی:

...... کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے راجہ جب کسی دشمن راجہ کو دھوکہ دیکر مارنا چاہتے ہیں تو ... بچیاں منتخب کر لیتے ہیں اور ان کو پالنوں میں ایک مدت تک زہریلے پودے بس (بیش) پر سلاتے ... پھر کچھ عرصہ تک ان کے بستروں اور کچھ عرصہ تک کپڑوں میں یہ زہریلا پودا رکھا جاتا ہے، اس کے ... دودھ کے ساتھ ان کو پلایا جاتا ہے، ان میں سے جب کوئی لڑکی سیانی ہو کر زہر کھاتی ہے تو اس کو ... نقصان نہیں پہنچتا، ایسی لڑکی کو غدار راجہ تحفے تحائف کے ساتھ اس راجہ کے بھیجدیتے ہیں جسے ... سے مارنا چاہتے ہیں۔ اور جب وہ اس لڑکی سے ہم بستر ہوتا ہے تو لڑکی کے جسم کا زہر اس کے خون میں ... سرایت کر جاتا ہے اور وہ مر جاتا ہے۔

ہندوستانی ریاستیں اور شہر
کشمیر

ابودلف:

... البلاد ص۲۴ وعجائب المخلوقات حاشیہ حیات حیوان الکبری دمیری ۲/ ۵۲ ۔ ...معجم البلدان ۲/ ...

قاقلی (جاقلی) سے چل کر میں کشمیر آیا جو بڑا اور عظیم الشان شہر ہے، ایک فصیل میں واقع ہے جس کے گرد خندق ہے، فصیل اور خندق دونوں بڑی مہارت سے بنائے گئے ہیں، کشمیر شہر چین کی راجدھانی سے رقبہ میں آدھا ہے، یہاں کا راجہ بلایا (کلہ) کے راجہ سے زیادہ بڑا ہے اور (چینی حکومت کا) زیادہ فرمانبردار۔ یہاں کے باشندے مہینہ کے ابتدائی دنوں میں نیز چاند اور سورج کے اوج پر پہونچنے کے وقت مختلف تہوار مناتے ہیں، چینی لوہے کی ایک عمارت میں جس پر موسم کا اثر نہیں ہوتا، کشمیریوں کی ایک رسم ہے، وہ ثریا کی تعظیم کرتے ہیں، گیہوں کا آٹا کھاتے ہیں، مچھلی بھی لیکن انڈا نہیں کھاتے نہ جانور ذبح کرتے ہیں۔

مسعودی[۲]:

کشمیر کے بادشاہ کا لقب رائے (رائی) ہے، اسی لقب سے کشمیر کے سارے راجہ یاد کئے جاتے ہیں، کشمیر سرزمین سندھ کی پہاڑی سلطنتوں میں سے ایک باعظمت اور محفوظ و مستحکم سلطنت ہے جس کے شہروں اور جاگیروں کی تعداد ساٹھ سے ستر ہزار کے قریب ہے۔ رائے کی قلمرو میں داخل ہونے کا صرف ایک راستہ ہے جس پر دروازہ لگا ہوا ہے، وجہ یہ ہے کہ اس کی سلطنت اونچے اونچے ناقابلِ گزر پہاڑوں میں واقع ہے جن کو چڑھ کر پار کرنے سے انسان اور حیوان دونوں قاصر ہیں، پرندوں ہی کی ان پہاڑوں تک رسائی ہوتی ہے، جہاں پہاڑ نہیں وہاں دشوار گذار گھاٹیاں، جنگل اور جھاڑیاں ہیں اور ایسے تیز و تند دریا جو پار نہیں کئے جاسکتے، اس ملک کے قدرتی استحکام اور ناقابلِ گذر ہونے کے بارے میں ہم نے جو کچھ لکھا ہے وہ خراسان اور دوسرے ملکوں میں بھی مشہور ہے، اس معاملہ میں کشمیر دنیا کے عجائبات میں سے ہے

[۱] اس نام کی کوئی جگہ عربی مراجع میں نہیں ملی، غالباً قاقلی (قاقلہ، قافلا) کی تصحیف ہے۔ عجائب الہند اور نزہۃ المشتاق ادریسی میں کئی جگہ یہ نام آیا ہے لیکن اس کی جائے وقوع کا تعین ان دونوں میں سے کسی ایک نے نہیں کیا۔ عجائب الہند سے ظاہر ہوتا ہے کہ قاقلی برما کے دریائے اراودی کے ڈیلٹا میں کوئی بڑا تجارتی مرکز تھا، اس کتاب کے فرانسیسی ایڈیٹر کے نقشہ میں قاقلی کی وہیں نشاندہی کی گئی اور ادریسی کے نقشہ میں اسے شمالی برما میں دکھایا گیا ہے۔ عجائب الہند کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ قاقلی کسی سمندری یا دریائی خلیج پر واقع تھا اور قاقلی کے ضمن میں جو واقعہ پیش کیا گیا ہے اس سے اس کے اراودی کے ڈیلٹا میں واقع ہونے کی تائید ہوتی ہے۔ [۲] افلاک کا سب سے اونچا نقطہ۔

Marfat.com

...ی علاقے ٹھنڈے:

ہندوستان کے کچھ علاقے ٹھنڈے ہیں اور کچھ گرم، ٹھنڈے علاقوں میں سب سے پہلا کشمیر ہے، یہ ... متعدد مقاموں پر مشتمل ہے، ہر صدر مقام کے مقررہ حدود اور شہر ہیں اور ہر شہر کی عملداری میں ... اور مزروعہ علاقے پائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ کشمیر میں بہت سے پہاڑ، گھاٹیاں اور جنگل ... ہیں ان سب کے مالکانہ حقوق وہاں کے راجہ کو حاصل ہیں، رعایا کی حیثیت اس کے مزدوروں اور ... کاشت کاروں کی سی ہے، باخبر لوگ بتلاتے ہیں کہ ملک میں شراب فروشوں کی دکانوں پر ساٹھ ہزار کشمیری لڑکیاں ... ساقی کا رول انجام دیتی ہیں، باشندے برہمن ہیں اور لمبے لمبے بال رکھتے ہیں، ان کا رنگ سرد ہوا کے باعث بالعموم گورا ہوتا ہے، نجوم، طب، جادو اور شعبدہ بازی سے واقف ہیں۔

کشمیر کے مشرق میں ختن، تبت اور چین کے ملک ہیں، جنوب میں سلطنت کور، شمال میں بلورلوب اور وخان، مغرب میں کابل اور غزنہ۔ ملک میں دریا، قدرتی چشمے، نہریں اور کنویں ہیں، بھانت بھانت کے چوپائے اور پرندے مختلف اقسام کے کھانے اور پھل بھی پائے جاتے ہیں۔

بیرونی:

کشمیر ایک بڑی سرزمین ہے جسے ہر طرف سے اونچے اونچے اور ناقابلِ عبور پہاڑ گھیرے ہوتے ہیں، اس کا مشرقی اور جنوبی حصہ ہندوؤں کے زیرِ نگیں ہے اور غربی حصہ پر سرحد بدخشاں تک متعدد بادشاہ حکومت کرتے ہیں جن میں سب سے قریب بلورشاہ ہے پھر شکنان شاہ اور وخان شاہ۔ کشمیر کا شمالی اور کچھ مشرقی حصہ ختن اور تبت کے ترک سلاطین کے قبضہ میں ہے۔ درۂ بھوبنیشر سے براہِ تبت کشمیر تک ... تک پندرہ سو میل (تین سو فرسخ) کا فاصلہ ہے۔

... الہند والتاریخ، (پیرس ۱۹۰۷ء) ۴/۶۲ - ۳ کتاب الہند ۱۰۱ - ۳ بلورشکنان اور وخان پہاڑی ... کے حکمراں کے نام ہیں - ۵ نیپال کے مضافات میں تبت کی جنوبی سرحد پر ایک مشہور وادی - اس کے ... میں بیرونی لکھتا ہے: وبھوتیشر اول حد التبت وفیہ تتغیر اللغۃ والزی والصورۃ۔ کتاب الہند ص ۹۸ - ... فرسخ تقریباً پانچ میل کے بقدر تھا۔

الہند کی افغانی اور نظر بندی

Marfat.com

کشمیر کے لوگ پیدل چلتے ہیں کیونکہ ان کے پاس نہ تو ہاتھی ہیں، نہ سواری کے جانور، معزز کشمیری (کٹوت) یعنی تخت پر سوار ہوتے ہیں، جسے نوکر چاکر کندھوں پر اٹھا کر چلتے ہیں، کشمیر کے حاکم اپنے علاقوں کو محفوظ رکھنے اور اس میں داخل ہونے والے راستوں اور دروں کو بند رکھنے کی طرف خاص دھیان دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان سے ملنا جلنا دشوار ہو گیا ہے، گذشتہ زمانہ میں اکا دکا پردیسی اور بالخصوص یہودی مذہب کے لوگ کشمیر پہونچ جایا کرتے تھے لیکن اب وہاں کی حکومت دوسرے تو در کنار کسی ان جانے ہندوستانی تک کو داخل نہیں ہونے دیتی۔

کشمیر میں داخل ہونیکا سب سے مشہور راستہ ببرہان گاؤں سے ہو کر گذرتا ہے، یہ گاؤں سندھ اور جہلم دریاؤں کے درمیان نصف راہ پر واقع ہے، یہاں سے اس پل تک جو دریائے کُناری[1] اور مہوی کے سنگم پر ہے، تقریباً چالیس میل (آٹھ فرسخ) کی مسافت ہے اور اس پل سے اس گھاٹی کا مدخل جس سے دریائے جہلم ہو کر گذرتا ہے، پانچ دن کی راہ پر ہے، اس گھاٹی کے آخر میں دریا کے دونوں کناروں پر دوار نامی شہر ہے جہاں پہرہ فوج رہتی ہے، دوار کے بعد یہ دریا کھلی فضا سے ہوتا ہوا دو دن کی مسافت پر کشمیر کے دارالسلطنت اُدشتان[2] (سرینگر) پہنچتا ہے .... اس شہر کا رقبہ تقریباً بیس میل (چار فرسخ) ہے اور یہ جہلم دریا کے دونوں کناروں پر لمبائی میں پھیلا ہوا ہے، کنارے پلوں اور کشتیوں کے ذریعہ باہم مربوط ہیں۔ دریائے جہلم گنگا کی طرح ہرمکوٹ پہاڑوں سے نکلتا ہے، یہ پہاڑ بے انتہا ٹھنڈے ہیں جہاں انسان کا گذر نہیں ہوتا اور ان پر ہمیشہ برف جمی رہتی ہے جو کبھی گلتی نہیں۔ ان پہاڑوں کے عقب میں مہاچین یعنی بڑے چین کا علاقہ ہے۔

جب جہلم دریا پہاڑوں سے برآمد ہو کر دو دن کی مسافت پر شہر ادشتان (سری نگر) کے وسط سے نکلتا ہے تو تقریباً بیس میل (چار فرسخ) دور ایک جھیل میں جس کا طول و عرض تقریباً پانچ پانچ میل (ایک ایک فرسخ) ہے، داخل ہوتا ہے، کشمیریوں کے کھیت اسی جھیل کے کنارے واقع ہیں، یہاں سے

---

[1] بقول حودبولا (ص۵۴) کناری سے کنہار ندی اور مہوی سے کشن گنگا مراد ہے۔

[2] سنسکرت لفظ اُدھستھان (بڑا شہر) کی تعریب۔ کننگھم ص ۱۰۷

Marfat.com

(موجودہ لاہول) سے گذرتا ہے اور پھر گھاٹی سے ہو کر بہنے لگتا ہے۔

کشمیر ایک شہر ہے جو ہندوستانی ریاستوں کے وسط اور ایک ترک قوم کے پڑوس میں واقع ہے، ہندوؤں اور ترکوں کے درمیان شادی بیاہ کے رشتے استوار ہوتے جن کے زیر اثر ایک حسین قوم وجود میں آگئی کشمیری عورتیں اپنے جمال اور رعنائی کے لئے ضرب المثل بن گئی ہیں، وہ نہایت خوش قامت اور خوبصورت ہوتی ہیں، ان کے بال موٹے اور خوب لمبے ہوتے ہیں، کشمیری کنیز ہزار روپے (دو سو دینار) سے بھی زیادہ میں آتی ہے۔

قنوج

ابوزید سیرافی[۲]:

ہندوؤں کا ایک عبادت گذار اور عالم طبقہ ہے جسے برہمن کہتے ہیں، ایک طبقہ شعرا کا ہے جو دربار سے وابستہ ہوتے ہیں، ایک طبقہ جوتشیوں کا ہے، ایک فلاسفہ کا ایک کاہنوں اور ایک کوّں نیز دوسرے پرندوں کی اڑان سے فال لینے والوں کا، ملک میں جادوگر بھی پائے جاتے ہیں اور وہم کرشمے اور عجیب عجیب کرتب دکھانے والے بھی، یہ سارے طبقے خاص طور پر قنوج میں موجود ہیں۔

مقدسی[۳]:

قنوج بڑا صدر مقام ہے، اس کی فصیل کے باہر ایک اور شہر ہے۔ یہاں گوشت خوب ہوتا ہے پانی فراواں ہے، اچھا اور صحت بخش، شہر کو ہر طرف سے باغ گھیرے ہوئے ہیں، کیلا ارزاں ہے، لوگ گورے ہیں اور خوش رو، فراخ شہر ہے اور تجارت کی نفع بخش منڈی، عام طور پر ... ہے آٹے کی قلت ہے لیکن مسلمان زیادہ تر گیہوں کی روٹی کھاتے ہیں، لوگ نہ ہند بلکہ

... لیگ ۱۸۶۹ء) ۴/۱۰۳ ۲ تکملۃ سلسلۃ التواریخ ۲/۱۲۷

۳ ... اقالیم صفحہ ۴۸۰، ۴۸۵۔

ہیں، مکانات حقیر ہیں، آگ بہت لگتی ہے، گرمی سخت پڑتی ہے، شہر پہاڑ سے تیرہ چودہ میل دو
جامع مسجد بیرونی آبادی (ربض) میں واقع ہے، دریا (کالی ندی) شہر سے ہوکر گذرتا ہے، شہر میں
اکابر اور اعیان موجود ہیں۔ قنوج اور ویہند (اٹک) پر ہندوؤں کا غلبہ ہے لیکن مسلمانوں کے
مفادات اور معاملات کی نگرانی ان کے ہم مذہبوں کے سپرد ہے۔

ویہند

مقدسی[1]:

جلیل القدر صدر مقام ہے، منصورہ سندھ سے زیادہ بڑا، یہاں بہت سے باغ ہیں خوش آئند
اور صاف ستھری جگہ ہے، ایک چورس میدان میں واقع ہے، پانی سے بھرپور دریا یہاں سے ہوکر گذرتا
ہے، بارش خوب ہوتی ہے، مختلف آب و ہوا کے عمدہ پھل پائے جاتے ہیں، شہر کے گرد اخروٹ اور بادام
(سرد آب و ہوا) کے گنجان باغ ہیں، کیلے اور کھجور (گرم آب و ہوا) کی بھی بہتات ہے، ہر قسم کی نعمتیں مہیا ہیں
بھاؤ سستے ہیں، تین من (قریب ڈھائی سیر) شہد آٹھ آنے (ایک درہم) میں، روٹی اور دودھ کی ارزانی
کچھ نہ پوچھو، موذی جانور (مچھر، کھٹمل، پسو) بالکل نہیں، باشندے جسمانی نقائص (کوڑھ اور اندھے پن
وغیرہ) سے محفوظ ہیں، بس خرابی یہ ہے کہ یہاں کی ہوا مرطوب ہے اور گرمی زیادہ پڑتی ہے، مکان پھونس
اور لکڑی کے ہیں، بعض اوقات سرکنڈے کے گھروں میں آگ لگ جاتی ہے، اگر یہ خرابیاں نہ ہوتیں
ویہند فارس کے فسا اور شاپور کا ہم پلہ ہوتا۔

---

[1] احسن التقاسیم (لائڈن ۱۹۰۶ء) ص ۴۷۹ - ۴۸۰۔ [2] گندھارا یں کابل کے برہمن
کا پایۂ تخت، وَیہند کا دوسرا نام اُوہند تھا، آج کل اُند کہلاتا ہے، پشاور کے مشرق میں اٹک سے
میل اوپر دریائے سندھ کے مغربی کنارے واقع ہے، مقدسی کے دورہ کے وقت ویہند اور آس
کے علاقہ پر آنند پال (۱۰۰۱ - ۱۰۱۳ء) کی حکومت تھی۔ شمالی ہند کے ہندو شاہی گھرانوں کی
از ہیم چندر رائے ۸۰/۱ و ۸۷ و کننگھم ص ۶۱ و ۱۷۸۔ [3] حیدرآباد سندھ سے تقریباً پچاس میل
مغرب میں سندھ کا عربی دارالسلطنت۔ [4] سندھ اور کابل دریا۔

Marfat.com

ملتان

ابن رستہ :

ملتان وہ شہر ہے جہاں دریائے مہران (سندھ) سے ایک شاخ نکلتی ہے، مہران دجلہ سے ملتا ہے لیکن اس سے زیادہ بڑا دریا ہے، ملتان میں ایک خاندان برسراقتدار ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ سامہ بن لوئی (قریش) کی نسل سے ہے، اس خاندان کا نام بنو منبہ ہے اور اسی کی ملتان پر حکومت ہے یہ عباسی خلیفہ کے نام پر خطبہ پڑھتے ہیں۔ ملتان کی قلمرو، منصورہ کی قلمرو سے ملحق ہے۔ ملتان میں ایک مورتی ہے جس کی آمدنی بہت ہے۔ بنو منبہ کی حکومت اور دولت کا دار و مدار اسی مورتی کی آمدنی پر ہے۔ میرے ثقہ رپورٹر کا بیان ہے جو اس علاقہ کا دورہ کر چکا تھا اور وہاں کافی عرصہ مقیم رہا تھا کہ مورتی کی آمدنی حد شمار سے باہر ہے۔ کبھی ہندوستان کے راجہ بنو منبہ کو زک دینے کے لئے ملتان پر فوجیں لیکر چڑھ آتے ہیں اور بنو منبہ سے لڑائی ہوتی ہے تو وہ اپنی غیر معمولی دولت مندی اور طاقت کے بل بوتے پر بیرونی حملآوروں کو شکست دے دیتے ہیں۔

مسعودی :

جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ملتان کا حاکم سامہ بن لوئی (قریش) کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے وہ طاقتور بادشاہ ہے اور اس کے متعدد لشکر ہیں۔ ملتان ایک بڑی اسلامی سرحد ہے اور اس کی عملداری میں شمار کردہ دیہاتوں اور جاگیروں کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں ملتان میں اسی نام کا ایک مشہور بت ہے، اس کی زیارت کے لئے ہندوستان اور سندھ کے دور افتادہ گوشوں سے لوگ نذرانے، روپیہ پیسہ، جواہرات، صندل اور مختلف قسم کے عطر اور سلگنے والی خوشبودار اشیاء کر آتے ہیں اور ہزاروں آدمی اس کی یاترا کرتے ہیں۔ حاکم ملتان کی بیشتر آمدنی

الاعلاق النفیسہ ص ۱۳۵-۱۳۶ ۔ تحقیقی رائے کے مطابق ملتان دریائے راوی کی ایک شاخ کے کنارے آباد تھا، دریا کی رگذر بدلنے کے باعث سوکھ گئی تھی ۔

مروج الذہب (مطبوعہ ماشیہ کامل) ۲۴۴-۲۴۳/۱ ۔

Marfat.com

اس خالص قماری[1] صندل سے ہوتی ہے جو مورتی کے لئے نذرانے میں لایا جاتا ہے، اس صندل کا ایک آدھ نس پانچسو روپے (سو دینار) میں آتا ہے اور اس پر جب مہر لگائی جاتی ہے تو وہ موم کی طرح نشان قبول کر لیتا ہے، قماری صندل کے علاوہ حاکم ملتان کی آمدنی کا ذریعہ وہ بہت سادوسرا عجیب وغریب سامان ہے جو مورتی پر چڑھانے کے لئے لایا جاتا ہے۔

جب پڑوس کے ہندو راجہ ملتان پر یورش کرتے ہیں اور مسلمان ان کے مقابلہ میں کمزور پڑ جاتے ہیں تو حاکم ملتان حملہ آور راجاؤں کو بت توڑنے اور اس کی آنکھیں پھوڑنے کی دھمکی دیتا ہے جس کے زیر اثر وہ واپس چلے جاتے ہیں۔

میں سنہ ۹۱۲ء کے کچھ بعد ملتان کے علاقہ میں آیا، اس وقت ملتان میں ابوالدلہاث[2] منبہ بن اسد قرشی کی حکومت تھی۔ اسی زمانہ میں میں نے منصورہ کا دورہ کیا، وہاں ابو منذر[3] عمر بن عبداللہ بن عمر

---

[1] قماری منسوب بہ قمار موجودہ کمبوڈیا۔ [2] دلہاث بکسر الدال شیر کو کہتے ہیں۔ [3] خلیفہ متوکل باللہ عباسی یعنی نویں صدی کے ربع ثالث تک سندھ میں کوئی منظم اور مستحکم حکومت نہیں تھی، عرب قسمت آزما وقتاً فوقتاً عراق و خراسان سے ناکام ہو کر یہاں آتے اور مقامی عربوں کی مدد سے حکومت پر قابض ہو کر پڑوس کے ہندو راجاؤں پر ترکتازیاں کرتے اور کچھ عرصہ بعد اپنے عرب حریفوں کے ہاتھوں یا تو مارے جاتے یا کسی دوسری جگہ بھاگ جاتے تھے۔ خلیفہ منصور کے بعد یعنی سنہ ۱۴۱ھ سے یہاں کی سیاست پر وہ قبائلی عصبیت غالب آگئی جو اسپین، خراسان اور خلافت کے دوسرے دور افتادہ صوبوں میں بلا بن کر اٹھی تھی یعنی سندھ شمالی (عدنانی) اور جنوبی (قحطانی) عربوں کی ہوس ملک گیری اور اقتدار پسندی کا اکھاڑہ بن گیا، ان میں جس گروہ کی بن آتی وہ اور اس کے لیڈر یہاں کے حاکم ہو جاتے لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں جب دوسرا گروہ سازش اور ریشہ دوانیوں کے ذریعہ قوت بڑھا لیتا تو برسر اقتدار گروہ کو نیچا دکھا کر حکومت اور اس کے منافع پر خود قابض ہو جاتا، قبائلی تنزع کے اسی ماحول میں ایک شخص عمر بن عبدالعزیز پیدا ہوا جو رسول اللہ کے قبیلہ قریش سے تعلق رکھتا تھا، اس نے حکمت عملی اور رواداری کی پالیسی پر عمل کر کے سندھ پر قبضہ جما لیا اور سنہ ۲۴۰ھ میں خلیفہ عباسی متوکل کو لکھا کہ میرے سوا اس ملک میں نہ تو کسی کی حکومت چل سکتی ہے اور نہ یہاں کوئی نظم و ضبط قائم رکھنے پر قادر ہو سکتا ہے لہذا مجھے سندھ کا والی تسلیم کر لیجئے، میں آپ کا وفادار رہوں گا اور خطبہ بھی آپ کے نام پر پڑھونگا، متوکل نے سندھ کی بدنظمی اور وہاں کے حاکموں کے متزلزل وفاداری کے پیش نظر عمر بن عبدالعزیز کو سندھ کا والی تسلیم کر لیا۔ متوکل کی وفات پر یعنی سنہ ۲۴۷ھ میں عمر خود مختار ہو گیا اور اس کا خاندان کوئی ڈیڑھ سو برس تک

* [illegible]

Marfat.com

... ابن ... حکمران تھا منصورہ میں ہی نے سلطان منصورہ کے وزیر زیاد، اس کے دو لڑکوں
... نامی معزز اور با اقتدار رئیس کو بھی دیکھا، یہاں علی حیدر کے خاندان کے بہت سے
... عمر بن علی (بن ابی طالب) اور محمد بن علی (بن عبداللہ بن عباس) کا بھی کافی کنبہ یہاں
ہے ۔

اصطخری :

ملتان رقبہ میں منصورہ سے تقریباً آدھا ہے، اسے فرج بیت الذہب (سونے والے کمرہ کی سرحد) بھی
کہتے ہیں .... یہاں کئی مضبوط و مستحکم قلعے ہیں، خوشحال شہر ہے لیکن منصورہ اس سے زیادہ آباد اور
وسائل سے بھرپور ہے، ملتان کو فرج بیت الذہب اس لئے کہتے ہیں کہ اوائل اسلام میں جب وہ فتح ہوا
تو مسلمان حملہ آوروں کے پاس پیسہ اور خوراک کا توڑ پڑ گیا لیکن (جب وہ شہر میں داخل ہوئے تو) ان کو
... بڑی مقدار میں سونا ملا جس سے وہ خوشحال ہو گئے۔ ملتان سے کوئی ڈیڑھ دو میل باہر (مشرق میں)
بہت سی عمارتیں ہیں جن کو جندرور (جندراور) کہتے ہیں۔ یہاں حاکم ملتان کی چھاؤنی اور قیام گاہ
ہے، وہ صرف جمعہ کے دن ہاتھی پر سوار ہو کر نماز کے لئے ملتان آتا ہے۔ وہ سامہ بن لوی کے خاندان کا
ایک قریشی امیر ہے، اس نے ملتان پر قبضہ کر لیا ہے، وہ سلطان منصورہ کا ماتحت نہیں ہے لیکن خطبہ
خلیفہ بغداد کے نام پر پڑھتا ہے ۔

مقدسی :

ملتان رقبہ میں منصورہ سندھ کے برابر ہے لیکن اس کی آبادی منصورہ سے کم ہے، پھل زیادہ نہیں
... چیزیں سستی ہیں، تیس من (قریب پچیس سیر) روٹی آٹھ آنے (ایک درہم) میں مل جاتی ہے، مصری
... آٹھ آنے کی تین من (قریب ڈھائی سیر)، ملتان خوشنما شہر ہے مکانات سیراف[۳] کی طرز کے
... منزلہ، یہاں جسم فروشی نہیں ہوتی، نہ شراب پی جاتی ہے، جو ایسا کرتا پکڑا جائے

... الممالک ص ۱۷۳

... ص ۴۸۰ - ۴۸۱ ۔ [۳] خلیج فارس میں جنوبی فارس کا مشہور تجارتی بندرگاہ۔

Marfat.com

اس کو قتل کر دیا جاتا ہے یا حد[1] لگائی جاتی ہے، دکاندار نہ تو جھوٹ بولتے ہیں، نہ ڈنڈی مارتے ہیں، نہ کم ناپتے ہیں، ضرورت اور آرام کی چیزیں فراواں ہیں، تجارت فروغ پر ہے، خوشحالی کے آثار نمایاں ہیں، پانی سے بھرپور ایک نہر کا پانی استعمال ہوتا ہے، حکمران انصاف پسند ہیں، بازاروں میں بنی سنوری عورتیں نظر نہیں آتیں، نہ کوئی مرد کسی عورت سے برملا باتیں کرتا دیکھا جاتا ہے، پانی شیریں ہے اور زندگی پر لطف باشندے جو بیشتر عرب ہیں پردیسیوں کی آؤ بھگت کرتے ہیں، خوش لباس، شائستہ اور بامروت ہیں، یہاں کی فارسی (اتنی صاف ہے کہ) سمجھ میں آتی ہے، لنگڑے لولے اور کوڑھی بھی نہیں۔ البتہ شہر گندا ہے جگہ جگہ پانی کی نکاسی نہ ہونے کے باعث دلدل رہتی ہے، مکانات تنگ ہیں، ہوا گرم و خشک، باشندوں کا رنگ سانولا اور کالا ہے۔

ادریسی[2]:

ملتان ایک بڑا اور آباد شہر ہے، اس کے گرد ایک مضبوط فصیل ہے جس میں چار دروازے ہیں اور فصیل کے چاروں طرف خندق ہے، اسباب آرام و آسائش فراواں ہیں، اشیاء سستی اور باشندے مالدار ہیں۔

ملتان کو فرج (سرحد) بیت الذہب کہتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ محمد[3] بن یوسف برادر حجاج بن یوسف کو (فتح کرنے کے بعد) ملتان میں چالیس بہار[4] سونا ملا تھا، ایک بہار تین سو تینتیس من

---

[1] سنگسار بصورت زنا، اسی کوڑے بصورت شراب نوشی۔ [2] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۵-۱۱۶

[3] فاتح سندھ کا نام محمد بن یوسف نہیں بلکہ محمد بن قاسم تھا اور یہ حجاج کا داماد اور چچازاد بھائی تھا۔ ادریسی کی یہ تصریح ابن خرداذبہ سے ماخوذ ہے جس نے تاریخی غلطی کی ہے۔ دیکھو المسالک والممالک ص۵۶۔ [4] بضم الباء سنسکرت بھار کی تعریب ہے، بھار بوجھ کو کہتے ہیں، بھار آج بھی استعمال ہوتا ہے: بیرونی نے (کتاب الہند ص۸۲) لکھا ہے کہ بانجر ہندو ایک جماعت کی رائے میں بھار کا اطلاق اتنے بوجھ پر ہوتا تھا جو ایک بیل اٹھا لے جائے۔ عربوں نے بہار کے مختلف وزن بتائے تین سو، تین سو تینتیس، چار سو، چھ سو، ایک ہزار رطل، ان میں تین سو اور تین سو تینتیس والے قول ہندوستانی سیاق میں زیادہ مستند معلوم ہوتے ہیں، ایک مکی رطل تقریباً ساڑھے تیرہ چھٹانک کے لگ بھگ تھا اور اس حساب سے ۳۳۳ وزن لگ بھگ آٹھ من ہوا اور چالیس بہار تین سو بیس من۔

... یہ سارا سونا ایک گھر (بیت) سے برآمد ہوا تھا اس مناسبت سے ملتان کا ... پڑ گیا۔

... میں ایک چھوٹے دریا کا پانی آتا ہے جس پر پن چکیاں لگی ہوئی ہیں اور جس کے آس پاس بہت ... یہ دریا مہران (سندھ) سے مل جاتا ہے۔ ملتان سے جندور جہاں کئی محل بنے ہوتے ہیں ... ہے یہ محل مضبوط ہیں اور خوب اونچے، ان کے بیچ سے ہوکر پانی کے بہت سے بہے بہتے ہیں ... کا حاکم موسم بہار اور خوشی کے موقعوں پر ملتان اکثر رہتا ہے۔ ابن حوقل (حوقلی) کا بیان ... کے زمانہ میں علاقہ کا حاکم جندور کے محلوں سے ہاتھی پر سوار ہوکر ہر جمعہ کے دن ملتان آیا کرتا تھا ... یہ رسم اس کے آباؤ اجداد کے زمانہ سے چلی آرہی ہے۔

ملتان کے اکثر باشندے مسلمان ہیں، یہاں اسلام کا غلبہ ہے اور حاکم بھی مسلمان ہے۔

مقدسی[1]:

سندھ

مملکت سندھ کو ہم نے پانچ صوبوں میں تقسیم کیا ہے اور اس کے ساتھ مکران کا اضافہ کردیا ہے کیونکہ ... سندھ سے متصل ہے اور اس کی سرحد سندھ سے ملتی ہے، پہلا صوبہ کرمان کی طرف سے مکران ہے، ... کے بعد طوران (قلات بلپیٹو اور ضلع کوئٹہ) پھر سندھ، اس کے بعد ویہند (شمال مغربی پنجاب یا ... را) پھر قنوج اور آخر میں ملتان[2]۔

... التقاسیم ص ۴۷، ۴۸۴، ۴۸۲، ۴۸۱، ۴۸۲-۴۸۲۔ [2] اسلامی قبضہ سے پہلے سندھ کا اطلاق ایک لمبی چوڑی ... تھا جس میں موجودہ سندھ کے علاوہ طوران نیز مکران کے صوبے شامل تھے، وجہ یہ تھی کہ اس سارے علاقہ پر سندھ ... کی حکومت تھی، پہلی صدی ہجری کے ربع آخر میں اسلامی قبضہ کے بعد بھی سندھ کا اطلاق ان تینوں صوبوں ... مکران) پر ہوتا رہا، اسی لئے عرب جغرافیہ نویس سندھ میں طوران اور مکران کو شامل کرتے ہیں، مقدسی نے ... کے علاوہ اس نے سندھ کے دائرہ میں دو اور ریاستیں، قنوج اور ویہند (گندھارا) بھی داخل کرلی ... اور ان پر وہ ہندو راجہ حکمران تھے، اس بے قاعدگی کی توجیہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان دونوں ... سندھ سے تھیں اور یہاں مسلمانوں کی ایک تاجر اقلیت موجود تھی۔

Marfat.com

مملکت سندھ تجارت کا اہم مرکز ہے، یہاں سونا، جڑی بوٹیاں، آلات، دوائیں، مصری دھا
چاول، کیلا، کھجور اور چھوارا بہت ہوتا ہے، عجائبات بھی کثرت سے ہیں، چیزیں سستی، دولت فراوا
ہے، عدل وانصاف اور سیاسی خوش تدبیری پائی جاتی ہے، یہاں کچھ خاص اشیا کی بھی پیداوا
ہوتی ہے، تجارت پر منفعت ہے، بازاروں میں طرح طرح کا سامان بکتا ہے، یہاں بہت سے مفا
پائے جاتے ہیں، تجارت کی بڑی بڑی منڈیاں ہیں اور مختلف قسم کی صنعتیں فروغ پر ہیں۔ اس سرز
میں خوشحال و باعظمت پایۂ تخت (منصورہ) اور دوسرے اچھے صدر مقام ہیں۔ یہاں سلامتی
عافیت ہے اور لوگ دیانتدار ہیں۔ (جنوب میں) سمندر اس سے متصل ہے اور ایک شاندار در
(مہران) اس مملکت سے ہوکر گذرتا ہے، سندھ کے کافی بڑے حصے میں میدان ہیں کھیتی زیادہ تر با
سے ہوتی ہے، یہاں کی ذمی رعایا ہندو ہے، علما کم ہیں خشکی اور سمندر کے پرخطر، پرکوفت اور پر
صعوبت سفر کے بعد یہاں رسائی ہوتی ہے۔

.... مکران میں زیادہ تر خانہ بدوش آباد ہیں کھیتی باڑی بارش کے رحم وکرم پر ہے، عراق
بطائح کی طرح یہاں بھی زیر آب نشیبی علاقے پائے جاتے ہیں، یہاں کے خانہ بدوش (بلوچ و قفص) فا
کے کردوں سے ملتے جلتے ہیں، مکران میں جاٹوں کی بھی بڑی آبادی ہے، یہ لوگ جھونپڑیوں میں رہتے
مچھلی اور آبی جانوران کی خوراک ہیں۔

مکران کا ایک خود مختار متواضع اور منصف والی ہے، اس جیسے عادل بادشاہ کہیں دیکھے
نہیں آتے، منصورہ میں خاندان قریش کا ایک فرمانروا ہے، یہاں کے حاکم بغداد کے عباسی خلیف
نام پر خطبہ پڑھتے ہیں۔ عضد الدولہ بُویہی سلطان کے نام پر بھی سندھی فرماں روا خطبہ پڑھ چکے
میں جب شیراز میں تھا تو ان کا ایک سفیر عضد الدولہ کے لڑکے سے ملنے آیا تھا، ملتان کے حکمران ا
عقائد کے حامل ہیں اور مصر کے فاطمی خلیفہ کے نام پر خطبہ پڑھتے ہیں، مصر کے اسماعیلی خلیفہ کی طر
سے یہاں والی مقرر کیا جاتا ہے، ملتان کے حاکموں کے سفیر اور تحفے تحائف برابر مصر جاتے رہتے ہ
کا حاکم طاقتور اور انصاف پسند ہے، قنوج اور ویہند (گندھارا) میں ہندوؤں کا راج

Marfat.com

... ملات ... کے یہاں مسلمان ناظم امور کرتے ہیں ۔

... میں چیز ... لیمو (لیموں) یہ خوبانی (مشمش) کی طرح ایک بے حد ترش ... آڑو (خوخ) سے مشابہ ہوتا ہے، اسے انبج (آم) کہتے ہیں اور یہ لذیذ ہوتا ہے، ... کوہان والا اونٹ جو فالج کہلاتا ہے اور وسطی ایشیا نیز خراسان میں نظر آتا ہے، ... اسی کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے، فالج اونٹ بخاتی سے زیادہ بڑا ہوتا ہے اور ... ان ہوتے ہیں ۔ فالج (اتنا مہنگا اور کمیاب ہوتا ہے کہ اس) کو بادشاہ ہی رکھتے اور استعمال ... اس مملکت کی ایک اور مخصوص چیز (یہاں کے چرم اتے عمدہ) کمایتی[1] جوتے ہیں ۔

طوران سے مصری (فانیذ) برآمد ہوتی ہے، یہ ماسکان (مکران) کی مصری سے زیادہ اچھی ہوتی ... سندان سے بڑی مقدار میں چاول اور کپڑا باہر بھیجا جاتا ہے، ساری مملکت میں قہستان ... سان) کی وضع کے فرش فروش، دریاں اور اسی قبیل کی دوسری چیزیں بنائی جاتی ہیں نیز بڑی ... میں ناریل اور عمدہ کپڑا اور منصورہ سے کمایتی جوتے برآمد کئے جاتے ہیں، ان کے علاوہ ہاتھی ... بھیا سامان اور مفید جڑی بوٹیاں بھی ۔

طوران، ملتان بلکہ سارے سندھ اور ہندوستان کا من مکہ کے من کے مساوی ہے (یعنی ... ٹھ درہم، تقریباً ساڑھے تیرہ چھٹانک)۔ طوران میں ناپنے کا پیمانہ کیجی کہلاتا ہے، اس میں چالیس (رطل) گیہوں آتا ہے۔ کیجی آٹھ کیجی گیہوں ایک درہم (آٹھ آنے) یا ایک سے چار درہم میں مل جاتا ... ان کے پیمانہ کا نام رطل ہے، اس میں بارہ من (رطل) گیہوں آتا ہے ۔

سندھ کے سکے قہریات کہلاتے ہیں، ہر سکہ پانچ معیاری[2] درہموں کے برابر ہوتا ہے، اس کے

... کمایت، کمبایت یا کھمباوتی (کیمبے) کی تعریب ہے، گجرات کے اس مشہور تجارتی شہر ... میں بہت مقبول تھے ۔ [3] بمبئی کے شمال میں ایک قدیم تجارتی مرکز، بعد میں یہ سنجان ہو گیا ... ہوتا ہے ۔

... مثقال، ایک مثقال لگ بھگ ساڑھے چار ماشے ۔

علاوہ تاتاری (طاطریہ) درہم بھی رائج ہیں، ایک تاتاری درہم ½ معیاری درہم کے مساوی ہوتا ہے ملتان کے سکے فاطمی (مصری) درہموں کے طرز کے ہیں، یہاں غزنین کے قہری سکے بھی چلتے ہیں جو بن کے قُروض[1] سے ملتے جلتے ہیں۔

اس مملکت میں لمبے لمبے بال رکھنے کا رواج ہے، لوگ کرتے پہنتے ہیں اور کان چھدواتے ہیں جیسے ہندوؤں کا دستور ہے، تاجروں اور مشائخ کو چھوڑ کر باقی لوگ بالعموم تہبند باندھتے ہیں، چرمی موزے بہت ہی کم استعمال ہوتے ہیں۔ ملتان کے مسلمان تحنک[2] نہیں کرتے۔ مکرانی بدو ہوتے ہیں، ان کا رنگ سانولا ہوتا ہے، بولی وحشیانہ اور ناقابل فہم، لمبے لمبے بال رکھتے ہیں، کرتے پہنتے ہیں، ہندوؤں کی طرح کان چھدواتے ہیں، لباس، رنگ اور ہیئت میں مملکت کے بیشتر حصوں کا وہی حال ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔

اکثر باشندے اہلِ حدیث ہیں، قاضی ابو محمد منصوری کو میں نے داؤدی[3] اور اپنے مسلک کا امام پایا، درس دیتے ہیں اور کئی اچھی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ ملتان کے باشندے شیعہ ہیں، اذان میں حیعلہ[4] کرتے ہیں اور اقامت کا ہر بول دہراتے ہیں، تاہم کوئی بڑا شہر ایسا نہیں جہاں حنفی فقیہ موجود نہ ہوں۔ مملکت میں مالکی اور معتزلی بالکل نہیں اور نہ کہیں حنبلی مسلک پر عمل ہوتا ہے، لوگ صالح ہیں اور پاکباز، مذہبی کردار پسندیدہ ہے، غلو فی الدین اور کٹرپن سے محفوظ ہیں (مسلکی و مذہبی) جھگڑے فتنے بھی نہیں ہوتے۔

---

[1] قروض جمع قرض، یمن کا ایک سکہ جو چوتھائی یا تہائی دانق یعنی ڈیڑھ دو پیسے کے بقدر تھا۔ ایک تقریباً ڈیڑھ آنہ۔

[2] یعنی عمامہ کا پلہ ٹھوڑی کے نیچے نہیں ڈالتے جیسا کہ بعض وسطی ایشیا کے ملکوں میں دستور تھا۔

[3] منسوب بہ داؤد بن علی اصفہانی (۸۱۵ء - ۸۸۳ء / ۲۰۰ - ۲۷۰ھ) ان کے مسلک کی بنیاد قرآن و حدیث کی لفظی پر تھی، وہ اجتہاد کے مخالف تھے۔

[4] اذان میں حیّ علی الصلوٰۃ، حیّ علی الفلاح کے بعد حیّ علی خیر العمل کہنا۔

Marfat.com

...ستان، کرمان اور سجستان (افغانستان) کے درمیان ایک سرزمین ہے جسے سندھ کہتے ... عرب کی رائے ہے کہ سندھ اور ہند بوقیر بن یقطن بن حام بن نوح کی اولاد میں دو بھائی ... مکران کو بھی سندھ میں داخل کرتے ہیں، ان کی رائے میں سندھ پانچ صوبوں پر مشتمل ہے: ... سے پہلا صوبہ مکران، پھر طوران (قلات وکوئٹہ ڈویژن) پھر سندھ پھر ہند اور آخر ... سندھ کا پایہ تخت منصورہ ہے۔ سندھ کے دو شہر دیبل اور ٹھٹہ[1] (ٹھٹھ) ہیں اور یہ دونوں ... سندھ پر واقع ہیں۔ سندھ حجاج بن یوسف کے زمانہ میں فتح ہوا، یہاں کے فقہی مذاہب میں ... مذہب سب پر غالب ہے، سندھ میں ایک فقیہ ابوعباس[2] داؤدی مسلک کا پیرو گذرا ہے اس ... پر اس مذہب کی کتابیں لکھی تھیں، وہ منصورہ کا باشندہ تھا اور وہاں جج کے عہدہ پر ... تھا:

سندھ کے شہر

منصورہ

مسعودی:

...... ملتان سے منصورہ کا فاصلہ چھ سو میل (پچھتر سندھی فرسخ) ہے، جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ... فرسخ آٹھ میل کے بقدر ہوتا ہے، منصورہ کی طرف منسوب جائدادوں اور دیہاتوں ... لاکھ ہے جن میں کھیت، درخت اور مسلسل بستیاں ہیں، ان دیہاتوں میں مید نامی ... سندھی اقوام[5] کے درمیان کثرت سے لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں، یہ دوسری قومیں

... ١٥١/٩۔ [2] دیبل سے دو دن کی راہ پر سندھ کے مغربی کنارہ زیریں سندھ کا ایک ... احسن التقاسیم مقدسی میں ابوعباس کی جگہ ابومحمد کنیت قلمبند ہے۔ [4] مروج الذہب (حاشیہ ... ٢٢٥-٢٢٦۔ [5] ان سے غالباً سندھ کی جاٹ اور میدہ قومیں مراد ہیں جنہیں عرب مصنف ... سندھ کے یہ قومیں پارتھین نسل کی تھیں اور سات سو برس پہلے جیحون پار سے چلی ... ہیں۔ ڈکشنری ص٣٢٣-٣٢٥۔

سندھ کی حد سر ہو رہتی ہیں، سندھ کے سرحدی علاقوں میں ملتان اور اس کے زیر فرمان بہت سے د
اور شہر بھی داخل ہیں۔ شہر کا نام منصورہ اس لئے پڑا کہ اسے اُموی گورنر منصورؒ نے بنایا تھا۔
منصورہ کے سلطان کے پاس اسّی جنگی ہاتھی ہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں فوجی ضوابط کے مطا
ہر جنگی ہاتھی کے گرد پانچسو پیادہ فوج رہتی ہے اور وہ یکہ و تنہا ہزاروں گھوڑا فوج سے لڑتا ہے۔
میں نے حاکم منصورہ کے دو بڑے ہاتھی دیکھے جو سندھ و ہند کے درباروں میں بہادری اور ش
کے منہزم لشکر پر جراَت مندانہ حملوں کے لئے مشہور ہیں؛ ان میں سے ایک کا نام مُتَغَطرِس تھا اور دو
کا حیدرہ۔ متغطرس کے دلچسپ اور حیران کن قصے سندھ اور باہر کے ملکوں میں مشہور ہیں، ان میں سے
ایک قصہ یہ ہے کہ اس کے کسی مہاوت کا انتقال ہو گیا تو اسے اتنا دکھ ہوا کہ اس نے کئی دن تک کچھ کھایا
نہ پیا، آہیں بھرتا رہا اور اس کی آنکھوں سے برابر آنسوؤں کی جھڑی جاری رہی، دوسرا قصہ یہ ہے
کہ ایک دن وہ فیل خانہ سے نکلا اس کے پیچھے دوسرا ہاتھی حیدرہ تھا اور باقی اٹھتر ہاتھی دونوں کے
پیچھے تھے، راستہ میں مُتغطرس کا گذر منصورہ کی ایک تنگ سڑک سے ہوا تو ایک عورت بے خبری میں
اس کے سامنے سے نکلی، ہاتھی کو دیکھتے ہی اس کے ہوش اڑ گئے، وہ زمین پر چت گر پڑی اور بیچ سڑک
پر اس کے پھٹے پرانے کپڑوں کے ہٹنے سے اس کا جسم کھل گیا، یہ دیکھ کر مُتغطرس دوسرے ہاتھیوں کا را

ؔ مسعودی کی یہ رائے درست نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اس سے پہلے کے مورخ بلاذری اور یعقوبی دونوں لکھتے
کہ منصورہ دوسری صدی ہجری کے رُبع اوّل ہی فاتح سندھ محمد بن قاسم کے لڑکے عمرو نے بنوایا تھا، اس کی تعم
محرک یہ تھا کہ مغربی ہندوستان، کچھ اور گجرات کے جو شہر عربوں نے فتح کر لئے تھے وہ تقریباً سب کے
ہندو راجاؤں نے واپس لے لئے تھے اور خود سندھ ان کے حملوں کی زد میں آ گیا تھا، دشمن سے بچاؤ کے
عمرو نے دریائے سندھ اور اس کی شاخ سے بننے والے ایک محفوظ گوشہ میں منصورہ نامی قلعہ بند چھاؤنی تع
تھی، دیکھو فتوح البلدان (مصر) ص ۴۴۹ و تاریخ یعقوبی (بیروت) ۲/۳۲۴ -

ؔ ہمارے نسخہ میں متغرقلس ہے اور ایک دوسرے نسخہ میں متوقلس، یہ دونوں لفظ بے معنی ہیں اور ت
کی تصحیف، متغطرس شاہانہ انداز سے چلنے والے کو کہتے ہیں۔

... کھڑا ہو گیا، وہ سونڈ سے عورت کو اٹھنے کا اشارہ کرتا، دوپٹہ وغیرہ ہٹنے سے جسم کا جو ... تھا وہ اس نے ڈھک دیا، عورت کے ہوش ٹھکانے ہوتے تو وہ اٹھ کر چلی گئی۔ اب مستغرق ... پھر چل دیا اور باقی ہاتھی پیچھے پیچھے۔

...

... منصورہ لمبائی چوڑائی میں تقریباً ایک ایک میل ہے، دریائے مہران (سندھ) کی ایک خلیج اسے ... ہے، اس وجہ سے شہر ایک جزیرہ سا معلوم ہوتا ہے، باشندے مسلمان ہیں، حاکم ایک قریشی ... کہا جاتا ہے کہ اس کا تعلق ہبّار بن اسود کے خاندان سے ہے، وہ اور اس کے اجداد (سندھ کی بدنظمی ... مرکزی حکومت کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر) منصورہ پر قابض ہو گئے تھے لیکن خطبہ عباسی خلیفہ کے ... پڑھا جاتا ہے۔

... منصورہ گرم شہر ہے، یہاں کھجور ہوتی ہے لیکن انگور، سیب، امرود اور اخروٹ نہیں ہوتا، گنا ... ہوتا ہے اور سیب[۲] کے ہم شکل ایک پھل جسے لیمو (لیمونہ) کہتے ہیں، یہ بہت کھٹا ہوتا ہے، اس کے علاوہ ... یہاں ایک اور پھل ہوتا ہے شکل اور مزے میں آڑو سے ملتا جلتا، اس کا نام آم (انج) ہے، بھاؤ سستے ... اور عیش و آرام کے وسائل مہیا۔

... منصورہ میں قاہریات نامی سکے رائج ہیں، ہر قاہری سکہ تقریباً پانچ معیاری درہموں کے برابر ... تاتاری (طاطری) سکہ بھی چلتا ہے جو ۱ معیاری درہم کے مساوی ہوتا ہے، ان کے علاوہ ... کی تجارت ہوتی ہے، باشندے وہی لباس پہنتے ہیں جو عراق میں رائج ہے، لیکن حاکموں کی ... لمبے لمبے بال رکھنے اور کرتہ پوشی کی حد تک ہندو راجاؤں سے ملتی جلتی ہے۔

... المسالک والممالک ص ۱۷۳۔

... نہیں، لیموں خانی سے مشابہ ہوتا ہے، جیسا کہ مقدسی نے لکھا ہے۔

... ۱۱۱

مقدسی[1]:

مملکت سندھ کا صدر مقام اور مرکزی شہر (مصر) ہے، رقبہ میں دمشق کے برابر، عمارتیں مٹی اور لکڑی کی ہیں، جامع مسجد پتھر اور اینٹ سے تعمیر کی گئی ہے، کافی بڑی عمارت ہے۔ صحار (عمان) کی جامع مسجد کی طرح اس کے ستون ساگون کے ہیں۔ شہر کے چار گیٹ ہیں سمندر گیٹ، طوران گیٹ، سنداآن گیٹ، ملتان گیٹ، دریائے سندھ کی ایک شاخ شہر کو گھیرے ہوئے ہے۔ باشندے خوش سلیقہ اور بامروت ہیں، ذہین، ہوشیار، مخیر، شعائر اسلام کے پابند۔ علم کا خوب چرچا ہے، تجارت اور کاروبار نفع بخش ہے، ہوا ضبی رہتی ہے، جاڑا بھی سخت نہیں ہوتا لیکن بارش خوب ہوتی ہے مختلف آب و ہوا کے پھل پائے جاتے ہیں اور ایسی چیزیں جو اور کہیں نہیں ہوتیں۔ یہاں بڑی بڑی بھینسیں ہوتی ہیں، عمدہ کپڑا اور کمبائتی وضع کے جوتے بنائے جاتے ہیں، باشندے دریائے سندھ کا پانی پیتے ہیں، جامع مسجد وسط بازار میں ہے، رسم و رواج عراق سے ملتے جلتے ہیں لیکن گرمی سخت پڑتی ہے، کھٹمل بکثرت ہیں، باشندے سہل انگار اور لاابالی۔ ہندو چھائے ہوئے ہیں، شہر کے بیرونی حصے اجاڑ ہیں، اکابر اور شرفا کی کمی ہے۔

ادریسی[3]:

منصورہ کو دریائے مہران (مہردریان) کی ایک شاخ گھیرے ہوئے ہے، یہ شاخ شہر سے کافی دور ہے، شہر دریا کے مغربی کنارہ اس جگہ واقع ہے جہاں دریا پار کیا جاتا ہے، دریائے مہران (سندھ) اپنے منبع سے چل کر جب شہر قالری (قماری) پہنچتا ہے جو اس کے مغربی کنارہ منصورہ سے ایک مرحلہ (تقریباً تیس میل شمال میں) واقع ہے تو اس کی دو شاخیں ہو جاتی ہیں، بڑی شاخ منصورہ کے

[1] احسن التقاسیم ص ۴۷۹۔ [2] موجودہ کمبین، ایک قدیم تجارتی بندرگاہ بمبئی سے تقریباً نوے میل شمال میں
[3] طوران سے موجودہ قلات کا علاقہ مراد ہے۔ [4] نزہۃ المشتاق قلمی ۱۱۱/۱-۱۱۲۔ ادریسی سے بہت پہلے منصورہ اجڑ چکا تھا اور بحیثیت عرب دارالسلطنت اس کا کہیں وجود نہ تھا، ادریسی نے منصورہ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ نویں اور دسویں صدی کی عرب تحریروں سے ماخوذ ہے۔

ہے اور دوسری شاخ سمت شمال سے سہوان (شروشان) کی طرف مڑجاتی ہے اور وہاں سے مغرب کی طرف مڑکر بڑی شاخ میں ضم ہوجاتی ہے، دونوں شاخوں کا اتصال منصورہ سے تقریباً ... مغرب میں ہوتا ہے، اس کے بعد دریائے مہران (سندھ) بیرؤن (تبروا) سے ہوتا ہوا ... میں گرجاتا ہے۔

منصورہ طول وعرض میں ایک ایک میل ہے۔ یہ ایک گرم شہر ہے جہاں کھجور فراواں ہے، گنا بھی پایا جاتا ہے، یہاں پھل نہیں ہوتے البتہ ایک پھل لیموتہ نامی بقدر سیب ہوتا ہے بیحد کھٹا، ایک دوسرا پھل آکوچہ (خوخ) کے ہمشکل ہوتا ہے اور مزہ میں اس سے ملتا جلتا ہے۔

منصورہ نو تعمیر شہر ہے، اسے خلیفہ منصور عباسی ۷۵۴ تا ۷۷۵ء / ۱۳۶ تا ۱۵۸ھ نے اپنی خلافت کے اوائل میں بسایا تھا اس لئے اس کی طرف منسوب ہے، منصور نے چار شہر نیک ساعتوں میں تعمیر کرائے تھے اور نجوم کے ذریعہ معلوم کرلیا تھا کہ وہ کبھی برباد نہیں ہوں گے، ان میں پہلا بغداد ہے، دوسرا منصورہ سندھ، تیسرا مصیصہ شام کا ساحلی شہر اور چوتھا میسوپوٹامیہ کا شہر رافقہ (الرابعہ)۔

منصورہ بڑا اور خوب آباد شہر ہے، یہاں مالدار تاجر مقیم ہیں، روپیہ پیسہ اور مویشیوں کی بہتات ہے، کھیت، باغ اور چمن بھی ہیں، مکانات کچے پکے دونوں طرح کے، یہ شہر غریبوں کا مشکل کشا ہے، باشندوں کے لئے ایسے نزہت بخش مقام ہیں جہاں وہ تفریح کرنے جاتے ہیں اور ایسے دن مقرر ہیں جب وہ کام کاج چھوڑ کر آرام اور دماغی سکون حاصل کرتے ہیں، یہاں تجارت پیشہ لوگوں کی کثرت تعداد ہے، بازار بارونق ہیں اور سامان خورونوش سے بھرپور، اہل شہر کی ہیئت اور عام لباس عراق کے باشندوں کی طرح ہے لیکن یہاں کے سلاطین ہند و راجاؤں کی طرح کرتے

... ایک سونے میل شمال مشرق میں۔ کننگھم ص ۱۹۱۔ ۲ موجودہ حیدرآباد سندھ۔ ۳ لیموشے ... سیب کے بقدر نہیں بلکہ خوبانی (ششش) کے سائز کا ہوتا ہے جیسا کہ مقدسی کے بیان میں ہم اوپر پڑھ ... ہے۔ ۵ یہ صحیح نہیں دیکھو فٹ نوٹ ۱، ص ۱۶۶۔ ۶ جنوبی میسوپوٹامیہ کے ساحل ... منصور نے تعمیر کرائی تھی۔ یاقوت ۲/۷۳۴۔

Marfat.com

(قراطق) پہنتے ہیں اور لمبے لمبے بال رکھتے ہیں۔ چاندی اور تانبے دونوں کے سکے رائج ہیں، یہاں کا درہم چاندی کے معیاری درہم سے پانچ گنا بڑا ہے۔ منصورہ میں (کابل کے) تاتاری (طاطریہ) سکے بھی آجاتے ہیں اور ان کے ذریعہ بھی لین دین ہوتا ہے۔ منصورہ میں مچھلی بہت پکڑی جاتی ہے، گوشت سستا ہے، پھل باہر سے آتے ہیں لیکن کچھ پھل شہر میں بھی پیدا ہوتے ہیں، سندھی زبان میں منصورہ کا نام بامیوان[1] (بامیران) ہے۔

رُوڑ[2]

ادریسی[3]:

(بالائی سندھ کا) خوشنما اور خوب آباد شہر ہے، بازاروں میں ہر قسم کا سامان فراواں ہے، تجارت نفع بخش ہے، سندھ دریا (مہران) کے مشرقی کنارے دو شہر پناہوں میں واقع ہے، باشندے آسودہ حال ہیں، ملتان کی عملداری کا شہر ہے، رُوڑ سے بسمد (بشمر، شمال مشرق میں) تین مرحلے دور[4] ہے۔ رُوڑ سے شہر اَترَی (ابروی) کا چار مرحلے اور اَترَی (ابروی) سے شہر قالَری کا فاصلہ دو مرحلے ہے۔

یاقوت[5]:

رور سندھ کا ایک ضلع ہے ملتان کے بقدر، دو فصیلوں میں محفوظ، سمندر پر دریائے سندھ (مہران) کے کنارے منصورہ اور دیبل کی حدود میں واقع ہے، تجارت کا مرکز اور سندھی

---

[1] دیکھو کننگھم ص ۳۱۱، بیرونی نے کتاب الہند ص ۸۲) اس شہر کا نام بہتوادیا ہے اور ہمارے خیال میں یہ بامیوان سے صحیح تر ہے۔

[2] محمد بن قاسم کے حملے کے وقت سندھ کا پایۂ تخت، ملتان سے لگ بھگ ڈھائی سو میل جنوب مغرب میں۔

[3] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۲۔ [4] عربی مرحلے کی مقدار صحیح طور پر میلوں میں متعین کرنا مشکل ہے، تاہم بے رکاوٹ میدانوں میں عام طور پر ایک مرحلہ کا فاصلہ بیس سے تیس میل کے درمیان رہتا ہے۔

[5] معجم البلدان (لیبزگ) ۲/۸۲۳۔

...ہے، یہاں کھیتی صرف بارش کے پانی سے ہوتی ہے، درختوں کی قلت ہے، کھجور بھی ... ، روکھا اور وحشت ناک شہر ہے، لوگ صرف تجارت کی خاطر یہاں رہتے ہیں، رُور سے ... چار مرحلے ہے، اس کے قریب بغرور نامی ایک دوسرا شہر ہے جس کا فتوحِ سندھ ... ہے۔

قالری

ادریسی:

یہ خوشنما شہر سندھ دریا (مہران) کے مغربی کنارہ ایک شہر پناہ میں واقع ہے، خوش حال جگہ ہے ضروریاتِ زندگی سے بھرپور، تجارت پُر منفعت ہے، شہر کے قریب بسمت مغرب سندھ دریا (مہران) کی دو شاخیں ہو جاتی ہیں، بڑی شاخ مغرب سے ہوتی ہوئی منصورہ کی پشت سے جو اس کے مغرب میں ہے نکلتی ہے اور دوسری شاخ شمال اور پھر مغرب سے ہوتی ہوئی پہلی شاخ سے ... بارہ میل جنوب میں مل جاتی ہے۔ قالری کارواں راستہ سے ہٹ کر واقع ہے، اس کے باوجود لوگ بڑی تعداد میں یہاں آتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مقامی باشندے (تاجر) خوش معاملہ ... دیانت دار واقع ہوئے ہیں۔ منصورہ سے قالری کا فاصلہ ایک بڑے مرحلے یعنی چالیس میل کے

... یاقوت نے رور کو دیبل سے خلط ملط کر دیا ہے اور جو باتیں دیبل سے متعلق دوسرے مراجع میں مذکور ہیں اور اس پر صادق بھی آتی ہیں وہ رور کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ متن کا مباح خس، بخس کی تصحیف ہے، ... کھیتی کو کہتے ہیں جو بارش کے رحم و کرم پر ہو اور جس کی سینچائی کنویں یا نہر سے نہ ہوتی ہو۔

... میں اس کا ذکر نہیں۔ البتہ بلاذری نے (فتوح البلدان مصر ص ۴۴۴) فتوح سندھ کے ضمن ... ہے کہ محمد بن قاسم نے برہمن آباد فتح کر کے رور اور بغرور کی طرف کوچ کیا۔

... کے قریب ... منصورہ سے تیس میل شمال مغرب میں واقع ہے۔ دیکھو ہودیوالا ص ۶۲۔

... ۱۱۲/۱ - ۱۱۶ -

... حیدرآباد سندھ سے تقریباً پچاس میل شمال مشرق ہیں۔

Marfat.com

بقدر ہے۔ قالری سے سہوان[1] (شروشان) کا فاصلہ تین مرحلے ہے۔

سہوان (شروسان)[2]

(وسطی سندھ کا) عظیم المرتبت شہر ہے، یہاں بہت سے چشمے اور نہریں ہیں، نرخ ارزاں اور اسبابِ آسائش سہل الحصول، لوگ کھاتے پیتے ہیں، تجارت پُرمنفعت ہے، بہت سے لوگ (بغرضِ تجارت) باہر سے یہاں آتے رہتے ہیں، اس شہر سے منجابری (منحابری) کا فاصلہ بسمت مغرب تین مرحلے ہے

منجابری[3]

(سہوان کے مغرب میں) ایک نشیبی خطہ ارض میں واقع ہے، مکانات خوشنما ہیں اور شہر سے باہر کا علاقہ نظر فروز ہے، کھیت اور باغات پائے جاتے ہیں، پینے کیلئے چشموں اور ربہوں کا پانی استعمال ہوتا ہے، یہاں سے شہر پنجگور (بیرنور) کا فاصلہ (مغرب میں) چھ مرحلے ہے اور دیبل کا دو مرحلے[4]۔ دیبل سے پنجگور (فیربوز) کو کارواں سڑک منجاری سے ہو کر گذرتی ہے۔ اصطخری ص ۱۷۵: سندھ

---

[1] نزہتہ المشتاق ادریسی میں نشروسان بالشین المعجمۃ اور بعض دوسری کتابوں میں جن میں بلاذری کی فتوح البلدان شامل ہے سدوسان بالسین المہملۃ اور سروسان بالراء المہملۃ قلمبند ہوا ہے، یہ دونوں سہوان کی تصحیف معلوم ہوتے ہیں، سہوان کراچی سے لگ بھگ ایک سو نوے میل شمال مشرق میں ایک چٹان پر واقع تھا، اس کے قریب ایک تالاب تھا اور نزدیک کے پہاڑوں سے کئی چھوٹے دریا اس کے پاس سے ہو کر گذرتے تھے۔ دیکھو کننگھم ص ۲۹۱۔ [2] نزہتہ المشتاق قلمی ۱/ ۱۱۳

[3] نزہتہ المشتاق قلمی ۱/ ۱۱۳۔ اس شہر کی جائے وقوع کے بارے میں محققوں کے درمیان کافی اختلاف رائے ہے، کننگھم (ص ۳۳۲) نے جائے وقوع ٹھٹہ یا ننا گر تجویز کی ہے، ہوڈیوالا (ص ۳) نے بھانپور جو ٹھٹہ سے چالیس میل اور دیبل سے بتیس میل پر ایک شہر تھا؛ ادریسی نے منجابری کو سہوان سے تین مرحلے مغرب میں اور اصطخری (ص ۱۶۹) نے منجاتری بالتاء المثناۃ الفوقانیہ کو دیبل سے چھ مرحلے شمال میں بتایا ہے، اس تعریح کے پیش نظر منجابری کی جائے وقوع ٹھٹہ اور بھانپور دونوں سے کافی اوپر شمال میں، کرتھر کوہستانی سلسلہ کے قریب قرار دینا زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔ [4] اصطخری (ص ۹۷)، چھ مرحلے، غالباً یہی فاصلہ درست ہے

Marfat.com

... ہے جو لوگ دیبل سے منصورہ جاتے ہیں وہ منجابری سے ہو کر گزرتے ہیں ،

... بالمقابل مغرب میں واقع ہے۔

قُصدار یا قُزدار

اصطخری[1]:

قصدار ، طوران (قلات پلیٹو) کا پایہ تخت ہے ، اس کے ماتحت شہر اور مزروعہ دیہات ہیں قصدار پر معیر بن احمد نامی ایک شخص قابض ہے جو صرف عباسی خلیفہ کے نام پر خطبہ پڑھتا ہے ، اس کا قیام قلات (کیزکان) میں ہے ، طوران وسیع اور زرخیز علاقہ ہے ، یہاں چیزیں سستی ہیں ، انگور ، انار اور سرد آب و ہوا کے پھل پائے جاتے ہیں ، کھجور نہیں ہوتی۔

مقدسی[2]:

طوران کا یہ صدر مقام ایک کھلے میدان میں واقع ہے ، شہر کے دو حصے ہیں جنہیں ایک خشک وادی جس پر کوئی پل نہیں ملاتی ہے ، ایک حصہ میں سلطان طوران کا محل اور قلعہ ہے ، دوسرے میں جس کا نام بودین ہے ، تاجروں کے ہاسٹل اور گودام ہیں ، یہ حصہ پہلے کی نسبت زیادہ کشادہ اور صاف ستھرا ہے شہر چھوٹا ہونے کے باوجود (تجارت کا مرکز ہونے کے باعث) پُرمنفعت ہے ، یہاں خراسان ، فارس ، کرمان اور ہندوستان سے بیوپاری آتے ہیں ، پانی خراب ہے ، اسے پی کر پیٹ بھاری ہو جاتا ہے ، سلطان عادل اور متواضع ہے۔

پنجگور[3] (پنجبور)

مقدسی[4]:

مکران کا یہ صدر مقام نخلستانوں میں واقع ہے ، شہر پناہ مٹی کی ہے جس میں دو دروازے ہیں:

---

[1] مسالک الممالک (مصر ۱۹۶۱ء ص ۱۰۵)۔ [2] احسن التقاسیم ص ۴۷۸ ۔ [3] مقدسی (ص ۴۷۵ و ۴۷۸) پنجبور (ص ۴۸۴ و ۴۸۵) ۔ فنزبور ، اصطخری (ص ۱۷۷) فنزبوز بالفاف ، ادریسی (۱/۱۱۳)۔
[4] احسن التقاسیم ص ۴۷۸ ۔

طوران دروازہ اور تیز دروازہ، شہر پناہ کے چاروں طرف خندق ہے، جامع مسجد بیچ بازار میں واقع ہے، باشندے ایک دریا کا پانی پیتے ہیں، ان کی زبان (بلوچی) ناقابل فہم ہے۔ بس نام کے مسلمان ہیں۔

ادریسی[1]

آباد شہر ہے، بہت سے کاروباری یہاں رہتے ہیں، باشندے مالدار ہیں اور خوش معاملہ، نیک چلن، شریف اور پاکباز، یہ شہر سرزمین مکران سے تعلق رکھتا ہے۔

کیج[2] (کیز، تربت کے قریب)

ادریسی[3]:

مکران کا سب سے بڑا شہر کیج (کیز) ہے، عرض و طول میں لگ بھگ ملتان کے بقدر ہے، یہاں کھجور خوب ہوتی ہے اور دور دور تک مزروعہ اراضی ہے، ابادی معقول ہیں اور تجارت فروغ پر ہے۔

تیز

مقدسی[4]:

مکران کے ساحل پر واقع ہے، یہاں بہت سے نخلستان ہیں، عمدہ جہاد چوکیاں (رباطات) اور ایک اچھی جامع مسجد بھی ہے۔ باشندے وحشی اور غیر مہذب ہیں، جہالت کے ساتھ ساتھ بدخو اور بدہیئت بھی، تاہم تیز، ایک مشہور تجارتی بندرگاہ ہے

ادریسی[5]:

ساحل سمندر پر ایک چھوٹا لیکن مشہور اور آباد شہر ہے، یہاں فارسی جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں۔

---

[1] نزہۃ المشتاق، قلمی ۱/۱۱۳۔ [2] پنجگور سے تقریباً ایک سو دس میل جنوب مغرب میں۔ ہودیوالا
[3] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۳۔ [4] احسن التقاسیم ص ۴۷۸۔
[5] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۳۔

Marfat.com

... ہیں... جزیرہ کش (قیس) کے مسافر ادھر کا سفر کرتے ہیں، اس جزیرہ سے ... واقع ہے۔ کچھ دیبل کی مسافت پانچ مرحلے (لگ بھگ ایک سو ساٹھ میل)[1] ... کرنے سے بیگور (قید بور) کا فاصلہ دو بڑے مرحلوں[2] کے برابر ہے۔

دَیبل[3]

اصطخری:

سندھ دریا (مہران) کے مغرب میں ساحلِ سمندر پر واقع ہے، تجارت کی بڑی منڈی ہے، سندھ اور دوسرے ملکوں کا بندرگاہ ہے، یہاں کھیتوں کی سینچائی صرف بارش کے پانی سے ہوتی ہے (کیونکہ یہاں نہ کنوئیں ہیں نہ نہریں)، درختوں کی قلت ہے، کھجور بھی نہیں ہوتی، روکھی اور وحشت ناک جگہ ہے، صرف تجارت کی خاطر لوگ یہاں رہتے ہیں۔

مقدسی[4]:

ساحلِ سمندر پر واقع ہے، اس کے ارد گرد کم و بیش سو گاؤں ہیں جن کی بیشتر آبادی ہندو ہے، سمندر کی لہریں مکانوں کی دیواروں سے ٹکراتی ہیں، سارے ہی مسلمان باشندے تجارت پیشہ ہیں اور عربی نیز سندھی بولتے ہیں۔ دیبل سندھ کا بندرگاہ ہے، حکومت کو اس سے بڑی آمدنی ہے، اس کے پاس سندھ دریا (مہران) سمندر میں گرتا ہے، شہر سے (قریب ترین) پہاڑ کا فاصلہ چیخ کی مسافت پر ہے، بازار سمندر تک آیا ہوا ہے، باشندے باشعور اور خوش پوش ہیں۔

ادریسی[5]:

دیبل خوب آباد شہر ہے لیکن یہاں کی زمین بنجر اور بے آب و گیاہ ہے، یہاں درخت ہیں نہ کھجور،

---

[1] ہدود العالم ۲۲۔ [2] اہلِ تحقیق یہ فاصلہ ایک سو دس میل بتلاتے ہیں۔ [3] کراچی کے قریب مغرب میں سندھ کا تاریخی بندرگاہ۔ [4] مسالک والممالک ص ۱۰۲۔

احسن التقاسیم ص ۴۷۹۔ [5] وصف الہند وما یجاورہا من البلاد۔ ایڈٹ کردہ ڈاکٹر مقبول احمد ... مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۱۹۵۴ء ص ۲۸-۲۹۔

Marfat.com

پہاڑوں پر ہریالی کا فقدان ہے۔ میدان خشک اور وحشت ناک ہیں، مکانات بیشتر مٹی اور لکڑی کے، دیبل کی آبادی کا راز یہ ہے کہ وہ سندھ اور دوسرے ملکوں کا بندرگاہ ہے، باشندے مختلف طریقوں سے تجارت کرتے ہیں۔ عمان کے تاجر جہازوں پر اپنا سامان یہاں بھیجتے ہیں، چین و ہندوستان کے جہاز کپڑا، چینی مصنوعات اور ہندوستان کی خوشبودار اشیاء لے کر آتے ہیں، مقامی تاجر جو خوب مالدار ہیں بے ناپے تولے، اندازہ اور تخمینہ سے بڑی مقدار میں سامان خرید لیتے ہیں اور گوداموں میں بھر لیتے ہیں، پھر جب بیرونی جہاز چلے جاتے ہیں اور بازار میں اشیا ختم ہوجاتی ہیں تو وہ خریدا ہوا مال نکال کر بیچتے ہیں، ہندوستان کے دوسرے شہروں کو سامان لے کر جاتے ہیں، فائدہ میں شریک بنا کر روپیہ اور تجارتی سامان دیتے ہیں اور حسب منشا لین دین کرتے ہیں۔ دیبل سے سندھ دریا (مہران) کا ڈیلٹا چھ میل مشرق میں ہے۔

بانیہ (رَن کچھ کے شمال میں موجودہ عمرکوٹ کے قریب)

ادریسی[1]:

چھوٹا شہر ہے لیکن نعمتوں سے مالامال، پھلتا پھولتا ہے۔ باشندوں میں مختلف مذہب و ملت کے لوگ پائے جاتے ہیں، بیشتر آبادی خوشحال اور مالدار ہے منصورہ بانیہ سے تین[2] مرحلے (شمال مغرب میں) اور بھینبال (ماہل) چھ[3] مرحلے (مشرق میں) ہے، دیبل سے بانیہ کا فاصلہ دو مرحلے ہے، بانیہ سے براہ بھینمال (ماہل) کیمبے (کنبایتہ) تک جو ساحلِ سمندر کا شہر ہے، ایک مسلسل ریگستان ہے جہاں بالکل آبادی نہیں اور پانی کمیاب ہے، یہ ریگستان اتنا وسیع، اجاڑ اور بنجر ہے کہ کسی متنفس کا ادھر گذر نہیں ہوتا۔ اصطخری ص ۱۷۵: بانیہ چھوٹا شہر ہے منصورہ کے موجودہ عرب سلاطین کا داداعمر بن عبدالعزیز ہباری قریشی اسی شہر کا باشندہ تھا۔

---

[1] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۲

[2] اصطخری (ص ۱۷۹): ایک مرحلہ۔

[3] اصطخری (ص ۱۷۹): آٹھ مرحلے۔

Marfat.com

سندھ کی بدھ اور مید قومیں

بدھ[1]

اصطخری:

سندھ کے حدود میں دو ہندو قومیں آباد ہیں۔ ایک بدھ اور دوسری مید، بدھ قوم طوران (بلوچستان) مکران، ملتان نیز منصورہ کے ماتحت علاقوں کے حدود میں پھیلی ہوئی ہے۔ بدھ قوم کا علاقہ (بلوچستان) سندھ دریا (مہران) کے پچھم میں ہیں، یہ لوگ اونٹ پالتے ہیں، فالج نامی (دوکوہان والا نرہ) اونٹ جو خراسان، فارس اوران دوسرے ملکوں کو جہاں دو کوہان والا بختاتی اونٹ پایا جاتاہے، انہی کے علاقہ سے جاتاہے۔ بدھ قوم کا وہ شہر جہاں یہ لوگ تجارتی سامان لےکر خرید و فروخت کرنے آتے ہیں گندھاوا (قندابیل) کہلاتا ہے۔ بدھ قوم خانہ بدوشوں سے مشابہ ہے اور زیادہ تر جھونپڑیوں اور جنگلوں میں رہتی ہے۔

ادریسی[2]:

ملتان کے شمال میں شرقی طوران (طوبران) سے متصل ایک صحراہے، اس صحرا سے منصورہ کی حدتک ایک خانہ بدوش قوم آباد ہے، جسے بدھ کہتے ہیں، اس قوم کے قبیلے بڑی تعداد میں طوران (طوبران) مکران، ملتان اور منصورہ کے شہروں کے حدود پر بکھرے ہوئے ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ گشت کرتے رہتے ہیں، یہ لوگ (شمالی افریقہ کے) بربر خانہ بدوشوں سے ملتے جلتے ہیں، جھونپڑیوں، جھاڑیوں اور زیرآب نشیبی علاقوں میں رہتے ہیں، جو سندھ دریا کے مغرب میں واقع ہیں، یہ لوگ خوش پیکر، تیز رفتار اونٹ پالتے ہیں جن کی نسل سے فالج (عارج) نامی اونٹ پیدا ہوتا ہے، خراسان

---

[1] بعض مراجع میں بدھ بالنون آیا ہے، ایک رائے یہ ہے کہ بدھ نودکی کی تعریب ہے جو ایک بڑا بلوچ قبیلہ تھا، دوسری رائے یہ ہے کہ بدھ بالباء الموحدۃ سے کچھ۔ گنداوا کے آس پاس کا علاقہ مراد ہے جہاں بدھ قبیلہ کا زور تھا۔ دیکھو ہودیوالا ص ۲۳-۲۴۔ [2] مسالک الممالک ص ۱۷۶۔

نزہۃ المشتاق قلمی ۱۱۶/۱۔

اور فارس وغیرہ کے لوگ اس اونٹ سے بختی اور سمرقندی اونٹ کی نسل لینے کی خاطر اس کے طلبگار رہتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ فالج اونٹ کی شکل اور ساخت اچھی ہوتی ہے اور ہمارے ملکوں کے برخلاف اس کے دو کوہان ہوتے ہیں۔

مید[1]

اصطخری[2]:

مید قوم حدودِ ملتان سے سمندر تک سندھ دریا (مہران) کے کنارے کنارے پھیلی ہوئی ہے اس کی تعداد بہت ہے، سندھ دریا سے بھنبال (قامہل) تک جو ریگستان ہے اس میں مید کی بہت سی چراگاہیں اور دیہات پائے جاتے ہیں۔

ادریسی[3]:

مذکورہ بالا ریگستان[4] کے سرے پر مید نامی ایک خانہ بدوش قوم آباد ہے جو اس کے کنارے کنارے گھاس کی تلاش میں پھرتی رہتی ہے۔ مید چراگاہیں بھنبال (رامہل) سے متصل ہیں، میدوں کی تعداد زیادہ ہے اور یہ لوگ اونٹ نیز بکریاں پالتے ہیں اور اپنے مویشی چراتے چراتے اکثر سندھ دریا (مہران) کے کنارہ پر واقع شہر رُور[5] تک آجاتے ہیں اور کبھی مزید آگے بڑھ کر مکران کی حدود کے نزدیک پہنچ جاتے ہیں۔

---

[1] کننگھم (ص ۳۲۴ ـ ۳۲۵) کی رائے میں میدیا مند بالنون جیحون پار کی SCYTHIAN قوم کی نسل سے جو ساتویں صدی عیسوی کے آخر تک پوری طرح وادیٔ سندھ پر قابض ہو گئی تھی۔

[2] مسالک الممالک ص ۱۷۶۔

[3] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/ ۱۱۲۔

[4] اس سے وہ ریگستان مراد ہے جس کا ذکر ادریسی نے بانیہ کے بیان میں کیا ہے۔

[5] متن کا مشارعہم، ہماری رائے میں مسارعہم کی تحریف ہے۔

مغربی ہندوستان کے اہم شہر
جنوب مغربی راجستھان کا شہر بھینمال[1] (قاہل)

... المروزی:

... ہندوستان کا سرحدی شہر ہے. چول (صیمور) تا بھینال (قاہل) ہندوستانی علاقہ ہے ... بھینال (قاہل) سے مکران اور بدھ قوم کی متصلہ اراضی سے سرحد ملتان تک کا علاقہ سندھ میں شمار ہے. بھینال (قاہل) تا بانیہ اور بھینال تا کیمبے (کنبایۃ) ریگستان ہے، کیمبے (کنبایۃ) سے چول تک زروعہ اراضی ہے جس میں مسلسل بستیاں اور دیہات پائے جاتے ہیں. بھینال (قاہل)، سنجان (سندان)، چول (صیمور) اور کیمبے (کنبایۃ) میں جامع مسجدیں ہیں اور اسلامی شعائر نظر آتے ہیں، یہ سب خوش حال اور بڑے شہر ہیں، یہاں ناریل، کیلا اور آم پایا جاتا ہے، زراعت زیادہ تر باران کی ہوتی ہے، شہد کی بہتات ہے لیکن کھجور نہیں ہوتی۔

ادریسی[2]:

بعض لوگ بھینال (قاہل) کو ہندوستان میں داخل کرتے ہیں اور بعض اسے سندھ کا شہر قرار دیتے ہیں، یہ اس ریگستان کے کنارے واقع ہے جو سندھ، ہند، کیمبے، دیبل اور بانیہ سے متصل ہے بھینال (قاہل) ایک بڑا اور آباد شہر ہے، سندھ سے ہندوستان کا سفر کرنیوالے اسی شہر سے ہو کر گزرتے ہیں یہاں تجارت خوب ہوتی ہے، آس پاس مزروعہ اراضی اور دیہات ہیں، پھل کم ہیں لیکن تجارت

---

[1] بعض محققوں خصوصاً ایلیٹ (ص ۳۶۳-۳۶۴) اور ہوڈیوالا (ص ۳۱) کی رائے میں ادریسی کا ماہل امہل یا انہل کی تصحیف ہے انہل سے مراد انہلواڑہ یا پاٹن ہے، یہ رائے درست نہیں معلوم ہوتی کیونکہ ادریسی اور دوسرے عربی مراجع میں ... کا بھی ذکر موجود ہے جو ماہل سے الگ اور مختلف شہر تھا اور اب بھی ہے. ماہل بھینال کی تصحیف معلوم ہوتی ہے ... کے تقریباً پچاس میل شمال مشرق میں واقع تھا. بلاذری کی فتوح البلدان میں اس کا نام بلیان یا البلون ... ہوا ... اور گجرات کے گوجر پرتیہار راجاؤں کا اولین پایۂ تخت تھا بعد میں وہ قنوج منتقل ہو گئے تھے ... حکومت کیا کرتا تھا دیکھو کننگھم ص ۶۹۶، ۶۹۷۔ [2] مسالک الممالک ص ۱۷۶۔

پر منفعت ہے مویشی بھی خوب ہیں، یہاں سے منصورہ کا فاصلہ نو مرحلے اور کیمبے (کنبایۃ) کا پانچ[1]

یاقوت[2]:

بھینال (فاہل) ہندوستان کا سرحدی شہر ہے، چول (صیمور) سے بھینال (فاہل) تک ہندوستانی علاقہ ہے، بھینال سے کران، بدھ علاقہ اور اس سے آگے ملتان کی سرحد تک سا[ری] اراضی سندھ میں داخل ہے۔ بھینال (فاہل) میں ایک جامع مسجد ہے جہاں باجماعت نماز ادا کی [جاتی] ہے، یہاں ناریل اور کیلا پیدا ہوتا ہے، دوسرے اناجوں کے مقابلہ میں دھان کی کاشت زیا[دہ] ہے۔ بھینال (فاہل) سے منصورہ کا فاصلہ آٹھ مرحلے اور کیمبے (کنبایۃ) کا چار مرحلے ہے۔

پاٹن (نہروالا، نہروارہ یا انہلواڑ[3])

ادریسی[4]:

پاٹن (نہروالا) میں بغرض تجارت بہت سے مسلمان آتے جاتے رہتے ہیں، شہر کا (ہندو) حاکم مسلمانوں کی عزت کرتا ہے اور ان کے مال ومتاع کا محافظ ہے، یہاں کے حکمرانوں[5] کو اپنے علاقہ میں عدل [و] انصاف قائم رکھنے سے فطری لگاؤ ہے، کسی کام سے ان کو اتنی دلچسپی نہیں جتنی عدل وانصاف سے ہے، لوگ کہتے ہیں کہ ان کے انصاف، پابندیٔ عہد اور حسنِ سیرت کی بدولت وہ اور ان کی ساری رعایا امن وعافیت سے بہرہ ور ہے، بڑی تعداد میں لوگ دور دور سے ان کی قلم رو میں آتے ہیں، ان کا ملک خوب پھل پھول رہا ہے، ان کی حکومت ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور وہ عافیت سے ہمکنار ہیں۔ یہاں کے عوام اتنے راستباز واقع ہوتے ہیں اور بددیانتی سے ان کو ایسی نفرت [ہے] کہ اگر کسی شخص کا دوسرے پر کوئی قرضہ ہو اور مقروض کہیں اسے مل جائے اور وہ زمین پر خط کھینچ کر

---

[1] اصطخری، مقدسی اور یاقوت تینوں نے بھینال سے منصورہ اور کیمبے کا فاصلہ علی الترتیب آٹھ اور چار مرحلے دیا ہے اور غالباً یہی صحیح ہے۔ [2] معجم البلدان ۷/۱۸۔ [3] رن کچھ کے بالمقابل شمال میں اور کیمبے سے ڈیڑھ سو میل شمال میں۔ [4] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۲۳۔ [5] حکمرانوں سے راشٹرا کوٹا خاندان کے راجہ مراد ہیں جنہیں عرب بلہرا کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

Marfat.com

۔۔۔ اور اس میں داخل ہو جائے تو مقروض از خود اس دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے
۔۔۔ دائرہ سے باہر نہیں نکلتا جب تک قرض ادا نہ کر دے یا صاحبِ قرض اسے
۔۔۔ کر دے۔

۔۔۔ (نہر والا) کے باشندے چاول، مٹر، لوبیا، اُرد اور مچھلی کھاتے ہیں، نیز ان جانوروں ۔۔۔ جو طبعی موت مر جائیں لیکن خود کسی بڑے یا چھوٹے پرند یا چرند کو ذبح نہیں کرتے، گائے کا ۔۔۔ ان کے ہاں قطعاً ممنوع ہے، جب گائے مر جاتی ہے تو اسے دفن کر دیتے ہیں۔ یہ خصوصی ۔۔۔ صرف گائے کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جب گائے بڑھاپے کے باعث خدمت کرنے سے قاصر ۔۔۔ جاتی ہے تو اس سے کام نہیں لیا جاتا اور مرتے دم تک اس کے کھانے چارے کا خیال رکھنے اور اسکی پر بوجھ نہ لادنے کی تاکید کی جاتی ہے۔

کیمبے (کنبایۃ)

مسعودی[1]:

یہ وہی شہر ہے جس کی طرف چرمرانے کمبائتی جوتے منسوب کئے جاتے ہیں، یہ جوتے یہاں اور قریب کے ۔۔۔ وں میں جیسے سنجان (سندارہ) اور سوپارہ (سرپارہ) میں بھی بنائے جاتے ہیں، میں نے ۹۱۵ / ۳۰۳ء میں ۔۔۔ سفر کیا تھا، اس وقت وہاں راجہ مانکھیر (مانکیر) بلہرا کی طرف سے بانیا حاکم تھا، بانیا برہمن ۔۔۔ اسے مناظرہ کا بڑا شوق تھا، جب کوئی (ممتاز) مسلم یا غیر مسلم عالم کیمبے (کنبایۃ) آتا تو بانیا اس ۔۔۔ کیا کرتا تھا۔ یہ شہر سمندر کی ایک خلیج پر واقع ہے، جو نیل یا دجلہ یا فُرات سے زیادہ ۔۔۔ ہے۔ اس خلیج کے ہر دو جانب شہر، گاؤں، دیہات، بستیاں نیز باغ اور ناریل کے کنج موجود ۔۔۔ ہاں مور، طوطے اور دوسرے پرندے پائے جاتے ہیں۔ کیمبے اور اس سمندر کے درمیان جس ۔۔۔ ہے، دو دن یا اس سے کچھ کم مسافت ہے۔

۔۔۔ ۱۱۶/۱۔

Marfat.com

ادریسی[1]:

سمندر سے تین میل کے فاصلہ پر ایک خوشنما شہر ہے، یہاں مختلف شہروں اور ملکوں کا تجارتی سامان اتارا جاتا ہے اور مختلف سمتوں کو بھیجا جاتا ہے، یہ بھی ایک خلیج پر واقع ہے، جہاں جہاز لنگرانداز ہوتے ہیں، پانی کی فراوانی ہے، کیمبے (کنبایۃ) کے گرد ایک مضبوط شہر پناہ ہے جو سندھ کے گورنروں نے اس وقت بنوائی تھی جب جزیرۂ کیش[2] کے حاکم نے کیمبے پر حملہ کرکے اسے فتح کر لیا تھا۔

گندھار[3] (قندھار)

ادریسی[4]:

گندھار (قندھار) وسیع اور آباد شہر ہے، باشندے اپنی داڑھیوں کے اعتبار سے ایک امتیازی حیثیت کے مالک ہیں، وہ لمبی لمبی داڑھیاں رکھتے ہیں، اکثر لوگوں کی داڑھی گھٹنوں یا اس سے کچھ کم دراز ہوتی ہے خوب گھنی اور چوڑی بھی، ان کے چہرے گول ہوتے ہیں، ان کی لمبی چوڑی داڑھیاں ضرب المثل بن گئی ہیں، لباس اور ظاہری ہیئت میں ترکوں سے ملتے جلتے ہیں، گندھار (قندھار) اور اس کے ماتحت دیہاتوں میں گیہوں، چاول، دوسرے غلے، بکریاں اور گائیں پائی جاتی ہیں، یہ لوگ مردہ بکریاں کھاتے ہیں، گائے کا گوشت کلیۃً حرام ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، بیل گاڑی سے گندھار (قندھار) تا پاٹن (نہر وارہ) پانچ مرحلے کے بقدر مسافت ہے، گندھاریوں کی

---

[1] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۰۔ [2] کیش یا قیس خلیج فارس کا ایک مشہور جزیرہ اور غالباً یہی یہاں مراد بھی ہے، ہودیوالا (ص۶۵) کی رائے ہے کہ کیش سے کچھ مراد ہے، جہاں تک ہمیں معلوم ہے عرب کچھ کو کیش نہیں کہتے، بلکہ کچھ کا معرب قصہ لاتے ہیں خود ادریسی نے بھی دوسری جگہ خلیج فارس کے جزیرۂ قیس کو کیش لکھا ہے۔ [3] خلیج کیمبے سے ساڑھے چار میل دھادھرندی کے بائیں کنارے۔ ہودیوالا لکھتے ہیں۔ ادریسی نے گجرات کے گندھا کو افغانستان کے قندھار سے خلط ملط کر دیا ہے، داڑھی اور لباس کے بارے میں اس نے جو باتیں لکھی ہیں وہ قندھاریوں ہی پر صادق آتی ہیں، اس کی اس تصریح سے بھی کہ ان کی کابل شاہ سے جنگ رہتی ہے صاف ظاہر ہے کہ گندھار سے افغانستان کا قندھار مراد ہے، نویں دسویں صدی میں کابل شاہ کی قندھاری رئیسوں سے جنگ رہتی ہے۔ [4] نزہۃ المشتاق، قلمی ۱/۱۲۵-۱۲۶۔

Marfat.com

بھڑوچ (برَوج، بَروص)

ایک بڑا خوشنما اور باعظمت شہر ہے، عمارتیں اینٹ اور چونے کی ہیں، باشندے بلند حوصلہ خوش حال اور دولت مند، ان کی تجارت دور دور مشہور ہے، بغرض تجارت پردیسوں کا سفر کرنا دور دراز شہروں گھومنا ان کا خاص مشغلہ ہے۔ بھڑوچ سندھ اور چین کے تاجروں کا بندرگاہ ہے۔ یہاں سے چول (سیمور) تک دو دن کی مسافت ہے اور پاتن (نہر وارہ) آٹھ مرحلے (شمال میں) ہے۔ بھڑوچ سے پاتن (نہر وارہ) کا سارا راستہ جو ایسے میدانوں سے ہو کر گذرتا ہے جہاں پہاڑ نہیں، گاڑی کے ذریعہ طے کیا جاتا ہے، سامان بھی گاڑی پر ڈھویا جاتا ہے جسے بیل چلاتا ہے، ہر گاڑی میں ایک آدمی ہوتا ہے جو بیل ہانکتا ہے۔ یاقوت[۳]: بھڑوچ سے نیل اور لاک برآمد کی جاتی ہے۔

ہندوستان کے مغربی اور جنوبی ساحل کے شہر
اوکھمن (اوتکین) اور کولینار (کولی)

ابن خردادبہ:

سندھ دریا (کے ڈیلٹا) سے اوکھمن (اوتکین[۵]) جہاں سے ہندوستان کی ابتدا ہوتی ہے، چار دن کی مسافت ہے، اوکھمن (اوتکین) کے پہاڑوں میں بانس پیدا ہوتا ہے اور میدانوں میں غلہ

---

[۱] ... میں ملکہ کابل ہے جو ملک کی تصحیف معلوم ہوتی ہے۔ [۲] بمبئی سے تقریباً دو سو میل شمال میں۔

[۳] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۲۲۔ [۴] معجم البلدان ۲/۱۵۵۔

[۵] المسالک والممالک ص ۶۲۔ [۶] ابن خردادبہ کے اوتکین اور ادریسی کے اوکمین سے شاید اوکھا پورٹ مراد ہے جو جزیرہ نمائے کاٹھیاواڑ کے شمال مغربی سرے پر واقع ہے، اوکھا پورٹ کے آس پاس کا علاقہ اوکھمنڈل کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اور اوتکین غالباً اوکھمنڈل کی تحریف ہے۔ دیکھو ... ہندوستان اور متصلہ علاقے، لائڈن ۱۹۶۰ء) ۱۱۹-۱۲۰۔

Marfat.com

یہاں کے باشندے سرکش، باغی اور ڈاکو ہیں۔ اوکھمن سے علاقہ میدکا فاصلہ دو فرسخ (تقریباً سات میل) ہے، مید لوگ سمندری ڈاکو ہیں۔ اوکھمن سے کولینار[1] (کولی) کا فاصلہ بھی دو فرسخ (تقریباً سات میل) ہے، کولینار (کولی) سے سنجان (سندان) تک اٹھارہ فرسخ (تقریباً ساٹھ میل) مسافت ہے سنجان (سندان) میں ساگون اور بانس کے جنگل ہیں۔

ادریسی[2]:

کیمبے (کنبایتہ) سے براہ سمندر جزیرہ اوکھمن (اوکبیش) تک ڈیڑھ مجریٰ اور اوکھمن (اوکبیش) سے جزیرہ دیبل[3] تک دو مجریٰ مسافت ہے۔ اوکھمن (اوکبیش) سے سندھ کی ابتدا ہوتی ہے، یہاں دھان اور دوسرے اناج پیدا ہوتے ہیں، یہاں کے پہاڑوں میں بانس کے جنگل ہیں، باشندے مورتی پوجا کرتے ہیں، اوکھمن سے جزیرۂ مند (گجرات) تک چھ میل فاصلہ ہے، مند کے باشندے ڈاکو ہیں، مند سے کولینار (کولی) بھی چھ میل دور ہے اور کولینار (مرلی) سے ساحل کے ساتھ ساتھ سوپارہ (شرتادہ) کا فاصلہ تقریباً پانچ مرحلہ ہے۔

سوپارہ[4] (سوبارہ)

ادریسی[5]:

سوپارہ سمندر سے تقریباً ڈیڑھ میل دور ہے، یہ ایک متمدن، آباد اور پھلتا پھولتا شہر ہے

---

[1] بعض محققوں کی تجویز ہے کہ کولی کو کولی نار سمجھنا چاہیئے جو موجودہ دیولواڑہ کے مغرب میں ساحلِ سمندر پر واقع ہے لیکن اس تجویز کو ماننے سے ایک مشکل یہ پیدا ہوتی ہے کہ اوکھا پورٹ سے اس کا فاصلہ حسب تصریح ابن خُرداذبہ تیرہ چودہ میل (چار فرسخ) بنتا ہے حالانکہ یہ فاصلہ ایک سو میل سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ ہماری رائے میں اس بات کا غالب قرینہ ہے کہ ابن خُرداذبہ اور اس کے ناقل ادریسی کے دیئے ہوئے فاصلے غلط ہوں دیکھو مائنارسکی (حدود العالم آکسفورڈ ۱۹۳۷ء) ص ۲۴۲۔

[2] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۷ ۱۱۸-۱۱۱۔ [3] دیبل اور اوکھا دونوں بندرگاہ ہیں، ادریسی نے یہاں بھی غلطی کی ہے۔ [4] بسین کے قریب بمبئی سے تقریباً چالیس میل شمال میں۔ [5] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۷ ۱۱۸-۱۱۱

...ت اور ضروریاتِ زندگی سے بھرپور، بحرِ ہند کے بندرگاہوں میں سے ایک اہم (تجارتی) ...ہے یہاں بڑے پیمانے پر مچھلی پکڑی جاتی ہے اور سمندر سے موتی نکالے جاتے ہیں۔

سنجان (سندان)

ادریسی:

...سوپارہ (بارہ) سے (شمال میں) تقریباً پانچ مرحلے پر واقع ہے۔ سنجان (سندان) کا فاصلہ ...مندر سے ڈیڑھ میل ہے، یہ ایک متمدن شہر ہے، مختلف دستکاریوں میں باشندوں کو مہارت اور ...رت حاصل ہے۔ لوگ خوشحال تاجر ہیں اور تجارت کے میدان میں بڑے تجربہ کار، سنجان (سندان) ...بلند مرتبہ شہر ہے، بہت سے لوگ بغرض تجارت یہاں آتے ہیں، اسی طرح یہاں کے تاجر دوسرے ...ملکوں کو جاتے ہیں۔ اس شہر کے مشرق میں سندان نامی جزیرہ ہے جو اسی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ ...کافی بڑا جزیرہ ہے اور یہاں خوب زراعت ہوتی ہے، کھجور اور ناریل پیدا ہوتا ہے، بانس اور ...بید کے جنگلات بھی ہیں، اس جزیرہ کا شمار ہندوستان میں ہوتا ہے۔ سنجان (سندان) سے جیمول ...(چیمور) پانچ مرحلے (جنوب میں) ہے۔

تھانہ (تابہ)

ادریسی:

...باعظمت شہر ہے، ایک وسیع خلیج کے کنارے واقع ہے جس میں جہاز داخل ہوتے ہیں اور مختلف ...اور شہروں کا سامان اتارا جاتا ہے، یہاں کے پہاڑوں اور میدانوں میں بانس پیدا ...ہے بانس کی جڑ ونوش سے بنسلوچن (طباشیر) نکالا جاتا ہے اور پورب پچھم کے سارے ملکوں کو بھیجا

...وہ بمبئی سے تقریباً نوے میل شمال میں۔ ۲ے نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۷-۱۱۸۔ ۳ے یہ فاصلہ ...نہیں، سوپارہ ہنجان (سنجان) سے تقریباً پچاس میل جنوب میں واقع ہے، دیکھو ہوڈیوالا ص ۶۶۔ ...سنگ ایک سو دس میل۔ ہوڈیوالا ص ۶۶۔ ۵ے بمبئی سے بیس اکیس میل شمال میں۔ ۶ے نزہۃ المشتاق ...یہ ...ہے کہ بنسلوچن بانس کی گانٹھوں میں پیدا ہوتا ہے جڑوں میں نہیں۔ دیکھو ہوڈیوالا ص ۶۹۔

جاتا ہے (نقلی) بنسلوچن میں ہاتھی کی جلی ہوئی ہڈیاں ملادی جاتی ہیں لیکن خالص بنسلوچن اس کانٹے دار ہندی بانس کی جڑوں ہی سے حاصل کیا جاتا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

چول (صیمور[1])

مسعودی[2]:

میں سنہ ۳۰۴ھ (۹۱۶ء) میں سرزمین گجرات (لار) کے شہر چول (صیمور) آیا جو بلہرا کی قلمرو میں داخل ہے۔ اس وقت چول (صیمور) کا حاکم جانج تھا، شہر میں دس ہزار مسلمانوں کی بستی تھی جو بیاسرہ[3] قوم نیز سیراف، عُمان، بصرہ، بغداد اور بہت سے دوسرے ملکوں کے ان لوگوں پر مشتمل تھی جنہوں نے چول میں شادی بیاہ کرکے وہاں بود و باش اختیار کرلی تھی، ان میں خاصی تعداد ممتاز تاجروں کی تھی جن میں موسیٰ بن اسحاق صندابوری کا نام قابلِ ذکر ہے، اس وقت ہُنرمن کے منصب پر ابوسعید معروف بن زکریا فائز تھا، ہنرمن مسلمانوں کے مقدم یا سربراہ کو کہتے ہیں۔ ہندو حاکم کسی معزز اور وجیہ مسلمان کو اس کے ہم مذہبوں کا ناظم امور مقرر کردیتا ہے جس کے ذمہ ان کے معاملات کے فیصلے ہوتے ہیں۔ بیاسرہ ان مسلمانوں کو کہتے ہیں جو ہندوستان میں پیدا ہوتے ہیں، اس کا واحد بَیسَر ہے۔

ادریسی[4]:

سنجان (سندان) سے (جنوب میں) چول (صیمور) پانچ[5] مرحلے دور واقع ہے، یہ ایک فراخ اور خوشنما شہر ہے، جہاں شاندار عمارتیں پائی جاتی ہیں، ناریل اور بانس کی بہتات ہے، یہاں کے پہاڑوں میں خوشبودار پودے بکثرت ہوتے ہیں اور مختلف ملکوں کو برآمد کیے جاتے ہیں۔

---

[1] بمبئی سے تیس میل جنوب میں۔ ہودیوالا ص ۶۶۔ [2] مروج الذہب ۲/ ۸۵-۸۶۔

[3] بیاسرہ ایک ہندی نژاد مسلمان طبقہ تھا جو اسلامی جہازوں پر بحری دشمن سے لڑنے کے لئے فوجی خدمت انجام دیتا تھا۔ دیکھو تاج العروس۔ ۳/ ۴۲۔ [4] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/ ۱۱۸۔ [5] ایک سو دس میل کے قریب۔

...رت :

چول (صیمور) ہندوستان کے ان شہروں میں ہے جو سندھ سے متصل اور دیبل[۱] کے قریب ہیں ایک ہندو راجہ کی قلمرو میں ہے جسے بلہرا (بلہر) کہتے ہیں صیمور اور تھانہ (کتامہ[۲]) ان غیر مسلم ... سے ہیں جہاں مسلمانوں کی بستیاں ہیں، ان کے معاملات اور مفادات کی نگرانی صرف ... کرتے ہیں جنہیں راجہ بلہرا مقرر کرتا ہے، چول (صیمور) میں ایک جامع مسجد ہے جہاں ... نماز ہوتی ہے، راجہ بلہرا ایک بڑی سلطنت کا تاجدار ہے اور شہر مالکھید (مانکیر) میں ... م کرتا ہے۔

سندابور[۴]

ادریسی[۵] :

بھڑوچ (بروج) سے سندابور کا فاصلہ براہ ساحل چار مرحلے[۶] ہے، سندابور ایک بڑی کھاڑی ... واقع ہے جہاں جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں، یہ ایک تجارتی شہر ہے، جہاں مختلف قسم کی تجارتی ... رتیں، کاروبار اور روزگار پائے جاتے ہیں۔

...جم البلدان ۵/۴۰۷ ۔ [۲] یاقوت کی یہ رائے صحیح نہیں، دیبل سندھ کا بندرگاہ تھا کراچی کے ... یب اور صیمور موجودہ ریاست مہاراشٹرا کا بندرگاہ تھا بمبئی سے قریب پچیس میل جنوب میں ۔
... بظاہر تھانہ کی تصحیف ہے، بلہرا کی قلمرو میں کتامہ نامی کوئی شہر عربی تحریروں میں دریافت نہ ہوسکا۔
... موجودہ گوا (GOA) سے قریب پچاس میل جنوب میں واقع تھا، بمبئی سے تقریباً دو سو پچاس میل کے فاصلہ ... ڈاکٹر ندیار کی رائے ہے کہ سندابور، سندھاپور کی تصحیف ہے جو موجودہ شہر کاروار سے تین میل مشرق ... ایک چٹیل میدان میں واقع تھا اور جہاں آجکل بھی اس نام کا ایک گاؤں موجود ہے۔ (عرب ... ور عرب اور جنوبی ہندوستان، مدراس ۱۹۴۲ء ص ۴۷، ہودیوالا ص ۲۳-۲۴ ۔ [۵] نزہۃ المشتاق ...
[۶] ادریسی نے سندابور کو سندان سے خلط ملط کر دیا ہے، بھڑوچ سے سندابور کا فاصلہ چار سو ... میل ہے اور چار مرحلے تقریباً نوے میل کے بقدر ہوتے ہیں۔

Marfat.com

فَندرِینہ[1]

ادریسی[2]:

تھانہ (نابہ) سے فندرینہ تک ساحلی راستہ چار مرحلے[3] ہے۔ فندرینہ ایک خلیج کے دہانہ پر واقع ہے جو مالابار (منیبار) کی طرف سے آتی ہے، یہاں جزائر ہند و سندھ کے تاجروں کے جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں، باشندے مالدار ہیں، بازار بارونق ہے اور سامان سے بھرپور، تجارت نفع بخش ہے، فندرینہ کے شمال میں ایک بڑا اور اونچا پہاڑ ہے، یہاں بکثرت درخت آبادیاں اور مویشی پائے جاتے ہیں، اس[4] پہاڑ کے آس پاس الائچی پیدا ہوتی ہے اور دنیا کے تمام ملکوں کو برآمد کی جاتی ہے، الائچی کا پودا بھنگ کے پودے کی طرح ہوتا ہے، الائچی کی بونڈیاں ہوتی ہیں جن میں دانے بھرے ہوتے ہیں۔

کیولان (ملی)

ابنِ خُردادبہ[5]:

سَندان سے (براہِ سمندر) کیولان (ملی) پانچ دن کی مسافت ہے، کیولان (ملی) میں سیاہ مرچ اور بانس پیدا ہوتا ہے، سمندری مسافروں کا بیان ہے کہ سیاہ مرچ کے ہر خوشہ پر ایک پتہ ہوتا ہے جو اسے بارش کے پانی سے محفوظ رکھتا ہے اور جب بارش ختم ہو جاتی ہے تو پتہ خوشہ کے

---

[1] اہلِ تحقیق کی رائے ہے کہ فَندرِینہ پَتلاینی *Patalayini* کی تعریب ہے جو مالابار ساحل (کیرالا) کا ایک شہر تھا اور اب بھی ہے۔ ابنِ بَطُّوطہ چودھویں صدی میں یہاں سے گذرا تھا اور اس نے بھی اسے فندرینہ قلمبند کیا ہے۔ دیکھو ہودیوالا ص۷۔ [2] نزہتہ المشتاق قلمی ۱/ ۱۲۴۔ [3] ادریسی نے حسبِ عادت یہاں بھی غلط فاصلہ دیا ہے، تھانہ سے فندرینہ کی مسافت ساڑھے چار سو میل سے زائد ہے، اس کے مقابلہ میں ادریسی کے چار مرحلے زیادہ سے زیادہ سوا سو میل کے بقدر ہوتے ہیں۔

[4] ڈیلی (*Dilly*) پہاڑ مراد ہے جو فندرینہ سے اٹھارہ میل شمال میں ہے، اس کی بلندی صرف آٹھ سو پچیس فٹ ہے۔ ہودیوالا ص۷۔ [5] المسالک والممالک ص۶۳۔

Marfat.com

...تا ہے اور جب پانی برستا ہے تو پتہ پھر خوشہ کو ڈھک لیتا ہے۔

سلیمان تاجر:

... (عمان کے بندرگاہ) مسقط سے جہاز ہندوستان کی طرف روانہ ہوتے ہیں اور کیولان ... کا رخ کرتے ہیں، مسقط سے کیولان (کوکم ملی) کا فاصلہ معتدل ہوا میں ایک ماہ ہے[۲] کیولان ... میں حکومت کی طرف سے ٹیکس آفس ہے، جہاں چینی جہازوں سے ٹیکس لیا جاتا ہے، یہاں ... کنوؤں کا میٹھا پانی استعمال ہوتا ہے۔ چینی جہازوں پر پانچسو روپے (ہزار درہم)، چھوٹے جہازوں اور کشتیوں پر پچاس روپے (دس دینا) سے پانچ روپے (ایک دینار) تک ٹیکس ہے۔

مدوری پٹن (مندورفین)[۳]

ابودلف[۴]:

کابل سے میں نے ہندوستان کے مشرقی ساحل کے شہروں کا رخ کیا اور مدوری پٹن (مندورفین) پہنچا، یہاں بانس نیز صندل کے بہت سے جنگل پائے جاتے ہیں اور یہاں سے بنسلوچن (طباشیر) برآمد کیا جاتا ہے، جب بانس خشک ہو جاتا ہے اور ہوا چلتی ہے تو بانس ایک دوسرے سے رگڑتے ہیں اور رگڑ کی گرمی سے ان میں آگ لگ جاتی ہے اور بعض اوقات یہ آگ لگ بھگ ایک سو ساٹھ میل (پچاس فرسخ) یا اس سے بھی زیادہ دور تک پھیلتی چلی جاتی ہے۔ وہ بنسلوچن جو ساری دنیا کے ملکوں کو بھیجا جاتا ہے وہ اسی بانس سے نکلتا ہے، عمدہ بنسلوچن جس کے ایک مثقال (تقریباً ساڑھے چار ماشے) کی قیمت سو مثقال سونا یا اس سے بھی زیادہ اٹھتی ہے، وہ بانس کے اندر سے نکلتا ہے جب اسے جھٹکا ... لے، اس قسم کا بنسلوچن بہت کمیاب ہے۔ بانس سے حاصل کیا ہوا بنسلوچن ہر ملک کو ہندی ... کے نام سے برآمد کیا جاتا ہے لیکن حقیقت میں وہ ہندی توتیا ہوتا نہیں ہے، ہندی توتیا تو ... کا دھواں ہوتا ہے جو ہر سال تین چار پونڈ (من) اور حد پانچ پونڈ سے زیادہ حاصل نہیں

---

[۱] سلسلۃ التواریخ ۱/۱۶-۱۷۔ [۲] براہ ڈ ویل و تھانہ پندرہ سو میل سے زائد۔

[۳] ... [۴] معجم البلدان (ذکر صین) ۵/۴۱۶-۴۱۷۔

ہوتا اور اس کے ایک پونڈ (من) کی قیمت ڈھائی ہزار روپے (پانچہزار درہم) سے پانچہزار روپے (ہزار دینار) تک اٹھتی ہے۔

ابودلف[1]:

مدوری پتن (مندورقین[2]) سے روانہ ہو کر میں کیولان (کولم) پہنچا، یہاں کے باشندوں کا ایک عبادت خانہ ہے لیکن اس میں کوئی مورتی[3] نہیں ہے۔ کولم میں ساگون اور بقم[4] کے جنگل پائے جاتے ہیں بقم دو قسم کا ہوتا ہے ایک کیولانی جو گھٹیا ہوتا ہے اور دوسرا قامرونی[5] جس کی نظیر نہیں ہوتی، ساگون کا درخت خوب لمبا اور تناور ہوتا ہے بعض ساگون کے درخت ڈیڑھ سو فٹ (سو ذراع) اور اس سے بھی زیادہ اونچے ہوتے ہیں، یہاں بانس (قنا) اور بید (خیزران) بہت پایا جاتا ہے تھوڑی

---

[1] معجم البلدان (لائپزگ) ص ۴۵۵-۴۵۶ ج۳۔

[2] مندورقین، مدوری فتن کی تصحیف معلوم ہوتی ہے جو مدوری پتن کی تعریب ہے، مدوریا کے پانڈیا راجاؤں کا بڑا بندرگاہ تھا۔ بیرونی نے قانون مسعودی میں اس بندرگاہ کا وجود متذکرہ بالا مقام پر تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ مندوری پتن ایک کھاڑی پر واقع تھا اور یہاں سے لنکا کا سفر کیا جاتا تھا مأثر کی ص۲۲۴ مسعودی کی اس عبارت سے بھی مندورقین کی مذکورہ بالا جائے وقوع کی تائید ہوتی ہے:

وأخبار ملوك الصين وملك سرنديب مع ملك مندورفين وهي بلاد مقابلة لجزيرة سرنديب كمقابلة بلاد قمار لجزائر المهراج من الزانج وكل ملك يملك بلاد مندورقين يسمى القائدى (مروج الذهب مصر ۱/۱۷۵) بعض نسخوں میں القاندی بالنون ہے، یہ غالباً الفاندی بالفار کی تصحیف ہے اور الفاندی Pandyan کی تعریب ہے۔

[3] قزوینی نے آثار البلاد ص۸۰ پر ابودلف کی جو عبارت نقل کی ہے اس سے کیولان میں عبادتخانہ اور مورتی کی نفی ہوتی ہے۔ [4] بفتح اول و تشدید القاف، ایک درخت جس کی لال لکڑی سے کپڑے رنگے جاتے

[5] متن میں والامرون ہے جو ہمارے خیال میں والقامرونی کی تصحیف ہے قامروب کامروپ کی تعریب ہے زمانے میں آسام کو بزبانِ سنسکرت کامروپ کہتے تھے، اس میں پورا وادی برہمپترا داخل تھی، گوہاٹی اس کا پایۂ تخت تھا جیسا کہ آج بھی ہے۔

Marfat.com

...سندروس کا گوند بھی ہوتا ہے چینی سندروس اس سے بہتر ہوتا ہے .... یہاں ... پایا جاتا ہے سندانیہ نامی جو چھتوں میں لگایا جاتا ہے، گھروں کے ستون مردہ مچھلیوں کی ریڑھ کی ہڈی سے بنائے جاتے ہیں، باشندے نہ تو مچھلی کھاتے ہیں نہ جانور ذبح کرتے ہیں لیکن بیشتر شہری مردہ ... گوشت کھا لیتے ہیں، جب ان کا راجہ مر جاتا ہے تو وہ چین سے مصالحت رکھنے والا دوسرا راجہ منتخب کر لیتے ہیں[1]۔ کیولان (کولم) کے علاوہ ہندوستان میں کہیں طبیب[2] نہیں ہوتے، یہاں گہرے ... پیالے بنائے جاتے ہیں جو ہمارے ملکوں (فارس وعراق) میں چینی پیالوں کے نام سے بکتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ چینی ہوتے نہیں ہیں، چین کی مٹی کیولان (کولم) کی مٹی سے زیادہ سخت ہوتی ہے اور آگ کی گرمی زیادہ دیر تک برداشت کر سکتی ہے۔ کیولان کی مٹی جس سے چینی طرز کے پیالے بنائے جاتے ہیں تین دن تک آگ پر بھونی جاتی ہے[3]، اس سے زیادہ دیر تک وہ آگ نہیں برداشت کر سکتی لیکن چینی مٹی دس دن تک بھونی جاتی ہے اور وہ اس سے بھی زیادہ عرصہ تک آگ کی متحمل ہو سکتی ہے۔ کیولان کے پیالے سیاہی مائل .... اور چینی سفید رنگ اور ہلکے بھاری ہوتے ہیں .... کیولان (کولم) سے عمان کو بحری سفر کیا جاتا ہے۔ یہاں راوند (دوا) پائی جاتی ہے لیکن وہ زیادہ موثر نہیں ہوتی، چینی راوند بہتر ہوتی ہے، راوند ایک قسم کا گول کدو ہے جو کیولان میں پایا جاتا ہے، اس کے علاوہ ساذج ہندی کا پتہ بھی یہاں ہوتا ہے۔

کیولان کی طرف مختلف قسم کی عود لکڑی، کافور، لوبان اور گہرے بڑے پیالوں کی طنعت اور تجارت منسوب ہے۔ درخت عود کا اصلی وطن خط استوا کے عقبی جزیرے ہیں، کوئی شخص کبھی ... جنگلوں میں نہیں پہنچا اور نہ کسی کو معلوم ہے کہ کاہے سے اس کا پودا اگتا ہے اور کس شکل کا اس

---

[1] ...(دمشقی) جب ان کا راجہ مرجاتا ہے تو وہ چین کے کسی بادشاہ کو اپنا راجہ بنا لیتے ہیں۔ [2] یہ تعریف بالکل ... ہے بظاہر متن کا "طب" کسی دوسرے لفظ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ [3] متن میں بجر بالنار المجمة ... سے کوئی مناسب مفہوم نہیں نکلتا، ہم نے اسے بجمر بالجیم قرار دیکر ترجمہ کیا ہے۔ [4] متن میں قشار ... میں شفتک بگڑی ہوئی شکل ہے۔

Marfat.com

اس کا درخت ہوتا ہے اور نہ کسی انسان نے اس کے پتہ کی شکل وصورت ہی بیان کی ہے۔ سمندر
لہریں عود کے گدے شمال کی طرف بہالاتی ہیں، جو درخت عود اپنے منبت سے اکھڑ کر پانی کے سیلاب
سمندر میں آگرے اور تر حال میں اسے کلہ بار (ملایا کا مغربی ساحل)، آسام (قامرون[1]) یا سرزمین
(شاید مالابار) یا کمبوڈیا (صنف) یا تھائی لینڈ (قماریان) یا دوسرے ساحلوں پر اٹھالیا جائے
وہ عود لکڑی شمال کی خشک ہوا لگنے پر بھی ہمیشہ تر رہتی ہے اور ایسی عود لکڑی کو قامرونی[3] مندلی
کہتے ہیں اور اگر لکڑی سمندر میں خشک ہو یا خشک ہونے کے بعد سمندر میں آئے تو وہ عود ہند
کہلاتی ہے اور بھاری نیز ٹھوس ہوتی ہے، ایسے عود کی شناخت یہ ہے کہ اس کا برادہ پانی میں ڈالا جائے
اور وہ نہ ڈوبے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ عود بڑھیا نہیں ہے اور اگر برادہ ڈوب جائے تو عود بڑھیا
ہے جو عود لکڑی اپنی اگنے کی جگہ خشک ہو جائے اور سمندر میں اس کو کاٹا جائے تو وہ عود قماری کہلاتی
ہے اور جو لکڑی اپنی اگنے کی جگہ بوسیدہ ہونے کے بعد سمندر میں آئے تو اسے عود صنفی کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا بندرگاہوں کے حاکم سمندر یا ساحل سے عود لکڑی جمع کرنیوالوں سے دس
فیصد ٹیکس لیتے ہیں، رہا کافور تو وہ کیولان (کولم) اور مدوری تین (مندورقین) کے درمیان
واقع ان پہاڑوں کے دامن میں ہوتا ہے جو سمندر کے کنارہ بلند ہیں، کافور ایک درخت کا گوند
ہوتا ہے، جب درخت کا تنہ چیرا جاتا ہے تو اس میں چھپا ہوا ملتا ہے، کبھی کافور سیال
ہوتا ہے اور کبھی منجمد، منجمد اس لئے کہ وہ ایک قسم کا گوند ہے جو درخت کے گودے میں محفوظ ہوتا
کیولان (کولم) میں ہڑ بھی پائی جاتی ہے لیکن کم، کابلی ہڑ اس سے بہتر ہوتی ہے، کابل میں ہڑ کی تمام
اگتی ہیں، وجہ یہ ہے کہ کابل سمندر سے دور ہے، جو ہڑ درخت سے کچی گر جائے[4] اس کا رنگ
ہوتا ہے اور وہ ترش وسرد ہوتی ہے اور جو ہڑ پک کر درخت سے صحیح وقت پر اترے وہ
ہے اور گرم وشیریں ہوتی ہے اور جو ہڑ جاڑے کے موسم میں درخت پر چھوڑ دی جائے

---

[1] قامروب کی تحریف اور قامروب کامروب کی تعریب جو پرانے زمانہ میں آسام کا نام تھا۔ [2] متن میں
وکل شجرۃ مما نثرتہ الریح بجاء علی نضیج، ہماری رائے میں فجاء علیٰ فجاءۃ غیر کی تصحیف ہے [3] متن
قامرونی بالنون۔

Marfat.com

... حاصل ہوتی ہے۔ کیولان (کولم) میں گندھک اور تانبے کی کان ہے۔ تانبے کے ... سے توتیا بنایا جاتا ہے، تمام قسم کے توتیا تانبے کے دھوئیں سے ہی تیار ہوتے ہیں سوائے ... کے جیسا اوپر بیان کیا گیا رانگ کے دھوئیں سے بنتا ہے۔

کیولان (کولم) اور مدوری پٹن (مسند ورفین) میں بارش کا پانی استعمال ہوتا ہے جسے ... جمع کرلیا جاتا ہے۔ کیولان میں اس گول کدو کے علاوہ جس سے راوند نامی دوا بنتی ہے ... کاشت نہیں ہوتی، یہ کدو جھاڑی اور کانٹوں میں اگایا جاتا ہے، اسی طرح خربوزہ بھی بہت ... ہے۔ یہاں قنبیل[1] نامی خاک آسمان سے گرتی ہے، اسے گوبر میں ملایا جاتا ہے، عربی قنبیل ... سے بہتر ہوتی ہے۔

بصرہ سے گنگا کے دہانہ تک ساحلی راستہ

ابن خردادبہ[2]

بصرہ سے جزیرہ خارک[3] تک لگ بھگ ایک سو ساٹھ میل (پچاس فرسخ) مسافت ہے، خارک ... لمبائی چوڑائی تقریباً تین تین میل (ایک ایک فرسخ) ہے، یہاں زراعت ہوتی ہے اور انگور نیز ... پائی جاتی ہے، خارک سے جزیرہ لاوان (موجودہ شیخ شعیب) تقریباً دو سو ساٹھ میل (اسی ...) دور ہے، لاوان کا طول وعرض سات سات میل (دو دو فرسخ) ہے، یہاں زراعت ہوتی ... کھجور پائی جاتی ہے، لاوان سے (مشرق میں) جزیرہ ابرون[4] تیئس چوبیس میل (سات فرسخ) ہے طول وعرض میں جزیرہ تقریباً سوا تین تین میل (ایک ایک فرسخ) ہے، یہاں بھی کھیتی باڑی ... اور نخلستان پائے جاتے ہیں۔ ابرون سے جزیرہ خین کا فاصلہ (مشرق میں) تیئس چوبیس ... کا طول وعرض نصف نصف میل ہے اور یہ غیر آباد ہے، جزیرہ خین سے جزیرہ قیس (کیس)

---

[1] ... قنبیل ایک قسم کی مٹی جسے آگ میں بھون کر کھانے سے معدہ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔ برہان قاطع۔

[2] ... والممالک صفحہ ۶۱-۶۴۔ [3] بقبغ البلاد، بوشہر سے تیس میل شمال مغرب میں۔ ہودیوالا صفحہ ۱۴۔

[4] ... ہندیابی، جزیرہ قیس کے مغرب میں مشرقی خلافت کے ممالک لے اسٹرینج صفحہ ۲۶۱۔

Marfat.com

(مشرق میں) تیئس[1] چوبیس[1] میل ہے، اس کی لمبائی چوڑائی تقریباً تیرہ تیرہ میل ہے، یہاں زراعت ہوتی ہے، اور کھجور نیز مویشی پائے جاتے ہیں، اس کے سمندر سے عمدہ موتی نکلتے ہیں۔ جزیرہ قیس (کیس) سے جزیرۂ ابن کاوان[1] (موجودہ قشم) کا فاصلہ ساٹھ میل (اٹھارہ فرسخ) ہے، یہ جزیرہ عرض و طول میں دس دس میل (تین تین فرسخ) ہے، یہاں کے باشندے اباضیہ فرقہ کے جنگجو خارجی ہیں، جزیرہ ابن کاوان (قشم) سے (جزیرۂ) ہرمز (ارموز) تیئس چوبیس میل (مشرق میں) ہے، ہرمز سے تارا[2] (تیز؟) سات دن کی مسافت ہے، تارا (تیز؟) پر فارس کی حد ختم ہوتی ہے اور سندھ کی حد شروع ہوجاتی ہے، تارا (تیز؟) سے دیبل آٹھ دن کی بحری مسافت ہے۔ دیبل سے سندھ ڈیلٹا کا فاصلہ تقریباً سات میل (دو فرسخ) ہے۔

سندھ دریا (مہران) سے اوکھمن[3] (اوتکین) جہاں ہندوستان کی حد شروع ہوتی ہے چار دن کی مسافت ہے، اوکھمن کے پہاڑوں میں بانس پیدا ہوتا ہے اور وادیوں میں زراعت ہوتی ہے، یہاں کے باشندے بڑے سرکش ہیں، نافرمان اور ڈاکو، اوکھمن (اوتکین) سے سات میل (مشرق) میں میدوں کی بستیاں ہیں، جو سمندری ڈاکو ہیں، مید علاقہ سے کولی نار (کولی) تک سات میل فاصلہ ہے، کولی نار سے سندان (موجودہ سبین) تک تقریباً ساٹھ میل (اٹھارہ فرسخ) ہے۔ سندان میں ساگون اور بانس ہوتا ہے، سندان سے کیولان (ملی) پانچ دن کی بحری مسافت ہے، کیولان (ملی) میں سیاہ مرچ اور بانس پیدا ہوتا ہے، جاندان لوگ بتاتے ہیں کہ سیاہ مرچ کے ہر خوشہ پر بارش کے پانی سے حفاظت کے لئے ایک پتہ ہوتا ہے، جب بارش بند ہوجاتی ہے تو پتہ خوشہ سے ہٹ

---

[1] اس کا دوسرا نام لافت بھی ہے معجم البلدان (لائبزگ) ۴/۲۴۲/۳۔ [2] اس جزیرہ کا یاقوت اور دوسرے مستند جغرافیہ نویسوں نے ذکر نہیں کیا، نہ موجودہ اٹلسوں میں اس کی نشاندہی کی گئی ہے، محقق ڈی خوئے کی رائے میں تارا، تیز کی بگڑی ہوئی شکل ہے جو مکران کا مشہور جزیرہ اور بندرگاہ تھا۔ دیکھو ہود بوالا صدا وڈاکٹر مقبول صدا۔ [3] جزیرہ نما ئے کاٹھیاواڑ کے مشرقی سرے پر۔

... ہے جو پھر اس کو ڈھک لیتا ہے۔ کیولان سے بلّین[1] (مدوری پتن) دو دن ... بلّین سے بڑے سمندر (بحرِ ہند) تک بھی اسی قدر فاصلہ ہے۔ بلّین سے سمندری ... جدا ہو جاتی ہیں، ہندوستانی ساحل کے ساتھ جانیوالے جہاز بلّین (مدوری پتن) ... کی مسافت طے کر کے نیگا پٹم (باتّن[2]) پہنچتے ہیں، باتّن چاول کا علاقہ ہے، لنکا کو اسی ... جا سمجھا جاتا ہے۔ نیگاپٹم (باتّن) سے کنجی (سنجلی[3]) اور کاریکال (کبشان[4]) کا فاصلہ ایک دن[5] ... ہے۔ کبشان میں بھی چاول کی کاشت ہوتی ہے۔ کبشان سے گوداوری (کوداوفرید) دس ... ہے یہاں سے کاریگال (کیلگان)، چیکاکول (لوار[6]) اور گنجم (کنجۂ اڑیسہ) دو دن کی مسافت ... گنجم میں گیہوں اور چاول کی کاشت ہوتی ہے، گنجم سے سمندر (چلکا جھیل[7]) تقریباً

---

[1] ... مغربی محقق کی رائے ہے کہ بلّین باول کی تصحیف ہے جو خلیج منار کے موجودہ بندرگاہ Tuticorin ... ایک بندرگاہ تھا، جرنل ایشیاٹک سوسائٹی لندن، ۴۴/۴/۲۴۴۔ ہمارے خیال میں بلین پتن کی تصحیف ... پتن یعنی مدوری پتن مراد ہے موجودہ راماناتھ پرم کی جگہ یا اس کے قریب ہندوستان کے جنوب اقصیٰ ... راجاؤں کا ایک اہم تجارتی بندرگاہ تھا۔ [2] ہماری رائے میں اس بات کا قرینہ ہے کہ باتّن ... پٹم کی تحریف قرار دیا جائے جو جنوبی کارومنڈل ساحل کا ایک قدیم بندرگاہ تھا، کننگھم ص۶۳۱۔ [3] ... محققوں کی رائے میں سنجلی کنجی، کنجن یا کانچی کی تصحیف ہے، کانچی سے کانچی ورم یا کنجی ورم مراد ہے جو ... پر کرشنا ندی سے ڈھائی سو میل جنوب مشرق میں ریاست Dravida کا پایۂ تخت تھا، کننگھم ... [4] نزہۃ المشتاق ادریسی میں کیکسار قلمبند ہوا ہے، شاید کاریکال کی بگڑی ہوئی شکل ہے جو ... معافات میں بسمت شمال واقع ہے۔ [5] یہ فاصلہ غلط ہے، ہمارے خیال میں متن کا ... ثلاثۃ ایام (تین دن) ہونا چاہئے۔ کنجی (سنجلی) اور کاریکال (کبشان) سے جو مدراس ... واقع ہے گوداوری کا ڈیلٹا کئی سو میل دور ہے۔ [6] لوار شاید کول کی تصحیف ہے اور کول چیکاکول کی ... یہاں کلنگاپٹم ہی بیس میل جنوب مغرب میں واقع تھا، کننگھم ص۵۹۱۔ [7] چلکا جھیل (اڑیسہ) ... ص۲۴۲

Marfat.com

تینئیس[1] میل دور ہے، یہاں بھی چاول پیدا ہوتا ہے۔ یہاں میٹھے پانی میں پندرہ بیس دن کے دریائی سفر کے بعد کامروپٹ[2] (کامرون) اور دوسرے علاقوں سے صندل لایا جاتا ہے۔ سمندز (چلکا جھیل) سے اوڑلیسہ (اور نشبن[3]) چالیس میل (؟) دور ہے۔ یہ ایک بڑی سلطنت ہے جہاں ہاتھی، مویشی، بھینس اور ہر قسم کا استعمالی سامان پایا جاتا ہے، یہاں کا راجہ عظیم المرتبت ہے، اڑلیسہ سے چار دن کا بحری سفر کر کے ابلینہ[4] پہنچتے ہیں، یہاں بھی ہاتھی پائے جاتے ہیں۔

۱؎ جہاں تک ہمیں معلوم ہے ابن خرداذبہ عربی کا پہلا مصنف ہے جس نے ہندوستان کے مغربی اور مشرقی ساحل کے شہروں کا اپنی کتاب المسالک والممالک میں ذکر کیا ہے، بعد کے لکھنے والوں نے ابن خرداذبہ کی محض نقالی کی ہے اور بغیر تحقیق اور کھوج کے اس کے ذکر کردہ مقامات نقل کر دئے ہیں۔ ابن خرداذبہ نے مغربی ساحل کے چار بندرگاہوں کے نام لئے ہیں ان میں دو (سندان اور کولم) کا یقینی طور پر اور دو (اوتکین اور کولی) کا نیم یقینی تشخص ہو گیا ہے، مصنف نے جنوبی اور مشرقی ساحل کے دس شہروں کے نام لئے ہیں جہاں سے تجارتی جہاز گزرتے تھے لیکن ان میں سے نصف کے سوا کسی شہر کا محققوں کی کوشش کے باوجود صحیح تشخص نہیں ہو سکا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اول تو ان کے اصل نام عربی میں مسخ ہو گئے ہیں اور دوسرے ان کے باہمی فاصلوں کی صحیح حد بندی نہیں کی گئی ہے۔ ابن خرداذبہ نے ان مقامات کا خود سفر نہیں کیا تھا بلکہ مسافروں سے دریافت کر کے نام اور فاصلے دیئے تھے، مسافروں کے پاس فاصلوں کا کوئی تحقیقی ریکارڈ نہیں تھا بلکہ وہ یادداشت اور اندازہ پر مبنی تھے، محققوں کو دقت خاص طور سے مبہم فاصلوں سے پیدا ہوتی ہے، متعدد شہروں کا تعین کسی حد تک اطمینان بخش ہو گیا ہے لیکن ان کے باہمی فاصلے ابن خرداذبہ نے اتنے کم دیئے ہیں کہ وہ معین کردہ مقامات پر پورے نہیں اترتے، اس لئے ہماری رائے ہے کہ فاصلوں کی تحدید و تقدیر میں رپورٹروں سے یقیناً سہو ہوا ہے۔

۲؎ آسام۔

۳؎ مائنار کی ص ۱۴۱۔

۴؎ بظاہر گنگا کے دہانہ کا کوئی بندرگاہ معلوم ہوتا ہے۔

Marfat.com

بحرِ ہند اور اس کے جزیرے

...ان جزائر

...تیسرا سمندر (خلیج) بنگال (ہرکند) ہے، اس کے اور مشرقی بحرِ عرب (دلارڈی) کے درمیان ...ے جزیرے ہیں، باخبر لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی تعداد ایک ہزار نو سو ہے اور یہ خلیج بنگال اور ... درمیان حد فاصل ہیں۔ ان جزیروں پر ایک رانی کا راج ہے، جزیروں کے کنارے بڑی ...ار میں عمدہ قسم کا عنبر سمندر سے آکر جمع ہو جاتا ہے، عنبر پودا یا اس سے ملتی جلتی مخلوق ہے، عنبر کا ...سمندر کی تہ میں اگتا ہے، جب سمندر میں طغیانی بڑھتی ہے تو وہ ان عنبری پودوں کو تہ سے ...ر کر سانپ کی چھتری کی شکل میں سطح کی طرف پھینک دیتا ہے، رانی والے ان جزیروں میں ناریل ...تات ہے، جزیروں کا باہمی فاصلہ سات میل (دو فرسخ) دس میل (تین فرسخ) اور تیرہ چودہ میل ...ار فرسخ) ہے، سارے جزیرے آباد ہیں اور ان سب میں ناریل پیدا ہوتا ہے، خرید و فروخت ...یوں کے ذریعہ ہوتی ہے، رانی اپنے خزانہ میں کوڑیاں جمع کر لیتی ہے، زندہ کوڑیاں پانی کی سطح پر ...اتی ہیں، ناریل کی ٹہنی پانی میں ڈال دی جاتی ہے اور کوڑیاں اس پر چمٹ جاتی ہیں، مقامی ...ے کوڑی کو کوبخ (کبنج) کہتے ہیں۔

باخبر لوگ بتلاتے ہیں کہ ان جزیروں کے باشندے بے مثال کاریگر اور دستکار ہیں، ان کی مہارت ...ال ہے کہ وہ پوری قمیص مع آستینوں، کلیوں اور گریبان کے بُن کر تیار کر لیتے ہیں، کشتیاں ...کان بنا لیتے ہیں بلکہ اپنے سارے ہی کام سلیقہ اور مہارت سے انجام دیتے ہیں، ان جزیروں

...مروج الذہب ۱/۲۰۵۔

...ل سے قلمبند ہوا ہے، عرب مغربی ساحل ہند کے شمالی و وسطی علاقوں سے متصل بحرِ عرب کو لاروی ...کہتے ہیں، پہلے زمانہ میں کاٹھیاواڑ سے موجودہ مہاراشٹر تک کی سرزمین لاردیش کہلاتی تھی، ...بحرِ عرب کو عرب لاروی کہتے تھے۔

...سے ... جزیرے مراد ہیں جنہیں عرب دیبمات کہتے ہیں۔
...(ل) ... ہے جیسا کہ مروج الذہب میں قلمبند ہوا ہے۔

کو دیبجات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

ابن رستہ[1] :

سمندر سے باخبر لوگوں نے بحرِ ہند اور بحرِ فارس کی حد بندی کر دی ہے، ان کی رائے
بحرِ فارس کی حد مغرب میں خلیج بصرہ سے شروع ہو کر مشرق میں جزیرۂ تیز مکران تک وسیع
سے سندھی قلمرو کا آغاز ہوتا ہے۔

بحرِ ہند (بحرِ عرب) کی مشرقی (شمالی) حد تیز مکران سے شروع ہو کر (مشرق میں) چین تک
جاتی ہے اور (جنوب) مغرب میں خلیج عدن سے شروع ہو کر (مشرق میں) جاوا (زابج)
وسیع ہے۔

سمندری حالات سے باخبر علماء کی رائے ہے کہ حقیقت میں بحرِ ہند اور بحرِ فارس ایک
سمندر کے دو حصے ہیں لیکن ان کا مزاج اور حال ایک دوسرے سے مختلف ہے، وہ اس طرح
فارس میں جب تلاطم کے باعث جہازرانی دشوار ہو جاتی ہے، اس وقت بحرِ ہند میں سکون ہوتا
اور جہازی سفر آسان اور پُر عافیت ہوتا ہے اور جب بحرِ ہند میں طغیانی ہوتی ہے اور سمن
سیاہ بادل اُمنڈ آتے ہیں جس کے سبب جہازرانی دشوار ہو جاتی ہے، اس وقت بحرِ فارس نسبتہً پر
ہوتا ہے، بحرِ فارس میں ہیجان اور جہازرانی کی مشکلات کا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب سور
سُنبلہ (آخر گرما) میں داخل ہوتا ہے اور استوائے خریفی (وسط ستمبر) کا وقت قریب آتا ہ
زمانہ میں برابر طغیانی بڑھتی رہتی ہے، سمندر میں اونچی اونچی موجیں تیزی اور تندی کے ساتھ
ہیں اور جہازرانی مشکل ہو جاتی ہے، یہ حالت اس وقت تک جاری رہتی ہے جب سورج
حُوت (آخر سرما) میں داخل ہوتا ہے۔ بحرِ فارس میں سب سے زیادہ تلاطم خریف کے آخری ایام
میں ہوتا ہے جب سورج برج قوس (آخر خریف) میں ہوتا ہے، (ماہ مارچ میں) جب ا
ربیعی کا وقت قریب آتا ہے تو بحرِ فارس کا ہیجان کم ہو جاتا ہے اور جہازرانی آسان ہو جاتی ہے

[1] الاعلاق النفیسہ ص ۸۶، ۸۷ و ۸۹۔

Marfat.com

حرکت رہتی ہے جب سورج برج سنبلہ (آخر گرما) میں داخل ہوتا ہے، سب سے زیادہ بحری سفروں اور جہاز رانی کے لئے مساعد وقت موسم بہار کا آخر (اپریل) ہے جب سورج برج جوزا (آخر موسم بہار) میں ہوتا ہے۔

بحر ہند کا حال یہ ہے کہ جب سورج برج سنبلہ (آخر گرما) میں آتا ہے تو سمندر کی تاریکی اور طغیانی کم ہو جاتی ہے اور جہازوں کی آمد و رفت آسان ہو جاتی ہے، یہ حالت اس وقت تک رہتی ہے جب سورج برج حوت (آخر سرما) میں ہوتا ہے لیکن اس سمندر میں جہاز رانی کے لئے سب سے زیادہ پر سہولت وہ زمانہ ہے جب سورج برج قوس (آخر خریف) میں ہوتا ہے۔

ان دونوں سمندروں میں ایک دوسرا فرق یہ ہے کہ بحر فارس میں سال کے ہر حصہ میں جہازوں کی آمد و رفت رہتی ہے لیکن بحر ہند میں موجوں کے بڑھے ہوئے تلاطم، تاریکی اور بارانی طوفانوں کے زمانہ میں جہاز رانی بند ہو جاتی ہے۔

ہندوؤں کا خیال ہے کہ بصرہ سے چین تک سات سمندر ہیں اور ہر سمندر کے حدود اور علامتیں الگ الگ ہیں، ان کی رائے میں ان سات سمندروں میں سے ہر ایک کی ہوا، اس کے پانی کا رنگ اور مزہ مختلف ہوتا ہے اور ہر ایک میں ایک دوسرے سے مختلف جانور پائے جاتے ہیں اور ان سمندروں میں سے بعض کا مد و جزر واضح اور نمایاں ہوتا ہے اور بعض کا ہلکا اور دبا ہوا۔

مسعودیؒ:

تیسرے سمندر یعنی خلیج بنگال (ہرکند) اور دوسرے سمندر یعنی مشرقی بحر عرب (لاروی) کے درمیان جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں، بہت سے جزیرے ہیں جو ان سمندروں کے مابین حد فاصل کی حیثیت رکھتے ہیں، ان کی تعداد دو ہزار اور صحیح تر قول کے بموجب انیس سو ہے اور یہ سارے کے سارے آباد ہیں، ان جزیروں پر ایک رانی حکمران ہے، قدیم زمانہ سے یہاں کا دستور رہا ہے کہ مرد کی بجائے عورت حکومت کرتی ہے۔ (جنوبی عرب اور مشرقی افریقہ کے ساحل کے علاوہ) ان جزیروں میں بھی

۔۔۔ب ۲۴۵ - ۲۴۸۔

عنبر پایا جاتا ہے جسے سمندر اپنی تہ سے نکال کر سطح پر پھینک دیتا ہے اور ان جزیروں کے سمندر میں عنبر چٹانوں کے بڑے بڑے ٹکڑوں کی شکل میں پایا جاتا ہے، مجھ سے سیراف، عمان اور دوسرے بحر مرکزوں کے ایک سے زیادہ سیرافی اور عمانی کپتانوں اور تاجروں نے جو ان جزیروں میں آتے جاتے رہتے تھے، بیان کیا کہ عنبر مشرقی بحر عرب (لاروی) کی تہ میں پیدا ہوتا ہے اور شکل و صورت میں سانپ کی کالی سفید چھتری (فُطر) سے مشابہ ہوتا ہے۔ جب سمندر میں طغیانی بڑھتی ہے تو وہ ا تہ سے چٹانیں اور پتھر اور عنبر سطح پر لا پھینکتا ہے۔ ان جزیروں کے لوگ اتحاد اور اتفاق سے رہ ہیں، ان کی تعداد شمار سے باہر ہے، اسی طرح ان کی رانی کا لشکر بھی۔ (جزائر دیبجات) ایک دوسر سے تقریباً میل، سوا تین میل، چھ سات اور نو دس میل کے فاصلہ پر واقع ہیں، یہاں ناریل ہوتا ہے کھجور نہیں ہوتی.....

اس سمندر کے جزائر میں ہر قسم کی دستکاری نیز کپڑے اور آلات وغیرہ کی صنعتوں میں یہاں کے باشندوں سے زیادہ ماہر کاریگر نہیں پائے جاتے۔ کوڑیاں رانی کے خزانہ کی دولت ہیں، کوڑی ایک قسم کی جاندار مخلوق ہے، جب رانی کا خزانہ کم ہو جاتا ہے تو وہ ناریل کی شاخیں مع پتوں کے کاٹ کر سمندر میں ڈالنے کا حکم دیتی ہے، شاخوں پر اس جاندار مخلوق کے دل لپٹ جاتے ہیں شاخیں جمع کر لی جاتی ہیں اور انھیں ساحل کے ریت پر ڈال دیا جاتا ہے، دھوپ کی گرمی سے کوڑی کے اندر کی جاندار مخلوق جل جاتی ہے اور کوڑی اندر سے خالی ہو جاتی ہے، اب اسے رانی کے خزانوں میں بھر دیا جاتا ہے، یہ سارے جزیرے دیبجات کہلاتے ہیں۔

ادریسی[1]:

نقشہ میں دکھائے ہوئے جزیروں میں سے جزائر دیبجات ہیں جن کا ہم اس فصل میں ذکر کر یہ ایک دوسرے سے قریب واقع ہیں اور ان کی تعداد شمار سے باہر ہے، ان میں سے اکثر غیر آبا ہیں اور ان میں سب سے بڑے جزیرہ کا نام الومہ (؟) ہے، یہ خوب آباد ہے اور اس کے آس پا

[1] نزہتہ المشتاق قلمی ۱/۴۶، ۴۷۔

Marfat.com

... اور دیاش ہے۔ جزیرہ مڈگاسکر (قمر) دیبجات سے متصل ہے۔

... کا ایک سردار ہے جو انھیں متحد رکھتا ہے، دشمنوں سے ان کی حفاظت کرتا ... ممکن ہوتا ہے متعلقہ جزائر کے رئیسوں کے ساتھ صلح و آشتی سے رہنے کی کوشش کرتا ... رعایا کے مقدموں کی سماعت کرتی ہے، ان سے ہمکلام ہوتی ہے اور پردہ نہیں کرتی، ... شوہر اس کے پاس موجود رہتا ہے لیکن اس کے کسی حکم یا فیصلہ میں مداخلت نہیں کرتا، دیبجات میں ... عورتیں حکومت کرتی ہیں، یہاں کی یہ پرانی رسم ہے، رانی کا نام دمہرہ (؟) ہے، وہ زرد وقد ... پہنتی ہے، اس کا تاج سونے کا ہے جس میں مختلف قسم کے عمدہ یاقوت اور قیمتی پتھر جڑے ہوئے ہیں، وہ سونے کے جوتے پہنتی ہے، اس کے سوا ان جزیروں میں کوئی جوتا نہیں پہنتا، اگر معلوم ہو جائے کہ کسی نے جوتا پہنا ہے تو اس کے پیر کاٹ دئے جاتے ہیں۔

رانی مذہبی تقریبوں اور تہواروں کے موقعوں پر سوار ہو کر محل سے نکلتی ہے، پورے شاہی ساز و سامان کے ساتھ جیسے ہاتھی، جھنڈے اور بگل، اس کے پیچھے کنیزیں ہاتھیوں پر سوار ہوتی ہیں، اس کا شوہر اور سارے وزیر ذرا دور عقب میں ہوتے ہیں۔ رانی جس کے خزانہ میں مقررہ مدوں سے وصول کیا ہوا روپیہ ... ہوتا ہے، ان تقریبوں اور تہواروں کے موقع پر ملک کے ناداروں میں خود کھڑے ہو کر یہ روپیہ تقسیم کراتی ہے، لوگ اس کی گذرگاہ پر مختلف قسم کے ریشمی پرچم لٹکاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا رانی کی لباس اور ... شاندار ہوتی ہے۔ دیبجات کا جزیرہ انبریہ (؟) رانی اور اس کے راجہ کا پایۂ تخت ہے۔

دیبجات کے باشندوں کا سامانِ تجارت ذَبل ہے، ذَبل (کچھوے سے مشابہ) ایک سمندری ... کی پیٹھ ہوتی ہے، یہ جانور ساحل پر انڈے دیتا ہے اور ساحلی ریت میں انڈے چھپا کر چلا جاتا ... ایک مقررہ وقت تک غائب رہتا ہے، پھر الہامِ خداوندی سے اس دن آتا ہے جب انڈے ... مرغی اور پرندوں کے برخلاف اس کے انڈوں پر چھلکا نہیں ہوتا، وہ انڈے کی زردی ... ہوتے ہیں، انڈوں کے گاہک اس جانور کا پیچھا کرتے ہیں، اس کی اور کچھوے کی بناوٹ

... دونوں کے درمیان سیکڑوں میل لمبا سمندر حائل ہے۔

ایک سی ہوتی ہے، اس کا گوشت خوش ذائقہ ہوتا ہے، میں نے سرزمین عَیذاب[1] میں کئی بار اس کا گو
کھایا ہے، انڈے بھی کھاتے ہیں، بحرِ قلزم کے ساحل پر اس کا شکار کیا جاتا ہے اور بجّہ[2] قوم کے لوگ
پشت[3] کے کڑے اور انگوٹھیاں بنا کر اپنی عورتوں کو پہناتے ہیں اور اس پر اظہارِ فخر کرتے ہیں۔ میں
عَیذاب میں اس کے انڈے ناپ سے بکتے ہوئے دیکھے ہیں۔ ذَبل ہڈی کچھووں کے جسم پر بھی ہوتی ہے
اس کے سات قطعے ہوتے ہیں، کچھووں پر اس سے زیادہ تعداد میں نہیں ہوتے، چار قطعوں کا وزن
ساٹھ درہم والے پونڈ (من) کے برابر ہوتا ہے، دو بھاری قطعے زیادہ سے زیادہ ایک پونڈ (من)
کے ہوتے ہیں، ذَبل سے جو موٹا ہوتا ہے زیورات اور کنگھیاں بنائی جاتی ہیں، اس میں بہت سے رنگوں
جھلکیاں ہوتی ہیں اور سطح صاف اور چکنی ہوتی ہے۔

دیبجات کی عورتیں ننگے سر رہتی ہیں، ان کے بال گندھے ہوتے ہیں، ایک عورت کے سر میں دس
یا اس کے لگ بھگ کنگھیاں اُڑسی ہوتی ہیں، یہ کنگھیاں ان کا زیور ہیں اور ان جزیروں کی سا
عورتیں اسی ہیئت سے باہر نکلتی ہیں، یہاں کے باشندے پارسی مذہب ہیں، ان کا ذکر ہم بعد میں کریں گے
یہ جزیرے آباد ہیں، یہاں ناریل اور گنّے کی کاشت ہوتی ہے، لین دین اور تجارت
کا ذریعہ کوڑی ہے، ایک جزیرہ سے دوسرے کا فاصلہ چھ میل یا اس کے لگ بھگ ہے، ان کا حاکم خز
میں کوڑیاں جمع کر لیتا ہے اور کوڑی ہی اس کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔

دیبجات کے باشندے بڑے کاریگر ہوتے ہیں، مثلاً وہ مع آستینوں، کلیوں اور گریبان کے قمی
بُن لیتے ہیں، لکڑی کے چھوٹے چھوٹے تختوں سے کشتیاں بنا لیتے ہیں، عمدہ مکان اور ہر قسم کی انوکھی
خوش سلیقہ عمارت سخت اور بھاری پتھروں سے تعمیر کر لیتے ہیں، اس کے علاوہ لکڑی کے ایسے مکان
بنا لیتے ہیں جو پانی پر تیرتے ہیں اور کبھی بلند ہمتی اور شان دکھلانے کے لئے مکانوں میں عود کی خوشب

---

۱ بفتح العین، جدہ کے بالمقابل مغربی بحرِ قلزم پر جنوبی مصر کا ایک مشہور تجارتی بندرگاہ۔
۲ مشرقی سوڈان کی ایک قوم، بجہ کا صحیح املا بجاء ہے بالفتح والہمزۃ فی الآخر۔
۳ متن کا قشرھا ظہرھا کی تصحیف ہے۔

...دی لگاتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ کوڑیاں جنہیں حاکم جمع کر کے خزانہ میں بھر لیتا ہے پانی کی سطح ... دار ہوتی ہیں، لوگ ناریل کی ٹہنیاں پانی میں ڈال دیتے ہیں اور یہ کوڑیاں جو جاندار مخلوق ہیں اُن ... جاتی ہیں، یہاں کوڑی کو کوبخ (کنج) کہتے ہیں۔ دیبجات کے بعض جزیروں سے نارکول سی ملتا ... ایک سیال مادہ نکلتا ہے جو مچھلیوں کو جلا دیتا ہے اور ان کی لاشیں سطح سمندر پر تیرنے لگتی ہیں۔

لنکا (سرندیپ)

ابن خردادبہ[1]:

.... لنکا طول میں لگ بھگ دو سو ستر میل (اسی فرسخ) اور عرض میں بھی اسی قدر[2] ہے، یہاں وہ پہاڑ[3] ہے جس پر آدم علیہ السلام آسمان سے اترے تھے، یہ اتنا اونچا ہے کہ بحری مسافروں کو کئی دن کی مسافت سے نظر آجاتا ہے۔ برہمنوں کی رائے ہے جو ہندوستان کے عبادت گذار طبقہ پر مشتمل ہیں کہ اس پہاڑ پر آدم[4] علیہ السلام کا نقش پا ایک پتھر پر دھنسا ہوا ہے اور اس کی لمبائی تقریباً ایک سو پانچ فٹ (ستر ذراع) ہے اور اس پہاڑ پر ہمیشہ بجلی کی طرح روشنی کوندتی رہتی[5] ہے نیز یہ کہ آدم نے دوسرا قدم سمندر میں رکھا تھا اور وہ سمندر میں دو یا تین دن کی مسافت کے بقدر تھا۔ اس پہاڑ پر اور اس کے آس پاس ہر رنگ کے یاقوت پائے جاتے ہیں اور ہر قسم کے دوسرے ملتے جلتے پتھر۔ پہاڑ کی وادی میں الماس اور پہاڑ کے اوپر صندل، سیاہ مرچ، عطر، مصالحے، مشکی چوہے اور زباد[6] بلی پائی جاتی ہے۔ لنکا میں ناریل

---

[1] المسالک والممالک ص۶۴۔ [2] صحیح لمبائی ۲۷۱ میل اور چوڑائی ۱۴۰ میل ہے۔ دیکھو کننگھم ص۶۳۹۔ [3] یعنی Adam's Peak۔ [4] برہمنوں کی رائے میں نقش پا آدم کا نہیں بلکہ شو کا تھا، بدھ مت کے پیرو اسے مہاتما بدھ کا نقش قدم بتاتے ہیں، عیسائی اپنی کسی مقدس ہستی کا۔ ڈاکٹر مقبول ص۱۰۸-۱۰۹۔ [5] یہ روشنی نہ تو آسمان ... تھی، نہ کوئی معجزہ یا کرامات بلکہ جیسا کہ بیرونی نے تصریح کی ہے معمولی آگ تھی جو جہاز کی رہنمائی کے لئے پہاڑ کی ... پر ہر وقت مشتعل رکھی جاتی تھی۔ ڈاکٹر مقبول ص۱۰۹۔ [6] اس کے جسم سے ایک خوشبودار مادہ نکالا جاتا ... کی مہک مشک سے زیادہ دلکش ہوتی تھی، برہان قاطع و تاج العروس۔

Marfat.com

بھی ہوتا ہے اور اس کی زمین سُنباذج نامی پتھر سے بنی ہے جس سے جواہرات صاف کیے جاتے ہیں، لنکا کے دریاؤں میں بلور ہوتا ہے اور گرد وپیش کے سمندر سے موتی نکالے جاتے ہیں۔

سلیمان[1] تاجر:

دیبجات کے آخر میں (بسمت مشرق) لنکا کا جزیرہ ہے، جو خلیج بنگال (ہرکند) میں واقع ہے، دیبجات کے سارے جزیروں سے بڑا ہے۔ لنکا کے سمندر سے موتی نکالے جاتے ہیں، (جنوب مغربی) لنکا میں ایک پہاڑ ہے جسے رُہُون کہتے ہیں، اس پر آسمان سے آدم علیہ السّلام اُترے تھے اور اس پہاڑ کی چوٹی پر ان کا نقش پا پتھر میں دھنسا ہوا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے دوسرا پیر سمندر میں رکھا تھا، ان کے اس قدم کی لمبائی جس کا نشان پہاڑ پر ہے لگ بھگ ایک سو پانچ فٹ (ستر ذراع) ہے، اس پہاڑ کے گرد لال، پیلے اور آسمانی جواہرات اور یاقوت کی کانیں ہیں، لنکا میں دو راجہ حکومت کرتے ہیں، یہ ایک لمبا چوڑا جزیرہ ہے، یہاں صندل، سونا اور جواہرات پائے جاتے ہیں، اس کے سمندر میں موتی اور سنکھ (شنک) ہوتے ہیں، سنکھ ایک طرح کا بگل ہوتا ہے جسمیں پھونکنے سے آواز نکلتی ہے۔

ابوزید[2] سیرانی:

لال، پیلے اور نیلے قیمتی پتھر لنکا کے ایک پہاڑ سے نکلتے ہیں، یہ پتھر زیادہ تر مد کے ایام میں حاصل ہوتے ہیں، مد کا پانی پہاڑ کے غاروں، گڑھوں اور آبی راستوں سے ان کو باہر نکال لاتا ہے، ان جگہوں پر سرکاری پہرہ لگا رہتا ہے، کبھی جواہرات یہاں کی کانوں سے بھی نکالے جاتے ہیں، یہ پتھروں کے اندر چھپے ہوتے ہیں، پتھر کو توڑ کر جوہر الگ کر لیا جاتا ہے۔ لنکا کا راجہ دین شریعت کا پابند ہے، اس کے دربار سے مذہبی عالم وابستہ ہیں، ان کے حلقے اور جلسے ہوتے ہیں جس طرح ہمارے محدثوں کے تعلیمی حلقے ہوتے ہیں، ان حلقوں میں ہندو شرکت کرتے ہیں اور مذہبی عالموں سے اپنے اوتاروں کے حالات زندگی اور مذہبی قاعدے ضابطے دریافت کر کے قلمبند کرتے ہیں۔ یہاں خالص سونے کی ایک بڑی مورتی ہے جس کا وزن جہاز ران لوگ بہت زیادہ بتاتے ہیں، اور ایسے عبادت خانے (ہیاکل) بھی ہیں

---

[1] سلسلۃ التواریخ ۱/۵-۷ ۔ [2] ایضاً ۲/۱۲۲ - ۱۲۵ ۔

Marfat.com

... یہاں بہت سے یہودی اور دوسرے مذاہب کے لوگ آباد ہیں جن ... راجہ کی طرف سے ہر مذہبی اقلیت کو اپنے مسلک پر چلنے کی آزادی ہے۔

ابن الفقیہ ہمدانی[۱]:

... (ہرکند) میں لنکا کا جزیرہ واقع ہے، یہاں وہ پہاڑ ہے جس پر آدم اتارے گئے تھے، ... کے پیر کا نشان موجود ہے، یہ پہاڑ لمبا اور بڑا ہے اور اس میں مختلف قسم کے مصالحے اور ... پودے اور مشکی چوبے پائے جاتے ہیں۔ (اس سے متصل) سمندر میں موتیوں کے ذخیرے ہیں، ... میں تین راجہ راج کرتے ہیں، جب سب سے بڑا راجہ مرتا ہے تو اس کے چار ٹکڑے کئے جاتے ہیں ... آگ میں جلادیا جاتا ہے، اس کے فدائیوں کی جماعت اس کے پیچھے پیچھے آگ میں کود کر جل مرتی ہے۔

ابن رستہ[۲]:

بحر ہند میں آباد اور غیر آباد جزیروں کی تعداد تیرہ سو ستر ہے، ان میں سے ایک بڑا جزیرہ ... دوستان کے (جنوب مشرقی) سرے کے بالمقابل طبر سوبانی[۳] (لنکا) ہے، اس کا دور تین ہزار میل[۴] ہے۔ ... بڑے بڑے پہاڑ اور بہت سے دریا ہیں اور ان سے لال و آسمانی یاقوت نکلتے ہیں، اس جزیرہ کے ... اس انیس آباد جزیرے ہیں جن میں شہر اور دیہات پائے جاتے ہیں۔

بزرگ بن شہریار:

ان جزیروں میں جن کے حالات بیان کئے گئے ہیں اور جن کی نظیر نہیں ملتی لنکا کا جزیرہ ہے،

---

۱ مختصر کتاب البلدان صـ ۱۔ ۲ الاعلاق النفیسہ صـ ۸۴۔

۳ ... سنسکرت کے تمراپنی یا تمراپانی کی تعریب ہے۔ تمراپنی کے معنی ہیں لال پتے والا، تمراپانی ... کو کہتے ہیں۔ دیکھو کننگھم صـ ۲۳۸۔

۴ ... حقیقت سے بہت دور ہے، لنکا کا دور صرف چھ سو پچاس میل ہے۔ یعنی ابن رستہ ... کم۔ دیکھو کننگھم صـ ۹۳۔

۱۷۹ - ۱۸۰ -

کا نام سَیلان (سہیلانؔ) بھی ہے، اس کی لمبائی تقریباً تین سو تیس میل (سو فرسخ) ہے اور دور تقریباً ایک ہزار میل (تین سو فرسخ) ہے، یہاں کے سمندر سے صاف چھوٹے موتی نکالے جاتے ہیں، یہاں کا بڑا موتی اچھا نہیں ہوتا، لنکا کا پہاڑ دشوار گذار ہے، اس میں یاقوت اور الماس پایا جاتا ہے، مشہور ہے کہ یہ وہی پہاڑ ہے جس پر آدم علیہ السلام اترے تھے اور اس پر ان کے قدم کا نشان ہے، قدم کی لمبائی تقریباً ایک سو پانچ فٹ (ستر ذراع) ہے، لنکا کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ آدم کا نقش پا ہے، انہوں نے ایک قدم پہاڑ پر رکھا تھا اور دوسرا سمندر میں۔ لنکا میں سنباذج نامی لال مٹی ہوتی ہے جس سے بلور اور شیشہ تراشا جاتا ہے، یہاں کی (بعض) درختوں کی چھال سے اعلیٰ قسم کا قرفہ (دار چینی) حاصل ہوتا ہے جو قرفہ سَیلانیہ (سہیلانیہ) کے نام سے مشہور ہے۔ اس جزیرہ کی گھاس لال ہوتی ہے جس سے کپڑا اور سوت رنگا جاتا ہے، اس گھاس کا رنگ بقمؔ، زعفرانؔ، عصفر بلکہ ہر قسم کے لال رنگ سے اچھا ہوتا ہے۔ لنکا میں اور بھی انوکھی اور حیرت انگیز جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں، یہاں کے دیہاتوں کی تعداد لگ بھگ ایک لاکھ بتائی جاتی ہے۔

ادریسی:

خلیج بنگال (ہرکند) کے مشہور جزیروں میں لنکا کا بڑا جزیرہ ہے جس کا دور دورہ چرچا ہے، اس کی لمبائی تقریباً دو سو ستر میل (اسی فرسخ) ہے، یہاں وہ پہاڑ ہے جس پر آدم علیہ السلام آسمان سے اترے تھے، یہ بہت اونچا پہاڑ ہے جو کئی دن کی مسافت سے سمندر کے مسافروں کو نظر آجاتا ہے، اس کا نام

۱؎ عربی تحریروں میں لنکا کے لئے زیادہ تر سرندیب کا لفظ استعمال کیا گیا ہے لیکن بعض کتابوں میں سَیلان بالتحریک بھی قلمبند ہوا ہے، یہی سیلان انگریزی میں سیلون ہو گیا ہے، سَیلان شاید سنہالا کی بگڑی ہوئی شکل ہے، پالی زبان میں لنکا کا نام سنہالا دیپ ہے، متن کا سہیلان بظاہر سیلان کی تصحیف معلوم ہوتی ہے۔ ۲؎ ایک درخت جس کی لال لکڑی سے کپڑے رنگے جاتے تھے۔

۳؎ زعفران اور عصفر دونوں پیلے رنگ ہیں اس لئے لال رنگ والی گھاس کا ان سے مقابلہ بے محل معلوم ہوتا ہے۔

۴؎ نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۴۸-۴۹۔

Marfat.com

ہندوستان کے عبادت گذار لوگ ہیں، راتے ہے کہ اس پہاڑ کے ایک پتھر پر آدمؑ کا نشان ہے، قدم کی لمبائی تقریباً ایک سو پانچ فٹ (ستر ذراع) ہے، قدم کے نشان پر روشنی آنکھوں کو خیرہ کرتی رہتی ہے، آدم کا دوسرا قدم پہاڑ سے دو یا تین دن کی مسافت پر سمندر میں پڑا تھا۔ اس پہاڑ پر اور اس کے آس پاس ہر قسم کے یاقوت اور مختلف جواہرات اور دوسری اشیا پائی جاتی ہیں، پہاڑ کی وادی میں وہ الماس بھی ملتا ہے جس سے ان جواہرات کو کاٹا جاتا ہے یا انگوٹھیوں میں لگائے جاتے ہیں، پہاڑ پر مختلف قسم کی خوشبودار اشیا بھی ہوتی ہیں جیسے صندل، مشکی چوبا اور زباد بلی، ان کے علاوہ لنکا میں چاول، ناریل اور گنا ہوتا ہے، لنکا کے دریاؤں میں عمدہ بڑے سائز کا بلور پایا جاتا ہے، لنکا کے سارے ساحلی سمندر میں عمدہ قیمتی موتی نکالے جاتے ہیں۔ لنکا میں یہ مشہور بڑے شہر ہیں:

اغنا (پایہ تخت)، مرقایا، برسقوری، ماطری، طلماوی، قلمانی، سندونا، سری، کنبلی، برسلی، مردنہ لنکا

---

(۱) دیکھو فٹ نوٹ ۶ صفحہ ۲۰۳-

گیارہویں صدی کے ربع ثانی میں بیرونی نے لکھا ہے (کتاب الہند ص ۱۰۳) کہ لنکا کے سمندر میں موتیوں کے ختم ہونے کے باعث ہمارے زمانہ میں اب موتی نکالنے کا کام موقوف ہو گیا ہے۔ ادریسی کے بیان سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اس کے زمانہ یعنی بارہویں صدی کے ربع ثالث میں بھی لنکا کے سمندر سے موتی نکالے جاتے تھے کیونکہ اس کی معلومات تمام نویں اور دسویں صدی کی عربی تحریروں سے ماخوذ ہیں۔

لنکا سے متعلق ادریسی کے ذکر کردہ بیشتر اسمائے اماکن بطلیموس کے جغرافیہ سے ماخوذ ہیں، ان میں سے بعض کی محققوں نے نشاندہی کی ہے اور متعدد ابھی تک عقدۂ لاینحل بنے ہوئے ہیں، بطلیموس نے اپنی کتاب مجسطی میں لکھی اس لئے غالب قرینہ ہے کہ اس کے عہد کے مقامات ادریسی کے عہد تک یعنی ایک ہزار سال کے انقلابات میں لنکا کے نقشہ سے محو ہو گئے ہوں، ذیل میں ہم ان اماکن کا ذکر کرتے ہیں جن کی صحیح جگہ دریافت کر لی ہے یا جن کی جائے وقوع کی نشاندہی کر دی ہے: (باقی اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

کا راجہ اغنا میں رہتا ہے جہاں اس کا محل اور پایۂ تخت ہے۔ یہ ایک منصف، بڑا باتدبیر، مستعد اور چوکنا حاکم ہے، رعایا کے معاملات سے دلچسپی لیتا ہے، ان کا حامی اور محافظ ہے، اس کے سولہ وزیر ہیں، چار اس کے ہم مذہب، چار عیسائی، چار مسلمان اور چار یہودی، راجہ نے ایک مخصوص جگہ مقرر کر دی ہے جہاں مختلف ملتوں کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور اپنے اپنے مذہبوں کے بارے میں بحث و مباحثہ کرتے ہیں، ہر عالم اپنے دعویٰ اور مذہب کے حق میں دلیلیں پیش کرتا ہے، راجہ کی طرف سے اس کو ایسا کرنے کی پوری اجازت ہوتی ہے، وہ اس کی دلیلیں اور بیان قلمبند کرا لیتا ہے، ہر مذہب یعنی ہندو، عیسائی، مسلمان اور یہودی عالموں کے پاس کافی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں اور ان کے رسولوں کی سیرت اور ان کے بادشاہوں کے حالات دریافت کر کے قلمبند کرتے ہیں، ہر ملت کے عالم اپنے ہم مذہبوں کو اپنے مذہب کے قاعدے ضابطے لکھاتے ہیں اور ان کو ایسی باتیں بتاتے ہیں جن سے وہ واقف نہیں ہوتے۔

راجہ کے مندر میں ایک سونے کی مورتی ہے، اس میں اتنے موتی اور مختلف قسم کے جواہرات اور یاقوت مرصع ہیں کہ ان کی قیمت کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا، راجہ کے پاس جتنے بڑھیا قسم کے جواہرات، موتی اور شاندار یاقوت اور قیمتی پتھر ہیں اتنے ہندوستان کے کسی راجہ کے پاس نہیں کیوں کہ ان میں سے بیشتر خود اس کے جزیرہ (لنکا) کے پہاڑوں، وادیوں اور سمندر ہی میں پائے جاتے ہیں۔ لنکا میں چین اور پڑوسی راجاؤں کے جہاز آتے ہیں، لنکا کے راجہ کے پاس عراق اور فارس سے شراب

بقیہ صفحہ گذشتہ: اغنا: Iogana (بطلیموس) اَرِپو Arippu کی تصحیف ہے جو لنکا کے شمال مغرب ساحل پر واقع تھا۔

مرقایا: مرغنا (بطلیموس)۔ منوٹ کی تصحیف جو لنکا کے شمال مغربی ساحل کا شہر تھا۔

برسقوری: پیرو کوری (بطلیموس) جائے وقوع مشرقی کنارہ کا موجودہ۔ Batticaloa

قلمانی: تلکوری (بطلیموس)۔ جائے وقوع شمال مغربی کنارہ کا ٹونڈی منار اور بقول بعض شمال مشرقی کنارہ کا halle

سندونا: سندوکندا (بطلیموس) جائے وقوع۔ وسطی مغربی ساحل کا شہر chillaw۔

مردنہ: جائے وقوع جنوب مشرقی ساحل کا پتودلا Patuwila ڈاکٹر مقبول ص ۱۲۲ - ۱۲۶

... سے شراب کھینچتا ہے، اپنے ملک میں فروخت کرتا ہے اور خود بھی پیتا ہے
... سے ... مانند ہے۔

... سے ریشمی کپڑا، فیروزی رنگ کا یاقوت، بلور، الماس، سُنباذج اور طرح طرح کے عطر برآمد
... لنکا اور ہندوستان کی قریب ترین سرزمین کے درمیان آدھے دن کی مسافت ہے
... لنکا سے جزیرہ بلینٹ (دلیق) تک جو ساحل سے متصل ہے ایک دن کی بحری مسافت ہے، لنکا
... ہندوستانی سرزمین میں کھاڑیاں ہیں جن میں (جنوبی ہندوستان کے متعدد چھوٹے) دریا
... ہیں اور جنہیں اغباب سرندیپ کہا جاتا ہے، ان کھاڑیوں میں کشتیاں داخل ہوتی ہیں اور ایک
... تک ان کے مسافر ساحلی کنجوں، باغوں اور معتدل ہوا سے لطف اندوز ہوتے ہوئے گذرتی
... اغباب کے علاقہ میں ایک بکری چار آنے (نصف درہم) میں مل جاتی ہے اور اتنے ہی میں شہد کا
... جس میں ہری الائچی کے دانے ہوتے ہیں اور جو ایک پوری پارٹی کے لئے کافی ہوتا ہے۔

لنکا کے باشندے شطرنج، چوسر اور مختلف قسم کا جوا کھیلتے ہیں، باشندے اُن چھوٹے جزیروں میں
... کے درخت لگانے سے بھی دلچسپی لیتے ہیں، وہ ان درختوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور ثواب کی
... آنے جانیوالے مسافروں کو مفت ناریل کھانے کی اجازت دیتے ہیں۔

عمان اور مرباط (مریط) کے لوگ بھی ناریل والے ان جزیروں کا سفر کرتے ہیں اور جس قدر
... ہیں ناریل کی لکڑی کاٹتے ہیں اور ناریل کے ریشوں سے رسیاں بنا کر کاٹی ہوئی لکڑی کو باندھتے
... لکڑی سے کشتیاں بھی بنا لیتے ہیں اور ناریل کے تنوں سے کشتیوں کے مستول بھی تیار کر لیتے ہیں،
... کے پتوں سے بھی رسیاں بنا لیتے ہیں، پھر وہ ان کشتیوں پر ناریل کی لکڑی لاد کر اپنے وطن کا رخ
... ہیں اور وہاں لکڑی بیچ ڈالتے ہیں اور اپنے کاموں میں لاتے ہیں۔

... کے قریب۔

... ہے، مرباط محراب کے وزن پر حضرموت یمن کا ایک ساحلی شہر تھا اور آج بھی موجود
... بنا۔

یاقوت[1]:

ہندوستان کے آخری سرے (کے قریب) خلیج بنگال (ہرکند) میں یہ بڑا جزیرہ واقع ہے لمبائی میں تقریباً دو سو ستر میل (اسی فرسخ) اور عرض میں بھی اسی قدر، یہ جزیرہ خلیج بنگال (ہرکند) اور بحر اُعناب میں اُبھرا ہوا ہے، یہاں رُہون نامی پہاڑ ہے جس پر آدم علیہ السلام (آسمان سے) اترے تھے یہ خوب اونچا پہاڑ ہے، سمندری مسافر اس کو دنوں کی مسافت سے دیکھ لیتے ہیں، اس پر آدم علیہ السلام کا نقش پا ہے، یہ پتھر میں دھنسا ہوا ہے اور اس کی لمبائی تقریباً ایک سو پانچ فٹ (ستر ذراع) ہے کہنے والے کہتے ہیں کہ آدمؑ نے دوسرا قدم سمندر میں رکھا تھا اور یہ پہاڑ سے چوبیس گھنٹہ کی مسافت کے بقدر دور تھا، اس پہاڑ پر ہر رات بغیر بادل کے بجلی سی چمکتی نظر آتی ہے اور ہر دن لازمی طور پر بارش ہوتی ہے جس سے آدمؑ کا نقشِ پا دھلتا رہتا ہے۔ کہا جاتا ہے لال رنگ کا یاقوت رُہون پہاڑ پر پایا جاتا ہے، بارش اور باڑھ کا پانی یاقوت کو اس پہاڑ[2] کے دامن میں بہا لاتا ہے اور وہاں اسے جمع کر لیا جاتا ہے۔ اس پہاڑ پر الماس بھی ملتا ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لنکا سے صندل لکڑی برآمد کی جاتی ہے، یہاں ایک خوشبودار پودا ہوتا ہے جو کسی دوسری جگہ نہیں پایا جاتا۔ لنکا میں تین راجہ ہیں، جن کی آپس میں نہیں بنتی، جب وہاں کا سب سے بڑا راجہ مرتا ہے تو اس کے جسم کے چار ٹکڑے کر دیئے جاتے ہیں اور ہر ٹکڑا صندل اور عود سے بنے ہوئے صندوق میں رکھ کر آگ میں جلا دیا جاتا ہے راجہ کی رانی بھی آگ میں کود کر اس کے ساتھ جل مرتی ہے۔

دمشقی[3]:

بحرِ ہند کے جنوب میں لنکا واقع ہے[4] اس کا دور بارہ سو میل ہے، (جنوب مغرب میں) رُہون نامی پہاڑ اس کو پھاڑتا ہوا چلا گیا ہے، یہ وہی پہاڑ ہے جس پر آدم علیہ السلام اتارے گئے تھے، یہاں سمندر میں جزیرہ ملجرام (؟) سے متصل ہے، اس کی بعض وادیوں میں یاقوت، الماس اور سُنباذج

---

[1] معجم البلدان ۵/۶۷۔ [2] متن میں علی ہذہ الجبال ہے، ہم نے اس کو ہذا الجبل قرار دیکر ترجمہ کیا ہے کیونکہ صرف ایک ہی پہاڑ کا ذکر ہوا ہے۔ [3] نخبۃ الدہر ص ۱۶۰۔ [4] دیکھو فٹ نوٹ ص ۱۵۸۔

Marfat.com

...ان کا لمبائی دو سو ساٹھ میل ہے، لنکا کے سب سے بڑے شہر (اغنا) میں مسلمان، عیسائی ...اور ہندو رہتے ہیں، یہ سب کسی ایک ملت کے تابع نہیں ہیں، ہر مذہبی اقلیت کا ایک ...ایک مذہب والا کسی دوسرے مذہب کے ساتھ زیادتی یا بدسلوکی نہیں کرتا، تمام مذاہب ...حاکم کی بات مانتے ہیں اور وہ ان سب کو متحد رکھتا ہے۔ لنکا سے متصل تقریباً ستر میل ...پانی کا ایک چھوٹا سا سمندر ہے جس میں (جنوبی ہندوستان کی) چار وادیوں (دریاؤں) ...ہے، ان وادیوں کو اغباب کہتے ہیں۔ لنکا میں زرافہ پایا جاتا ہے جس کی ساخت بڑی عجیب ...ہے گردن اونٹ کی سی، جلد چیتے اور بارہ سنگھے کی سی، سینگ ہرن کے سے، دانت گائے کے ...اونٹ کا سا پیٹھ مرغ کی سی۔ اس کی گردن اور ہاتھ لمبے ہوتے ہیں، دونوں ملا کر پندرہ فٹ ...) سے زیادہ، اس کی ٹانگیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں اور ان میں جوڑ نہیں ہوتا، جوڑ دوسرے ...پاؤں کی طرح بس اس کے ہاتھ کی ہڈی میں ہوتا ہے۔

جنوبی ہند کے اغباب میں مرغوں سے قمار بازی

ابوزید سیرافی[1]:

لنکا کے بالمقابل (جنوبی ہند کے ساحل پر) وسیع کھاڑیاں پائی جاتی ہیں جنہیں اغباب کہتے ہیں۔ وہ خوب لمبی چوڑی وادی کہلاتی ہے جس کا پانی سمندر میں گرتا ہے، ان کھاڑیوں میں جو غُبِ ...کے نام سے مشہور ہیں بہت سے سیاح اس کے کنجوں، باغوں اور معتدل موسم میں دو یا زیادہ ...سیاحت کرتے ہیں، اس وادی (کھاڑی) کے دہانہ پر مشہور سمندر ہرکند (خلیج بنگال) واقع ...سرسبز اور نزہت بخش جگہ ہے، یہاں چار آنے (نصف درہم) میں بکری مل جاتی ہے اور ...میں ناریل کے رس کا شربت جس میں درخت تاڑ کے خوشبودار ہرے بیج ہوتے ہیں ...ایک آدمی کے لیے کافی ہوتا ہے۔

---

[1] ...۲/۱۲۲-۱۲۵۔

Marfat.com

مُغ کے باشندوں کا خاص مشغلہ چوسر نیز مرغوں کے ذریعہ قمار بازی ہے، ان کے مرغے جسیم ہوتے
ہیں اور بڑے بڑے کیس والے، باشندے چھوٹے چھوٹے تیز خنجران کے کیسوں میں باندھ دیتے ہیں اور
ان کو لڑنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ جوا سونے چاندی، اراضی (ناریل کے) پودوں اور دوسری اشیاء
سے کھیلا جاتا ہے، غالب مرغا کافی سونا جیت لیتا ہے۔ باشندے چوسر کے ذریعہ بھی جوا کھیلتے ہیں جس
میں ہمیشہ بڑے خطرے لگے رہتے ہیں، نادار لوگ جن کا رجحان غلط کاری اور خراچی کی طرف
ہوتا ہے، بسا اوقات اپنی انگلیوں تک کی بازی لگا دیتے ہیں، جب وہ چوسر کھیلنے بیٹھتے ہیں تو ان کے
پاس ایک برتن میں ناریل یا تل کا تیل رکھا ہوتا ہے، زیتون کا تیل یہاں بالکل معدوم ہے، برتن کے
نیچے آگ جلتی رہتی ہے اور چوسر کھیلنے والوں کے درمیان ایک چھوٹی تیز کلہاڑی ہوتی ہے، جب دونوں
میں سے کوئی ایک ہارتا ہے تو وہ اپنا ہاتھ پتھر پر رکھ دیتا ہے اور جیتنے والا کلہاڑی سے اس کی انگلیاں
کاٹ کر الگ کر دیتا ہے، ہارنیوالا کٹا ہاتھ جلتے ہوئے تیل میں ڈال کر داغ دیتا ہے، انگلیاں کھو کر بھی
وہ باز نہیں آتا، پھر کھیلتا ہے اور بسا اوقات دونوں کھیلنے والوں کو اپنی انگلیوں سے محروم ہونا پڑتا ہے،
بعض لوگ ایک بتی لیتے ہیں اور اسے تیل میں بھگو کر اپنے کسی عضو پر رکھ لیتے ہیں اور اس میں آگ لگا دیتے
ہیں، گوشت جلتا ہے اور اس کی چراند ہوا میں پھیلتی ہے لیکن وہ برابر کھیلے جاتا ہے اور کسی گھبراہٹ
کا اظہار نہیں کرتا۔

ابن خرداذبہ[1]:

سُماترا

لنکا کے بعد (خلیج بنگال پار کر کے) جزیرہ سُماترا (رامی) آتا ہے، جہاں گینڈا پایا جاتا ہے، یہ ہاتھی
سے چھوٹا اور بھینس سے بڑا ہوتا ہے۔ گھاس کھاتا ہے، گائے بکری کی طرح جگالی کرتا ہے، یہاں ایسی
بھینسیں ہیں جن کے دُم نہیں ہوتی، بید (خیزُران) پیدا ہوتا ہے اور بقم جس کی جڑ اگر گھس کر فوراً
مارگزیدہ کے لگا دی جائے تو وہ اچھا ہو جاتا ہے، جہازرانوں نے اسے سانپ کاٹوں پر آزما کر دیکھا ہے

[1] المسالک والممالک ص ۶۵-۶۶۔

Marfat.com

...ایک سرے ننگے آدمی پائے جاتے ہیں جن کی بات سمجھ میں نہیں آتی، وہ سیٹی بجا کر اپنا مانی الضمیر ... ان کا قد چار بالشت کے بقدر ہوتا ہے، یہ انسان کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں، مرد اور ... ں کی شرمگاہیں چھوٹی ہوتی ہیں، ان کے سر پر لال رواں ہوتا ہے اور یہ صرف ہاتھ کے ... (اس پھرتی سے) چڑھ جاتے ہیں کہ ان کے پیر درخت کو نہیں چھوتے۔

... کے سمندر[1] میں ایسے سفید فام آدمی پائے جاتے ہیں جو تیر کر جہازوں کو آپکڑتے[2] ہیں جبکہ ... کی طرح سمندر میں رواں ہوتے ہیں، ان کے منہ میں عنبر ہوتا ہے جیسے وہ لوہے کے بدلے بیچتے ... یہاں ایک جزیرہ ہے جس کے باشندے کالے ہیں، ان کے بال گھنگرالے ہوتے ہیں اور وہ آدمی ... ے کر کے کچا کھا جاتے ہیں، اس جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے جس کی مٹی آگ میں جل کر چاندی بن ... ہے۔

جاوا

جاوا (زانج) کے پہاڑوں میں اتنے بڑے بڑے اژدہے ہوتے ہیں کہ آدمی اور بھینس کو نگل جاتے ... بعض اژدہے ہاتھی تک کو چٹ کر لیتے ہیں، یہاں درخت کافور پایا جاتا ہے، وہ اتنا گھنا ... ہے کہ کم و بیش سو آدمی اس کے سایہ میں بیٹھ سکتے ہیں، اس کے تنہ کے بالائی حصہ میں شگاف لگا ... جاتا ہے جس سے کئی گھڑے کافور کا رس نکل آتا ہے، پھر اس شگاف سے ذرا نیچے بیچ تنے میں ایک ... شگاف لگا دیا جاتا ہے، اس سے کافور کی ڈلیاں نکل پڑتی ہیں اور یہ درخت کا گوند ہوتی ہیں ... اور کے تنہ کے اندر سے خارج ہوتا ہے، اس کے بعد درخت میں کافور دینے کی صلاحیت ... باقی نہیں رہتی اور وہ خشک ہو جاتا ہے، یہ جزیرہ بے شمار عجائب کا مظہر ہے۔

---

[1] ... قلمی ۱/۸۵ سمندر کی جگہ ساحل۔

[2] ... الملاحۃ میں یلحقون بالقاف کی تصحیف ہے۔

Marfat.com

جزائر نکوبار (لنکبالوس)

جو لوگ چین جانا چاہتے ہیں وہ (جنوبی ساحل ہند کے بندرگاہ) بلین[1] سے لنکا کو داہنی طرف میں مڑ جاتے ہیں، لنکا سے نکوبار (لنکبالوس) دس سے پندرہ دن کی مسافت ہے۔ نکوبار کے باشندے ننگے ہیں، ان کی غذا کیلا، تازہ مچھلی اور ناریل ہے، لوہا ان کی دولت ہے۔ وہ (بیرونی) تاجروں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور ربط وضبط رکھتے ہیں، جزیرہ نکوبار سے ملایا (جزیرہ کلہ) تک چھ دن کی مسافت ہے، ملایا پر جابہ ہندی کی حکومت ہے، یہاں ٹن[2] کی کانیں ہیں اور بید کے جنگل پائے جاتے ہیں، ملایا کے (مغربی) جانب دو دن کی مسافت پر جزیرۂ بالوس[4] ہے۔ یہاں کے باشندے آدم خور ہیں، یہاں عمدہ قسم کا کافور ہوتا ہے، اس کے علاوہ کیلا، ناریل، گنا اور چاول کی کاشت ہوتی ہے، بالوس سے جزیرہ جابہ، شلاہط (زنگنائے ملکا ہیں) اور ہرنج ساٹھ میل (دو فرسخ) دور ہے، ہرنج بڑا جزیرہ ہے اس کا راجہ سونے کا زیور اور ٹوپی پہنتا ہے اور مورتی پوجا کرتا ہے۔ ہرنج میں ناریل، کیلا اور گنا پایا جاتا ہے، شلاہط میں صندل، بالچھڑ اور لونگ (قرنفل) ہوتی ہے، جابہ میں ایک چھوٹا پہاڑ ہے جس کی چوٹی پر ڈیڑھ سو فٹ (سو ذراع) طول اور اتنے ہی عرض میں آگ جو بقدر نیزہ بلند ہوتی ہر وقت جلتی رہتی ہے، دن میں وہاں سے دھواں اٹھتا ہے اور رات میں آگ چمکتی ہے..... جابہ

---

[1] رامیشورم کے قریب۔

[2] متن میں عن بیارہ ہے ہم نے عن یمینہ قرار دیکر ترجمہ کیا ہے، ہمارے تصرف کی توثیق ادریسی سے کی جا سکتی ہے، دیکھو نزہتہ المشتاق قلمی ۱/۵۱۔

[3] متن کے الرصاص القلعی سے ٹن مراد ہے جس کا پالش لوہے کو گھسنے اور زنگ آلود ہونے سے بچاتا تھا۔ قلعی کلہی کی تعریب ہے اور کلہی ہی میں نسبت کی ہے۔

[4] جزائر نکوبار کا کوئی جزیرہ شاید بڑا نکوبار مراد ہے۔

[5] عجائب الہند ص ۸، ۲ پر نالوس قلمبند ہوا ہے۔

Marfat.com

... بائیں طرف جزیرہ تیومہ (تیومہ) واقع ہے، یہاں عود ہندی اور ... تیومہ (تیومہ) سے تھائی لینڈ (قمار) پانچ دن کی بحری مسافت ہے۔ تھائی لینڈ میں ... استعمال ہوتا ہے، یہاں سے سمندر کے کنارہ کنارہ کمبوڈیا (صنف) تین دن کی مسافت ... مشہور صنفی صندل پایا جاتا ہے، یہ قماری صندل سے بہتر ہوتا ہے کیونکہ یہ اپنے ثقل اور ... کے باعث پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ کمبوڈیا میں گائے اور بھینس پائی جاتی ہے۔ یہاں سے ... (لوقین) تک جو چین کے اولین بندرگاہوں میں سے ایک بندر ہے، سمندر اور خشکی دونوں راستوں سے تقریباً سوا تین سو میل (سو فرسخ) فاصلہ ہے، یہاں چینی پتھر چینی ریشم اور اعلیٰ قسم کے چینی پیالے پائے جاتے ہیں اور چاول کی زراعت ہوتی ہے۔ ہان کنگ (لوقین) ... کنٹن Canton (خانفو) جو سب سے بڑا چینی بندرگاہ ہے بذریعہ سمندر چار دن کی اور ... خشکی میں بیس دن کی مسافت ہے، یہاں ہر قسم کا پھل، سبزی گیہوں، جو، چاول اور گنا پایا جاتا ہے۔

سماترا

سلیمان تاجر:

لنکا کے بعد خلیج بنگال (ہرکند) میں سفر کرنے پر متعدد جزیرے نمودار ہوتے ہیں جو شمار میں تو

... یہاں عبارت صحیح نہیں ہے، ادریسی کے بیان مندرجہ نزہۃ المشتاق قلمی سے اس کی تصحیح کی جا سکتی ہے، لکھا ہے: جزیرہ سماترا سے متصل جزیرہ جابہ، سلاہط اور ہرنج ہیں اور ان میں سے ہر ایک دو دو فرسخ ... کے لگ بھگ وسیع ہے اور ان تینوں پر راجہ جابہ کی حکومت ہے۔ ابن رستہ نے الاعلاق میں لکھا ہے ... مہراج کا پہ سالار سفاجی کی طرف یہ جزیرہ منسوب ہے۔ ۲ عجائب الہند بزرگ بن شہریار میں اس کے ... فرانسیسی ایڈیٹر کا چھاپا ہوا جو نقشہ ہے اس میں مایط کی نشاندہی موجودہ جزیرہ بنگکا BANGKA کی جگہ ... کی ہے جو جنوبی سماترا کے پاس مشرق میں واقع ہے۔ ۳ Tioman جنوبی ملایا کے مشرقی سمندر کا ایک ... ۔ ۴ شاید خلیج ٹانکنگ (Gulf of Tonking) میں واقع شمالی ویتنام کا پایۂ تخت ہینائے ... اس جگہ یا اس کے آس پاس کوئی دوسرا بندرگاہ مراد ہے۔ ۵ سلسلۃ التواریخ/۱، ۱۰۸/۷، ۱۲/۷، ۱۸۹۲

زیادہ نہیں لیکن سائز میں بڑے ہیں، ان کی تعداد قطعی طور پر متعین نہیں کی جاسکتی، ان میں سے ایک جزیرہ سماترا (رامنی) کہلاتا ہے، یہاں کئی راجہ حکومت کرتے ہیں، اس کا رقبہ تین یا پونے تین ہزار (آٹھ سو یا نو سو فرسخ) بتایا جاتا ہے، یہاں سونے کی کانیں ہیں اور اس کے جنوبی ساحل پر ایک معدنی علاقہ ہے جسے پنچور (فنصور) کہتے ہیں، یہاں اعلیٰ قسم کا کافور ہوتا ہے، سماترا سے متصل کئی اور جزیرے ہیں، ان میں سے (جنوب مغرب میں) ایک کا نام نیاس[1] (اسنیان) ہے، یہاں بڑی مقدار میں سونا نکالا جاتا ہے، باشندے ناریل کھاتے ہیں اور اس کا تیل اور تیل میں پکے ہوئے کھانے استعمال کرتے ہیں، جب کوئی شادی کرنا چاہتا ہے تو اُس کو اسی وقت لڑکی مل سکتی ہے جب وہ قتل کردہ دشمن کا سر پیش کردے، اگر وہ دشمن کے دو سر لے آئے تو دو شادیاں کرسکتا ہے اگر پچاس آدمی قتل کردے تو پچاس عورتوں سے شادی کرسکتا ہے، وجہ یہ ہے کہ یہاں کے باشندوں کے دشمن بہت ہوتے ہیں اور جو شخص زیادہ دشمن مارنے پر قادر ہوتا ہے اس سے شادی کرنے کی طرف ان کا میلان زیادہ ہوتا ہے۔

سماترا (رامنی) میں ہاتھی بہت ہوتے ہیں، (سُرخ لکڑی) بَقّم اور بید (خیزُران) کی بھی بہتات ہے، یہاں ایسے لوگ ہیں جو آدمی کا گوشت کھاجاتے ہیں، سوماترا خلیج بنگال (ہرکند) اور تنگنائے لنکا (سلاہط) کے سمندروں میں ابھرا ہوا ہے، سماترا کے بعد (مغرب میں) جزائر نکوبار (لنجبالُوس) آتے ہیں، یہاں کافی بڑی آبادی ہے، مرد بالکل ننگے رہتے ہیں اور عورتیں شرمگاہ پر پتوں سے آڑ کرلیتی ہیں، جب یہاں سے جہاز گذرتے ہیں تو نکوباری چھوٹی بڑی کشتیوں میں سوار ہوکر آتے ہیں اور عنبر نیز ناریل کے بدلے لوہا، ضرورت کا کپڑا اور دوسری چیزیں خریدتے ہیں، چونکہ یہاں نہ سردی ہوتی ہے نہ گرمی، اس لئے نکوباریوں کو کپڑے کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔

جزائر انڈمان

نکوباریوں کے عقب میں (بسمت شمال) دو جزیرے ہیں جن کے درمیانی سمندر کو انڈمان

---

[1] عجائب الہند میں نیان تلفظ ہوا ہے جو اسنیان کی نسبت نیاس سے قریب تر ہے۔

ہیں، ان جزیروں کے باشندے آدم خور ہیں، ان کا رنگ کالا ہوتا ہے، بال گھنگرالے، آنکھیں بھدی، پیر ہاتھ ہاتھ بھر کے، جسم برہنہ، ان کے پاس کشتیاں نہیں ہوتیں، اگر ادھر سے گذرنے والے سمندری مسافروں کو کھا جائیں، کبھی ہوا کے ناساعد یا ہلکا ہونے سے جہاز کی رفتار سست ہو جاتی ہے اور پانی کا ذخیرہ قبل از وقت ختم ہو جاتا ہے تو جہاز ان کے پاس جاتے ہیں اور ان سے میٹھا پانی مانگتے ہیں، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اہل جزیرہ ان سمندری مسافروں کو پکڑ لیتے ہیں اور بیشتر قتل کر ڈالتے ہیں۔

ان سمندروں (خلیج بنگال، بحر نکوبار و انڈمان) میں سے ہر سمندر میں زور دار ہوائیں اٹھتی ہیں سے سمندر میں تلاطم پیدا ہوتا ہے اور وہ آگ پر رکھی ہوئی ہانڈیوں کی طرح کھولنے لگتا ہے، سمندر موجیں ایسی واقع ہونے والے جزیروں پر شدت سے پڑنے لگتی ہیں اور جہازوں کو توڑ پھوڑ ڈالتی ہیں اور سمندر بڑی مقدار میں عنبر اپنی تہوں سے سطح پر نکال پھینکتا ہے، بعض اوقات موجیں اتنی بڑی اور زور دار ہوتی ہیں کہ چٹانوں اور پتھروں کو اس طرح اکھیڑ پھینکتی ہیں جس طرح کمان تیر کو پھینکتی ہے۔

خلیج بنگال (ہرکند) کے اس حصہ کی ہوائیں جو مغرب اور شمال (بنات النعش) کے درمیان ہے، ساترا کے آس پاس کے سمندر کی ہواؤں سے زیادہ سخت ہوتی ہیں، ان ہواؤں سے سمندر ایسی کھلبلی مچ جاتی ہے جیسی آگ پر رکھی ہوئی ہانڈی میں، سمندر بڑی مقدار میں اپنی تہوں سے نکال کر سطح پر لا ڈالتا ہے۔ سمندر جتنا گہرا ہوتا ہے اور پانی سے بھرپور اتنا ہی عنبر زیادہ عمدہ ہوتا ہے بنگال (ہرکند) میں جب طغیانی آتی ہے تو وہ آگ کی طرح جلنے لگتا ہے، اس سمندر میں لخم نامی ایک مچھلی پائی ہے یہ درحقیقت ایک درندہ ہے جو انسان کو نگل جاتا ہے۔

جزائر نکوبار

کولان (کولم ملی) سے جہاز خلیج بنگال (ہرکند) کی طرف روانہ ہوتے ہیں، اسے پار کر کے (لنجبالوس) پہنچتے ہیں، یہاں کے باشندے نہ تو عربی سمجھتے ہیں اور نہ کوئی دوسری زبان

Marfat.com

جس سے سمندری تاجر واقف ہوں، یہ لوگ کپڑے نہیں پہنتے، ان کا رنگ صاف اور داڑھی کچا
ہے، تاجروں کا بیان ہے کہ ہم نے ان کی عورتیں نہیں دیکھیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ نکوباریوں کے صرف
مرد چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جو ایک لکڑی کو کھوکھلا کر کے بنائی جاتی ہے گذرتے والے جہازوں
کے پاس ناریل، گنا، کیلا اور ناریل کا رس لیکر آتے ہیں، یہ رس سفید ہوتا ہے، اگر اسی وقت پی لیا جا
جب ناریل سے نکلتا ہے تو شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے اور اگر تھوڑی دیر تک چھوڑ دیا جائے تو
نشہ[1] آور شراب بن جاتا ہے اور اگر کئی دن تک رکھا جائے تو سرکہ ہو جاتا ہے۔ نکوباری یہ چیزیں
لوہے کے بدلے بیچتے ہیں۔ کبھی ان کے جزیروں کے کنارے تھوڑا عنبر آجمع ہوتا ہے تو اسے بھی لوہے کے
ٹکڑوں کے عوض فروخت کر دیتے ہیں، ان لوگوں کی تجارت اشاروں سے دست بدست ہوتی
ہے، وجہ یہ ہے کہ وہ جہازی تاجروں کی زبان سے ناآشنا ہوتے ہیں، ان کو تیراکی کی خوب مہارت
ہے۔ کبھی یہ سمندری تاجروں کا لوہا چھین لیتے ہیں اور اس کی قیمت نہیں ادا کرتے۔ بحری تاجروں
کا بیان ہے کہ لنکا اور (مغربی) ملایا (مگلہ بار) کے درمیان ملحان نامی ایک جزیرہ ہے، جس کا
شمار ہندوستان کی سرزمین میں ہوتا ہے اور مشرقی خلیج بنگال میں واقع ہے۔ اس جزیرہ
میں ایک کالی قوم آباد ہے جو برہنہ رہتی ہے۔ ان لوگوں کے ہاتھ اگر کوئی اجنبی لگ جاتا ہے تو
اس کو الٹا لٹکا دیتے ہیں اور اس کے ٹکڑے کر کے کچا کھا جاتے ہیں، ملحانیوں کی خاصی بڑی جمعیت
ہے اور یہ سب ایک ہی جزیرہ میں رہتے ہیں، ان کا کوئی راجہ نہیں ہوتا، غذا مچھلی، ناریل
کیلا اور گنا ہے۔

ملایا

نکوبار جزیروں سے چل کر جہاز (مغربی) ملایا (مگلہ بار) پہنچتے ہیں۔ ملایا کی سلطنت اور
میں سے ہر ایک کو بار کہتے ہیں، یہ سلطنت جاوا (زابج) کہلاتی ہے اور سرزمین ہند کے داہنی طرف
واقع ہے، اس سلطنت پر ایک راجہ کی حکومت ہے۔ ملایا کے باشندے تہبند باندھتے ہیں، ا

[1] یہ خاصیت تاڑی کی بیان کی جاتی ہے، غالباً ناریل سے تاڑی ہی مراد ہے، دونوں کے پیڑ ہم شکل ہوتے ہیں

Marfat.com

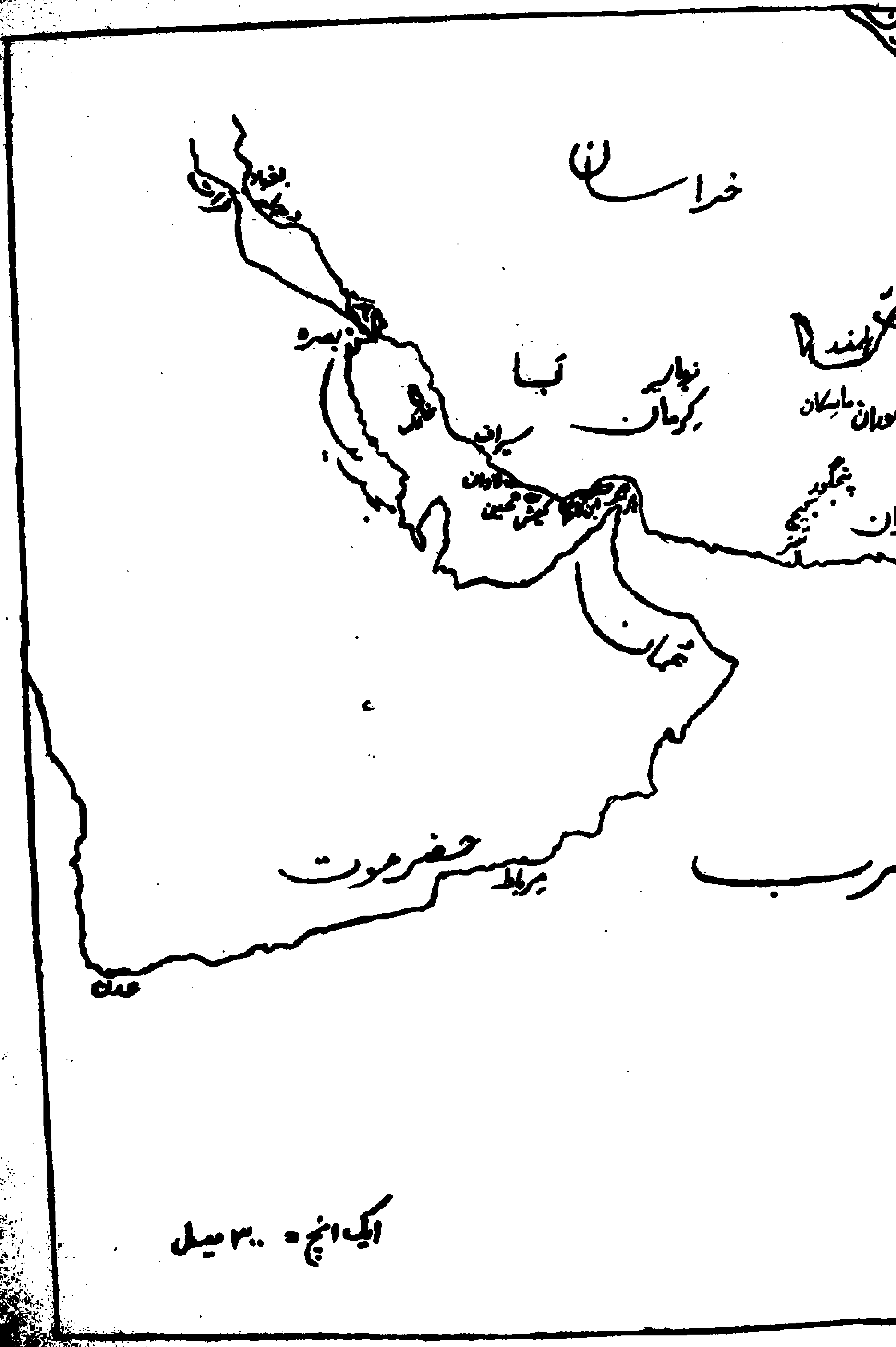
خراسان
بغداد
بصرہ
سیراف
کرمان
عمان
حضرموت
مرباط
عدن
ایک انچ = ۳۰۰ میل

Marfat.com

[illegible] کنوؤں سے نکالا جاتا ہے اور کنوؤں کے پانی کو چشموں اور بارش کے پانی پر ترجیح [illegible] جاتا ہے۔

کیولان (کولم) سے جو خلیج بنگال سے قریب ہے (مغربی) ملایا (کلہ بار) تک ایک ماہ کی [illegible]فت ہے (تقریباً پندرہ سو اسی میل[1])، یہاں سے دس دن کی مسافت طے کر کے جہاز تیومۃ[2] (تیومہ) [illegible] لنداز ہوتے ہیں، یہاں میٹھا پانی مل جاتا ہے، تیومن (تیومہ) سے دس دن کی مسافت پر ایک مقام ہے جسے کدرنج[3] کہتے ہیں، یہاں بھی میٹھا پانی ملتا ہے۔ جزائر ہند کا بھی یہی حال ہے کہ جب وہاں کنویں کھودے جاتے ہیں تو میٹھا پانی مل جاتا ہے۔ کدرنج میں ایک پہاڑ ہے ساحل پر ابھرا ہوا، یہاں بسا اوقات غلام اور ڈاکو بھاگ کر پناہ لیتے ہیں۔ دس دن چلنے کے بعد جہاز کدرنج سے کمبوڈیا[4] (صنف) پہنچتے ہیں، یہاں بھی میٹھا پانی ملتا ہے، کمبوڈیا سے بڑھیا صنفی صندل برآمد کیا جاتا ہے، یہاں ایک راجہ حکمران ہے، باشندے سانولے ہوتے ہیں، ہر شخص دو تہبندوں میں ملبوس رہتا ہے، یہاں سے میٹھے پانی کا ذخیرہ لے کر دس دن سفر کے بعد جہاز صندر فولات[5] پہنچتے ہیں، یہ ایک سمندری جزیرہ ہے، یہاں میٹھا پانی ہوتا ہے، یہاں سے روانہ ہو کر جہاز بحر صنجی[6]

ل ندوانی ص۱۱۱ ۔ ۲ جنوبی ملایا کے مشرقی ساحل کے قریب ایک جزیرہ ۳ غالباً تھائی لینڈ کی راجدھانی کرنگ کی بگڑی ہوئی شکل ہے، جس کا موجودہ نام بینکاک Bangkok ہے۔

۴ بظاہر کمبوڈیا کا پایۂ تخت مراد ہے، جسے آجکل سائیگان (Saigon) کہتے ہیں۔

۵ ندوانی نے اپنی کتاب ARAB SEA - FARING ص۷ پر صندر فولات کو صنف [illegible] SANF FULAW کی تصحیف قرار دیکر اسے جنوبی ویتنام کے مشرقی سمندر کا ایک جزیرہ [illegible] ہے، بدرالدین چینی نے چین و عرب کے تعلقات ص۱۹۶ پر اسے جزیرۂ ہینان قرار دیا ہے جو [illegible] (پایۂ تخت شمالی ویتنام) کے مشرقی سمندر میں واقع ہے، قرائن سے دوسرے تشخص [illegible] ہوتی ہے۔

۶ INDO - CHINA SEA مراد ہے۔

Marfat.com

آتے ہیں اور وہاں سے ابواب چین کی طرف روانہ ہوتے ہیں، ابواب چین[1] سمندر میں واقع پہاڑوں کا ایک (خطرناک) سلسلہ ہے، ہر دو پہاڑوں کے درمیان راستہ ہے جس سے ہو کر سات دن تک جہاز گذرتے ہیں، جب جہاز یہ چٹانی سلسلہ پار کر لیتے ہیں اور کینٹن کے ڈیلٹا میں داخل ہوتے ہیں تو میٹھے پانی میں چل کر وہ اس چینی بندرگاہ پر آجاتے ہیں جہاں بیرونی جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں اور اس بندرگاہ کا نام کینٹن (خانفوا) ہے، سارے چین میں دریاؤں سے میٹھا پانی دستیاب ہوتا ہے اور حکومت کے دفاتر اور بازار پائے جاتے ہیں چین کے سمندر میں چوبیس گھنٹے میں دو بار مد و جزر ہوتا ہے لیکن بصرہ سے لیکر جزیرہ قشم (بنی کاوان) کے سمندر (مشرقی خلیج فارس) میں اس وقت مد ہوتا ہے جب چاند بیچ آسمان پر آتا ہے اور جزر چاند نکلنے اور چھپنے کے وقت ہوتا ہے، بحر چین سے لیکر جزیرہ قشم (بنی کاوان) کے قریب تک مد طلوع قمر کے وقت سے ہوتا ہے اور جب چاند وسط آسمان پر آتا ہے تو جزر شروع ہو جاتا ہے اور جب چاند غروب ہوتا ہے تو مد شروع ہوتا ہے۔

بزرگ بن شہریار:[2]

جزائر نکوبار

مجھ سے محمد بن بابشاد نے بیان کیا کہ جزائر نکوبار جو کثیر التعداد ہیں اور جن کی مجموعی لمبائی قریب دو سو ستر میل (اسی فرسخ) ہے، ان کے باشندے اِدھر سے گذرنے والے جہازوں کے پاس آتے ہیں اور ان سے ضرورت کا سامان دست بدست خرید تے ہیں لیکن اگر اپنی چیز دینے سے پہلے یہ اہل جہاز کی کسی چیز پر قابض ہو جائیں تو اس کے بدلہ میں کچھ دئے بغیر فرار ہو جاتے ہیں اور ان سے وہ چیز واپس لینا ناممکن ہو جاتا ہے، کبھی جہاز (طوفان میں گھر کر یا پہاڑ سے ٹکرا کر) ٹوٹ جاتا

---

[1] ہورانی کی رائے میں اِن سے (سمندری چٹانیں) PARACEL REEFS مراد ہیں جو جنوبی بحر چین میں پندرہ اور بیس ڈگری طول البلد کے مابین شمالاً جنوباً دور تک پھیلی ہوتی ہیں۔

[2] عجائب الہند ص ۱۲۷، ۱۲۸۔

Marfat.com

[...] عورت ان کے ہاتھ آجاتی ہے اور اس کے پاس روپیہ پیسہ یا کوئی کپڑا محفوظ رہ جاتا [...] باری اس سے یہ چیزیں چھینتے نہیں ہیں کیونکہ ہاتھ آئے آدمی کی کوئی چیز لینا ان کی نظر میں [...] ہے، اسے وہ اپنے گھر لے جاتے ہیں اور وہی کھانا اسے کھلاتے ہیں جو خود کھاتے ہیں اور اسے [...] سے پہلے خود نہیں کھاتے، جب اُن کا مہمان کھانا کھا لیتا ہے تو وہ اس کا بچا ہوا کھاتے ہیں، [...] اس طرح ان کے یہاں رہتا ہے یہاں تک کہ کوئی جہاز ادھر آنکلتا ہے، نکوباری مہمان کو [...] کر جہاز کے پاس جاتے ہیں اور جہازیوں سے کہتے ہیں کہ اسے لیکر بدلہ میں ہمیں کچھ دیدو، جہازیوں [...] کچھ نہ کچھ دے کر اس آدمی کو لینا پڑتا ہے، بعض اوقات یہ شخص کافی ہوشیار ہوتا ہے اور ان [...] خدمت کرتا ہے اور رسیاں (کنبار) بٹتا رہتا ہے اور ان کے ہاتھ عنبر کے بدلہ بیچ دیتا ہے اور جہازوں کے آنے تک کچھ روپیہ پیسہ (زرِ مخلصی ادا کرنے کے لئے) جمع کر لیتا ہے۔

ادریسی[1]:

سماترا

جزیرہ سماترا (دواہی) کی مٹی عمدہ، آب و ہوا معتدل اور پانی میٹھا ہے، یہاں بہت سے شہر، دیہات اور قلعے پائے جاتے ہیں، یہاں بقم لکڑی ہوتی ہے اس کا پودا خرزہرہ (دِفلی) سے [...] جلتا ہے اور لکڑی لال ہوتی ہے، اس کی جڑ اژدھے اور سانپ کے زہر کی دوا ہے، کامیاب [...] تجربوں سے اس بات کی توثیق ہو چکی ہے، سماترا میں ننگے آدمی پائے جاتے ہیں جن کی بولی ناقابلِ فہم ہوتی [...] یہ انسانوں سے بھاگتے ہیں، ان کا قد چار بالشت ہوتا ہے اور مرد و عورت کی شرمگاہ چھوٹی ہوتی [...] ان کے سر پر لال رواں ہوتا ہے، بغیر پیر لگائے درختوں پر ہاتھوں کے بل چڑھ جاتے ہیں، [...] نے میں اتنے تیز کہ ان کو کوئی پکڑ نہیں سکتا۔ سماترا کے ساحل پر ایک قوم آباد ہے جو جہازوں [...] وہ لمبا رفتار سے سمندر میں رواں ہوتے ہیں آ پکڑتے ہیں اور جہازیوں کے ہاتھ لوہے [...] بیچتے ہیں اور اسے اپنے منہ میں دبا کر لیجاتے ہیں، سماترا میں بہت سی کانیں ہیں جن سے سونا

[...] المشتاق قلمی ۱/۵۰۔ [1] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۵۰-۵۶

نکالا جاتا ہے، یہاں سے عمدہ کافور بھی برآمد کیا جاتا ہے اور مختلف قسم کے خوشبودار مصالحے اور اور اعلیٰ قسم کے موتی۔

جزیرہ نکوبار

جو شخص جزیرہ ملین (ملبق) سے جس کا ذکر ہو چکا ہے چین کا سفر کرنا چاہے تو وہ لنکا کو اپنے داہنے طرف چھوڑ کر خلیج بنگال (ہرکند) کی طرف مڑ جاتا ہے۔ لنکا سے جزیرہ نکوبار (لنکیالوس) کا فاصلہ دس دن ہے۔ اسے لنجیالوس بھی کہا جاتا ہے، یہ ایک بڑا جزیرہ ہے اور یہاں بہت سے سفید فام آدمی بستے ہیں، مرد اور عورتیں دونوں برہنہ رہتے ہیں، کبھی عورتیں اپنی شرمگاہ پر پتوں سے آڑ کر لیتی ہیں۔ بحری تاجر چھوٹے بڑے جہازوں میں نکوبار کے ساحل پر آتے ہیں اور لوہے سے عنبر اور ناریل کا تبادلہ کر لیتے ہیں، بیشتر باشندے کپڑا خریدتے ہیں اور بعض (مخصوص) موقعوں پر اسے استعمال کرتے ہیں، یہ جزیرہ خطِ استوا سے قریب ہے اس لئے یہاں گرمی اور سردی زیادہ نہیں ہوتی۔ باشندوں کی غذا کیلا، تازہ مچھلی اور ناریل ہے، ان کی دولت لوہا ہے، سمندری تاجروں کے ساتھ ان کی نشست و برخاست رہتی ہے۔

جزیرۂ نیاس

سماترا کے جنوب (مغرب) میں ایک آباد جزیرہ ہے جسے نیاس (السان) کہتے ہیں، یہاں ایک بڑا شہر ہے، باشندے ناریل کھاتے ہیں، اس کے تیل سے کھانا پکاتے ہیں اور اس کے رس کا شربت پیتے ہیں، طاقتور اور بہادر لوگ ہیں، ان کی ایک رسم جوان کے پرکھوں کے وقت سے چلی آرہی ہے یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اس عورت کے والی وارث اس وقت تک اس سے شادی نہیں کرتے جب تک وہ کسی شخص کا سر اتار کر نہ لے آئے، وہ اس کے آس پاس کے علاقوں میں نکل جاتا ہے اور کسی کو قتل کر کے اس کا سر لے آتا ہے، اب اس کی شادی اس لڑکی سے ہو جاتی ہے جس کے لئے اس نے پیغام دیا تھا اور اگر وہ دو سر لے آئے تو دو عورتوں سے بیاہ کر سکتا ہے تین لے آئے تو تین سے اور اگر پچاس سر اتارنے پر قادر ہو جائے تو پچاس عورتوں کو بیوی بنا سکتا ہے۔

Marfat.com

... حاصل ہوتی ہے اور وہ اس کی بہادری کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس ... حاصل ہوتا ہے، بقم، بید اور گنا بھی۔

جزیرہ بالوس

... کے قریب دو دن کی مسافت پر ایک دوسرا جزیرہ ہے جسے بالوس (جالوس) کہتے ... کے باشندے کالے اور مردم خور ہیں، اگر کوئی اجنبی ان کے ہاتھ لگ جائے تو اس کو الٹا ... ہیں اور اس کے ٹکڑے کر کے کھا جاتے ہیں، ان لوگوں کا کوئی راجہ نہیں ہے۔ مچھلی، کیلا، ناریل ... ان کی غذا ہے، یہ بیشتر بید کی جھونپڑیاں بنا کر جنگلوں اور جھاڑیوں میں رہتے ہیں، بالکل ... کسی چیز سے شرمگاہ نہیں ڈھکتے، جنسی ضرورت پوری کرتے وقت بھی کسی آڑ کا سہارا نہیں لیتے بلکہ ... کرتے ہیں اور اس کو معیوب نہیں سمجھتے۔ اور بغیر کسی شرم و عار کے لڑکی اور بہن سے مباشرت ... ہیں، سیاہ فام ہیں، مکروہ شکل اور گھنگرالے بال، ان کی گردنیں اور ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں۔

ابودلف[۲]:

کلہ[۳]

چین کے پایۂ تخت (سندابل سے) کلہ جانے کے لئے ہم نے ساحل کا رخ کیا، کلہ سے ہندوستان ... ہوتی ہے اور وہ جہازوں کا آخری نقطۂ سفر ہے اس سے آگے نہیں جا سکتے، اگر جانے کی کوشش

... کی بالوس سے منسوب کردہ تفصیلات سلیمان تاجر نے جزیرہ لنجان اور انڈمان کی طرف منسوب کی ہیں ... اوپر پڑھ آئے ہیں، ابن خرداذبہ نے جزیرۂ بالوس ملایا کے مغرب میں دو دن کی مسافت پر بتایا ... سلیمان تاجر کی رائے میں بھی بالوس ملایا کے مغرب کا جزیرہ ہے (غالباً بڑا نکوبار)۔ ادریسی کا ... سے دو دن کے فاصلہ پر قرار دینا بظاہر سہو معلوم ہوتا ہے۔

[۲] یاقوت (مصر) ۵/۱۳-۱۳۔ [۳] اس شہر کا اب تک متفقہ تشخص نہیں ہو سکا ہے، ایک رائے ہے کہ اس ... (اقانی لینڈ) مراد ہے، دوسری رائے کی رو سے وہ کیدھا (شالی ملایا) کی جگہ ہی ہوتی شکل ... وہ کیدگ کی جگہ (وسطی ملایا کو الالمپر کے مغرب میں) واقع تھا، ڈاکٹر مقبول ص ۱۱۶-۱۱۷

Marfat.com

کریں تو ڈوب جائیں، جب میں کلہ پہنچا تو وہ مجھے ایک بڑا شہر نظر آیا، اس کی فصیل خوب اونچی ہے باغ بکثرت ہیں اور پانی فراواں ہے، یہاں ٹن کی کان ہے، یہ اس شہر کے علاوہ دنیا میں کسی دوسری جگہ نہیں پایا جاتا، اس شہر میں عمدہ نکلدار تلواریں بنائی جاتی ہیں جو ہندوستان کے اعلیٰ اسٹیل کی ہوتی ہیں، اس شہر کے باشندے جب چاہتے ہیں اپنے راجہ سے بگڑ بیٹھتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اس کے مطیع ہو جاتے ہیں، چین کی طرح یہاں بھی جانور ذبح نہیں کیے جاتے۔ کلہ کی مسافت چین کے پایۂ تخت سندابل سے تقریباً ایک ہزار میل (تین سو فرسخ) ہے، کلہ کے آس پاس شہر، قصبے اور دیہات میں حکومت کی طرف سے قاعدے قانون نافذ ہیں، فوجیں موجود ہیں اور ٹیکس محصول[۱] وصول کیا جاتا ہے۔۔۔۔ باشندوں کی غذا گیہوں اور کیلا ہے ساری ترکاریاں وزن سے بکتی ہیں اور روٹیاں عدد سے، یہاں حمام نہیں ہوتے بلکہ ایک نہر ہے جس کے پانی سے لوگ غسل کرتے ہیں، ان کا درہم ⅔ معیاری درہم کے بقدر ہوتا ہے اور اسے فہری کہتے ہیں، پیسوں سے بھی خرید و فروخت ہوتی ہے، باشندے چینیوں کی طرح قیمتی ریشمی کپڑا پہنتے ہیں، یہاں کا راجہ شاہِ چین سے مرتبہ میں کم ہے، اس کے[۲] نام پر خطبہ پڑھتا ہے اور اس کے ملک کی طرف منہ کر کے اظہارِ تعظیم کرتا ہے۔

ادریسی[۳]:

جزائر لنکوبارسے ملایا (جزیرہ کلہ) پانچ دن کی مسافت پر ہے، یہ ایک بڑا جزیرہ ہے، اس پر ایک راجہ کی حکومت ہے جسے جابہ ہندی کہتے ہیں، یہاں عمدہ قسم کے ٹن کی بہت سی کانیں ہیں، یہ دھات ساری دنیا کو سپلائی کیا جاتا ہے، باشندے مرد اور عورت ایک تہبند باندھتے ہیں، یہاں بید کے جنگل ہیں اور عمدہ قسم کا کافور ہوتا ہے، کافور کا درخت بڑا ہوتا ہے صفصاف[۴] سے ملتا جلتا اس کے سایہ میں

۱۔ متن میں جبوس و خبایات ہے جسے ہم نے جیوش و جبایات قرار دیکر ترجمہ کیا ہے۔

۲۔ متن کا التنور، المنوز کی تحریف ہے۔ ۳۔ نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۵۵۔

۴۔ صفصاف کو انگریزی میں ولو WILLOW کہتے ہیں اس کی لکڑی نرم ہوتی ہے اور خاص طور سے کھیل کا سامان بنانے کے کام آتی ہے۔

Marfat.com

...درخت سے کافور اس طرح نکلتا ہے کہ اس کے تنہ کے بالائی حصہ ... سے یہیں رس کر کئی گڑھے بھر جاتے ہیں اور جب رسنا بند ہو جاتا ہے تو تنہ ... کر دیا جاتا ہے جس سے کافور کی ڈلیاں نکل پڑتی ہیں، یہ ڈلیاں درخت کا گوند ... کے مانند جم جاتا ہے، کافور دینے کے بعد درخت بیکار ہو کر خشک ہو جاتا ہے، ... پھر دوسرے درخت سے رجوع کیا جاتا ہے، کافور کی لکڑی سفید اور ہلکی

جابہ، سلاہط، ہرلج[1]

...ایا (جزیرہ کلہ) سے متصل (جنوب میں) جزائر جابہ (جاپہ) سلاہط اور ہرلج (مرلج) ہیں، ... سے ہر ایک کم و بیش سات میل (دو فرسخ) ہے، ان تینوں پر راجہ جابہ کی حکومت ہے۔

جابہ ہندی

جابہ طلائی لباس پہنتا ہے اور طلائی ٹوپی اوڑھتا ہے جس پر موتی اور یاقوت ٹکے ہوتے ہیں۔ ... کے سکوں پر اس کی تصویر بنی ہوتی ہے، وہ بدھ (بدو) کی پوجا کرتا ہے، بدھ کا اطلاق ہندوؤں ... یاں میں مندر پر ہوتا ہے، راجہ کا ایک خوشنما مندر ہے جس میں خوب کاریگری کی گئی ہے، ... کو رات سے مندر کی دیواروں پر چہار سمت مرمر کی سلیں لگی ہوئی ہیں اور اس کے گرد بہت ... کے بت رکھے ہوئے ہیں اور ان کے سروں پر سونے اور اسی طرح کے قیمتی دھاتوں کے تاج ... سب سے بڑے مندر میں عبادت گانے، آہستہ آہستہ تالی بجانے اور خوبصورت لڑکیوں کے ... حرکت کی شکل میں ہوتی ہے، یہ ناچ اور گانا مندر کے حاضرین اور عبادت کرنے والوں کی ... ہر مندر سے لڑکیوں کی ایک جماعت وابستہ ہوتی ہے، ان کے کھانے اور لباس کا خرچ

---

[1] ... ان تینوں کے تنگنائے ملکا MALACCA STRAIT اور جزیرہ بنگا Bangka ... ... سے کی تائید ہوتی ہے۔ ابن رستہ نے لکھا ہے کہ ہرلج مہراج کا سپہ سالار تھا اور اس کے نام پر ... رکھا گیا تھا۔ الاعلاق النفیسہ ص ۱۳۸۔

Marfat.com

مندر کی آمدنی سے ادا کیا جاتا ہے، جب کسی عورت کے کوئی حسین اور خوش قامت لڑکی ہوتی ہے تو وہ اسے مندر پر صدقہ کردیتی ہے۔ یہ لڑکی جب سیانی ہوتی ہے تو اس کی ماں اپنے مقدور بھر بڑھیا لباس پہناتی ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر عورتوں اور مردوں کے جلوس منتخبہ مندر میں لیجاتی ہے اور لڑکی کو مندر کے پروہتوں کے حوالہ کرکے لوٹ آتی ہے۔ لڑکی کو ایسی عورتوں کے سپرد کر دیتے ہیں جو ناچنے، تھرکنے اور بجانے میں مہارت رکھتی ہیں۔ جب لڑکی کی تربیت مکمل ہو جاتی ہے تو وہ نہایت عمدہ کپڑے اور قیمتی زیور پہنتی ہے اور خود کو ساری زندگی کے لئے مندر پر وقف کردیتی ہے اور کبھی مندر سے باہر نہیں جاتی۔ ہندوستان میں بُت پرستوں میں بھی لڑکیوں کو مندر پر صدقہ کرنے کی رسم پائی جاتی ہے۔ جزیرۂ جابہ میں بکثرت ناریل اور نہایت لذیذ کیلا پیدا ہوتا ہے۔ چاول اور گنا بھی پایا جاتا ہے۔

مایط[۱]

جابہ کے قریب جزیرۂ مایط (ساطہ) واقع ہے، اس پر بھی راجہ جابہ کی حکومت ہے، یہاں ناریل، کیلا، گنا اور چاول ہوتا ہے، جزیرہ سلاہط میں صندل کی فراوانی ہے، اس کے علاوہ اور لونگ (قرنفل) پائی جاتی ہے۔ لونگ کے درخت کی شاخیں مہدی کے پودے کی طرح ہوتی ہیں، اس کا پھول نارنگی کے پھول کی طرح یونڈی میں کھلتا ہے، جب پھول گرجاتا ہے تو اس کی یونڈیاں چُن لی جاتی ہیں اور ان کو پانی میں ڈال دیا جاتا ہے، ایک مناسب وقت تک پانی میں رہنے کے بعد پھولوں کو نکال کر سکھا لیتے ہیں[۲] اور باہر سے آئے ہوئے تاجروں کے ہاتھ بیچ دیتے ہیں اور تاجر لونگ جہازوں میں بھر کر دنیا کے ملکوں کو سپلائی کر دیتے ہیں۔ شلاہط کے آخر میں ایک آتش فشاں پہاڑ ہے جس سے ڈیڑھ سو فٹ اونچی آگ نکلتی ہے، دن میں اس سے دھواں خارج ہوتا ہے اور رات کو آگ چمکتی ہے۔

۱۔ موجودہ جزیرہ Bangka جنوبی سماترا کے مشرقی ساحل کے قریب۔

۲۔ اس کے بعد دو حرف لفظ ہیں جن کی اصلی شکل نہیں معلوم ہو سکی۔

Marfat.com

مہراج

ابن خرداذبہ :

جاوا (زابج) کے راجہ کا نام مہراج ہے، اس کی قلمرو میں برطایل[2] نامی ایک جزیرہ ہے، جہاں سے رات کو گانے بجانے اور ڈھول کی آواز آتی ہے، جہازراں لوگوں کی رائے ہے کہ اس جزیرہ میں دجال رہتا ہے۔ (جاوا) کے سمندر سے ہمارے گھوڑوں کی طرح ایک گھوڑا خشکی پر آتا ہے جس کی دم اتنی لمبی ہوتی ہے کہ وہ اس کو زمین پر گھسیٹتا ہوا چلتا ہے، مہراج کی ٹیکسوں سے یومیہ آمدنی لگ بھگ دو سو پونڈ (من) سونا ہے، اس سونے کی وہ ہر دن ایک اینٹ بنوا کر پانی میں ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ میرا خزانہ ہے۔ مہراج کی یومیہ آمدنی صرف جوئے کے مرغوں سے لگ بھگ پچاس پونڈ (من) سونا ہوتی ہے، یہ اس طرح کہ وہ جیتنے والے مرغے کی ران کا حقدار ہوتا ہے جسے مرغے کا مالک کافی رقم دیکر چھڑا لیتا ہے۔

ابوزید[3] سیرافی :

جاوا (زابج) کا راجہ مہراج کہلاتا ہے، جاوا کا رقبہ تقریباً تین ہزار مربع میل (نو سو فرسخ) بتایا جاتا ہے، یہ راجہ بہت سے جزیروں پر حکمران ہے، اس کی سلطنت کی مسافت سوا تین ہزار میل (ہزار فرسخ) سے زیادہ ہے، اس کی قلمرو میں ایک جزیرہ سربزہ[4] نامی ہے، جس کا رقبہ باخبر لوگ

---

[1] المسالک والممالک ص۶۹ ۔ [2] غالباً جزیرہ بالی مراد ہے جو آج بھی گانے بجانے اور ناچ کے لئے مشہور ہے، یہ جزیرہ جاوا سے بسمت مشرق بالکل ملا ہوا ہے۔ [3] سلسلۃ التواریخ ۲/۸۹ - ۱۰۰ ۔ [4] عجائب الہند وغیرہ اور دوسری متعدد کتابوں میں سریرہ بالیاء التحتانیہ والراء المہملۃ (بروزن جزیرہ) قلمبند ہوا ہے، صحیح شکل سربزہ بفتح السین وسکون الراء وضم الباء ہے، سربزہ، سری وجایا کی تعریب ہے جو ساتویں آٹھویں اور نویں دسویں صدیوں میں ایک عظیم بدھ سلطنت تھی، ملایا، ساٹرا، جاوا اور بہت سے قریبی جزیروں پر مشتمل۔ چونکہ اس سلطنت کے حکمرانوں کا پایہ تخت ایک عرصہ تک جاوا رہنے کے بعد پلینگ (Palembang) ہو گیا تھا جو جنوب مشرقی ساٹرا میں سمندر سے متصل واقع تھا، عربوں نے جنوب مشرقی ساترا کا نام ہی سربزہ رکھدیا تھا اور چونکہ اس سرزمین کو تین طرف سے سمندر گھیرے ہوئے تھا اور ایک طرف سے دریا، عرب اسے جزیرہ کہتے تھے۔

سوا تیرہ سو مربع میل (چار سو فرسخ) بتاتے ہیں، ایک اور جزیرہ (وسطی و مغربی) سماترا (رامی) اس کا رقبہ ڈھائی ہزار مربع میل (آٹھ سو فرسخ) سے زیادہ ہے، (وسطی و مغربی) سماترا میں بقم نامی سرخ لکڑی، کافور اور دوسری خوشبودار اشیاء کے جنگل ہیں، مہراج کی قلمرو میں ملایا (جزیرہ کلہ) داخل ہے جو سرزمین چین و عرب کے وسط میں واقع ہے، اس کا رقبہ رپورٹروں کی حسب تصریح تقریباً دو سو ستر مربع میل (اسی فرسخ) ہے۔ کلہ میں عود، صندل، ہاتھی دانت، ٹن نامی سفید چمکدار دھات، آبنوس، بقم اور سارے مصالحے اور دیگر اشیاء کے جن کی فہرست بہت لمبی ہے گودام ہیں، موجودہ وقت میں عمان سے صرف کلہ تک جہاز آتے جاتے ہیں۔

ان سارے جزیروں میں مہراج کی حکومت ہے، جس جزیرہ میں وہ خود رہتا ہے (جاوا) بے حد آباد ہے اور اس میں مسلسل کھیت اور گاؤں ہیں، معتبر رپورٹروں کا بیان ہے کہ مرغ جب صبح کو بانگ دیتا ہے تو سوا تین سو میل سے زیادہ لمبے علاقہ میں ایک دوسرے کی آواز سن کر بانگیں دینے لگتے ہیں، یہ اس لئے کہ اس علاقہ میں دیہات ایک دوسرے سے متصل پھیلے ہوتے ہیں اور ان میں نہ کہیں جنگل ہیں نہ ویرانے، اس علاقہ میں سفر کرنیوالا سواری پر بیٹھ کر جب چاہے سفر کر سکتا ہے اور جب اس کا جی بھر جائے یا اس کی سواری کا جانور تھک جائے تو وہ جہاں چاہے ٹھہر سکتا ہے۔

جاوا (زابج) کے بارے میں جو حیرت انگیز قصے ہمیں معلوم ہیں ان میں سے ایک قصہ یہ ہے کہ عہد قدیم میں ان کا ایک راجہ تھا ملقب بمہراج، اس کا محل تلاج کے کنارہ واقع تھا جس میں سمندر کا پانی آتا تھا، تلاج دجلۂ بغداد و بصرہ میں پانی جانیوالی خلیجوں کی طرح ایک خلیج (وادی) ہوتا ہے جس میں بوقت مد سمندر کا پانی بھر آتا ہے اور جزر کے وقت میٹھا پانی بہتا ہے، اس خلیج (وادی) سے ملا ہوا ایک چھوٹا سا تالاب راجہ کے محل سے متصل تھا، ہر صبح راجہ کا خزانچی سونے کی ایک اینٹ (کئی) سیروں وزن کی اور راجہ کے سامنے اس تالاب میں ڈال دیتا، اگر مد ہوتا تو اینٹ پانی میں ڈو

[1] نخبۃ الدہر دمشقی (لیبزگ) ص۱۵۵ پر جزیرہ کلہ کا طول اور عرض ساڑھے تین سو میل بتایا گیا ہے اور بظاہر یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

Marfat.com

... جالاب اور جزر کے وقت تالاب کا پانی اترتا تو اینٹیں سورج ... اور راجہ اپنے دربار سے بیٹھا ان کو دیکھ لیتا۔ جب تک وہ راجہ جیتا اس ... ایک سونے کی اینٹ کا اضافہ ہوتا رہتا اور ان کو کسی کا ہاتھ تک نہ لگتا۔ جب راجہ ... اس کا جانشین اینٹوں کو ایک ایک کر کے نکال لیتا، انہیں گنا جاتا پھر پگھلایا جاتا اور ... ان کے مردوں، عورتوں، بچوں، فوجی افسروں اور خدمتگاروں پر ان کے مرتبہ ... کے مطابق تقسیم کر دیا جاتا۔ اس کے بعد جو سونا بچتا وہ غریبوں اور ناداروں میں بانٹ ... اینٹوں کی تعداد اور وزن قلمبند کر لیا جاتا اور اعلان کر دیا جاتا کہ فلاں راجہ اتنے اتنے ... حکمران رہا اور اس نے شاہی تالاب میں اتنی اتنی تعداد میں سونے کی اینٹیں چھوڑیں، جنہیں ... کی وفات پر رعایا میں تقسیم کر دیا گیا، جاوا کے باشندے اس راجہ پر فخر کرتے ہیں جس کی مدتِ ... دراز ہو اور اسی تناسب سے اس کا ترکہ زیادہ اینٹوں پر مشتمل ہو۔

جاوا کے راجاؤں کا ایک (دلچسپ اور سبق آموز) قصہ یہ ہے کہ عہدِ قدیم میں تھائی لینڈ ... میں ایک نوعمر اور شر پسند راجہ حکمران تھا، قمار وہ سرزمین ہے جہاں سے قماری صندل برآمد ... ہے اور وہ کوئی جزیرہ نہیں ہے بلکہ اس رقعۂ ارض پر واقع ہے جو (مغرب کی طرف پھیلتا ... عرب تک چلا گیا ہے۔ تھائی لینڈ (قمار) سے زیادہ کسی دوسرے ملک میں آبادی نہیں ... یہاں کے باشندے سفر کے بہت عادی ہیں، زنا اور ہر قسم کے مسکر شربت سے پرہیز کرتے ہیں، ... ان کا ملک ان دونوں برائیوں سے قطعاً پاک ہے۔ قمار، مملکت مہراج اور مشہور جزیرہ جاوا ... کے بالمقابل واقع ہے اور ان دونوں کے مابین معتدل ہوا میں دس سے بیس دن کی بحری ... اجزا پائی جاتی ہے۔ ایک دن یہ نوعمر راجہ اپنے محل میں بیٹھا ہوا تھا جو ایک خلیج ... واقع تھا اور جس میں دجلہ کی طرح میٹھا پانی بہتا تھا، اس کے محل سے سمندر کا ... مسافت کے بقدر تھا اس وقت مہراج کی سلطنت، اس کی عظمت و رونق ... کثیر التعداد جزیروں کا ذکر چھڑا ہوا تھا، راجہ نے اپنے وزیروں سے کہا:

Marfat.com

میری ایک دلی تمنا ہے جس کی میں تکمیل چاہتا ہوں۔ وزیر جو خیر اندیش آدمی تھا اور راجہ کی شر پسندی سے واقف، بولا: مہاراج وہ تمنا کیا ہے؟ راجہ نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ مہراج، راجہ جاوا کا سر ایک تھال میں اپنے سامنے دیکھوں! وزیر کو معلوم ہو گیا کہ حسد نے راجہ کے دل میں یہ آرزو پیدا کی ہے، اس نے کہا: میری رائے میں یہ مناسب نہیں کہ آپ اس خیال کو اپنے دل میں جگہ دیں جب کہ ہمارے اور راجۂ جاوا کے درمیان نہ تو قولاً اور نہ فعلاً کوئی ایسی بات ہوئی ہے جس کا انتقام لیا جائے، نہ ان کی طرف سے ہمیں کوئی نقصان یا ایذا پہنچی ہے، وہ ہم سے الگ تھلگ ایک دور افتادہ جزیرہ میں رہتے ہیں اور انہوں نے کبھی ہماری سلطنت پر لالچ کی نظر نہیں ڈالی ہے، مناسب نہیں کہ آپ کی اس بات کا کسی کو علم ہو اور بہتر ہے کہ آپ پھر کبھی اس ارادہ کا زبان سے اعادہ نہ فرمائیں۔

راجہ ناراض ہو گیا اور خیر اندیش وزیر کی بات نہ مانی اور اپنے ارادہ سے اپنے فوجی افسروں اور دوسرے اکابر کو مطلع کیا، اس کے ارادہ کی خبر اڑ گئی اور ہر طرف اس کے چرچے ہونے لگے، مہراج کو بھی اس کا علم ہو گیا، وہ دانا، مستعد، پختہ کار اور ادھیڑ عمر آدمی تھا، اس نے اپنے وزیر کو طلب کیا اور راجۂ قمار کے ارادہ سے اس کو باخبر کر کے کہا: اس نو عمر اور ناتجربہ کار جاہل نے جو آرزو دل میں بسائی ہے اس سے ہمارے ملک کی ساکھ، عزت اور آبرو کو بٹا لگے گا اس لیے ضروری ہے کہ اس کی آرزو باطل کرنے کے لئے مؤثر تدبیر کی جائے[1]۔ مہراج نے وزیر کو تاکید کی کہ اس کی گفتگو صیغۂ راز میں رکھے اور ہزار متوسط درجہ کے جہاز تیار کرائے اور ہر جہاز کو ضروری ہتھیاروں اور بہادر سپاہیوں سے مسلح کرے۔ مہراج نے ظاہر کیا کہ وہ اپنی قلمرو کے جزیروں کو سیر و سیاحت کے لیے جا رہا ہے، اس نے ان ماتحت راجاؤں کو لکھا جو ان جزیروں میں حکمران تھے کہ وہ ان سے ملاقات اور ان کے جزیروں میں سیر و تفریح کے لیے آ رہا ہے۔ یہ خبر مشتہر ہو گئی اور ہر جزیرہ کے حاکم نے مہراج کے شایانِ شان تیاری کر لی، جب جہاز تیار ہو گئے اور سارے فوجی انتظام مکمل تو مہراج ان کے ساتھ سرزمینِ قمار کی طرف چل دیا، مہراج اور اس کے ساتھیوں کو ہمیشہ

---

[1] یہاں مہراج کے قول میں کچھ تشنگی سی پائی جاتی ہے جسے ہم نے ترجمہ میں اپنی صوابدید سے پورا کر دیا ہے۔

Marfat.com

[illegible] دن میں کئی بار مسواک کرتا تھا اور ہر شخص کی مسواک اس کے پاس [illegible] راجہ قمار کو مہراج کی آمد کا اس وقت علم ہوا جب وہ اس خلیج (وادی) [illegible] راجہ کے محل کو جاتی تھی، مہراج نے فوجیں اتار دیں جنہوں نے راجہ کو بے خبری کی حالت میں [illegible] محل پر قابض ہو گئے، راجہ کے اکابرِ مملکت بھاگ گئے۔ مہراج نے منادی کرا کے [illegible] دیدی۔ اس کے بعد وہ راجہ قمار کے تخت پر جا بیٹھا، راجہ قمار اور اس کے وزیر [illegible] کے سامنے حاضر کیا گیا، مہراج نے راجہ سے پوچھا: تم نے ایسی تمنا کیوں کی جس کا حاصل کرنا [illegible] بس سے باہر تھا اور جسے اگر تم حاصل کر بھی لیتے تب بھی تم کو کوئی فائدہ نہ پہنچتا! راجہ قمار کے [illegible] کوئی جواب نہ تھا۔ مہراج نے کہا: اگر تم میرا سر اپنے سامنے تھال میں دیکھنے کے علاوہ میری سلطنت [illegible] لینے یا اسے ذرا بھی نقصان پہنچانے کی آرزو کرتے تو میں بھی ایسا ہی کرتا لیکن تم نے صرف میرا [illegible] تھا اس لیے میں بھی صرف تمہارا سر ہی اتاروں گا اور تمہارے ملک کی کسی چیز کی طرف چھوٹی [illegible] نظر اٹھائے بغیر اپنے ملک کو لوٹ جاؤں گا تاکہ تمہارے جانشین عبرت پکڑیں اور ہر شخص [illegible] سے نہ بڑھے اور جو اس کو ملا ہے اس پر اکتفا کرے اور عافیت کو غنیمت خیال کرے۔ یہ [illegible] اس نے راجہ کا سر اتار لیا، پھر اس کے وزیر کی طرف متوجہ ہو کر بولا: خدا تمہیں جزائے [illegible] خیر دے، مجھے معلوم ہے کہ تم نے راجہ کو نیک مشورہ دیا تھا، کاش وہ اس پر عمل کرتا، اس [illegible] کے بعد حکومت کے لیے جو شخص مناسب ہو اس کو راجہ بنا دو، یہ کہہ کر مہراج بے درنگ [illegible] ملک کو واپس لوٹ گیا، اس نے یا اس کے کسی امیر نے تھائی لینڈ کی کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا۔

[illegible] واپس جا کر وہ تخت پر بیٹھا، سونے کی اینٹوں والے تالاب پر نظر ڈالی اور وہ تھال [illegible] کا سر تھا اپنے سامنے رکھوایا، مملکت کے اعیان و اکابر کو جمع کیا اور انہیں سارا [illegible] درازیٔ عمر اور جزائے خیر کی اس کو دعا دی، مہراج کے حکم سے راجہ کے سر کو [illegible] خوشبو لگائی گئی، پھر اس نے ایک صندوق میں سر کو بند کر کے جانشین راجہ کے

[illegible] بے محل معلوم ہوتی ہے۔ شاید کچھ عبارت نقل ہونے سے رہ گئی ہے۔

Marfat.com

پاس اس خط کے ساتھ بھیجدیا۔ تمہارے پیش رو کے ساتھ ہمارے اس سلوک کی وجہ یہ تھی کہ اس نے ہم پر ناحق دست درازی کا ارادہ کیا تھا، ہم اس کا سر تمہیں لوٹا رہے ہیں، ہمیں اس کے روکنے سے کوئی غرض نہیں اور نہ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ اس کا سر اتارنے میں ہمیں کامیابی ہوئی ہے۔

یہ خبر ہندوستان اور چین کے راجاؤں کو پہنچی تو مہراج کا وقار ان کی نظر میں بہت بڑھ گیا اور راجگانِ قمار تو اس واقعہ کے بعد مہراج کا احترام ظاہر کرنے کے لیے ہر صبح اس کے ملک کی طرف منہ کرکے سجدہ کیا کرتے تھے۔

ابن رستہ[1] :

جاوا (زابج) کے بڑے راجہ کا لقب مہراج ہے۔ جس کے معنی ہیں راجاؤں کا راجہ، ہندوستان[2] کے راجاؤں میں کوئی دوسرا راجہ اس سے بڑا نہیں مانا جاتا، وجہ یہ ہے کہ وہ (بہت سے چھوٹے بڑے) جزیروں کا مالک ہے اور ایسا کوئی دوسرا راجہ معلوم نہیں جو دولت، طاقت اور آمدنی میں اس سے زیادہ ہو۔ مشہور ہے کہ جوئے کے مرغوں سے اسے ہر دن پچاس پونڈ (من) سونا حاصل ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ غالب مرغے کی ملن کا وہ حقدار ہوتا ہے لیکن مرغے کا مالک ایک مثقال (تقریباً ساڑھے چار ماشے) یا اس کے لگ بھگ سونا دیکر مرغا چھڑا لیتا ہے، مرغا لڑانا یہ کااس کی حکومت میں بہت رواج ہے مہراج کی قلمرو میں لوگ آگ کے ذریعہ حلف لیتے ہیں، ہندوستان میں ایک شہر فنصور[3] ہے

---

[1] الاعلاق النفیسہ ص ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ [2] عرب جغرافیہ نویس اور سمندری تاجر ہندوستان کی مشرقی سرحد چین تک وسیع بتاتے ہیں اور موجودہ ہندوستان اور ویتنام کے درمیان جتنے ملک ہیں۔ برما، ملایا، انڈونیشیا، تھائی لینڈ اور کمبوڈیا ان سب پر ہندوستان کا اطلاق کرتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ ان سارے ملکوں پر قدیم زمانہ میں ہندو برہمن اور بدھ مہاجروں نے حکومتیں قائم کرلی تھیں جن کے زیر سایہ ہندی تہذیب، رسوم، فلسفہ اور مذہب ان ملکوں میں پھیل گیا تھا۔ [3] بظاہر ہندوستان کی جگہ یہاں ساترا (رامی) ہونا چاہیئے کیونکہ فنچور (فنصور) اس کے جنوب مغربی ساحل کا ایک شہر ہے، راوی نے مجازاً ساترا کے لئے ہندوستان کا لفظ استعمال کیا ہے کیونکہ جاوا اور ساترا پر ہندوستانی تہذیب و تمدن کی گہری چھاپ لگی ہوئی تھی۔

Marfat.com

[illegible] دوسرے پر حاکم کے حضور مقدمہ دائر کرتا ہے تو مدعی علیہ کہتا [illegible] دن، یہ ایسے مقدموں میں جن کا تعلق قرض یا شادی شدہ عورت سے [illegible] مقدمہ موجب القتل جرم سے ہوتا ہے، حاکم کے حکم سے ایک پونڈ یا زیادہ لوہا آگ [illegible] ہے، اس کے بعد سات پتے لیتے ہیں جو موٹائی اور مضبوطی[1] میں درختِ غار[2] کے پتوں کی طرح [illegible] ان کی مدعی علیہ کی ہتھیلی پر رکھدی جاتی ہے اور چمٹے سے ان پر جلتا ہوا لوہا رکھدیا جاتا ہے [illegible] میں وہ سات بار سو قدم کے بقدر آگے پیچھے چلتا ہے، اگر پتے مع ہاتھ کے جل جائیں تو مجرم ٹھہرتا [illegible] اور قتل کے جرم میں ماخوذ ہو تو اسے قتل کردیا جاتا ہے اور اگر اس پر قرضہ کا دعویٰ ہو تو اس سے قرض [illegible] کیا جاتا ہے، اگر وہ قلاش ہو تو حاکم اسے بیچ ڈالتا ہے، اگر اس کا ہاتھ نہیں جلتا تو مقدمہ منسوخ کردیا جاتا ہے اور مدعی[3] کو جھوٹا قرار دیکر اس سے وہ رقم وصول کی جاتی ہے جس کا اس نے دعویٰ کیا تھا۔

بزرگ بن شہریار[4]:

بلاد ذہب[5] اور جاوا (زابج) کے راجاؤں کی درباری رسوم میں سے ایک رسم یہ تھی کہ ان کے سامنے ہر پردیسی مسلمان کو چاہے وہ کتنا ہی بلند مرتبہ کیوں نہ ہوتا اس کی رعایا کے ہر فرد کی طرح دوزانو ہو کر بیٹھنا پڑتا تھا، اس رسم کا نام برسیلا ہے، اگر کوئی شخص راجہ کے سامنے پیر پھیلادے یا دوزانو ہو کر نہ بیٹھے تو حسب حیثیت اس پر بھاری جرمانہ کیا جاتا ہے، اتفاق ایسا ہوا کہ جاوا (زابج) کے ایک راجہ کے دربار میں جس کا نام سرناتا کلہ تھا جہود کوتاہ نامی ایک بڑا جہاز کپتان آیا، یہ بہت سن رسیدہ آدمی تھا اسے راجہ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھنا پڑا، راجہ حاضرین سے باتیں کررہا تھا، دیر ہوگئی لیکن [illegible] نے جلسہ ختم نہیں کیا اور یہ بوڑھا کپتان بہت دیر تک دوزانو بیٹھنے سے شل ہوگیا، اس نے راجہ

---

[1] [illegible] میں المتانتہ بالتاء المثناة الفوقانیہ کی جگہ غلطی سے المثانتہ بالثاء المثلثہ قلمبند ہوا ہے۔

[2] [illegible] خوشبودار پتوں والا ایک درخت جس کا ہندی نام ہمیں معلوم نہیں ہو سکا۔

[3] [illegible] کی جگہ المدعی علیہ ہے۔ [4] عجائب الہند (لائڈن) ص۱۵۴، ۱۵۵ و ۱۳۷۔

[5] [illegible] سے مراد ہندوستان، ساٹرا اور متعلقہ جزیرے مراد لئے جاتے ہیں جہاں سونے کی کانیں تھیں۔

Marfat.com

کے سامنے ایک نئے موضوع پر گفتگو چھیڑ دی اور اپنی باتوں میں کنعد مچھلی کے حالات بیان کرنے لگا۔ اس نے کہا: ہمارے ہاں عُمان میں ایک مچھلی ہوتی ہے جسے کنعد کہتے ہیں، اس کی لمبائی اتنی ہوتی ہے، یہ کہہ کر اس نے اپنا پیر پھیلا دیا اور اپنی نصف ران پکڑلی، اور بعض کنعد مچھلیاں اتنی لمبی ہوتی ہیں اور یہ کہہ کر اس نے دوسرا پیر پھیلا دیا اور اپنی کمر پکڑلی۔ راجہ نے اپنے وزیر سے کہا: ضرور کوئی وجہ ہے کہ اس شخص نے ایسا کیا ہے، ہماری گفتگو میں اس کا مچھلی کا ذکر چھیڑ دینا خالی از علت نہیں۔ وزیر نے کہا: مہاراج یہ شخص بوڑھا اور کمزور ہے اور (دیر تک) دوزانو بیٹھنا اس کے لیے مشکل ہے، جب تھک گیا تو اس نے پیر پھیلانے کا بہانہ تلاش کرلیا۔ راجہ: مناسب ہے کہ ہم دوزانو بیٹھنے کی پابندی سے پردیسی مسلمانوں کو معافی دیدیں، چنانچہ مسلمانوں کے لئے یہ پابندی اٹھادی گئی اور وہ آج تک یہاں کے راجاؤں کے سامنے جس طرح چاہتے ہیں بیٹھتے ہیں۔

یوسف بن مہران سیرانی تاجر نے جو جاوا (زانج) کا سفر کرچکا تھا مجھ سے بیان کیا کہ میں نے مہاراجہ جاوا کے دارالسلطنت میں اتنے شاندار بازار دیکھے ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا، میں نے اس شہر کے صرافہ میں آٹھ سو صراف گنے، یہ ان کے علاوہ ہیں جو باقی بازاروں میں موجود ہیں، یوسف نے جزیرہ جاوا کی غیر معمولی آبادی اور رونق اور وہاں کے کثیر تعداد شہروں اور دیہاتوں کے بارے میں ایسی باتیں بتائیں جن کی تفصیلات بیان کرنا مشکل ہے۔

ہندوستان کے جانور

گینڈا

ابن خرداذبہ[1]:

گینڈا ایک چوپایہ ہے جس کی پیشانی پر ڈیڑھ فٹ (ذراع) لمبا اور دو مٹھی چوڑا سینگ ہوتا ہے، اس پر شروع سے آخر تک ایک شکل بنی ہوتی ہے، جب سینگ کاٹا جاتا ہے تو کالی

[1] المالک والممالک ص۶۶۔

...یں پر سفید شکل نظر آتی ہے، یہ شکل کبھی انسان سے ملتی جلتی ہوتی ہے، کبھی ...مور یا کسی دوسرے پرندے. چین کے لوگ سینگ سے پٹکے بناتے ہیں، ایک پٹکے ...دو سو روپے (تین سو دینار) سے پندرہ اور بیس ہزار روپے (تین اور چار ہزار دینار)

...ی تاجر:

...راجہ بنگال وآسام) دھرما (رہمی) کی قلمرو میں بشان معلم (اندر سے منقوش سینگ والا) گینڈا ...ا ہے اس کی پیشانی کے اگلے حصہ پر ایک سینگ ہوتا ہے جس پر انسان سے ملتی جلتی ـــــ شکل بنی ...ے، پورا سینگ کالا ہوتا ہے اور اس کے وسط میں شکل سفید ہوتی ہے. گینڈے کا رنگ سیاہی ...ہوتا ہے جسامت میں ہاتھی سے چھوٹا اور بھینس سے لمبا بتا ہے، جسمانی قوت میں کوئی جانور اس کا ...بلہ نہیں کر سکتا. اس کے ہاتھوں اور گھٹنوں میں جوڑ نہیں ہوتے، پیر سے بغل تک صرف ایک ہڈی ہوتی ...، ہاتھی اس سے بھاگتا ہے، گائے اور اونٹ کی طرح گینڈا جگالی کرتا ہے، اس کا گوشت حلال ہے ...نے کھایا بھی ہے. اس مملکت (بنگال وآسام) کے جنگلوں میں بکثرت پایا جاتا ہے، ہندوستان کے ...دوسرے علاقوں میں بھی موجود ہے لیکن بنگال وآسام والے گینڈے کے سینگ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں، ...سینگ پر مرد کی تصویر بنی ہوتی ہے، کبھی مور کی، کبھی مچھلی کی، ان کے علاوہ ہر قسم کے دوسرے خاکے ...ہوتے ہیں. چین کے باشندے اس کے پٹکے بناتے ہیں، ان کے ملک میں گینڈے کے سینگ کے ایک پٹکے

...متن کا السبج بالجیم المعجمۃ ہمارے خیال میں السیج بالحاء المہلۃ کی تحریف ہے. سیج ایسی چادر یا عبا کو کہتے ہیں ...جس پر سفید دھاریاں یا بوٹے بنے ہوں. ۲ سلسلۃ التواریخ ۱/۳۰

...دھرمپال مراد ہے جس نے ۷۸۰ء تا ۸۲۵ء اور بقول بعض ۷۶۹ء تا ۸۰۱ء حکومت کی.

...کسی عربی یا فارسی قاموس میں یہ لفظ نہیں ملا بعض کتابوں میں ب کی بجائے ن سے مکتوب ہے.

...الفیل بالفاء کی تصحیف ہے.

...متن لندن رحمد ابل ابطہ ہے، ہمارے خیال میں یہاں ابطہ کی جگہ مخنو ہونا چاہیے.

Marfat.com

کی قیمت دس ہزار روپے (دو ہزار دینار) اور کبھی پندرہ ہزار روپے (تین ہزار دینار) ہے، سینگ پر مرتسم شکل کی خوبصورتی کے لحاظ سے کبھی قیمت اس سے بھی زیادہ اٹھتی ہے، سینگ (رہمی) کی قلمرو سے کوڑیوں کے عوض جو یہاں کا سکہ ہے خرید لے جاتے ہیں۔

مسعودی[1]:

دھرما (رہمی) کی قلمرو میں مشہور چوپایہ نشان مُحکم پایا جاتا ہے جسے عوام گینڈا (کرکدن) کہتے ہیں، اس کی پیشانی کے اگلے حصہ پر ایک سینگ ہوتا ہے، جسامت میں ہاتھی سے چھوٹا اور بھینس سے بڑا ہوتا ہے، رنگ سیاہی مائل، گائے اور دوسرے جگالی کرنیوالے جانوروں کی طرح جگالی کرتا ہے ہاتھی اس سے دور بھاگتا ہے۔ خدا بہتر جانتا ہے لیکن (جہاں تک ہمیں معلوم ہے، جانوروں کی دنیا میں) اس سے زیادہ مضبوط اور طاقت ور کوئی دوسرا جانور نہیں ہوتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی بیشتر ہڈیاں سخت ہوتی ہیں اور اس کی ٹانگوں میں جوڑ نہیں ہوتے، سونے کے لئے لیٹتا بیٹھتا نہیں ہے، درختوں اور جھاڑیوں میں رہتا ہے اور ان کا سہارا لے کر سولیتا ہے، ہندو اس کا گوشت کھاتے ہیں اور وہ مسلمان بھی جو ان کے ملک میں موجود ہیں کیونکہ وہ گائے کی جنس کا جانور ہے۔ ہندوستان اور سندھ دونوں میں بھینسیں بہت ہوتی ہیں۔

گینڈا یعنی بشان ہندوستان کے اکثر جنگلوں میں پایا جاتا ہے لیکن راجہ دھرما (رہمی) کی قلمرو (بنگال و آسام) میں زیادہ ہوتا ہے۔ نیز بنگالی گینڈا کے سینگ زیادہ صاف اور خوشنما ہوتے ہیں اور یہ اس طرح کہ اس کا سینگ سفید ہوتا ہے اور اس کے وسط میں کالی تصویر ہوتی ہے اور یہ تصویر یا تو انسانی شکل سے مشابہت رکھتی ہے یا مور سے مع اس کے نقش و نگار کے یا مچھلی یا خود اس کی اپنی شکل سے یا اس علاقہ کے کسی دوسرے جانور سے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ سینگ آری سے کاٹا جاتا ہے اور اس سے سونے چاندی کے زیورات کی طرح کے پٹکے بنائے جاتے ہیں، چین کے بادشاہ یہ پٹکے باندھتے ہیں اور وہاں کے بڑے لوگوں میں اس طرح کے پٹکے استعمال کرنے کی ایک دوڑ سی رہتی ہے اور ان کی خوب خوب قیمت

---

[1] مروج الذہب (مصر) ۱/۱۷۱۔

... قیمت دس ہزار سے بیس ہزار روپے (چار ہزار دینار) تک اٹھتی ... بڑے سلیقہ اور خوبصورتی سے لگے ہوتے ہیں اور کبھی پٹکوں میں مختلف ... سونے کی ڈنڈیاں لگی ہوتی ہیں۔ سینگ کی شکلوں کے چہرے سفید زمین پر سیاہ ... ہوتے ہیں۔ بعض اوقات سینگ کالا ہوتا ہے اور اس پر شکل سفید خطوط سے بنی ہوتی ہے۔ ... کی سلطنت کے علاوہ) ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں گینڈے کے سینگ پر ہمیشہ ... نہیں ہوتے جیسا ہم نے ابھی بیان کئے۔

عمرو بن بحر جاحظ (متوفی ۲۵۵ھ) نے تصریح کی ہے کہ گینڈے کا بچہ ماں کے پیٹ میں سات سال ... نیز یہ کہ وہ اپنا سر ماں کے پیٹ سے باہر نکال کر گھاس چرتا ہے اس کے بعد پھر سر اندر کر لیتا ہے، ... یہ بات اپنی کتاب الحیوان میں بطور روایت بیان کی ہے اور اس پر تعجب کا اظہار کیا ہے، میرے ... جاحظ کے اس بیان کی تحقیق کا داعیہ پیدا ہوا چنانچہ میں ذ سیراف اور عمان کے ان باشندوں سے جو ہندوستان آتے جاتے رہتے ہیں نیز ان (عرب) تاجروں سے جن سے ہندوستان میں میری ملاقات ہوئی ... کا ذکر کیا تو سب حیران ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ گینڈے کا بچہ اتنے ہی عرصہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے اور اتنے ہی عرصہ دودھ پیتا ہے جتنا گائے اور بھینس کا بچہ ۔۔

بیرونی:

گینڈا (گندا) ہندوستان میں بہت ہوتا ہے اور خاص طور پر گنگا کے آس پاس شکل و ہیئت ... سے ملتا جلتا ہے۔ اس کی کھال سیاہ اور کھردری ہوتی ہے اور اس کی ٹھوڑی کے نیچے گوشت ... ہے۔ اس کے ہر پیر میں تین زرد رنگ کے کھر ہوتے ہیں جن میں سے ایک[1] بڑا آگے کی طرف ... اور باقی دو دائیں اور بائیں جانب، اس کی دم لمبی نہیں ہوتی آنکھیں مقررہ جگہ سے ... کی طرف جھکی ہوتی ہیں۔ ناک کے سرے پر ایک سینگ ہوتا ہے اوپر کی طرف مڑا ہوا، ... خاص طور پر برہمن کھاتے ہیں! میں نے ایک جوان گینڈے کو دیکھا کہ اس نے اپنے سینگ

---

[1] ... ہن کا صفر بالصاد المہملۃ حضر بالحاء المہملۃ کی تصحیف ہے۔

Marfat.com

سے ایک ہاتھی کا جو اس کے سامنے آگیا تھا بازو زخمی کر دیا اور اس کے سینگ مارے۔ میں خیال کرتا کہ گینڈے ہی کو کرکدن کہتے ہیں لیکن (مشرقی افریقہ کے شہر) سُفالہ سے آئے ہوئے ایک شخص نے مجھے بتایا افریقہ کا کرک (گینڈا) جس کے سینگ سے وہاں چھریوں کے دستے بنائے جاتے ہیں، ہندوستانی گینڈے سے مشابہت رکھتا ہے اور حبشی زبان میں اسے اِنپیلا کہتے ہیں، وہ مختلف رنگوں کا ہوتا ہے، اس کے سر پر ایک مخروطی سینگ ہوتا ہے جس کا زیریں حصہ چوڑا کم اونچا اور اندر سے کالا ہوتا ہے لیکن باقی حصہ سفید ہوتا ہے۔ اس کی پیشانی پر پہلے سینگ سے ملتا جلتا لیکن اس سے زیادہ بڑا ایک دوسرا سینگ ہوتا ہے جو استعمال اور مقابلہ کے وقت سیدھا ہو جاتا ہے یہ سینگ اِنپیلا پتھروں پر اس قدر رگڑتا ہے کہ اس میں چمک اور کاٹنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اِنپیلا کے کُھر ہوتے ہیں اور گدھے کی طرح بال بھری دم۔

شَرَو

لوگ بتاتے ہیں کہ کونکن[1] کے جنگلوں میں جو وانک کے نام سے مشہور ہیں شرو نامی ایک جانور پایا جاتا ہے جس کے چار پیر ہوتے ہیں اور اس کی پیٹھ پر بھی پیروں سے ملتے جلتے چار مزید ابھار پائے جاتے ہیں شرو کی ایک چھوٹی سونڈ ہوتی ہے اور دو بڑے سینگ جن سے وہ ہاتھی کو مار کر دو ٹکڑے کر دیتا ہے شکل وصورت میں بھینس کی طرح اور جسامت میں گینڈے سے بڑا ہوتا ہے۔ لوگ بتاتے ہیں کہ وہ کسی چوپائے پر سینگ سے حملہ کرتا ہے اور اسے یا اس کے کسی حصہ کو پیٹھ کی طرف اٹھا لیتا ہے اور وہ پیروں میں پھنس کر سڑ گل جاتا ہے اور اس کے زخموں سے بدبو آنے لگتی ہے اور ان میں کیڑے پڑ جاتے ہیں اور پھر یہ کیڑے اس کی پیٹھ (کے گوشت) میں پھیل جاتے ہیں۔ شرو پیٹھ کو درختوں سے رگڑتا پھرتا ہے یہاں تک کہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ کبھی بادل کی گرج سنتا ہے تو اسے جانور یاد کر کے اس کی طرف لپکتا ہے اور اس تک پہنچنے کے لئے گھاٹیوں کی چوٹی تک چلا جاتا ہے اور وہاں سے (بادل کی آواز سن کر) اس کی طرف کودتا ہے اور گر کر ہلاک اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

---

[1] بمبئی سے منگلور تک کا علاقہ۔

Marfat.com

گھڑیال۔ برلو۔ گراہ

ہندوستان کے دریاؤں میں نیل مصر کی طرح گھڑیال پائے جاتے ہیں (اس مماثلت کے باعث) بعض سادہ لوحی اور دریاؤں کی رہگذر اور سمت روں کی شکل وصورت سے ناواقفیت کی بنا پر کہا گیا کہ دریائے سندھ (مہران) نیل مصر کی ایک شاخ ہے۔ ہندوستانی دریاؤں میں عجیب غریب جانور پائے جاتے ہیں جیسے مگر اور طرح طرح کی حیران کن مچھلیاں اور ایک جانور مشک کی طرح کا ہے جو کشتیوں کے سامنے آکر تیرتا اور کھیلتا ہے اسے برلو کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ دلفین (dolphin) وہ یا اس کی کوئی قسم ہے کیونکہ لوگ بتاتے ہیں کہ اس کے سر پر سانس لینے کے لئے ایک شگاف ہوتا ہے جیسا کہ دلفین مچھلی کے سر پر ہوتا ہے۔

گراہ

ہندوستان کے جنوبی دریاؤں میں گراہ نامی ایک جانور پایا جاتا ہے جسے کبھی جلتنت اور تندوہ بھی کہتے ہیں۔ یہ پتلا اور خوب لمبا ہوتا ہے۔ باخبر لوگوں کا بیان ہے کہ گراہ پانی میں داخل ہونے والے کی خواہ وہ انسان ہو یا جانور تاک میں رہتا ہے اور دور رہتے ہوئے اس کے جسم میں لپٹنے لگتا ہے یہاں تک کہ جب اس کا سارا لمبا جسم لپٹ جاتا ہے تو وہ سمٹتا اور سکڑتا ہے اور اپنے شکار کے پیروں پر لپٹ جاتا ہے اور اسے گرا کر ہلاک کر دیتا ہے۔ ایک عینی شاہد نے مجھے بتایا کہ گراہ کا سر کتے کی مانند ہوتا ہے اور اس کی دم میں بہت سی لمبی لمبی شاخیں ہوتی ہیں، جنہیں وہ جانور پر اسے غافل پاکر لپیٹ دیتا ہے (اس طرح شکنجہ میں کس کر) وہ اسے دم کی طرف کھینچتا ہے اور دم کو اس مضبوطی سے اپنے شکار پر کستا ہے کہ اس کا نکلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

بزرگ بن شہریار:

زہریلے سانپ

بسے منصورہ (سندھ) کے ایک باشندے نے بیان کیا جس نے مالکھیڈ (مارکین) کا سفر کیا تھا،

مترجم۔ ۱؎ مالکھیڈ راشٹر کوٹا راجاؤں کا پایۂ تخت مراد ہے نربدا سے تین سو پچاس میل جنوب میں۔

Marfat.com

مالکھید ایک شہر ہے جس کے اور ساحل لاڑ (الاوٗ) کے درمیان سینکڑوں فرسخ مسافت ہے اور یہاں راجہ بلہرا (لہوا) کی حکومت ہے کہ مالکھید کے بعض پہاڑوں میں چھوٹے زہریلے چتکبرے اور مٹیالے سانپ ہوتے ہیں، اگر یہ سانپ انسان کو دیکھ لے قبل اس کے کہ انسان اس کو دیکھے تو سانپ مر جاتا ہے اور اگر انسان دیکھ لے قبل اس کے کہ سانپ اس کو دیکھے تو انسان مر جاتا ہے اور اگر وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ لیں تو دونوں مر جاتے ہیں۔ یہ سانپ بیحد زہریلا اور موذی ہوتا ہے۔

مجھ سے جعفر بن راشد معروف بہ ابن لاکیس نے جو بلاد ذہب (جنوب مغربی ہندوستان وسماترا) کا ایک مشہور بحری کپتان تھا بیان کیا کہ چول (صیمورؔ) کی کھاڑی میں ایک سانپ آیا اور ایک بڑا گھڑیال نگل گیا۔ یہ خبر چول (صیمور) کے گورنر کو موصول ہوئی تو اس نے سانپ پکڑنے پر آدمی مامور کیے جن کی تعداد بڑھتے بڑھتے تین ہزار سے زیادہ ہوگئی۔ انہوں نے سانپ پکڑ لیا اور اس کی گردن میں رسیاں باندھیں، بہت سے سپیرے بھی جمع ہوگئے اور انہوں نے سانپ کے دانت اکھاڑ دیئے اور اسے رسیوں سے باندھ دیا (اس عمل میں) اس کے سر سے کان تک کا حصہ زخمی ہوگیا۔ اس کی پیمائش کی گئی تو ساٹھ فٹ (چالیس ذراع) نکلا، لوگ اسے گردنوں پر اٹھا کر لے گئے، اس کے وزن کا اندازہ کئی ہزار پونڈ کیا گیا۔ یہ سنہ ۱۵۹/۳۴۲ء کا واقعہ ہے[۳]۔

ایک ملاح نے کیولان (کولم ملی کیرالا) کے سانپوں کے حالات بیان کیے جنہیں سن کر حیرت ہوتی ہے۔ اس نے بتایا کہ وہاں ناغران[۴] نامی ایک سانپ ہوتا ہے جس کے جسم پر نقطے ہوتے ہیں اور سر پر ہرے رنگ کی صلیب بنی ہوتی ہے، یہ حسبِ جسامت اپنا سر زمین سے ایک یا دو ہاتھ (ذراع) اونچا اٹھاتا ہے اور پھر سر اور کنپٹیوں کو اتنا پھلاتا ہے کہ وہ کتے کے سر کی طرح ہوجاتا ہے، یہ سانپ اتنا تیز بھاگتا ہے کہ اسے کوئی نہیں پکڑ سکتا اور جس چیز کو وہ خود پکڑنا چاہے اسے پکڑ لیتا ہے اور جب کسی کو ڈستا ہے تو وہ ہلاک ہوجاتا ہے۔ کیولان (کولم ملی) میں ابن خالد نامی ایک مسلمان ہے صوم وصلوٰۃ کا پابند، جسے

---

۱ کاٹھیاواڑ سے گوآتک کا ساحلی علاقہ اور بقول بیرونی بھڑوچ سے تھانہ تک۔ ۲ چول موجودہ ضلع کولابا کا ایک مشہور تجارتی بندرگاہ۔ ۳ سلسلۃ التواریخ ص ۱۴۳-۱۴۴۔ ۴ غالباً ناگ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

Marfat.com

[illegible] سانپ کے کاٹے کا منتر جانتا ہے۔ کبھی کبھی اگر مار گزیدہ کے خون میں زہر
[illegible] نہیں ہوتا لیکن زیادہ تر وہ لوگ بچ جاتے ہیں جن پر بنجی منتر کرتا ہے، ناغران
[illegible] ناموں کے کاٹے کا اس علاقہ کے بہت سے ہندو بھی منتر کرتے ہیں لیکن بنجی کا منتر کم ہی
[illegible]

[illegible] ابوالحسن نے اور ان سے محمد بن بابشاد (سیرانی) نے بیان کیا کہ میں نے عُنب سرندیپ (لنکا) کے
[illegible] ہندوستان کے ساحلی علاقہ میں سانپوں کے انوکھے اور سانپ کا منتر کرنیوالوں کے حیرت انگیز
[illegible]ات کیے۔ میں نے برسٹ (؟) سے قریب ایک شہر میں دیکھا کہ جب کسی کو زہریلا سانپ کاٹ لیتا ہو
[illegible] وہاں کے لوگ سانپ کٹے پر منتر پڑھتے تھے، اگر سانپ کٹا منتر سے ٹھیک نہ ہوتا تو اسے لکڑی کے ایک
[illegible]ت پر لٹا کر سمندر میں گرنیوالے دریا میں چھوڑ دیتے، یہاں کے سارے یا اکثر باشندوں کے مکان
[illegible] دریا کے کنارے واقع ہیں اور سب جانتے ہیں کہ سانپ کٹے کو تخت پر ڈال کر پانی میں ڈالا جاتا ہے۔
[illegible] باشندوں میں سے جس جس کو سانپ کاٹے کا منتر آتا ہے وہ تخت روک کر سانپ کٹے پر منتر پڑھتا ہے،
اگر منتر کارگر ہوجاتا ہے تو سانپ کٹا کھڑا ہوکر پیروں پیروں اپنے گھر چلا جاتا ہے اور اگر فائدہ نہیں
ہوتا تو منتر کرنیوالا اُسے پانی میں چھوڑ دیتا ہے اور اس طرح سارے شہر کے ہوشیار منتر والے مار گزیدہ
پر اپنے علم کی آزمائش کرتے ہیں، اگر منتر کارگر ہوجاتا ہے تو وہ کھڑا ہوجاتا ہے ورنہ منتر کرنیوالا مار گزیدہ
[illegible] پانی میں چھوڑ دیتا ہے، اس طرح وہ سانپ کٹا شہر کے آخر تک چلا جاتا ہے، اگر (کسی کا بھی) منتر کارگر
[illegible] نہیں ہوتا تو دریا سانپ کٹے کو بہاتا ہوا سمندر میں لاڈالتا ہے، جہاں وہ ڈوب جاتا ہے[4]۔

---

[1] [illegible] عجائب الہند ص۱۲۔ [2] متن کا طریقۃ بالظاء المعجمۃ ہماری رائے میں طریقۃ بالطاء المھملۃ کی
[illegible] ہے۔ [3] شاید مدوری تین کی بگڑی ہوئی شکل ہے، مدورا کے پانڈیا راجاؤں کا عظیم
[illegible]گاہ، موجودہ راماناتھاپورم یا اس کے قریب۔
[illegible] اکثرھم اکثرھم کی تصحیف ہے۔
[4] [illegible] الہند ص۱۲۱-۱۲۲۔

ابن فضل اللہ عمری[1]:

شیخ بہاء الدین بن سلامہ خطیب نے ہندوستان کے دیگر حالات کے ضمن میں مجھ سے بیان کیا کہ ایک بندر پر لنگر ڈالا جس کے ایک جانب کھیتی تھی، ہم کھیت کے کنارہ فروکش ہو گئے، ہمارے ساتھ ایک ممتاز سمندری تاجر تھا، وہ آرام کرنے کے لئے پیٹ کے بل لیٹ گیا، اس کا پیر پھیلا ہوا تھا، کھیت کے آگے سے ایک سانپ نکلا اور اس کے پیر میں کاٹ لیا؛ اس کے بعد جہاں سے آیا تھا وہاں چلا گیا، تاجر بیہوش ہو گیا، ہم نے اسے پلانے کے لئے تریاق نکالنا چاہا کہ ایک مقامی ہندو نے کہا: تریاق سے کام نہیں چلے گا اگر اپنے ساتھی کی زندگی چاہتے ہو تو سانپ کے منتر والے کو بلاؤ۔ ہماری خواہش پر وہ ایک شخص کو جو سانپ کے کا منتر جانتا تھا بلا لایا۔ منتر والے نے سو دینار (پانچسو روپے) فیس مانگی، ہم دینے کے لئے تیار ہو گئے، اس نے ابھی منتر کے چند بول بھی پوری طرح زبان سے ادا نہیں کئے تھے کہ سانپ آ گیا منتر والے نے کہا: اس سے کوئی کچھ تعرض نہ کرے، سانپ پیر کے پاس گیا اور وہ جگہ چوسی جہاں کاٹا تھا اس کے بعد لوٹ گیا، مار گزیدہ کھڑا ہو گیا گویا اسے کچھ ہوا ہی نہ ہو، ہم نے سو دینار ادا کر دیئے، ہم منتر کی کرامات پر حیرت زدہ ہوئی، ہم نے جلد ہی وہ جگہ چھوڑ دی اور بندرگاہ لوٹ آئے۔

ہاتھی

مسعودی[2]:

ہندو ہاتھی پالتے ہیں اور ہندوستان میں ہاتھی پیدا بھی ہوتا ہے لیکن یہاں جنگلی ہاتھی نہیں ہوتے بلکہ یا تو لڑائی کے لئے سدھائے ہوئے ہوتے ہیں یا ایسے جو گائے اور اونٹ کی طرح بار برداری کا کام کرتے ہیں، ممالک اسلامیہ کی بھینسوں کی طرح بیشتر ہاتھی مرغزاروں اور زیر آب تشیبی جنگلوں میں رہتے ہیں، جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے ہاتھی اس جگہ سے بھاگتا ہے جہاں گینڈا موجود ہو، وہ اس جگہ چرنا تک نہیں جہاں سے اسے گینڈے کی بو آتی ہو۔ حبشیوں کے ملک میں ہاتھی تقریباً چار سو برس جیتا ہے میدان

1۔ مسالک الابصار قلمی ۲/۲۹۔ محقق کا اشارہ عمری کی طرف نہیں بلکہ نویں و سویں صدی کے اس مؤلف کی طرف ہے جس سے عمری نے یہ اقتباس لیا ہے۔ 2۔ مروج الذہب (مصر) ۲/۸-۱۳۔

...ں پایا جاتا ہے، بڑے ہاتھی کو جان سے مارنا بہت مشکل ہوتا
... ہوتے ہیں بعض سفید اور بعض چتکبرے اور بعض خاکستری، ہندوستان میں کچھ
... برس تک زندہ رہتے ہیں۔ ہاتھی کے سات برس میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔

...دوستان میں ہاتھی کو ایک قسم کے جانور سے جسے زَبرق کہتے ہیں سخت خطرہ کا سامنا رہتا ہے،
...ی والا جانور تیندوے سے چھوٹا ہوتا ہے، اس کی دو عجیب سی چمکدار آنکھیں ہوتی ہیں
... تیزی سے کودتا ہے، ایک جست میں پینتالیس، ساٹھ اور چھہتر فٹ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ
...لانگ لگا لیتا ہے، ہاتھی کے پاس پہنچ کر وہ اس پر دُم سے اپنا پیشاب چھڑکتا ہے اور ہاتھی کو جلا دیتا
ہے کبھی آدمی کو آلیتا ہے اور اسے ختم کر ڈالتا ہے۔ بعض لوگ زبرق کو دیکھ کر ساگون کے بلند ترین
درخت پر چڑھ جاتے ہیں، یہ درخت کھجور اور ناریل سے زیادہ اونچا ہوتا ہے، اگر آدمی ساگون کے
...سے اونچے گدے پر چڑھ جائے اور زبرق اس تک نہ پہنچ سکے تو وہ زمین سے چمٹ کر گدے کی
...رف جست لگاتا ہے اور اگر اب بھی آدمی تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہوتا تو گدے پر اپنے پیشاب
کی بوچھار کر دیتا ہے اور اگر پیشاب کی بھی آدمی تک رسائی نہیں ہوتی تو وہ زمین پر اپنا سر رکھ دیتا
ہے اور ایک عجیب انداز سے چیختا ہے جس کے زیر اثر خون کے لوتھڑے اس کے منہ سے خارج ہوتے ہیں
اور وہ فوراً مر جاتا ہے، درخت کے جس حصہ پر بھی اس کا پیشاب گر جائے وہ حصہ جل جاتا ہے اور
...آدمی پر اس کے پیشاب کی چھینٹ پڑ جائے تو وہ بھی نہیں بچتا اور یہی حال باقی جانداروں کا ہے
...دوستان کے راجہ زبرق کا پتا، خصیہ اور جسم کے کچھ حصے اپنے خزانوں میں رکھتے ہیں، ان اشیاء میں
...ک کر دینے والا زہر ہوتا ہے اور جس ہتھیار کو ان کا زہر پلا دیا جائے اس سے مارا ہوا فوراً مر

...کی طرح زبرق بھی اس جگہ نہیں ٹھہرتا جہاں گینڈا ہو۔ ہاتھی بلی سے بھی بھاگتا ہے، بلی کو دیکھ
...کے سامنے بالکل نہیں ٹھہر سکتا۔ فارسی بادشاہوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ میدانِ
...کی چالوں کو بے کار کرنے اور پیادہ فوج سے گھرے اس کے جنگی ہاتھیوں سے اپنی مدافعت

Marfat.com

کے لیے ان پر بلیاں چھوڑ دیتے تھے اور ہندوستان وسندھ کے راجہ بھی آج تک یہی حربہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض وقت ہاتھی سور سے بھی بھاگتا ہے، ایک شخص ہارون بن موسیٰ اَزدی[1] ملتان میں رہتا تھا جو سندھ کی سرزمین میں واقع ہے، وہ شاعر تھا اور بڑا بہادر، اپنی قوم کا رئیس بھی تھا اور سندھ کے اس حصہ میں حکومت کرتا تھا جو ملتان کی عملداری سے متصل ہے وہ اپنے ایک قلعہ میں تھا کہ اس کا ہندوستان کے ایک راجہ سے مقابلہ ہوا، ہندوؤں نے اپنی فوج کے سامنے ہاتھیوں کا ایک دستہ بڑھا دیا، ہارون اپنی فوج کی صف سے نکلا اور دشمن کے بڑے ہاتھی کا رخ کیا، اس نے اپنے کپڑوں میں ایک بلی چھپا رکھی تھی، اپنے حملہ کے دوران جب وہ ہاتھی کے پاس پہنچا تو اس نے اس پر بلی چھوڑ دی ہاتھی بلی کو دیکھتے ہی منہ موڑ کر بھاگا، باقی لشکر کے بھی پیر اکھڑ گئے، راجہ مارا گیا اور مسلمان فتحیاب ہوئے۔

ہاتھی صرف ہندوستان اور افریقہ میں پیدا ہوتا ہے لیکن ہندی اور سندھی ہاتھیوں کے دانت اتنے بڑے نہیں ہوتے جتنے افریقہ کے ہاتھیوں کے ہوتے ہیں۔ افریقہ اور ہندوستان کے لوگ ہاتھی کی کھال سے ڈھال بناتے ہیں جو مضبوطی اور پائیداری میں چین، تبت اور بجا[2] کی ڈھالوں سے بہتر ہوتی ہیں..... ہاتھی کی سونڈ اس کی ناک کا کام دیتی ہے، اس کے ذریعہ وہ کھانا اور پانی پیٹ تک پہنچاتا ہے۔ سونڈ نرم ہڈی گوشت اور پٹھوں سے مرکب ہوتی ہے، اس کے ذریعہ ہاتھی لڑتا ہے، اس سے ضرب لگاتا ہے اور چیختا ہے لیکن اس کی آواز اس کی جسامت کے مطابق بڑی نہیں ہوتی ہر زبان دار جانور کی زبان کی جڑ اندر کی طرف ہوتی ہے اور زبان کا سرا باہر کی طرف لیکن ہاتھی کی زبان کا سرا اندر کی طرف ہوتا ہے اور جڑ باہر کی طرف۔ ہندوؤں کی رائے ہے کہ اگر ہاتھی کی زبان مقلوب نہ ہوتی اور اسے بولنا سکھایا جاتا تو وہ سیکھ لیتا۔ ہندو سب جانوروں سے زیادہ ہاتھی کو افضل سمجھتے ہیں اور ہر جانور سے زیادہ اس کی قدر و منزلت کرتے ہیں کیونکہ اس میں عم

---

[1] قبیلۂ اَزد مراد ہے جس کے کسی ممتاز شخص نے ہارون یا اس کے باپ دادا کو بالمعاوضہ یا بلامعاوضہ آزاد دیا تھا۔ [2] مشرقی سوڈان۔

...ہیں، علاوہ وہ بلند قامت جسیم، وجیہ اور خوش منظر ہوتا ہے، اس کی آواز دھیمی ہوتی ... لمبی، کان چوڑے، آلۂ تناسل بڑا، اس کی آہٹ ہلکی ہوتی ہے، عمر دراز جسم بھاری، زیادہ ... وجہ کو خاطر میں نہیں لاتا، اتنا بھاری بھرکم ہونے کے باوجود اس کی چال اتنی ہلکی اور متوازن ... ہے کہ آدمی کے پاس سے گذر جاتا ہے اور اسے ہاتھی کی موجودگی کا احساس تک نہیں ہوتا الا یہ ... اس کے بالکل پاس آجائے۔

بزرگ بن شہریار:

ایک باخبر شخص نے مجھے بتایا کہ اس نے ہندوستان کے کسی شہر میں ہاتھی دیکھے جو اپنے مالکوں ... کام کاج کرتے تھے۔ ہاتھی کو سودے کا برتن دے دیا جاتا ہے اور اس میں کوڑیاں جن کے ذریعہ ... سے خرید و فروخت کرتے ہیں رکھ دی جاتی ہیں اور مطلوبہ چیز کا نمونہ۔ برتن لے کر ہاتھی بنیئے کی ... دکان پر جاتا ہے، بنیا اسے دیکھ کر سارے کام چھوڑ دیتا ہے اور کسی گاہک کو سودا نہیں دیتا ... ہے وہ کتنا ہی بڑا آدمی ہو، ہاتھی سے برتن لیتا ہے، کوڑیاں گنتا ہے اور نمونے دیکھتا ہے، پھر ہاتھی ... کو نہایت سستے داموں اور نہایت عمدہ چیز دیتا ہے اور اگر ہاتھی کسی چیز کی مقدار بڑھوانا چاہے ... بنیا بڑھا دیتا ہے، کبھی بنیا کوڑیاں گننے میں غلطی کرتا ہے تو ہاتھی سونڈ سے کوڑیوں کو الٹ پلٹ دیتا ... ہے، بنیا دوبارہ کوڑیاں گنتا ہے، سودا لے کر ہاتھی لوٹ جاتا ہے۔ کبھی اس کا مالک خریدی ہوئی چیز کو ... کر ہاتھی کو مارتا ہے تو وہ پھر بنیئے کی دوکان پر جاتا ہے اور اس کا سامان الٹ پلٹ اور گڈمڈ کر دیتا ... یا کوڑیاں لوٹا دیتا ہے، ایسا سدھا ہوا ہاتھی جھاڑو دیتا ہے، چھڑکاؤ کرتا ہے، موسلی سونڈ میں پکڑ ... کر اوکھلی میں دھان کوٹتا ہے اور ایک آدمی اوکھلی میں دھان ڈالتا رہتا ہے، اس کے علاوہ وہ چاول ... لے (دریا یا کنویں سے) پانی بھر لاتا ہے، پانی کے برتن میں ایک رسی پڑی ہوتی ہے جس میں سونڈ ... ڈال کر اٹھائے جاتا ہے، گھر کے سب کام کاج کر لیتا ہے، کسی کام کیلئے اگر اس کے مالک کو دور ... جانا ہو یا بیمار ہو کر بیٹھا ہے، تو لڑکا اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر اسے جنگل میں لے جاتا ہے، ہاتھی سونڈ

Marfat.com

سے گھاس اور پتے توڑتا ہے اور لڑکے کو دیتا ہے اور وہ انہیں کسی برتن میں محفوظ کرتا جاتا ہے۔ پھر گھاس اور پتے لاد کر گھر لے جاتا ہے اور وہاں کھاتا ہے۔ ایسے سدھے ہاتھی کی قیمت بہت ہوتی ہے اور بعض لوگ پانچہزار روپے (دس ہزار درہم) بتاتے ہیں۔

ادریسی[1]:

اس بارے میں اختلاف رائے ہے کہ ہاتھی کا شکار کس طرح کیا جاتا ہے اور اس موضوع پر بہت کچھ کہا گیا ہے۔ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ ہاتھی کا شکار کرنیوالے اس جگہ جاتے ہیں جہاں ہاتھی رات گذارتے ہیں اور جوان کے پسندیدہ ٹھکانے ہوتے ہیں، وہاں وہ اس طرح کے گڑھے کھودتے ہیں جیسے (شمالی افریقہ کے) بربر (البراس) لوگ شیر کا شکار کرنے کے لئے کھودتے ہیں، یہ گڑھے اوپر سے فراخ اور نیچے سے تنگ ہوتے ہیں شکاری ان پر ٹہنیاں اور گھاس پھوس ڈال دیتے ہیں اور اوپر سے مٹی پھیلا کر ان کی سطح برابر کر دیتے ہیں اس طرح گڑھا نظر سے اوجھل ہوجاتا ہے۔ جب ہاتھی اس جگہ آتے ہیں جہاں رات گذارنے کے عادی ہوتے ہیں یا ان راستوں سے گزرتے ہیں جن سے ہوکر عادۃً پانی پینے جاتے ہیں اور گڑھے پر پہنچتے ہیں تو ان میں سے اگلا سر کے بل گڑھے میں گر جاتا ہے اور باقی ہاتھی بھاگ جاتے ہیں، شکاری ایسی جگہ ہوتے ہیں جہاں سے گزرنے والے ہاتھی انہیں نظر آجائیں چنانچہ وہ ہاتھی کو گرتا دیکھتے ہی بھاگ کر گڑھے میں گھس جاتے ہیں اور اس کے ہاتھ پیر، بغلوں اور رانوں سے الگ کر کے پیٹ چاک کر دیتے ہیں۔ جب وہ مرجاتا ہے تو سب مل کر اسے کاٹتے[2] ہیں اور اس کے ٹکڑے کر کے گڑھے سے باہر نکال لاتے ہیں اور اس کے دانت اور ہڈیاں لے جاتے ہیں۔

بہت سے ہندی قصوں میں اس بات کی تصریح ہے کہ ہندوستان میں ہاتھی قطاروں میں چلتے ہیں اور جنگلوں میں دو دو، تین تین، چار چار مل کر رات گزارتے ہیں۔ ان کے سونے کا طریقہ یہ

---

[1] نزھۃ المشتاق قلمی ۱/۱۳۰ - ۱۳۱ -

[2] تن کا تجزیرھا تجزیرھا بالزای کی تصحیف ہے ۔

...پاس لگتے ہیں اور اس کے تنے[1] پر ٹیک لگا دیتے ہیں اور ان کے ساتھی ایک دوسرے ...کھڑے کھڑے سو لیتے ہیں (کھڑے کھڑے سونے کی) وجہ یہ ہے کہ ان کے ہاتھ پیروں کے ...جڑے ہوتے ہیں۔ شکاری دن میں ان درختوں کے پاس جاتے ہیں اور ان کے تنے جڑ کے پاس ...کر کاٹ ڈالتے ہیں، جب رات کو حسب عادت ہاتھی درختوں سے ٹیک لگا کر سونے ...ایک دوسرے کا سہارا لیکر کھڑے ہوتے ہیں تو کٹے تنوں کے پاس سے درخت ٹوٹ کر گر ...ہیں اور ان کے ساتھ ہاتھی بھی، گرنے کے بعد ہاتھی کھڑے ہونے سے قاصر رہتے ہیں، شکاری چھپے ...آتے ہیں اور ان کے سروں پر ڈنڈے برسا کر مار ڈالتے ہیں، ہاتھی دانت نکال لئے جاتے ہیں ...سوداگروں کے ہاتھ مہنگے داموں بیچ دیئے جاتے ہیں اور سوداگر ہاتھی دانت مختلف ملکوں میں ...کے لئے بھیجدیتے ہیں اور مرصع کاری کے بہت سے کاموں میں استعمال ہوتے ہیں۔ متعدد ...نے بیان کیا ہے کہ ہاتھی کے دو بڑے دانتوں کا وزن سولہ قنطار[2] کے لگ بھگ ہوتا ہے۔

تجارت کے لئے ہندوستان کا سفر کرنیوالے سوداگر ہاتھی کی ولادت کے بارے میں بتاتے ...کہ ہتھنیاں کھڑے پانی میں بچہ دیتی ہیں، ولادت کے بعد مائیں انہیں پانی سے باہر نکالتی ہیں تو وہ ...گر جاتے ہیں مائیں جلدی جلدی انہیں پیروں پر کھڑا کر دیتی ہیں اور پانی سے باہر نکال لاتی ہیں، ...ان کے جسم چاٹتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ خشک ہو جاتے ہیں بچوں کو آہستہ آہستہ چلنے کی مشق ...جاتی ہے حتی کہ وہ پوری طرح بڑھ جاتے ہیں فتبارک اللہ أحسن الخالقین۔

...چار پیر والی مخلوق میں ہاتھی سے زیادہ سمجھدار اور تعلیم قبول کرنیوالا کوئی دوسرا چوپایہ معلوم ...اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ انسان کی شرمگاہ کی طرف کبھی نہیں دیکھتا۔

ہندوستان کے راجاؤں میں ہاتھیوں کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے ...ہے اور وہ بڑی بڑی قیمتیں دیکر ہاتھی خریدتے ہیں اور ان کی خصوصی دیکھ بھال

---

[1] تن کا متوت الشجر ... اصل ایسا ہے ہمارے خیال میں یہ أسوقہا کی تحریف ہے۔

[2] تقریبا سو پونڈ۔

Marfat.com

کرتے ہیں، ہاتھی کے بچے خرید کر شاہی اصطبلوں میں رکھتے ہیں جہاں وہ آدمی سے مانوس ہوکر پلتے ہیں۔ ہاتھی سے جنگی خدمت لی جاتی ہے، ایک بڑے زرہ پوش ہاتھی کی پیٹھ سے بارہ آدمی ڈھالوں تلوار اور آہنی بلموں سے لڑتے ہیں، ہر ہاتھی کے سر پر ایک آدمی کھڑا ہوا ہوتا ہے کہ ایک ہک سے اس کو ہانکتا ہے اور (بوقتِ ضرورت) اسے ہاتھی کی ناک میں ڈال کر کھینچتا ہے اور ایک ڈنڈا جو ہاتھی کے لئے خاص طور سے بنایا جاتا ہے اس کی کھوپڑی پر رسید کرتا ہے، اس کے ذریعہ ہاتھی کو ایک سمت سے دوسری سمت کی طرف موڑا جاتا ہے۔

دریا

مسعودی[1]:

دریائے سندھ

بحرِ عرب (بحر حبشی) میں گرنیوالے بڑے دریاؤں میں دریائے سندھ پانچویں اقلیم کے ان چشموں سے نکلتا ہے جو راجہ قنوج بؤدرہ[3] کی قلمرو میں داخل[2] بالائی سندھ[4] اور اس کے پہاڑوں میں واقع ہیں اور سرزمینِ کشمیر، گندھارا (قندھار) اور پنجاب (طاقن) سے گذرتا ہوا ملتان تک پہنچتا ہے۔ ملتان کے معنی ہیں سونے کی سرحد (فرج الذہب)، یہاں سندھ دریا مہران کہلاتا ہے، پھر وہ منصورہ[5] کی

---

[1] التنبیہ والاشراف (لائڈن) ص۵۴-۵۶۔ [2] متن کا ویصار ھانی القتال ویُصار بہا کی تصحیف

[3] مسعودی کے سفرِ ہند کے لگ بھگ یعنی ۹۱۴ء میں خاندان پرتی ہارا کا راجہ بھوج سلطنت قنوج پر حکمران تھا، اس کی حکومت شمال میں نیپال، کشمیر اور پنجاب تک وسیع تھی بعض محقق بؤدرہ کو پدی ہارا کی تصحیف قرار دیتے ہیں جو پراکرت زبان میں پرتی ہارا کی بدلی ہوئی شکل ہے، پرتی ہارا یا پدی ہارا سے قنوج کے گرجر پرتی ہارا خاندان کے راجہ مراد لئے جاتے ہیں۔ ہودیوالا ص۲۵ ورایے ۱/۲۷۹۔

[4] تحقیقی رائے کے مطابق دریائے سندھ کا منبع ہمالیہ پہاڑ کی وہ برف پوش چوٹیاں ہیں جنہیں مجموعی طور پر کیلاش کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، یہ پہاڑیاں سندھ کے حدود سے بہت دور واقع ہیں۔

[5] موجودہ حیدرآباد سندھ سے تقریباً پچاس میل شمال مشرق میں اسلامی سندھ کا پایہ تخت

Marfat.com

بہتا ہے اور سندھ کے ساحلی شہر دیبل سے چھ سات میل (دو فرسخ) دور سمندر میں گرتا ہے، مہران اور سمندر کے درمیان سات دن کی مسافت ہے، مہران میں مگر (سوسمار) پائے جاتے ہیں جیسے کہ دریائے نیل میں ہوتے ہیں جس وقت نیل کا پانی چڑھتا ہے (اواخر جون) اسی زمانہ میں مہران میں بھی طغیانی آتی ہے۔

(دریائے سندھ کے آس پاس) بارہ سو میل (تین سو فرسخ) کے حدود میں زیرِ آب نشیبی علاقے اور بانس نیز سرکنڈے کے بڑے بڑے جنگل پائے جاتے ہیں، یہاں سندھ کی مَیدنامی قوم رہتی ہے، ان کی بہت بڑی آبادی ہے اور یہ اہلِ منصورہ سے برسرِ پیکار رہتے ہیں۔ مَیدوں کی مسلح کشتیاں سمندر میں ان اسلامی جہازوں پر چھاپے مارتی رہتی ہیں جو سندھ، ہندوستان، جدہ، قُلزم اور دوسری سمتوں سے سمندر پار کرتے ہیں جس طرح یونانیوں کے مسلح جہاز بحر روم میں چھاپے مارتے ہیں۔

ابو عثمان عمرو بن بحر جاحظ نے اپنی کتاب میں جس کا موضوع شہروں کے حالات اور ملکوں کے عجائبات ہیں تصریح کی ہے کہ دریائے سندھ اور نیلِ مصر دونوں کا منبع ایک ہے، جاحظ نے یہ رائے اس بنا پر دی ہے کہ دونوں دریاؤں میں طغیانی ایک ہی زمانہ میں ہوتی ہے، دونوں میں گھڑیال پائے جاتے ہیں اور دونوں سے متعلقہ اراضی میں زراعت کا طریقہ ایک سا ہے، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جاحظ یہ غلط بات کیسے کہہ گیا، گھڑیال تو ہندوستان کی اکثر کھاڑیوں (اخوار) میں موجود ہیں۔ جیسے سندا پور، تھانہ اور جاوا کی کھاڑیاں۔ گھڑیالوں سے انسان اور حیوان دونوں کو نقصان پہنچتا ہے جس طرح مصریوں اور ان کے مویشیوں کو نیل کے گھڑیالوں سے پہنچتا ہے۔ دریائے سندھ کی ایک شاخ نکلتی ہے جسے مہران صغیر کہتے ہیں، دریائے سندھ کی لمبائی شروع سے آخر تک تقریباً پندرہ سو میل (پانچ سو فرسخ) ہے، بعض لوگ اس سے بھی زائد بتاتے ہیں۔

---

۱ ... ششمار کہتے ہیں۔ ۲ متن کا ھم حزب لأھلِ المنصورۃ (بالزای) ہمارے ... حزب المرام کی تصحیف ہے۔ ۳ ریڈرس ڈائجسٹ ورلڈ گریٹ اٹلس (ص۱۴۴) کے ... لمبائی انیس سو اسی میل ہے۔

گنگا

بحر عرب (بحر حبشی) میں گرنیوالے بڑے دریاؤں میں ہندوستان کی مشہور ندی گنگا (جنجس) ہے، یہ دریائے سندھ سے زیادہ بڑی ہے[1]. اس کے کنارہ بہت سی ہندو اور غیر ہندو قومیں آباد ہیں، یہ ندی ایک پہاڑ سے نکلتی ہے جو تبت[2] کے اطراف میں ہے، اس کے مخرج سے تبت تک کا علاقہ غیر آباد ہے، پھر وہ شمالی اور مشرقی ہند کے میدانوں سے بہتی ہوئی خنگوں کے جزیرہ کے پاس جو ہندی جزائر میں سے ایک جزیرہ ہے اس سمندر میں گرتی ہے. گنگا کی لمبائی منبع سے دہانہ تک تقریباً سوا تیرہ سو میل (چار سو فرسخ) اور بقول بعض تقریباً سولہ سو[3] ساٹھ میل (پانچسو فرسخ) ہے. اسی ندی[4] کے کنارہ سکندر بن فلپس (فیلبس) اور ہندوستان کے راجہ پورس (فور) کا مقابلہ ہوا تھا اس باب میں سارے ہندو ہم خیال ہیں۔

دریائے ہلمند[5] (ہرمند) کے منبع کے بارے میں اختلاف رائے ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ دریا سندھ و ہند کے پہاڑوں کے چشموں سے نکلتا ہے اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا اور گنگا (کنک) کا منبع ایک ہے، گنگا ہندوستان کا دریا ہے، وہ سندھ[6] کے بہت سے پہاڑوں سے گذرتا ہوا نہایت تیز بہتا ہے، اس کے کنارہ اکثر ہندو لوہے سے اپنے جسموں کو تکلیفیں پہنچاتے اور دنیا سے بے رغبتی اور اس سے رہائی کے شوق میں گنگا میں ڈوب مرتے ہیں، وہ بالائی گنگا کے ایک مقام پر جاتے ہیں جہاں اونچے اونچے پہاڑ اور پرانے درخت پائے جاتے ہیں، جہاں (مذہبی) لوگوں کی ایک جماعت موجود رہتی ہے. سلاخیں، تلواریں اِن درختوں نیز لکڑی کے تختوں پر نصب ہوتی ہیں. ہندو دور دراز

---

[1] حق یہ ہے کہ گنگا کی لمبائی دریائے سندھ سے کئی سو میل کم ہے۔ [2] تحقیق کی رو سے گنگا کا منبع گڑھوال میں گنگو تری نام کے ایک برف پوش غار میں پایا جاتا ہے۔ [3] صحیح لمبائی پندرہ سو میل [4] مسعودی کی یہ تصریح بھی صحیح نہیں، پورس کی سکندر سے لڑائی دریائے جہلم کے کنارہ ہوئی تھی جو دریائے سندھ کا ایک معاون دریا ہے گنگا سے بہت دور۔

[5] افغانستان کا دریا مراد ہے جو ہندوکش سے نکلتا ہے۔

...ہاں آتے ہیں اور ان (مذہبی) لوگوں کی وعظ سنتے ہیں جو دنیا سے بے تعلق ... پرستش ہوتا ہے. وہ ان پہاڑوں کی چوٹیوں سے پرانے درختوں اور نصب ... کی سلاخوں اور تلواروں پر کود پڑتے ہیں. ان کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گنگا میں بہہ

...دیری:

...گنگا ایک دریا ہے جس کی ہندو تعظیم کرتے ہیں، سرزمین کشمیر سے نکلتا ہے اور بالائی ہندوستان ... گزرتا ہے. ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ وہ جنت کا دریا ہے اس لئے اسے بیحد مقدس سمجھتے ... اس دریا کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ اگر اس میں کوئی نجاست پڑ جائے تو اس کی فضا میں ... چھا جاتا ہے اور اس کے کناروں پر زلزلہ آجاتا ہے. آندھیاں چلنے لگتی ہیں، بادل گرجنے ... ہیں اور دھواں دھار بارش ہونے لگتی ہے. عُتبی (متوفی ۴۳۱ھ) تاریخ یمینی میں ... کے بارے میں لکھتا ہے:

یہ وہ دریا ہے جس کی عزت و عظمت کے ہندو چرچے کرتے ہیں، ان کی رائے میں یہ اس ... سے نکلتا ہے جو جنت میں واقع ہے، ان کا کوئی مردہ جلایا جاتا ہے تو اس کی ہڈیوں کی راکھ ... میں بکھیر دی جاتی ہے، ان کا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے مردہ کے گناہ دھل جاتے ہیں. بعض اوقات ... لوگ اتنا لمبا فاصلہ طے کر کے آتا ہے اور خود کو گنگا میں غرق کر دیتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ ... اس کے لئے نجات کا باعث ہے، ہندو اس دریا کی بیحد تعظیم کرتے ہیں، جب کوئی ... خودکشی (نجات) کا طالب ہوتا ہے تو وہ جل مرتا ہے اور اس کی راکھ گنگا میں ڈال دی ... یہ دریا کے کنارے آتا ہے جہاں بانس کے اونچے اونچے درخت ہوتے ہیں اور ایک ... اور خنجر لئے ہوئے موجود رہتا ہے، یہ شخص خود کو ایک بانس کے سرے پر باندھ

...ب ۱/۲۰۸ - ؎ نہایۃ الارب (مصر ۱۹۲۹ء) ۱/ ۲۶۱ - ۲۶۳ -

...کی مراد ی:

Marfat.com

دیتا ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنا سر کاٹ ڈالتا ہے، سر بانس کے سرے میں لٹک جاتا ہے، دھڑ دریا میں گر جاتا ہے، یا طالب نجات کسی اونچی جگہ سے ننگی تلواروں اور خنجروں کے اوپر کود پڑتا ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ بعض ہندو دریا میں کود کر ڈوب مرتے ہیں۔

دِمشقی[1]:

بڑے اور مشہور دریاؤں میں سے ایک دریا گنگا ہے، ہندوؤں کی نظر میں اسے بڑی عظمت حاصل ہے، کشمیر کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور ہندوستان کے بالائی حصوں سے جنوب کی طرف[2] بہتا ہوا بحر ہند (خلیج بنگال) میں گرتا ہے، ہندوؤں کا خیال ہے کہ یہ جنت کا دریا ہے جسے سمندر ہمیشہ مدوجزر کی شکل میں سجدے کرتا رہتا ہے، بنابریں وہ اس کی بیحد تعظیم کرتے ہیں، جب کوئی مرتا ہے تو اسے جلا کر اس کی راکھ گنگا میں ڈال دیتے ہیں، تاکہ وہ آسمان کے ہمیشہ باقی رہنے والے چشمہ میں جاکر ابدی زندگی سے بہرہ ور ہو۔ ان کا خیال ہے کہ گنگا میں اس کی راکھ ڈالنے سے اس کے گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ کبھی کوئی سنیاسی (ناسک) آتا ہے اور دریا میں گر کر ڈوب مرتا ہے، کبھی کوئی دوسرا ہندو آتا ہے اور اس کے پانی میں نہاتا ہے، پھر اس کی طرف منہ کرکے باہر نکل آتا ہے اور کنارہ پر پہنچ کر وہاں کے ایک درخت[3] کی شاخ جھکاتا ہے، یہ درخت بید کی طرح نرم اور مضبوط ہوتا ہے اور دریا کے کناروں پر اگتا ہے پھر شاخ کے سرے سے اپنے بال باندھ دیتا ہے اور اپنے ساتھی سے کہتا ہے کہ خنجر سے میری گردن کاٹ دو یا میرا سر اڑا دو، ساتھی اس کی خواہش پوری کرتا ہے، سر لچکدار شاخ کے ساتھ ہوا میں اٹھ جاتا ہے اور دھڑ زمین پر گرتا ہے[4]۔ مرنیوالے کا ساتھی اس کا دھڑ جلا دیتا ہے اور اس کی راکھ ہوا میں اڑا دیتا ہے، بعض ہندو

---

[1] نخبۃ الدہر (لیپزگ ۱۹۲۳ء) ص۱۰۱۔

[2] متن میں: یجری فی أعالی الهند من ناحیة الجنوب ہے، ہم نے إلی ناحیة الجنوب قرار دیکر ترجمہ کیا ہے۔

[3] بانس مراد ہے۔

[4] متن کا ونبقی الجثۃ ہماری رائے میں تسقط کی تحریف ہے۔

Marfat.com

...جگہ ہے جہاں پانی گردش کرتا رہتا ہے اور تیزی سے بہتا ہے، اس ... گنگا ہے، اس کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ اگر یہاں کوئی گندی چیز پڑ جائے تو پانی ... لگتی ہیں اور تاریکی پھیل جاتی ہے، یہ کیفیت اس وقت تک رہتی ہے جب تک اس ... گندگی دور نہ ہو جائے۔ یہاں مندروں کے پروہتوں (سَدَنَۃ البُدّ) کی ایک جماعت ... ہے اور ان کے پاس ان ہندوؤں کو قتل کرنے کے لئے جو گنگا پر اپنی جان کی قربانی چڑھانا چاہتے ہیں ... تیار رہتے ہیں۔ یہ لوگ ان ہتھیاروں سے اسی طرح قتل کر دیتے ہیں جس طرح مرنے والا قتل ہونے ... کرتا ہے۔ گنگا کی عبادت کا طریقہ یہ ہے کہ ان برہمنوں یا دوسرے لوگوں میں سے کوئی ننگا ہو کر ... ستر پوشی کر کے گنگا میں اترتا ہے اور جب پانی اس کی کمر تک آجاتا ہے تو وہ ان پھولوں کی پنکھڑیاں ... کرتا ہے جو اس کے ہاتھ میں ہوتے ہیں اور کچھ گنگناتا ہے اور پنکھڑیاں آہستہ آہستہ پانی میں ڈالتا ہے۔ ... تک کہ وہ ختم ہو جاتی ہیں، منتر یا اشلوک کا آخری کلمہ زبان سے ادا کرنے کے بعد وہ دونوں ہاتھوں میں ... پانی لیتا ہے، اس کا کچھ حصہ پی لیتا ہے اور باقی اپنے منہ اور سر پر چھڑکتا ہے، اس کے بعد دریا کی ... منہ کر کے لوٹتا ہے اور جب کنارہ پر پہنچ کر زمین پر قدم رکھتا ہے تو دریا کو سجدے کرتا ہے، ہندو ... دریا کا پانی لے جا کر اپنی ساری مورتیوں کا منہ اور سر دھلاتے ہیں چاہے مورتی ہندوستان کے دور ترین ... میں گنگا سے ایک سال کے فاصلہ پر ہی کیوں نہ ہو۔

پیداوار

... خرداذبہ[1]:

... ہندوستان سے یہ چیزیں بیرونی ممالک کو بھیجی جاتی ہیں:

... میں یہ تین لفظ ہیں جن کا مفہوم سمجھ میں نہیں آیا، غالباً محرف ہیں۔ فَیَضَعُ عَجُزَہٗ ویخبلہ ... سالک ...۔

Marfat.com

(۱) مختلف قسم کا عود (اگر) (۷) سفید الائچی (۱۲) ہاتھی

(۲) صندل (۸) کباب چینی[1] کیولان (ملی، کیرالا) اور سندان

(۳) کافور (۹) ناریل (سندان[3]) سے: (۱۳) سیاہ مر[چ]

(۴) ست کافور (۱۰) حشیش[2] سے بنا ہوا (عمدہ اور رنگین) کپڑا

(۵) جائفل (جوز بوا)

(۶) لونگ (۱۱) نرم اور باریک سوتی کپڑا۔

جنوبی ہندوستان سے: (۱۴) بقم[4] (۱۵) تاڑی (داذی[5]) (۱۶) قسط[6] (۱۷) بانس

سندھ سے: (۱۸) بید یا سرکنڈا۔

ابن الفقیہ[7]:

جس طرح خدا نے دوسرے ملکوں میں خاص خاص چیزیں پیدا کی ہیں اسی طرح اس نے اشیاء ذیل ہندوستان اور سندھ کے لئے مخصوص کر دی ہیں:

(۱) مختلف انواع و اقسام کی خوشبودار اشیاء۔

(۲) جواہرات جیسے یاقوت، الماس اور دوسرے قیمتی پتھر۔

---

[1] سیاہ مرچ سے ملتا جلتا پھل مقوی ہاضمہ۔ [2] حشیش کے بارے میں ادریسی لکھتا ہے: جزیرہ مڈگاسکر (MADAGASCAR) میں مختلف قسم کا کپڑا بنایا جاتا ہے، حشیش کا پودا ہمُردی کے پودے سے مشابہ ہوتا ہے جس سے مصر میں کاغذ بنایا جاتا ہے، کاریگر بہترین حشیش لیتے ہیں اور اس سے خوبصورت اور رنگین کپڑے بنتے ہیں جو خالص ریشم (دیباج) کی طرح ہوتا ہے، یہ کپڑا سارے ہندوستان کو برآمد کیا جاتا ہے۔ نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۴۸۔ [3] موجودہ سَیجن بمبئی سے تقریباً نوے میل شمال کا ساحلی شہر اور تجارتی [مرکز] [4] سرخ لکڑی جس سے کپڑے رنگے جاتے تھے۔ [6] خوشبودار لکڑی دواؤں میں ڈالی جاتی تھی اور بطور دوا بھی استعمال کی جاتی تھی۔ [5] داذی کا اطلاق تاڑی کے علاوہ درخت تاڑ کے الا[ئچی] کی طرح خوشبودار اور نشہ خیز بیجوں پر بھی ہوتا ہے۔ [7] مختصر کتاب البلدان ص۲۵۱۔

(۵) مور (۶) مختلف اقسام کا عود (اگر)

(۸) عنبر (۹) بالچھڑ (سنبل) (۱۰) خولنجان (پان کی جڑ)

(۱۲) دارچینی (۱۳) ہڑ (۱۴) توتیا (۱۵) بانس

(۱۶) بقم (۱۸) ساگون (۱۹) سیاہ مرچ ان کے علاوہ

... عجیب وغریب اشیاء۔

ابودلف[1]:

کیولان (کولم۔ کیرالا) میں ساگون اور بقم کے جنگل پائے جاتے ہیں۔ بقم دو قسم کا ہوتا ہے ایک ... گھٹیا ہوتا ہے اور دوسرا قامرونی (الامرون[2]) جس کی نظیر نہیں ہوتی۔ درخت ساگون خوب ... اور لمبا ہوتا ہے، اس کے بعض درخت ڈیڑھ سو فٹ (سو ذراع) سے بھی اونچے ہوتے ہیں۔ یہاں ... (قنا) اور بید (خیزران) بہت پایا جاتا ہے، تھوڑی مقدار میں گھٹیا درجہ کا سندروس[3] (گوند) ... ہوتا ہے، چینی سندروس اس سے بہتر ہوتا ہے ... کیولان (کولم) میں گھرے بڑے پیالے بنائے ... جاتے ہیں، جو ہمارے ملک (فارس وعراق) میں چینی پیالوں کے نام سے بکتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ چینی ... نہیں ہیں۔ چین کی مٹی کیولان (کولم) کی مٹی سے زیادہ سخت ہوتی ہے اور آگ کی گرمی زیادہ دیر ... برداشت کرسکتی ہے۔ کیولان کی مٹی جس سے چینی طرز کے پیالے بنائے جاتے ہیں تین دن تک آگ پر ... جاتی ہے، اس سے زیادہ دیر تک وہ آگ نہیں برداشت کرسکتی لیکن چینی مٹی پندرہ دن تک ... جاتی ہے اور وہ اس سے بھی زیادہ عرصہ تک آگ کی متحمل ہوسکتی ہے .... کیولان ... سیاہی مائل اور چینی سفید رنگ اور ہلکے بھاری ہوتے ہیں ..... کیولان (کولم) سے عمان

---

[1] ... البلدان (لیبزگ) ۳/۴۵۴ - ۴۵۷ -

[2] ... سنسکرت کے کامروپ کی تعریب ہے جس کا اطلاق آسام پر ہوتا تھا۔

[3] ... ایک گوند جس کے روغن سے کمانوں پر پینٹ کیا جاتا تھا، بہت سے امراض میں بھی ... ہے۔ عجائب المخلوقات زکریا قزوینی، حاشیہ الحیوان الکبری دمیری ۲/۲۰ -

Marfat.com

کا بحری سفر کیا جاتا ہے، یہاں راوَند[1] پائی جاتی ہے لیکن وہ زیادہ مؤثر نہیں ہوتی، چینی راوَند بہتر ہے، راوَند ایک قسم کا گول کدو ہے جو کیولان (کولم) میں پایا جاتا ہے، اس کے علاوہ سانْج[2] من کا پتہ بھی یہاں ہوتا ہے۔

کیولان (کولم) کی طرف مختلف قسم کا عود، کافور، لوبان اور گہرے بڑے پیالوں کی صنعت تجارت منسوب کی جاتی ہے۔ درخت عود کا اصلی وطن خطِ استوا کے عقبی جزیرے ہیں، کوئی شخص کبھی عود کے جنگلوں میں نہیں پہنچا اور نہ کسی کو معلوم ہے کہ کاہے سے اس کا پودا اگتا ہے اور اس کے درخت کی شکل کیسی ہوتی ہے، نہ کسی انسان نے اس کے پتہ کی صورت و شکل ہی بیان کی ہے۔ سمندر کی لہریں عود کے درختوں یا گُدھوں کو شمال کی طرف بہا لاتی ہیں، جو درختِ عود اپنے مُنبت سے اکھڑ کر پانی کے سیلاب سے سمندر میں آگرے اور تر حالت میں اسے لایا (کلہ[4])، کامروپ[5] (قامرون) یا سرزمینِ مرج (ساحل مالابار) یا کمبوڈیا (صنف) یا تھائی لینڈ (قماریا[6]) یا دوسرے ساحلوں پر اٹھایا جائے تو وہ عود لکڑی شمال کی خشک ہوا لگنے پر بھی ہمیشہ تر رہتی ہے اور ایسی عود لکڑی کو قامرونی مندلی[7] کہتے ہیں اور اگر لکڑی سمندر

---

[1] برہان قاطع میں اسے ایک قسم کی گھانس بتایا گیا ہے، لسان العرب میں ایک ٹھنڈی دوا جو جگر کے لئے مفید ہو، تاج العروس میں ایک کالے رنگ کی لکڑی۔ ابودلف کے اس قول کی کہ راوَند ایک قسم کا کدو ہے ہمارے کسی مرجع سے تائید نہیں ہوتی۔ [2] درد دل میں مفید ہے اور بغل کی بو دور کرتا ہے، ریشمی کپڑوں میں رکھنے سے کیڑا نہیں لگتا۔ عجائب المخلوقات (حاشیہ دمیری) ۲/۶۵ وبرہان قاطع ۲/۳۔ [3] متن میں قشار بالقاف والشین المعجمہ ہے، ہم نے اس بے معنی لفظ کو غضار بالغین المعجمۃ والصاد المعجمۃ قرار دے کر ترجمہ کیا ہے، لسان العرب: الغضار الصحفۃ المتخذۃ من الطین الحُرّ أو الطین اللازب الأخضر۔ [4] کلہ سے جزیرہ کلہ مراد ہے جس کا اطلاق عرب جزیرہ نمائے ملایا پر کرتے ہیں۔ [5] آسام۔ [6] ہمارے مراجع میں قماریا کہیں نہیں ملا، غالباً قمار کی عامیانہ شکل ہے۔ [7] عود کی اقسام سے متعلق ابودلف کی تصریحات طبع زاد اور غیر معلوم ہوتی ہیں جہاں تک ہمیں معلوم ہے قامرونی مندلی کوئی ایک قسم کا عود نہیں تھا بلکہ اس کی دو الگ قسمیں تھیں قامرونی بظاہر قامروپی کی تصحیف ہے، قامروپ آسام کا نام تھا جہاں سے بہترین قسم کا عود برآمد کیا جاتا تھا۔ مندلی

(باقی ص ۲۵۷ پر)

Marfat.com

... کہ وہ عود ہندی کہلاتی ہے اور بھاری نیز ٹھوس ہوتی ... ہے اس کا ثبوت پانی میں ڈالا جائے اور وہ نہ ڈوبے تو اس کے معنی ہیں ... ہے اور اگر یہ وہ ڈوب جائے تو عود بے نظیر ہے۔ جو عود لکڑی اپنے اگنے کی جگہ خشک ... جائے کاٹا جائے تو وہ عود قماری کہلاتی ہے اور جو لکڑی اپنی منبت میں بوسیدہ ... سمندر میں آئے اسے عود صنفی کہتے ہیں۔

... مذکورہ بالا بندرگاہوں کے حاکم سمندر یا ساحل سے عود لکڑی جمع کرنے والوں سے دس ... سبا کا عود تو وہ کیولان (کولم) اور مندوری تن (مندورقین) کے درمیان واقع ... کے دامن میں ہوتا ہے جو سمندر کے کنارے بلند ہیں، کافوران پہاڑوں کے دامن میں ... ایک درخت کا گودا ہوتا ہے، جب درخت کا تنہ چیرا جاتا ہے تو اس میں چھپا ہوا ... کا فضیاں ہوتا ہے اور کبھی منجمد منجمد اس لئے کہ وہ ایک قسم کا گوند ہے جو درخت کے ... نکلتا ہے۔ کیولان (کولم) میں ہڑ بھی پائی جاتی ہے لیکن کم مقدار میں، کابلی ہڑ اس سے ... وجہ یہ ہے کہ کابل سمندر سے دور ہے اور وہاں ہڑ کی تمام قسمیں اگتی ہیں، جو ہڑ ... گر جائے اس کا رنگ پیلا ہوتا ہے اور وہ ترش و سرد ہوتی ہے اور جو پک کر درخت ... جاتی ہے وہ کابلی کہلاتی ہے اور گرم و شیریں ہوتی ہے اور جو ہڑ جاڑے کے موسم میں

... کا جزیرہ بالعموم قمار کا اطلاق موجودہ تھائی لینڈ پر کرتے ہیں اور عود قماری سے وہ عود مراد ہے ... علاقہ سے برآمد ہوتا تھا۔ ۲ صنف کا اطلاق عربوں کی زبان میں موجودہ کمبوڈیا اور ... اقسام پر ہوتا تھا اور یہاں کے پہاڑوں سے جو عود حاصل ہوتا تھا اسے صنفی عود کہا جاتا تھا۔

... وکل شجرۃ ما انشقت الریح فجاءۃ علی نضیج وھو الاصفر، ہم نے اس جملہ کی اس ... ہے: وکل شجرۃ ما انفضت الریح فجاءۃ غیر نضیج فھو الاصفر۔

... ہندوستان کا ساحلی علاقہ مراد ہے، یہاں بھی عود پیدا ہوتا تھا عود کی اقسام کے بارے میں ... کی معلومات جو پہلے ماخذوں سے ماخوذ ہیں اور جن کا ابھی ذکر کیا جائیگا، زیادہ مستند ہیں۔

درخت پر چھوڑ دی جائے یہاں تک کہ سیاہ پڑ جائے وہ کڑوی حار ہوتی ہے۔ کیولان (کولم) میں گندھک اور تانبے کی کانیں ہیں۔ تانبے کے دھویں سے عمدہ قسم کا توتیا بنایا جاتا ہے، تمام قسم کے توتیا تانبے کے دھویں ہی سے تیار ہوتے ہیں، سوائے ہندی توتیا کے جو رانگ کے دھویں سے بنتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔۔
کیولان (کولم) میں اس گول کدو کے علاوہ جس سے راوند دوا بنتی ہے کسی چیز کی کاشت نہیں ہوتی، یہ کدو کانٹوں میں اگایا جاتا ہے، اسی طرح یہاں خربوزہ بھی بہت کمیاب ہے۔

کابل سے میں نے ہندوستان کے مشرقی ساحل کا رخ کیا اور مدوری تین[1] (مندورقین) پہنچا، یہاں بانس اور صندل کے بہت سے جنگل پائے جاتے ہیں۔ یہاں سے بنسلوچن (طباشیر) برآمد کیا جاتا ہے، جب بانس خشک ہو جاتا ہے اور ہوا چلتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے رگڑتے ہیں اور رگڑ کی گرمی سے ان میں آگ لگ جاتی ہے اور بعض اوقات یہ آگ لگ بھگ ایک سو ساٹھ میل (پچاس فرسخ) یا اس سے بھی زیادہ دور تک پھیلتی چلی جاتی ہے۔ وہ بنسلوچن جو ساری دنیا کے ملکوں کو بھیجا جاتا ہے اسی بانس سے نکلتا ہے عمدہ بنسلوچن کے ایک مثقال (تقریباً ساڑھے چار ماشے) کی قیمت سو مثقال سونا یا اس سے بھی زیادہ اٹھتی ہے، جب بانس جھٹکا جاتا ہے تو یہ بنسلوچن اس کے اندر سے خارج ہوتا ہے، اس قسم کا بنسلوچن بہت کمیاب ہے۔ بانس سے حاصل کیا ہوا بنسلوچن ہر ملک میں ہندی توتیا کے نام سے بھیجا جاتا ہے لیکن حقیقت میں وہ ہندی توتیا ہوتا نہیں، ہندی توتیا تو رانگ کا دھواں ہوتا ہے جو ہر سال تین چار پونڈ (من) اور حد پانچ پونڈ (من) سے زیادہ حاصل نہیں ہوتا اور اس کے ایک پونڈ (من) کی قیمت ڈھائی ہزار روپے (دو پانچ ہزار درہم) سے پانچ ہزار روپے (ہزار دینار) تک اٹھتی ہے۔۔

ادریسی[2]:

تھانہ (تانہ) کے پہاڑوں اور میدانوں میں بانس پیدا ہوتا ہے، بانس کی جڑوں سے بنسلوچن (طباشیر) نکالا جاتا ہے اور پورب پچھم کے سارے ملکوں کو بھیجا جاتا ہے (نقلی) بنسلوچن میں

---

[1] ہندوستان کے جنوبی سرے کا اہم بندرگاہ، رامانتھا پورم یا اس کے قریب شمال میں۔
[2] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۲۴۔

Marfat.com

... میں ایک خاص قسم کا چن اس کانٹے دار ہندی بانس کی جڑوں سے نکالا جاتا ہے

پان

... :

پان ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے، وہ کھٹے (اترج) کے چھوٹے پتے سے ملتا جلتا ہے، گیلے ... چھالیہ کے ساتھ چبایا جاتا ہے، اس وقت کہ، حجاز اور یمن کے لوگ طین (؟) کی جگہ یہ پتہ چباتے ... دوا فروشوں کی دکانوں پر ورم دور کرنے اور دیگر علاجوں کے لئے موجود رہتا ہے، چونے اور ... کے ساتھ چبانے سے پان مسوڑھوں اور دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے، سانس کی بو اور منہ ... کو دور کرتا ہے، بھوک لگاتا ہے اور صنفی خواہش پیدا کرتا ہے، دانت انار دانوں کی طرح ... جاتے ہیں دل میں انبساط کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں، پان جسم کو بھی مضبوط کرتا ہے، منہ سے خوشبوئیں ... ہیں۔ ہندوستان کے بڑے چھوٹے سب لوگ سفید دانت ناپسند کرتے ہیں اور ایسے شخص سے ... ہیں جو پان نہیں کھاتا۔

بزرگ بن شہریار[۳]:

کشمیر کا الماس

مجھ سے ایک شخص نے جو ہندوستان کا سفر کر چکا تھا بیان کیا: میں نے سنا ہے کہ اعلیٰ قسم کا نادر الماس (اماس) کشمیر کے اطراف سے لایا جاتا ہے، وہاں دو پہاڑوں کے درمیان ایک ... میں گرمی ہو یا جاڑا ہر موسم میں چوبیس گھنٹے آگ جلتی رہتی ہے اور اسی وادی میں الماس ... ہندوستان کے نیچ ذات لوگوں کی ایک ٹولی جان ہتھیلی پر رکھ کر اس وادی میں آتی ہے ... کے گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتی ہے اور ایک قسم کی غلیل میں رکھ کر جسے ... ایک ٹکڑا پھینکتی ہے، یہ لوگ خود آگ کے پاس نہیں جا سکتے، ایک تو اس وجہ

... ۱/۲۰۹ - ۲۱۰ - [۳] عجائب الہند ص ۱۲۸ - ۱۲۹ -

Marfat.com

سے کہ آگ کی لپٹ بہت تیز ہوتی ہے اور دوسرے لاتعداد زہریلے سانپ آگ کے آس پاس ہوتے اور ان میں بعض ایسے زہریلے کہ منٹوں میں آدمی کا خاتمہ کر دیتے ہیں، جب یہ لوگ گوشت پھینکتے ہیں اُسے اٹھانے گدھ اترتے ہیں جو بکثرت وہاں پائے جاتے ہیں۔ اگر گوشت آگ سے دور گرتا ہے تو وہ اٹھالے جاتے ہیں: یہ لوگ جب دیکھتے ہیں کہ گدھ نے گوشت اٹھالیا تو اس کا پیچھا کرتے ہیں، کبھی گوشت کے ٹکڑوں سے الماس کا کوئی دانہ جھڑ پڑتا ہے، کبھی گدھ کسی جگہ اتر کر گوشت کھاتا ہے تو اس جگہ انھیں گوشت سے جھڑا ہوا الماس مل جاتا ہے، کبھی گوشت کا ٹکڑا آگ میں گرتا ہے اور جل جاتا ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ گدھ گوشت کے ٹکڑے پر اترتا ہے اور وہ ٹکڑا آگ کے قریب ہوتا ہے تو گوشت کے ساتھ وہ خود بھی جل جاتا ہے، کبھی گدھ ٹکڑا زمین پر گرنے سے پہلے ہی اُچک لیتا ہے، ان صورتوں میں سے جو صورت بھی پیش آجائے، بہرحال الماس حاصل کرنیکا طریقہ یہی ہے ۔ الماس کی مہم پر جانیوالے اکثر زہریلے سانپوں اور آگ کا لقمہ بن جاتے ہیں اور چونکہ الماس بڑا شاندار اور قیمتی پتھر ہے، اس علاقہ کے راجاؤں میں اسکی بڑی مانگ رہتی ہے، وہ الماس کی مہم پر نکلنے والوں کی ٹوہ میں رہتے ہیں اور ان کا بڑا سخت جھاڑ لیتے ہیں۔

برآمد

مقدسی[1] :

طوران[2] سے :

(۱) مصری (فانیذ) جو ماسکان (مکران) کی مصری سے بہتر ہوتی ہے۔

سنجان[3] (سندان) سے :

(۲) بڑی مقدار میں چاول (۳) مختلف قسم کا کپڑا

---

[1] احسن التقاسیم ص ۴۸۱ ، ۴۸۲ ، ۴۸۸ ۔ [2] سندھ کے شمال مغرب میں کوئٹہ اور قلات تک کا علاقہ، مقدسی نے اسے سندھ کے حدود میں داخل کیا ہے ۔ [3] راشٹراکوٹا سلطنت کا ایک مشہور تجارتی بندرگاہ، بمبئی سے تقریباً نوے میل شمال میں، آجکل اس کا نام سنجان ہے ۔

Marfat.com

... افغانستان) کے طرز کے قالین، فرش اور دریاں وغیرہ، نیز اشیائے ذیل:
... (۷) عمدہ قسم کا کپڑا (۸) ہاتھی (۹) ہاتھی دانت (۱۰) عمدہ
... (۱۱) سفید جڑی بوٹیاں۔
... مخصوص اشیاء:
... باغ ... سے مشابہ ایک بیدترش پھل۔ (۱۳) آم (انبہ) آلوچہ (خوخ) کا
...

... کہ ... والا افغانی اونٹ جو خراسان اور فارس میں نظر آتا ہے، بختاتی تیز رفتار اونٹ
... پیدا ہوتا ہے، غالباً بختاتی سے بڑا اور خوشنما ہوتا ہے، اس کے دو کوہان ہوتے
... ہوتا ہے کہ صرف بادشاہ ہی اس کو خریدنے اور استعمال کرنے پر قادر ہیں۔
... کے (چرانے) ہوتے۔

باٹ

... (خراسان) ملتان بلکہ سارے سندھ اور ہندوستان کا پونڈ (من) مکہ کے پونڈ (رطل)
... ہے (یعنی دو سو ساٹھ درہم یا تقریباً ساڑھے تیرہ چھٹانک کے بقدر)۔

پیمانے

... (ملتان) میں گیہوں ناپنے کا پیمانہ کچھی کہلاتا ہے اور یہ چالیس (کی) پونڈ (رطل) کے
... برابر ہے ایک کچھی تک گیہوں آٹھ آنے (ایک درہم) میں مل جاتا ہے۔ ملتان میں

... کی یہ شرح درست نہیں معلوم ہوتا ہے اس نے سنی سنائی باتوں پر اعتماد

ناپنے کا پیمانہ مَطل کہلاتا ہے، اسمیں بارہ (کی) پونڈ[1] گیہوں آتا ہے۔

سکے

سندھ کے دراہم قاہریات کہلاتے ہیں، ہر قاہری درہم کی قیمت پانچ (معیاری) درہموں کے برابر ہوتی ہے، ان کے علاوہ تاتاری[2] (طاطرا) درہم بھی رائج ہیں۔ ایک تاتاری درہم ۱½ (معیاری) درہم کے بقدر ہوتا ہے۔ ملتان کے درہم (مصر کے) فاطمی دراہم کے ہمشکل ہوتے ہیں۔ یہاں غزنین کے قنہری درہم بھی چلتے ہیں جو یمن کے قُرْ[3]ض سے ملتے جلتے ہیں۔

ٹیکس

طُوران (طواران) میں (ہندوستان و سندھ کے علاوہ ہر سمت سے) داخل یا خارج ہونے والے بوجھ (حمل[4]) پر تین روپے (چھ درہم) ٹیکس لیا جاتا ہے اور صرف داخل ہونیوالے غلام پر چھ روپے (بارہ درہم)۔ ہندوستان سے آنیوالے ہر بوجھ پر ٹیکس کی شرح دس روپے (بیس درہم) ہے۔ سندھ سے آنیوالے سامان کی قیمت کا اندازہ لگاکر محصول لیا جاتا ہے۔ صاف کئے چمڑے کی کھال پر آٹھ آنے (ایک درہم)۔ تجارتی ٹیکس سے طُوران کے خزانہ کو ہر سال پانچ لاکھ روپے (دس لاکھ درہم) آمدنی ہوتی ہے۔ حاکم طوران یہ ٹیکس بطور عُشور (تجارتی ٹیکس) وصول کرتا ہے۔

---

[1] تقریباً سوا دو سیر۔ [2] راجگانِ قنوج راجپوتانہ سے نکالی ہوئی چاندی سے یہ سکے بناتے تھے۔ سب سے پہلے کابل کے تاتاری (Scythians) سلاطین نے جن کا تسلط شمالی مغربی ہندوستان پر بھی تھا یہ سکہ ایجاد کیا تھا، کابل کے علاوہ سندھ، راجپوتانہ اور گجرات میں بھی تاتاری درہم چلتے تھے، ان کا وزن پچاس سے اڑسٹھ گرام تک تھا، محمود غزنوی کے عہد تک سکے چلتے رہے۔ کننگھم ص ۳۵۹۔

[3] جمع قُرضیہ یمن کا ایک سکہ جو چوتھائی یا تہائی دانق یعنی ڈیڑھ دو پیسے کے بقدر تھا۔ مقدسی ۹۹۔

[4] اتنا بوجھ جو ایک شخص اپنی پیٹھ یا سر پر اٹھا لیجاتا۔

ڈو کوہان والا اونٹ (فالج)

[illegible] قوم کی بستیاں دریائے سندھ (مہران) کے پچھم میں واقع ہیں، یہ لوگ اونٹ پالتے ہیں، [illegible] والا (اعلیٰ تیز رفتار) اونٹ جو خراسان، فارس اور ان دوسرے ملکوں میں ملتا ہے جہاں [illegible] ہے اسی قوم کے علاقہ سے بھیجا جاتا ہے۔

ادریسی:

بدھ قوم (شمالی افریقہ) کے بربر خانہ بدوشوں سے ملتی جلتی ہیں، یہ لوگ جھونپڑیوں، درختوں کے [illegible] اور زیرِ آب نشیبی علاقوں میں رہتے ہیں، یہ علاقے دریائے سندھ کے مغرب میں واقع ہیں۔ بدھ لوگ خوش پیکر، تیز رفتار اونٹ پالتے ہیں جن کی نسل سے فالج (عارج) اونٹ پیدا ہوتا ہے، خراسان اور فارس وغیرہ میں لوگ اس اونٹ سے بلخ اور سمرقند کا بختی اونٹ پیدا کرنے کی خاطر اس اونٹ کی طلب کرتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ بختی اونٹ کی جسمانی بناوٹ اچھی ہوتی ہے اور ہمارے ملکوں کے اونٹوں کے برخلاف اس کے ڈو کوہان ہوتے ہیں۔

ہندی اسٹیل

سرزمینِ سُفالہ میں گاؤں جیسے دو شہر ہیں اور ان سے متصل چھوٹے چھوٹے دیہات ہیں، جہاں [illegible] کی طرح خانہ بدوش لوگ رہتے ہیں، ان شہروں کے نام ہیں جنطمہ اور دندمہ اور یہ دونوں ساحل سمندر پر واقع ہیں، ان کی حیثیت قصبوں کی سی ہے جن کے تابع بہت سے گاؤں ہوتے ہیں۔ باشندے [illegible] بدحال ہیں، لوہے کے علاوہ ان کے پاس تجارت یا کسب معاش کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں [illegible] سُفالہ کے پہاڑوں میں لوہے کی بہت سی کانیں ہیں، جزائر جاوا (رانج) اور آس پاس کے دوسرے [illegible] کے باشندے یہاں آتے ہیں اور لوہا خرید کر ہندوستان کی تمام ریاستوں اور جزیروں

[illegible] الملک ص ۱۴۱ ۔ ۲ نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۶ ۔ ۳ مشرقی افریقہ کی ریاست [illegible] (Moz[illegible]) کا ساحلی شہر آج نادا سفالہ کے نام سے موسوم ہے۔

Marfat.com

کو برآمد کر کے اچھی قیمت وصول کرتے ہیں۔ ہندوستان کا بیشتر کاروبار لوہے سے ہوتا ہے۔ ہندوستان اور اس کے جزیروں میں اگرچہ لوہا پایا جاتا ہے لیکن سفالہ میں یہ زیادہ مقدار میں نکالا جاتا ہے اور وہ (ہندوستانی لوہے سے) زیادہ نرم[1] اور لوچدار ہوتا ہے۔ ہندوستانی ایسے نسخوں اور ان کی ترکیب استعمال سے اچھی طرح واقف ہیں جن سے نرم لوہا پگھلا کر ہندی اسٹیل میں تبدیل کر لیتے ہیں۔ ہندوستان میں تلوار ڈھالنے کے کارخانے موجود ہیں اور ہندوستانی کاریگر دوسری قوموں سے بہتر تلواریں بنا لیتے ہیں۔ سندھی، سرندیپ اور سماتری (بنیاتی) لوہا.... بلحاظ مقامی آب و ہوا، کاریگری، پگھلانے اور ڈھالنے کے کمالات نیز باعتبار صیقل وجلا ایک دوسرے سے بہتر ہوتا ہے لیکن دھار کی تیزی میں کوئی لوہا ہندوستانی اسٹیل کا مقابلہ نہیں کر سکتا، اس حقیقت سے لوگ اچھی طرح واقف ہیں اور ہندی لوہے کی فضیلت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

غرناطی[2]:

... ہندوستان کے پہاڑوں اور جزیروں میں صندل و کافور پیدا ہوتا ہے نیز ہر قسم کے خوشبودار پودے جیسے لونگ، جائفل، بالچھڑ[3]، دارچینی، رچ، سلیخہ، الائچی، کبابہ، جاوتری اور مختلف قسم کی طبی جڑی بوٹیاں، مشکی چوہا اور (نرم و گرم پوستین والی) زبادبلی بھی پائی جاتی ہے یہاں لیکن زیادہ تر لنکا میں مختلف قسم کے یاقوت کی کانیں ہیں۔

یاقوت[4]:

بھڑوچ (بروص) سے نیل اور لاک برآمد کی جاتی ہے۔

---

[1] متن کا أطیب ہماری رائے میں أرطب کی تصحیف ہے۔

[2] مسالک الأبصار (ابن فضل اللہ عمری) قلمی بحوالہ تحفۃ الألباب محمد بن عبد الرحیم غرناطی۔

[3] ایک درخت کی چھال جو بطور دوا استعمال کی جاتی تھی۔ برہان قاطع ۲/۲۴۰۔

[4] معجم البلدان (لیبزگ) ۱/۵۹۵۔

Marfat.com

... ہندوستان اور اس کے اطراف و جوانب کے حالات پوچھے تو انہوں
... میں قریب دو ہزار چھوٹے بڑے دریا ہیں، ان میں سے کچھ نیل کے برابر ہیں، دریاؤں
... اور شہر آباد ہیں ..... یہاں مختلف قسم کے غلے پیدا ہوتے ہیں جیسے گیہوں، چاول،
... اور ... اور تل، فول مٹر تقریباً نہیں ہوتا۔ مصنف کتاب: میرا خیال ہے کہ فول مٹر
... ہے کہ ہندوستان فلسفیوں اور مفکروں کا ملک ہے اور ان کی رائے میں فول جوہر عقل

... مبارک، پھلوں میں انجیر اور انگور کم ہوتا ہے، انار کھٹا، میٹھا اور کڑوا تینوں قسم کا،
... کھٹا، لیمو، لیم (؟)، نارنگی، املی، گولر، کالا شہتوت (فرصاد) خربوزہ، تربوز، ککڑی،
... اور پیٹھا۔ انجیر اور انگور مذکورہ پھلوں کی نسبت کم ہے، امرود ہوتا ہے اور باہر سے بھی منگایا
... ناشپاتی (زمخشری) اور سیب امرود سے کم پایا جاتا ہے، ان کے علاوہ ہندوستان
... ہوتے ہیں جو مصر، شام اور عراق میں نہیں ہوتے جیسے آم، مہوا (؟) کچ (؟) کریکا (؟)
... نغزک نامی عمدہ آم، پھر اور بھی عمدہ اور اعلیٰ پھل پائے جاتے ہیں ... دہلی میں کیلا آس
... علاقوں کی نسبت کم ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بازار میں خوب ملتا ہے، گنے کی ہندوستان
... فراط اور بے قدری ہے، اس کی ایک قسم سیاہ اور سخت چھلکے والی چوسنے کے لئے بہترین
ہے، یہ گنا کسی دوسرے ملک میں نہیں پایا جاتا، گنے کی باقی قسموں سے بڑے پیمانے پر کھانڈ بنائی
... سے تیار ہوتی ہے، یہ ڈلی جیسی نہیں ہوتی بلکہ سفید میدہ کی طرح باریک ہوتی ہے۔
... نے مجھے بتلایا ہندوستان میں اکیس قسم کا چاول ہوتا ہے، شلجم، گاجر، کدو، بینگن،
... اور ادرک بھی ہوتی ہے، ہری ادرک گاجر کی طرح پکائی جاتی ہے۔ ادرک کا مزہ
... ہے، کوئی دوسری ترکاری اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ چقندر، لہسن، پیاز، صعتر

Marfat.com

پودینہ اور سونف (شمار) بھی پائی جاتی ہے، گوناگوں اقسام کے پھول ہوتے ہیں جیسے، گلاب، بنفشہ، مشک بید، نرگس، گل مہدی۔ تل کا تیل ہوتا ہے اور جلانے کے کام آتا ہے لیکن روغنِ زیتون ہوتا اور باہر سے منگایا جاتا ہے، شہد کی فراوانی ہے۔

الائچی

اِدریسی:

فندرینہ[1] کے شمال میں ایک بڑا اور اونچا پہاڑ ہے جہاں بہت سے درخت اور مویشیوں سے بھرپور آباد بستیاں پائی جاتی ہیں، اس پہاڑ کے چاروں طرف الائچی پیدا ہوتی ہے اور تمام دنیا کے ملکوں کو برآمد کی جاتی ہے۔ الائچی کا پودا ٹھنگ[2] کے پودے سے بہت ملتا جلتا ہے، الائچی کی بونڈیاں ہوتی ہیں جن میں دانے بھرے ہوتے ہیں۔

لونگ

لونگ کا پودا شاخوں کی نزاکت اور سرخی میں مہدی کے پودے سے ملتا جلتا ہے، اس کا پھول بونڈی میں ہوتا ہے، گل نارنگی کے ہم شکل۔ جب پھول گر جاتے ہیں تو بونڈیاں جمع کرلی جاتی ہیں اور انہیں پانی میں ڈال دیا جاتا ہے، ایک مناسب وقت تک پانی میں رکھے جانے کے بعد (لونگ کے مالک)۔ بونڈیاں پانی سے نکال کر سکھا لیتے ہیں[3] اور باہر سے آئے ہوئے تاجروں کے ہاتھ بیچ دیتے ہیں، یہ تاجر جہازوں میں بھر کر ساری دنیا میں لونگ سپلائی کرتے ہیں۔

بس (بیش)

ایک پودا ہے جو ہندوستان میں اگتا ہے، اسے اگر نصف درہم (تقریباً دو ماشے) کے بقدر لیا جائے تو وہ زہر قاتل ثابت ہوتا ہے، اگر کسی کو اس کا شربت پلا دیا جائے تو اس کی آنکھیں باہر نکل پڑتی

---

[1] پتلاینی (PATALAYINI) کی تعریب، کیرالا میں ساحلِ مالابار کا مشہور تجارتی شہر۔

[2] متن کا الھدانج، الشھدانج کی تصحیف ہے۔

[3] اس کے بعد دو بگڑے ہوئے لفظ ہیں جن کی صحیح شکل ہمیں معلوم نہیں ہو سکی۔

Marfat.com

... میں ... ہو چکرانے لگتا ہے اور غشی طاری ہو جاتی ہے۔ کہا جاتا
ہے کہ ... جب کسی دشمن راجہ کو دھوکے سے مارنا چاہتے ہیں تو ایک لڑکی کو بچپن سے
... ڈلوا دیتے ہیں، کافی عرصہ تک اس کے پالنے، اس کے بستر اور کپڑوں میں بس رکھا
... اس طرح آہستہ آہستہ لڑکی بس کی عادی ہو جاتی ہے اور جب اسے بس کھانے سے
... نہیں پہنچتا تو اس کی ٹریننگ پوری سمجھی جاتی ہے۔ ایسی لڑکی کو تحفے تحائف کے ساتھ
... کے پاس بھیجتے ہیں جسے دھوکے سے مارنا مقصود ہوتا ہے، راجہ لڑکی سے ہم بستر ہونے
... ہو جاتا ہے۔ زہر بیچنے والا بس چباتا ہے تو اسے نہ کوئی نقصان ہوتا ہے اور نہ بس کے چوہے (فارہ
...) کو کوئی ضرر پہنچتا ہے۔ جو اس پودے کی جڑ میں رہتا ہے اور اسے کھاتا بھی ہے۔

قُسط[1]

... بن شہریار:
... سے حسن بن عمرو نے بیان کیا کہ اُس نے منصورہ (پایہ تخت سندھ) میں کشمیر زیریں کے باشندے
... کشمیر زیریں اور منصورہ کے درمیان براہِ خشکی ستر دن کی مسافت ہے کشمیر کے لوگ قسط کے
... دریائے سندھ میں ڈال دیتے ہیں اور ان پر بیٹھ کر دریا میں رواں ہو جاتے ہیں۔ دریائے سندھ
... طغیانی کے ایام میں دجلہ اور فرات (عراق) کی طرح پانی سے بھرپور) رہتا ہے۔ وہ قسط کے
... بنڈل بناتے ہیں، ہر بنڈل کا وزن سات سو سے آٹھ سو پونڈ (من) ہوتا ہے، ہر بنڈل پر کھال
... ہوتی ہے جس سے پانی یا نمی وغیرہ کا قسط تک اثر نہیں پہنچتا۔ وہ سارے بنڈلوں کو مضبوطی سے

... رنگ کی کڑوی لکڑی، مربوں میں ڈالی جاتی تھی اور مختلف امراض میں بطور دوا استعمال
... لسان العرب میں ہے : قسط بحری ہندوستان سے لائی جاتی ہے اور سلگانے اور دواؤں
... عجائب الہند ص ۱۰۲-۱۰۳۔

... کا اطلاق عام طور پر دکن پلیٹو پر ہوتا ہے، یہاں بظاہر اٹک پنجاب کے شمال کا پہاڑی
... کے ہر دریائے سندھ کا رہ گذر تھا۔

Marfat.com

یا ہمگر باندھ دیتے ہیں اور ہنڈوں کی سطح ہموار کر کے ان پر بیٹھ جاتے ہیں اور سندھ کے پانی پر رواں ہو جاتے ہیں۔ چالیس دن کا دریائی سفر کر کے وہ منصورہ کی بندرگاہ (دیبل پہنچ جاتے ہیں۔ دوران میں قُسط کی لکڑی محفوظ رہتی ہے اور اس پر پانی کا مطلق اثر نہیں ہوتا۔

مُشک

قلقشندی[1]:

(۱) مشک ہندی۔ یہ تبت سے ہندوستان اور وہاں سے دیبل (بندرگاہ سندھ) اور پھر براہ سمندر سیراف، عُمان، اور (جنوب میں) عدن اور دوسرے ملکوں کو لایا جاتا ہے۔ مشک ہندی اگرچہ تبتی مشک ہی ہوتا ہے اور (بلاد اسلامیہ پہنچنے تک) اگرچہ اسے چینی مشک کی نسبت کم مسافت طے کرنا پڑتی ہے، اس کے باوجود ہندی مشک کا رتبہ چینی مشک سے کم ہے اور اس کا سبب یہ ہے جیسا کہ مسعودی نے تصریح کی ہے کہ تبتی مشک جب ہندوستان آتا ہے تو ہندو اسے سال بھر تک اپنی مورتیوں پر ملتے ہیں پھر اس کے پروہت یہ مشک بیچ ڈالتے ہیں اور نیا مشک مورتیوں پر ملنے لگتے ہیں، عرصہ تک مورتیوں پر ملنے سے مشک کی خوشبو کم ہو جاتی ہے لیکن محمد بن عباس (مشکی) ہندی مشک کو چینی مشک پر ترجیح دیتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندی مشک (کو بلاد اسلامیہ پہنچنے تک) چینی مشک کی نسبت کم فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے[2] جس کے نتیجہ میں سمندری ہوا اس کی خوشبو بدلنے میں اس حد تک اثر انداز نہیں ہوتی جتنا چینی مشک پر اثر انداز ہوتی ہے۔

(۲) مشک جبلی: یہ سندھ کے علاقہ ملتان (مولتان) سے لایا جاتا ہے۔ اس کے نافے بڑے اور خوش رنگ ہوتے ہیں لیکن اس میں خوشبو کم ہوتی ہے۔

(۳) مشک داری۔ منسوب بہ دارین جو خلیج فارس کا ایک جزیرہ ہے اور اس کا شمار ہوتا ہے بحرین میں ہوتا ہے۔ اس جزیرہ پر ہندوستان کے تجارتی جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں۔ دارین سے

---

[1] صبح الاعشیٰ ۲/۱۱۵۔۱۱۶۔ [2] مشک کو سمندر کی مرطوب ہوا میں زیادہ عرصہ رکھنے سے اس کی خوشبو اور خواص پر برا اثر پڑتا ہے۔

Marfat.com

... نہیں ہوتا۔

عنبر

... ہندوستان کے ساحلی شہروں سے جمع کیا جاتا ہے اور بصرہ نیز دوسرے (اسلامی)
... ایک قسم کے ہندی عنبر کا نام کرک[1] بالوس ہے۔ لوگ اسے عمان
... سمندر میں عنبر کے گاہک کشتیوں میں بیٹھ کر آتے ہیں اور عنبر خرید

صندل

یہ ایک درخت کی لکڑی ہے جو زیرین ہند (سُفالۃُ الہند) سے برآمد کی جاتی ہے، صندل
...:

... یہ زرد رنگ کا ٹھوس اور روغنی صندل ہوتا ہے گویا اس پر خوب خوشبودار
... دیا گیا ہو، اس کا نام مقاصیری پڑنے کے دو سبب بتائے گئے ہیں: ایک یہ کہ مقاصیر
... ہے جس کی طرف یہ منسوب ہے، دوسرے یہ کہ ایک عباسی خلیفہ نے اپنی کسی اُم ولد یا چہیتی
... اسی صندل کے حجرے (مقاصیر) بنوائے تھے، مقاصیری صندل کے بڑے بڑے درخت
... جنہیں گیلا کاٹ لیا جاتا ہے۔ سب سے عمدہ مقاصیری صندل پیلے رنگ کا ہوتا ہے اس میں بڑی
... لیکن مہک میں تیزی یا تیکھا پن (زعارۃ) نہیں ہوتا۔ تمیمی[2] کی رائے ہے کہ یہ صندل

---

[1] ... یہ ہے کہ کرک بالوس نامی عنبر ایک ہندوستانی قوم کی طرف منسوب ہے جو کرک بالوس ... سمندر ... جہاں سے ... کیا کرتی تھی۔ نہایۃ الأرب ۱۲/۲۰۔ ممکن ہے کرک بالوس لنجبالوس ... جو ... عرب جزائر نکوبار پر کرتے تھے اور ان جزیروں کا شمار ہندوستان کے سرحدوں میں ... ۱۱۸ ...۔

[2] ... جس نے ... خوشبودار اشیاء مثلاً مشک، عنبر، صندل اور عود پر ایک ... کے نام سے لکھی تھی۔ عیون الأنباء ابن ابی اصیبعہ ۲/۸۷-۸۸۔

عورتوں کے خشک اور تر اُبٹن میں ڈالا جاتا ہے، ابٹن کے علاوہ مرکبات، مثلثات (دوا نامی مرکبات) میں بھی استعمال ہوتا ہے، صندل لکڑی کے ہار بنائے جاتے ہیں اور دواؤں میں بھی ڈالی جاتی ہے، لوگ کہتے ہیں کہ یمن کے موجودہ سلطان کے لئے صندل کے پلنگ بنائے جاتے ہیں جب لکڑی اس کی قلمرو سے باہر بھیجی جاتی ہے تو وہ اس کے ٹکڑے کروا دیتا ہے تاکہ کسی دوسرے بادشاہ کے لئے اس کی طرح صندل کے پلنگ نہ بنائے جاسکیں۔

(۲) طِیبُ الریح۔ یہ صندل مذکورہ بالا مقاصیری کی ایک قسم ہے، سفید رنگ کو چھوڑ کر اور کسی لحاظ سے مقاصیری سے کم نہیں ہوتا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقاصیری صندل لکڑی کا داخلی حصہ ہوتا ہے اور طیب الریح بیرونی۔

(۳) جوزی[1]۔ اس کی لکڑی سخت اور سفید ہوتی ہے اور سفیدی میں گندمی رنگ کی جھلک پائی جاتی ہے، اس کا درخت جوز نامی علاقہ میں اگتا ہے، اس کی خوشبو عمدہ لیکن طیب الریح سے ہلکی ہوتی ہے۔

(۴) ساوس جس کا دوسرا نام کاوس بھی ہے، اس کا رنگ زرد اور خوشبو عمدہ ہوتی ہے لیکن اس میں حدت (زعارۃ) پائی جاتی ہے۔ ذرائر، مثلثات اور خوشبودار اشیا میں ڈالا جاتا ہے، سلگانے کے کام بھی آتا ہے۔

(۵) اس کا[2] رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اور یہ ساوس سے ملتا جلتا ہے۔

(۶) جَعدُ الشعر۔ اس کی لکڑی جب کاٹی جاتی ہے تو سپاٹ اور یکساں نہیں ہوتی بلکہ لہریا ہوتی ہے زیتون کی لکڑی کی طرح، اس میں ہر قسم کے صندل سے زیادہ تیز خوشبو ہوتی ہے لیکن یہ صرف سلگانے اور مثلثات بنانے کے کام آتا ہے۔

(۷) اَحمرُ اللون۔ اس کی لکڑی خوش رنگ اور بھاری ہوتی ہے لیکن خوشبو سے معری، اس سے

---

[1] نویری (نہایۃ الارب ۱۲/۳۹) نے جور بالرار لکھا ہے اور تصریح کی ہے کہ یہ اطراف ہند کا علاقہ ہے ہمارے مراجع میں نہ جوز بالزای کا سراغ ملا نہ جور بالراء کا۔ [2] متن میں اس کا کوئی نام نہیں دیا گیا۔

Marfat.com

... (عطر دان) اور شطرنج (چوسر) کے مہرے بنائے جاتے ہیں۔

عُود (اگر)

... نے اپنے دادا کی سند پر جس نے باخبر لوگوں سے عود کے حالات معلوم کیے تھے، بیان ... کے بڑے بڑے درخت ہوتے ہیں جو ہندوستان کے کئی مخصوص علاقوں میں پائے جاتے ہیں، عود ... اندرونی کشمیر، لنکا، سمعانی لینڈ (قمار) اور ملحقہ ملکوں سے بھی برآمد کی جاتی ہیں، باخبر لوگوں ... ہے کہ عود میں اس وقت خوشبو پیدا ہوتی ہے جب اس کی لکڑی پرانی ہو جاتی ہے اور اسے ... کر اس کا بکل اُتار لیا جاتا ہے، سوکھنے اور بکل چھٹانے کے بعد ہی اس کو فروخت کے لئے منڈیوں ... جاتا ہے۔ مجھے بعض لوگوں نے بتایا کہ درخت کی ساری لکڑی عود نہیں ہوتی بلکہ اس کا مرکزی ... عود ہوتا ہے، آبنوس، عناب، زیتون اور دوسرے درختوں کی طرح جن کے مرکزی حصوں میں ... ہوتا ہے، عود لکڑی بھی قلب درخت سے نکالی جاتی ہے۔ درخت کا بکل سفید ہوتا ہے، اس میں روغن نہیں ہوتا بعض اوقات عود کی لکڑی میں دھاریاں اور کالے نشان بھی پائے ... میں عود کی لکڑی کاٹ لی جاتی ہے اور اس کا بکل الگ کر کے لکڑی کو مٹی میں دبا دیا جاتا ہے، ... مٹی میں رہنے سے لکڑی کا بالائی حصہ گل جاتا ہے اور اندرونی حصہ (عود) محفوظ رہتا ہے، اس ... اثر نہیں ہوتا۔ (ایک دوسرے محقق) محمد بن عباس نے بھی عود کے بارے میں اسی طرح کی رائے ... محمد بن عباس نے مزید کہا، (شطُّ العرب کے مشہور بندرگاہ) اُبُلّہ کے باخبر اشخاص نے مجھے بتایا کہ

... نہایۃ الارب نُویری ۱۲/۴۰ ۔ ۲ اضافہ از نہایۃ الارب ۱۲/۴۱ ۔

... الارب ۱۲/۲۳-۲۵ ۔ ۳ دسویں صدی میں بیت المقدس کا ایک طبیب و محقق ادویہ، مشک عنبر ... متعلق نُویری اور قلقشندی کی بیشتر معلومات اس کی کتاب جَیبُ العروس و ریحان النفوس سے ... جو غالباً نایاب ہے میں لکھی گئی تھی۔ ابن ابی اُصَیبعہ ۲/۸۰۔۸۰۔

Marfat.com

عود ہندی کا درخت دشوار گذار اونچے اونچے پہاڑوں کی وادیوں میں ہوتے ہیں انقل و حرکت کی دشواری کے باعث وہاں انسان کا گذر نہیں ہوتا، پرانے ہو کر درخت ٹوٹ جاتے ہیں یا باراں اور سیلاب سے ان کی جڑیں سڑ جاتی ہیں اور مٹی، پانی اور ہوا کے زیر اثر ان کی لکڑی گل جاتی اور صرف لکڑی کا مرکزی اور جوہری حصہ محفوظ رہ جاتا ہے۔ جب زور دار بارش ہوتی ہے تو پانی کا دھارا عود لکڑی کو ان پہاڑی وادیوں سے سمندر میں بہا لاتا ہے اور وہاں سے موجیں اسے ساحل پر لا پھینکتی ہیں پھر لوگ اسے جمع کر لیتے ہیں اور بیچنے کیلئے مختلف ملکوں کو لیجاتے ہیں۔

ایک تاجر نے جو ہندوستان کے کئی سفر کر چکا تھا بیان کیا: نہ تو میں نے عود کا درخت دیکھا ہے اور نہ کسی ایسے شخص نے جس سے میں واقف ہوں۔ جب لوگوں نے پوچھا: عود ہندوستان سے آتا ہے اور تم وہاں کے کئی سفر کر چکے ہو پھر تم کیسے کہتے ہو کہ میں نے عود کا درخت نہیں دیکھا تو وہ تاجر بولا: اس لئے کہ جب بیوپاری عود لکڑی اپنی کشتیوں میں لاد کر ہندوستانی بندرگاہوں تک لاتے ہیں تو اپنی کشتیاں ساحل سے اتنے فاصلہ پر روک لیتے ہیں جہاں سے بندرگاہ والوں کو ان کی کشتیاں تو نظر آجاتی ہیں لیکن وہ خود نظر نہیں آتے، ان کشتیوں کو دیکھ کر مقامی تاجر رات ہوتے ہی بندرگاہ چھوڑ کر روپوش ہو جاتے ہیں، کشتی والے آتے ہیں اور اپنا تمام سامان بندرگاہ پر اتار دیتے ہیں، ہر بیوپاری اپنا سامان الگ رکھ دیتا ہے، اس کے بعد یہ لوگ اس جگہ لوٹ جاتے ہیں جہاں پر اپنی کشتیاں روکی تھیں۔ صبح کو (روپوش مقامی) تاجر بندرگاہ لوٹ آتے ہیں اور سامان کے ہر ڈھیر کے پاس اس کی ہم قیمت کچھ سامان رکھ دیتے ہیں اور پھر روپوش ہو جاتے ہیں۔ کشتیوں کے بیوپاری آتے ہیں اور اپنے اپنے سامان کے بدلے ملنے والے معاوضہ کا جائزہ لیتے ہیں، جو بیوپاری معاوضہ سے مطمئن ہو جاتا ہے وہ اسے اٹھا لیتا ہے اور اپنا سامان چھوڑ دیتا ہے اور جو مطمئن نہیں ہوتا وہ معاوضہ اور سامان جوں کا توں چھوڑ دیتا ہے، بندرگاہ کے تاجر صبح کو شہر سے آکر ان بیوپاریوں کا سامان دیکھتے ہیں اگر اس کے پاس اس کا معاوضہ نہیں ہوتا تو سمجھ لیتے ہیں کہ اس کا مالک پیش کردہ بدلے سے مطمئن تھا اور اسے اٹھا لے گیا ہے اور اگر سامان کے پاس اس کا عوض رکھا ہوتا ہے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالک

...اسے اتنی قیمت بڑھانی پڑتی ہے کہ مالک مطمئن ہو جائے۔ یہ ہے
... کسی تاجر نے انہیں نہیں دیکھا ہے، البتہ کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص ایسی
... ہاں سے وہ ان بیوپاریوں کو دیکھ سکتا تھا لیکن وہ اس کو نہیں دیکھ سکتے تھے، اس نے
... کتوں کے سے (کالے اور رستے ہوئے) ہیں اور باقی جسم انسانوں کا سا ہے۔

عود کی بہت سی قسمیں ہیں، سب سے اعلیٰ، عمدہ اور نفیس مَندَلی عود ہوتا ہے اور اسی عود کو عود
... کہتے ہیں، مندلی، مندل کی طرف نسبت ہے جہاں یہ عود پیدا ہوتا ہے، مندلی یعنی عود ہندی
... وستان کے تین علاقوں سے دستیاب ہوتا ہے، ان سب میں بہتر قامرونی[1] (قامرونی) عود ہوتا ہے
... ب (قامرون) سے لایا جاتا ہے، قامروب (قامرون) ہندوستان کا ایک پہاڑی علاقہ
... لوگ کہتے ہیں کہ قامروبی (قامرونی) عود قامرون نامی درخت کی طرف منسوب ہے، یہ عود
... عود سے مہنگا اور مرتبہ میں عود کے ۔ ... سارے اصناف سے اعلیٰ اور ارفع ہوتا ہے، کمیاب
... ہر وقت دستیاب بھی نہیں ہوتا، یہ خوب نرم ٹھوس، بھاری، تر اور گہرا سیاہ ہوتا ہے،
... زید حسن[2] سیرانی نے اپنی کتاب اخبار الہند[3] میں لکھا ہے، منصورہ[4] سے قریب واقع ملتان کی مشہور
... کی زیارت کے لئے ہندو تین ماہ کی مسافت سے اپنی پیٹھ پر بہترین قسم کا ہندی اور قامروبی
... عود لاد کر چلتا ہے۔ قامروب (قامرون) وہ سرزمین ہے جہاں اعلیٰ قسم کا عود ہوتا ہے
... ڈھونے کی مشقت اٹھانے کے بعد وہ ہندو عود کا بوجھ ملتان کی مورتی کے پاس لاتا ہے اور
... اس کی دھونی دینے کے لئے مندر کے پروہتوں کے حوالہ کر دیتا ہے، اس عود کے ایک پونڈ

---

[1] ... کامروپ کی تعریب ہے جو قدیم زمانہ میں آسام کا نام تھا۔ [2] متن میں غلطی سے حسین بن ... لکھا ہوا ہے۔ [3] ابو زید حسن سیرافی کی اخبار الہند سے مراد ہے تکملۃ ...

[4] ... حیدرآباد سے قریب پچاس میل شمال مشرق میں۔ نویری کا یہ قول بھی صحیح نہیں کہ ملتان ... واقع ہے، ان دونوں کے درمیان پانچسو میل سے زائد مسافت تھی۔

Marfat.com

(من) کی قیمت ایکہزار روپے (دو سو دینار) اٹھتی ہے، یہ اتنا نرم ہوتا ہے کہ جب اس پر مہر لگائی جاتی ہے تو مہر کا نقش اس پر ابھر آتا ہے، عود کے تاجر قامروبی (قامرونی) عود مورتی کے پروہتوں سے خرید لیتے ہیں۔

دوسری قسم کا عود سَمَندُری (سمندوری) کہلاتا ہے اور یہ سمندر[1] (سمندور) سے آتا ہے جو ازیرین ہندوستان (سفالۃ الہند یعنی اڑیسہ) کا ایک شہر ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں، ان میں سے عمدہ عود کالے رنگ کا ہوتا ہے، یہ خوب تر، سخت اور بھاری ہوتا ہے اور آگ میں زیادہ دیر تک سلگتا رہتا ہے، بعض لوگ سیاہ عود کو نیلے پر ترجیح دیتے ہیں اور بعض نیلے کو سیاہ پر، اس عود کا ایک موٹا ٹکڑا بقدر پونڈ (من) کے وزنی ہوتا ہے اور عمدہ خوشبو کے باعث اس کا نام ریحان العود پڑ گیا ہے، سمندری عود کے بعد قماری کا مرتبہ ہے، یہ قمار[2] سے لایا جاتا ہے جو زیرین ہندوستان (سفالۃ الہند) میں واقع ہے، اس کی بھی کئی قسمیں ہوتی ہیں، ان میں سب سے اعلیٰ سیاہ اور نیلا ہوتا ہے، یہ خوب سخت اور تر ہوتا ہے، اس میں سفیدی بالکل نہیں ہوتی، جلتا بھی کم ہے، اس کا ایک ٹکڑا بقدر نصف پونڈ (من) یا اس سے کچھ کم وزنی ہوتا ہے۔

عود ہندی میں حلاوت، حدت، مہک اور آنچ برداشت کرنے کی جو صلاحیت ہوتی ہے وہ کسی دوسرے عود میں نہیں ہوتی، محمد بن عباس خشکی نے اپنی کتاب میں عود ہندی کی فضیلت اور خلفاء کے محلوں میں اس کے استعمال کے اسباب بیان کئے ہیں، لکھتا ہے: عود ہندی سب سے اعلیٰ قسم کا عود ہے اور ہر عود سے کم جلتا ہے اور اس کی مہک ہر عود سے زیادہ کپڑوں میں بسی رہتی ہے، اسلام سے پہلے اور اس

---

[1] عہد قدیم میں اڑیسہ کی چلکا جھیل کو سمندر کہتے تھے۔ سمندری عود اسی جھیل کے ملحقہ جنگلوں سے بیرونی ملکوں کو بھیجا جاتا تھا۔ دیکھو کننگھم صفحہ ۵۸۷۔

[2] محققوں کی رائے میں قمار KHMER کی تعریب ہے اور .KHMER کا اطلاق پرانے زمانہ میں موجودہ تھائی لینڈ پر ہوتا تھا۔

Marfat.com

تاجر عراق وشام کے ملکوں میں عود ہندی برآمد نہیں کرتے
برآمد کرنے سے کوئی دلچسپی تھی، وجہ یہ تھی کہ اس کی خوشبو میں تلخی (مرارہ) پائی
کسری بادشاہ مندلی، قماری، سمندری اور کمبوڈی (صنفی) عود استعمال کرتے
ان اقسام کے عود کی خوشبو بہت میٹھی ہوتی تھی تاہم اس مٹھاس سے کپڑوں میں کھٹمل
جاتے تھے، عراق وشام کے ملکوں میں لوگ عود ہندی سے واقف تھے اور اس کی خوبیوں سے باخبر
وجود تاجر اسے برآمد نہیں کرتے تھے، عہدِ اُموی کے اواخر میں جب اُموی حکمرانوں کے درمیان
جھگڑا بڑھا اور ان کے پاس روپے کا توڑا ہو گیا تو انہوں نے رعایا کی دولت پر دست درازی
ناجائز طریقوں سے روپیہ حاصل کرنے لگے اور اوقاف نیز یتیموں کے املاک پر ہاتھ ڈالنے لگے، چنانچہ
کے اُموی گورنروں نے برمک اور اس کے لڑکوں سے روپیہ طلب کیا۔ برمک کے تصرف
کی بہت سی دولت اور جائداد تھی (اُموی گورنروں کے پیہم مطالبوں سے تنگ آکر)
اور اس کے لڑکے خراسان سے ہندوستان بھاگ آئے اور وہاں عباسی حکومت کے قیام تک
رہے۔ حسین بن برمک نے دیکھا کہ خوشبو کی لطافت کے باوجود عود ہندی کی (مسلمان)
تاجروں میں مانگ نہیں ہے، خود اسے یہ عود بہت پسند آیا اور اس نے بڑی مقدار میں خرید لیا اس کے
خالد بن برمک اور اس کا بھائی حسین اور ان کے متعلقین ابوجعفر منصور کے خلیفہ ہونے کے بعد اس
منصور نے انہیں اپنا مقرب اور مشیر بنا لیا۔ ایک دن حسین برمکی منصور سے ملنے آیا تو اس
خلیفہ عود قماری سے دھونی لے رہا ہے۔ اس نے خلیفہ سے کہا کہ میرے پاس قماری عود سے زیادہ
اور خوشبودار عود ہے جو میں ہندوستان سے اپنے ساتھ لایا ہوں۔ منصور کی فرمائش پر حسین
ہندی لے کر آیا، منصور نے اسے پسند کیا اور حکم دیا کہ ہند (یعنی سندھ) میں (اس کے گورنر کو لکھا
مقدار میں عود ہندی بھیجے۔ عود ہندی کی مہک کی تلخی اور حدت (ذعارۃ)

مندلی سے ساحل کا رمنڈل (تامل ناڈو) مراد ہے۔ ؎ برمک بلخ (مشرقی خراسان)
کا متولی تھا۔ برمک پرمکھ کی تعریب ہے یعنی ناظم اعلیٰ۔

برداشت کرلی گئی کیوں کہ اس سے کھٹمل مرجاتے تھے اور کپڑوں میں (کبھی) پیدا نہیں ہوتے تھے کپڑوں میں اس کی مہک زیادہ دیرپا ہوتی تھی، جب خلفاء اور سلاطین نے عود ہندی کو پسند کر اپنے محلوں میں اسے سلگانے لگے تو عود کے دوسرے اقسام کا مرتبہ گر گیا اور عود ہندی کی قد منزلت بڑھ گئی۔

کافور

کافور کا درخت خوب بڑا اور صَفصاف[1] سے ملتا جلتا ہے، اس کے سایہ میں سَو بلکہ اس سے بھی زیادہ آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ درخت سے کافور اس طرح نکلتا ہے کہ اس کے تنہ کے بالائی حصہ میں سوراخ کر دیا جاتا ہے جس سے کئی گھڑے کافور بہ نکلتا ہے، جب یہاں سے کافور بہنا بند ہو جاتا ہے تو تنہ کے وسط میں سوراخ کر دیا جاتا ہے، وہاں سے کافور کی ڈلیاں نکل پڑتی ہیں۔ یہ درخت کا گوند ہوتی ہیں جو اس کے اندر جم جاتا ہے۔ کافور دینے کے بعد درخت بیکار ہو کر خشک ہو جاتا ہے اور پھر کافور کیلئے دوسرے درخت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ درخت کافور کی لکڑی سفید اور ہلکی ہوتی ہے۔

لونگ

زکریا قزوینی[2]:

اس کا پودا ہندوستان کے ایک جزیرہ میں اگتا ہے اور پھل جُوہی کے پھول کی طرح ہوتا ہے لیکن خوب سیاہ، باخبر لوگوں کا کہنا ہے کہ اس جزیرہ کے لوگ لونگ کو آگ میں پکا کر باہر جانے دیتے ہیں تاکہ کسی دوسری جگہ لونگ نہ اگائی جا سکے۔

کافور

یہ ایک بڑا ہندوستانی درخت ہے جس پر گدھ بسیرا لیتے ہیں، یا اتنا گھنا ہوتا ہے کہ اس کے

---

[1] انگریزی میں اس کا نام ولو (WILLOW) ہے، اس کی لکڑی نرم ہوتی ہے اور خاص طور پر کھیل سامان بنانے کے کام آتی ہے۔

[2] عجائب المخلوقات (حاشیہ دمیری) ص ۲۶

...نکلتے ہیں۔ سال کے ایک خاص وقت ہی کافور کے طالب اس جگہ جاتے ہیں ... آتا ہے، یہ ساحل سمندر پر واقع ہونے والے پہاڑوں کے دامن میں پایا جاتا ہے ... سفید بھی اور بآسانی ٹوٹنے والی ہوتی ہے، اس کا گوند کافور کہلاتا ہے اور درخت کے ... بہتا ہے۔ محمد بن زکریا (رازی طبیب): کافور اس درخت کا گوند ہوتا ہے لیکن وہ ... کے اندر پایا جاتا ہے، درخت کے بالائی حصہ میں سوراخ کر دیا جاتا ہے تو گرمی کے وقت اس ... بہتا ہے۔ سوراخ سے ذرا نیچے ایک دوسرا سوراخ کیا جاتا ہے تو اس سے کافور کی ڈلیاں ... ہوتی ہیں۔

سیاہ مرچ

ابن خردادبہ[1]:

کیولان (کولم) میں سیاہ مرچ اور بانس پیدا ہوتا ہے، جہازرانوں کا بیان ہے کہ سیاہ مرچ ... خوشہ پر ایک پتہ ہوتا ہے جو اسے بارش سے محفوظ رکھتا ہے اور جب بارش ختم ہو جاتی ہے تو پتہ ... کے اوپر سے ہٹ جاتا ہے اور جب پانی برستا ہے تو پھر خوشہ کو ڈھک لیتا ہے۔

زکریا قزوینی[2]:

سیاہ مرچ کا درخت ہندوستان کے مالابار (ملیبار) نامی علاقہ میں اگتا ہے، یہ اونچا ہوتا ہے، ... کے نیچے ہر وقت پانی رہتا ہے۔ جب ہوا چلتی ہے تو سیاہ مرچ پانی کی سطح پر آگرتی ہے، اسے ... جاتا ہے...... یہ ایک آزاد درخت ہے اور اس کا کوئی مالک نہیں ہوتا، اس میں پھل سردی ... کے موسم میں آتا ہے، سیاہ مرچ کے خوشے ہوتے ہیں جب دھوپ تیز ہوتی ہے تو ہر خوشے کو ... کے پتے ڈھک لیتے ہیں تاکہ پھل جل نہ جائے۔ دھوپ کے ہٹتے ہی پتے بھی ہٹ جاتے ہیں تاکہ ان ... لگے۔ اس درخت کو دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ وہ انار کے درخت سے ملتا جلتا ہے، اس ... کے درمیان سیاہ مرچوں کے دو خوشے ہوتے ہیں اور ہر خوشے کی لمبائی ایک انگلی

---

[1] ... ص ۱۳۰ [2] عجائب المخلوقات (حاشیہ دمیری) صفحہ ۲۶۰-۶۵ و ۱۵۱

Marfat.com

کے بقدر ہوتی ہے ....

تیزپات (ساذج)[1]

یہ پودا ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے۔ باخبر لوگوں کا بیان ہے کہ گرمیوں میں جب
کا پانی خشک ہوجاتا ہے تو لوگ وہاں لکڑی جلاتے ہیں جس کے زیرِ اثر تیزپات (ساذج) پیدا ہوتا
اگر ایسا نہ کیا جائے تو تیزپات نہیں اگتا۔ اس کے پتے اور شاخیں شاہ سفرم[2] کی طرح ہوتی ہیں، ا
کے سفید پھول پانی میں نکلتے ہیں اور یہ بغیر جڑ پانی کی سطح پر ابھرا رہتا ہے۔ ابنِ سینا لکھتا ہے کہ سا
کو کپڑوں میں رکھنے سے کیڑا (سُوس) نہیں لگتا، اسے زبان کے نیچے رکھ لیا جائے تو منہ خوشبودار
ہے، دوسرے اطباء کی رائے ہے کہ دردِ دل میں مفید ہے اور بغل کی بُو دور کرتا ہے۔

ہندو حاکم اور مسلمان

چول[3] (صیمور)

مسعودی[4]:

میں ۳۰۴ھ/۹۱۶ء میں سرزمینِ لار (مہاراشٹر) کے شہر چول (صیمور) آیا جو بلہرا کی قلمرو میں داخل
اس وقت چول کا حاکم جانج[5] تھا، شہر میں دس ہزار مسلمانوں کی بستی تھی جو بیاسرہ[6]، سیراف، عُمان، بص
بغداد اور بہت سے دوسرے ملکوں کے اُن لوگوں پر مشتمل تھی جنہوں نے چول (صیمور) میں شا

---

[1] سنسکرت میں اس کا نام تمال پتر Tamalpatra ہے اور بازار میں تیزپات کے نام سے مشہور ہے۔ ہود یوالا ص۳۔ [2] ریحان کوچک برگ۔ برہان قاطع۔ [3] بمبئی سے تئیس میل جنوب میں وا تھا اور آج بھی موجود ہے۔ [4] مروج الذہب ۲۱۰/۱۔ [5] ہودیوالا (ص۲) کی رائے جانج جنجھان کی تصحیف ہے جو شمالی کونکن کا راشٹرکوٹا حاکم تھا۔

[6] ہندوستانی نژاد ایک مسلمان قوم جس سے اسلامی جہازوں پر سمندری دشمن سے لڑنے کے لیے فوج لی جاتی تھی۔ تاج العروس۔

Marfat.com

...کی ان میں خاصی تعداد ممتاز تاجروں کی تھی جن میں موسیٰ بن ... کا نام قابلِ ذکر ہے، اس میں ہنرمن (الہزمۃ) کے منصب پر ابوسعید معروف ... ہنرمن (الہزمۃ) مسلمانوں کے مقدم یا سربراہ کو کہتے ہیں، ہندو حاکم کسی معزز ... کو ان کے ہم مذہبوں کا ناظم مقرر کر دیتا ہے جس کے احکامات کی وہ پابندی کرتے ہیں۔

پاتن (نہروارہ)

ادریسی:

.... یہاں بغرض تجارت بہت سے مسلمان تاجر آتے ہیں، شہر کا حاکم مسلمانوں کی عزت کرتا ہے اور ... مال و متاع کا محافظ ہے، یہاں کے حاکموں کو اپنے علاقہ میں عدل و انصاف قائم رکھنے سے فطری ... ہے کسی کام سے ان کو اتنی دلچسپی نہیں جتنی عدل و انصاف ہے، لوگ کہتے ہیں کہ ان کے انصاف، پابندیٔ عہد اور حسنِ سیرت کی بدولت ان کی ساری رعایا امن و عافیت سے بہرہ ور ہے......

چول اور تھانہ

یاقوت:

صیمور جسے کبھی صیمون (بانون) بھی کہتے ہیں، ایک ہندوستانی شہر ہے، سندھ سے متصل اور ... کے قریب، یہ ایک ہندو راجہ کی قلمرو میں داخل ہے جو بلہر کہلاتا ہے، تاہم چول (صیمور) اور تھانہ ... ایسے شہر ہیں جہاں مسلمان آباد ہیں، ان کے مفادات و معاملات کی نگرانی صرف مسلمان کرتے ... بلہر مقرر کرتا ہے۔ چول (صیمور) میں ایک جامع مسجد ہے جہاں باجماعت نماز ہوتی ہے۔

... بمبئی سے ۵۵ میل مشرق میں اور بمبئی سے دو سو میل شمال میں۔

... ۱۲۳/۱۔

... ۲۰۰/۵۔

Marfat.com

محمد بن بابشاد کپتان کی سرکاری تصویر

بزرگ بن شہریار[1] :

کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے ایک راجہ نے محمد بن بابشاد کی تصویر بنوائی (اور اسے اپنے محل میں جگہ دی) محمد بن بابشاد ایک بڑا بحری کپتان تھا اور سمندری حلقوں میں اسے خاص رسوخ حاصل تھا۔ ہندوستانی راجاؤں کا دستور ہے کہ وہ ممتاز اور معزز لوگوں کی تصویریں بنواتے ہیں (اور انہیں محلوں میں آویزاں کرتے ہیں)۔

عمری[2] :

مجھ سے[3] شابان (بن) حمَّوَیہ نے جو دودو کے نام سے مشہور ہے ۳۵۰ھ ۹۶۱ء میں بیان کیا: احمد بن مروان تاجر نے مجھے ایک تجارتی جہاز کا کپتان بنا کر (ملایا کے مشہور مغربی بندرگاہ) کلہ روانہ کیا۔ (سمندری طوفان یا بحری ڈاکوؤں کی زد میں آکر) اہل جہاز کو (سماترہ کے جنوبی بندرگاہ) پنچور (قیصور) جانا پڑا۔ (جنوب مشرقی سماترا کی حکومت) سری وجایا (SRIVIJAYA) (سریرہ[4]) کے مہاراجہ کی شان میں مجھ سے ایک لغزش[5] ہوگئی تھی جو مجھے یاد نہیں رہی۔ اسے میرے پنچور (قیصور) پہنچنے کی خبر ہوئی تو اس نے

---

[1] عجائب الہند ص۹۔ [2] مسالک الابصار قلمی ۲/۴۹۔۵۰۔ [3] ضمیر کا مرجع دسویں صدی کا وہ مؤلف ہے جس سے عمری نے یہ اقتباس لیا ہے۔ [4] ساری عرب تحریروں میں اسی طرح قلمبند ہوا ہے، صحیح شکل سربزہ ہے جو سری وجایا (SRIVIJAYA) کی تعریب ہے۔ سری وجایا ایک بدھ سلطنت تھی جسے جنوبی ہند کے مہاجر ہندوؤں نے اسلام سے بہت پہلے قائم کیا تھا اور جس نے ساتویں صدی عیسوی سے تیرہویں صدی عیسوی کے آخر تک سماترا، جاوا، ملایا اور ملحقہ جزیروں پر شاندار حکومت کی تھی۔ عربوں کا مہراج اسی سلطنت کے راجاؤں کا لقب تھا۔ عام طور پر عرب سریرہ (سربزہ) کا اطلاق سری وجایا سلطنت کے پایۂ تخت پلیمبنگ (PALAMBANG) پر کرتے ہیں جو جنوب مشرقی سماترا میں ایک خلیج پر واقع تھا۔ یہاں سریرہ سے یہی شہر مراد ہے۔ دیکھو جنوب مشرقی ایشیا از ہیرن ص۲۱۔۲۹ [5] متن کا نکتہ ہمارے خیال میں فلتہ کی تصحیف ہے۔

Marfat.com

[illegible] وقت جہازوں کے سری وِجایا (سریرہ) بلالیا جب میں وہاں پہنچا تو میں نے [illegible] بہت سی عمدہ چیزیں مہاراجہ کی خدمت میں پیش کیں اور اس کے وزیروں اور [illegible] تحفے دیئے، اس طرح راجہ کا دل میری طرف سے صاف ہو گیا اور اس نے میری خوب خاطر [illegible] ہمیشہ دوپہر کے کھانے نیز خلوت میں پینے پلانے کے وقت اس کے ساتھ رہتا تھا[1]۔ میرا [illegible] کی طرف سے صاف ہو گیا۔ پانچ یا چھ ماہ کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ سری وِجایا (سریرہ) کا [illegible] اِل جادا (زابج[2]) سے لڑنے کے لیے نکلا، اس ملک نیز ہندوستان کے راجاؤں کی رسم ہے [illegible]جب وہ کسی دوسرے حملہ آور راجہ سے لڑنے نکلتے ہیں تو وہ تمام سامان جس کا لے جانا ممکن ہوتا ہے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور بھاری سامان کو آگ لگا کر جلا دیتے ہیں تاکہ وہ پوری تن دہی سے جنگ میں شرکت کر سکیں، تاکہ ان کا مقصد وحید پیش قدمی رہے، پیچھے ہٹنے کا خیال تک دل میں نہ آئے اور عقب کی کسی چیز کی یاد ان کو نہ ستائے، نیز بصورت ہزیمت ان کا دشمن ان کے محل کی دولت، ہتھیار اور ساز و سامان پر قابض ہو کر طاقت نہ بڑھا سکے۔ مہاراجہ سری وِجایا (سریرہ) نے جب راجہ جادا (زابج) سے لڑنے کا ارادہ مصمم کر لیا تو جتنا سامان لے جانا ممکن تھا وہ سب ساتھ لے لیا اور شاہی خزانوں اور توشہ خانوں کا باقی مال و متاع جلا دینے کا حکم دیدیا۔ مہاراجہ کو وزیر [illegible] میرا بڑا خیال کرتا تھا اور بے حد قدردان تھا اس سے کہا: مہاراج یہ سامان جلا کر تلف نہ [illegible] شاہان بن حموَیہ کو دیدیجیے۔ راجہ: خزانہ میں جو کچھ ہے تم سب لے لو، میں تمہیں ہبہ کرتا ہوں۔ شاہان [illegible] کہ میں نے اپنے جہاز کا کل وزن مختلف اقسام کے سامان سے پورا کر لیا۔ اس نے جو چیزیں جہاز میں [illegible] میں مہاراج کے توشہ خانوں سے لیا ہوا تین ہزار پونڈ (من) کافور بھی تھا۔ شاہان نے مہاراج [illegible] لیے ہوئے مال و متاع کی جو قیمت مجھے بتائی وہ اتنی زیادہ ہے کہ مجھے اس کا ذکر کرتے [illegible] ہوتا ہے۔ یہ سامان لے کر شاہان ۳۴۱ھ/۹۴۲ء میں سری وِجایا (سریرہ) سے

---

[1] [illegible] متن میں یہ جملہ ہے، وتشوقت بامعی. ہم نے اسے وتشفیت معاً معی کی تصحیف قرار دیکر ترجمہ کیا گیا۔

[2] [illegible] متن کا من جزائر صاحب سریرة خزائن کی تصحیف ہے۔

عمان روانہ ہو گیا۔

سیراف کے ایک تاجر نے مجھ سے بیان کیا کہ چول (صیمور[1]) میں عباس بن ماہان نامی سیراف کا ایک شخص رہتا تھا وہ چول میں مسلمانوں کا مُقدّم (ہُنرمن) اور شہر کا نہایت بااثر اور وجیہ آدمی تھا جس سے مسلمان اپنے معاملات میں رجوع کیا کرتے تھے۔ ایک (مسلمان) جہازی نوکر جو بدکردار آدمی تھا چول (صَیمُور) آیا، اس نے وہاں کے (کسی مندر میں) مورتی دیکھی جو ایک حسین لڑکی کی شبیہ تھی پجاریوں کی نظر بچا کر وہ اس مورتی کے پاس گیا اور اس کی رانوں کے درمیان انزال کر دیا۔ عین اسی وقت مندر کے ایک پجاری کا اُدھر سے گذر ہوا، یہ منظر دیکھ کر وہ گھبرا گیا اور الٹے پیروں وہاں سے چلا گیا، مندر کے ناظم کو اس حرکت کا پتہ چلا تو وہ مورتی کے پاس آیا اور اس نے اس کی رانوں کے درمیان منی دیکھی، اس نے ... جہازی نوکر کو پکڑ لیا اور فوراً چول (صَیمُور) کے حاکم سے شکایت کی اور سارا ماجرا کہہ سنایا، جہازی نوکر نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا، حاکم نے (اپنے مشیروں) سے پوچھا کہ ان کی رائے میں قصور وار کو کیا سزا دی جائے، انہوں نے کہا کہ اسے ہاتھیوں کے پیروں کے روندوا دیا جائے، ایک دوسرے نے رائے دی کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا چاہیئے، حاکم بولا: ایسا کرنا مناسب نہیں کیونکہ یہ عرب ہے اور عربوں سے ہمارا معاہدہ ہے، آپ میں سے ایک شخص مسلمانوں کے ناظم امور (ہُنرمن) عباس بن ماہان کے پاس جائے اور ان سے پوچھے کہ ایسے مسلمان قصور وار کو کیا سزا ملنی چاہیئے جو آپ کی مسجد میں عورت کے ساتھ مصروف دیکھا جائے، عباس ایسے مجرم کی جو سزا تجویز کریں وہی اس جہازی نوکر کو دی جائے۔ حاکم کا ایک وزیر عباس کے پاس گیا اور اس سے مشورہ کیا۔ عباس ہندوؤں کی نظر میں اسلام کی عزت و عظمت بڑھانا چاہتا تھا اس لئے اس نے کہا اگر ہم مسجد میں کسی مرد کو عورت کے ساتھ مصروف دیکھیں تو اسے قتل کر دیں گے۔ اس رائے کے بموجب اس جہازی نوکر کو موت کی سزا دی گئی[2]۔

---

[1] بمبئی سے تیئس میل جنوب میں۔

[2] عجائب الہند صفحہ ۱۴۲-۱۴۳۔

Marfat.com

ایک دن سفیان (بن مجالان) میں زید بن محمد کے پاس تھا جو اس وقت وہاں کے مسلمانوں کا والی تھا اور جس کے پاس وہ اپنی شکایتیں لے کر آتے تھے۔ ایک شخص کو جس کا نام جواں مرد تھا اور جو ... کرگیا تھا کچھ لوگوں نے رات میں گھیر لیا، اس سے لڑے، اسے قتل کیا اور اس کا سامان لے لیا، اس واقعہ کی خبر جس وقت زید بن محمد کو پہنچی میں اس کے پاس موجود تھا، کچھ فارسی جو وہاں موجود تھے کہنے لگے اب تو ہندو فارسیوں پر ہاتھ اٹھانے لگے ہیں اور ان پر چھاپے مارتے ہیں، فارسیوں کا حال خراب ہوتا جا رہا ہے۔ زید بن محمد ان کی باتیں سن رہا تھا، اس نے مجھ سے کہا: ذرا سننا یہ کیا کہہ رہے ہیں، یہاں سے جاتے ہی یہ لوگ بھول جائیں گے کہ انہوں نے کیا کہا تھا اور یہ باتیں پھر کبھی زبان پر نہ لائیں گے۔ میں نے کہا: جی ہاں میں نے سب باتیں سنیں۔ اس واقعہ کے تقریباً بیس دن بعد میں ایک دن علی الصباح زید کو سلام کرنے اس کے گھر گیا تو میں نے وہاں جواں مرد کے قاتلوں کو دیکھا اُن کے ہاتھ کندھوں پر بندھے ہوئے تھے، میں کچھ نہ سمجھا کہ وہ کون ہیں اور آداب کر کے زید کے پاس بیٹھ گیا، لوگ حسب معمول زید کو سلام کرنے آرہے تھے۔ جب سب جمع ہو گئے تو زید نے کہا: صاحبو' جواں مرد کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا آپ سب اس سے واقف ہیں، میں نے اس کے قاتلوں کو پکڑ لیا ہے، آپ میں سے ہر فرد کھڑا ہو کر ان میں سے ایک ایک کو قتل کر دے جس طرح انہوں نے آپ کے بھائی کو قتل کیا ہے، ہمیں جواں مرد کا کچھ سامان اور حساب کے کاغذ بھی ملے ہیں جو آپ میں سے کوئی صاحب اپنی تحویل میں لے لیں اور اس کے گھر والوں کو پہنچا دیں تاکہ میں اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاؤں، یہ کہہ کر اس نے میری طرف دیکھا، گویا اپنا پہلا ریمارک یاد دلا رہا ہو، سب خاموش بیٹھے رہے، نہ کوئی اٹھا اور نہ کسی نے کچھ کہا۔ یہ دیکھ کر زید پھر بولا: صاحبو۔ آپ کا یہ رویہ بڑا نامناسب ہے مجھے کانٹوں میں گھسیٹ کر خود الگ ہو جاتے ہیں، کچھ چہ میگوئیاں کرتے ہیں اور جب حق مل جاتا ہے تو آپ میں سے ہر ایک اپنا راستہ لیتا ہے،

۱؎ مسالک الابصار قلمی ۲/ ۵۸ - ۲؎ بمبئی سے نوے میل شمال ہیں۔

۳؎ ... الجیم المعجمة محلہ بالحاء المہملة کی تصحیف ہے۔

Marfat.com

آپ میرے ساتھ انصاف نہیں کر رہے، واللہ المستعان، اس کے بعد زید حاکم شہر کے محل کو گیا اور اس سے شخص مانگا جس نے جوان مرد کو قتل کیا تھا، حاکم نے سب ڈاکوؤں کو قتل کرا دیا اور عبرت کیلئے ان کی لاشیں ساحل سمندر پر لٹکا دیں۔

مذاہب اور فرقے

ابن خرداذبہ[1]:

ہندوؤں کے بیالیس ۴۲ مذہبی فرقے ہیں، ان میں سے کچھ خدا اور رسولوں کے قائل ہیں، کچھ (صرف) رسولوں کے منکر ہیں اور کچھ رسولوں اور خدا دونوں کے۔

مطہر بن طاہر مقدسی[2]:

(باخبر) لوگوں کا بیان ہے کہ ہندوستان میں (چھوٹے بڑے) نو سو مختلف مذہب پائے جاتے ہیں، ان میں سے ننیانوے (کے حالات و کوائف) معلوم ہیں اور یہ بیالیس مذہبوں میں منحصر ہیں اور ان بیالیس کا دار و مدار چار مذہبوں پر ہے اور یہ چار دو بڑے مذہبوں سے ماخوذ ہیں، ایک برہمن مذہب اور دوسرا بدھ مذہب۔ بدھ مذہب رسالت کا منکر ہے۔ برہمنوں کے تین فرقے ہیں، ایک فرقہ توحید اور عذاب و ثواب کا قائل ہے لیکن رسالت کی ضرورت تسلیم نہیں کرتا، دوسرا آواگون (تناسخ) کے اصول پر جزا و سزا کا قائل ہے لیکن توحید و رسالت کا انکار کرتا ہے۔

توحید

بیرونی[3]:

خدا کے بارے میں ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ وہ یکتا ہے، ازلی ہے، اس کی نہ ابتدا ہے، نہ انتہا، اپنے سارے کاموں میں خود مختار اور ان کے انجام دینے پر ہر طرح قادر، اس کا ہر کام حکمت و دانائی

---

[1] المسالک والممالک ص ۱۱۔ [2] البدء والتاریخ ۴/ ۹-۱۰۔

[3] کتاب الہند ص ۱۳-۱۵۔

Marfat.com

... دری کی عطا بھی کرتا ہے، مدبر کائنات ہے، ہر شئے کی بقا کا دار و مدار ... مشابہت میں کوئی اس کا حریف نہیں، وہ نہ تو خود کسی چیز سے مشابہ ہے اور ... مشابہت رکھتی ہے۔

رسالت

یونان کے لوگ ضابطے قاعدے اپنے فلاسفہ سے اخذ کرتے تھے جو قانون سازی پر مامور تھے ... کی نسبت یونانیوں کا عقیدہ تھا کہ انہیں تائیدِ الٰہی حاصل ہے۔ مذہبی ضوابط و قوانین کے ... میں ہندو و یونانیوں سے ملتے جلتے ہیں۔ ان کی رائے میں شریعت اور ضوابط کردار رسول نہیں ... رشی جو دین کی بنیادیں بناتے اور دیتے ہیں۔ رسول کو وہ نارائن کہتے ہیں جو مبعوث ہوتے وقت انسانی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ رسول صرف ان خرابیوں کو دور کرنے آتا ہے جو دنیا میں پھیل جاتی ہیں یا ان نقصانات سے بچانے کے لئے جن کی زد میں معاشرہ ہوتا ہے۔ ضابطے قاعدے بہر حال ... کے قوں رہتے ہیں، ان میں رسول کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ بنا بریں جہاں تک دین کے اصول و ضوابط کا تعلق ہے ہندو رسولوں کے محتاج نہیں ہیں۔

قاضی صاعد اندلسی[1]:

خدا کے بارے میں ہندوؤں کی متفقہ رائے ہے کہ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ ... کے دو (بڑے) طبقے ہیں، ایک برہمن (خواص) اور دوسرا صابیہ (عوام)، برہمنوں کی تعداد ... نہیں تاہم ہندوؤں کی نظر میں ان کا حسب نسب اونچا ہے، بعض برہمن حدوث عالم ... اس کی ازلیت کے قائل ہیں لیکن اس معاملہ میں سب متحد الخیال ہیں کہ نبوت غیر ضروری ... جانور کر اس کا گوشت کھانے کے لئے نہ تو ذبح کرنا چاہیئے نہ جسمانی تکلیف دینی چاہیئے۔

صابیہ ہندو (عوام) جن کی اکثریت ہے، عالم کی ازلیت کے قائل ہیں، ان کا عقیدہ ہے ... علت العلل یعنی خالق کائنات نے پیدا کیا ہے۔ یہ لوگ ستاروں کی تعظیم کرتے ہیں، ان کے

---

[1] ... الامم ص ۱۵۔

Marfat.com

مجسمے بناکر رکھتے ہیں اور ان کا تقرب حاصل کرنے کے لئے اس قسم کی قربانیاں کرتے ہیں، جو ان کے خیال میں ہر ستارہ کے مزاج کے موافق ہوتی ہیں تاکہ قربانیوں کے ذریعہ مجسموں سے قوت حاصل کریں اور (اس قوت نیز ستاروں کی عطا کردہ) تدبیر کو اپنی مرضی کے مطابق دنیا میں استعمال کر سکیں۔ ہر ستارہ کے مجسمے کو ہندو بدھ (بد) کہتے ہیں۔ بدھوں کے ازمنہ، ستاروں کے ادوار اور ان کے برج حمل میں جمع ہونے پر دنیا کی تمام مخلوقات کی بربادی اور ان کے برج حمل سے نکلنے پر عالم میں از سر نو زندگی کی واپسی اور ان کے ہر دور کے بارے میں ہندوؤں کی بہت سے آراء اور مسلک ہیں جیسا کہ ہم نے اپنی کتاب مقالات اھل الملل والنحل میں بیان کیا ہے۔

شہرستانی[1]:

ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ ہندو ایک بڑی قوم ہیں اور ان کا ایک بڑا مذہب ہے اور ان کے مختلف مذہبی عقائد ہیں۔ ان کا ایک فرقہ برہمن کہلاتا ہے، یہ لوگ نبوت کے بالکل منکر ہیں (اور اس کی ضرورت نہیں تسلیم کرتے)، ان کا ایک فرقہ دہریت کی طرف مائل ہے، دوسرا ثنوی[2] عقیدے کا حامل ہے اور ابراہیمی مذہب (توحید) کو حق قرار دیتا ہے لیکن بیشتر ہندو صابی[3] مذاہب کے پیرو ہیں، ان

---

[1] الملل والنحل ۱/۴۴۴ - ۴۴۸۔ ہندو مذہب کے بارے میں شہرستانی کا بیان الجھا ہوا اور تناقض سے پُر ہے، معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے عربی مؤلفوں کی طرح اُس نے بھی ہندو مذہب کا علمی مطالعہ نہیں کیا تھا اور پچھلی کتابوں کے اقتباسات پیش کرنے ہی پر اکتفا کیا ہے اور ان میں جو خامیاں تھیں انہیں دہرا دیا ہے۔

[2] ثنویہ فرقہ کا عقیدہ ہے کہ دنیا دو جوہری اور ازلی قوتوں سے مرکب ہے، ایک روشنی اور دوسرا اندھیرا اور دنیا کے خیر و شر ان دونوں کے مظہر ہیں، ان دونوں میں ہمیشہ تصادم اور آویزش رہتی ہے اور ہر ایک دوسرے پر غالب ہونے کی کوشش کرتا ہے، اس فرقہ کے مطابق انسان کا فرض کہ خیر کے ساتھ تعاون کرے اور شر کو پھلنے پھولنے کا موقع نہ دے۔

[3] بعض ستاروں کو انسان اور خدا کے درمیان واسطہ قرار دیتے ہیں اور ستاروں کو خدا کے دربار میں سفارشی مان کر ان کی تعظیم اور پوجا کرتے ہیں۔

Marfat.com

[illegible] ہے ایک جماعت ہیاکل پرست ہے اور ایک جماعت مورتی [illegible]. ہندوؤں میں ایسے فلسفی بھی پائے جاتے ہیں جو اپنے علم و عمل میں یونانی فلسفہ [illegible] ہیں۔ دہری، ثنوی یا صابی ہندوؤں کے مسلک کی تفصیل یہاں بیان کرنا ضروری [illegible] ہم پہلے دہریہ، ثنویہ اور صابیہ فرقوں کے معتقدات کا ذکر کر چکے ہیں (اور اس کے مطالعہ [illegible] ہندو فرقوں کے عقائد معلوم کئے جاسکتے ہیں)۔ اُن ہندوؤں کے پانچ فرقے ہیں [illegible] نے اپنے نظریات کی تشریح و توضیح کی ہے: براہمہ، اصحاب الروحانیات، اصحاب الہیاکل، [illegible] پرست اور فلسفی۔

براہمہ

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس فرقہ کے براہمہ کہلانے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ابراہیمی مذہب کا پیرو ہے لیکن یہ خیال صحیح نہیں ہے کیوں کہ برہمن جن کا طرۂ امتیاز نبوت کا انکار ہے ابراہیم نبی کے کیسے قائل ہو سکتے ہیں۔ جو ہندو فرقہ ابراہیم کو نبی مانتا ہے ثنویہ کہلاتا ہے اور وہ[1] جو روشنی اور اندھیرے کا قائل ہے۔ ثنویہ کے معتقدات کا ہم پہلے ذکر کر چکے، دراصل برہمن ایک شخص کی طرف منسوب ہیں، جو (برہام) کہلاتا ہے جس نے انکارِ نبوت کا اصول وضع کیا اور اس کے عقلاً ناقابل قبول ہونے کے [illegible] وجوہ پیش کئے مثلاً اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی جو پیغام لاتا ہے ضروری ہے کہ اس کا عقل [illegible] ادراک ممکن ہو یا نہ ہو، اگر عقل سے ادراک ممکن ہے تو ہم عقل تام کے ذریعہ اس کا ادراک کر سکتے ہیں،

[illegible] شہرستانی روحانیات سے مراد فرشتے جیسی غیر مجسم اور برائیوں سے پاک ہستیاں ہیں جو خدا اور [illegible] کے درمیان آسمانوں میں بصورت سبع سیارہ نظر آتے ہیں اور جن کی تعظیم کے ذریعہ انسان خدا کا تقرب [illegible] کر سکتا ہے۔ [2] ہیاکل سے سات سیاروں کے مرقع مراد ہیں، اصحاب الہیاکل صابیہ کا ایک [illegible] سے وہ لوگ مراد ہیں جو سات سیاروں کو خدا اور انسان کے درمیان واسطہ قرار دیتے [illegible] ہے کہ سیاروں کی تعظیم سے خدا کی خوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے۔

[illegible] کی تصحیف ہے۔

Marfat.com

اس لئے ہمیں نبی کی کیا ضرورت ہے اور اگر اس پیغام کا عقل سے ادراک کرنا ممکن ہے تو ایسا پیغام عقلاً قابل قبول نہیں ہو سکتا، کیوں کہ نا قابل ادراک کو قبول کرنا انسانی دائرہ سے نکل کر حیوانی دائرہ میں داخل ہونے کے برابر ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اس بات کے عقلی شواہد موجود ہیں کہ خدا حکیم ہے اور انسان اس حکیم کی عبادت[1] بس ان شواہد ہی کی بنا پر کرتا ہے جنہیں عقل تسلیم کرتی ہے، اس بات کی عقلی دلیلیں موجود ہیں کہ عالم کو ایک قادر، عالم اور ذی حکمت ہستی نے بنایا ہے نیز یہ کہ اس نے اپنے بندوں کو بہت سی نعمتوں سے سرفراز کیا ہے جن کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ بس ہم اپنی عقل سے خدا کی مصنوعات میں مضمر حکمت کا ادراک کرتے ہیں اور اس کی عنایتوں[2] کے شکر گذار ہوتے ہیں جو اس نے ہم پر کی ہیں اور چونکہ ہم نے عقل سے اس ہستی کا ادراک کر لیا ہے اور اس کی عنایتوں کا شکریہ بھی ادا کیا ہے اس لئے ہم اس کے ثواب کے مستحق ہیں اور اگر ہم خدا کا انکار اور اس کے احسانات کی ناشکری کریں تو سزا کے مستحق ہو جائیں گے پھر ہمیں کیا پڑی ہے کہ اپنے جیسے انسان کا اتباع کریں کیوں کہ اگر وہ ہمیں خدا کی معرفت اور شکر گذاری کا حکم دیتا ہے تو یہ دونوں باتیں عقل کے ذریعہ پہلے ہی سے ہمیں حاصل ہیں اور اگر وہ ایسا حکم دے جو معرفت اور شکر کے منافی ہے تو وہ صریحاً جھوٹا ہے۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ عقل تسلیم کرتی ہے کہ اس عالم کا ایک ذی حکمت بنانیوالا ہے لیکن انسان ذی حکمت کی عبادت ایسے طریقوں سے کرنا پسند نہیں کرتا جو عقل کی میزان میں قبیح ہوں۔ انبیاء نے مذاہب میں ایسی باتیں داخل کر دی ہیں جو عقلاً قبیح ہیں، مثلاً عبادت کے وقت ایک مخصوص گھر کی طرف منہ کرنا، اس کا طواف کرنا، سعی کرنا کنکریاں پھینکنا، احرام باندھنا، تلبیہ کہنا، ایک سخت پتھر کو چومنا، جانوروں کو ذبح کرنا اور ایسی اشیاء کا کھانا حرام قرار دینا جو انسان کی غذا بن سکتی ہیں اور ایسی باتوں کا حلال کرنا جو اس کا جسم گلاتی ہیں .... یہ اور اسی طرح کی باتیں عقلی تقاضوں کے خلاف ہیں .....

برہمنوں کے مختلف فرقے ہیں، مثلاً ان میں سے ایک فرقہ بُت پرست ہے (اصحاب البُددۃ

---

[1] متن کے لایتعبد الحق کی صحیح شکل لا یتعبد لہ ہے۔

[2] متن کا بالایہ، بآلائہ کی تصحیف ہے۔

... اور نیرا اوگون (تناسخ) کا معتقد۔

... بت پرست برہمن (اصحاب البُدَدَه)

... اوتار (بد) وہ شخص ہے جو نہ پیدا ہوا ہو، نہ شادی بیاہ کرے، نہ کھائے پئے، ... مرے۔ اس دنیا میں ظاہر ہونیوالے پہلے اوتار (بد) کا نام شاکمنی (شاکمین) تھا، اس کے ... ہجرت سے پانچہزار برس پہلے ظاہر ہوا تھا۔ باخبر ہند وعلماء کی رائے ہے ... بودھی ستو (بودھیسیہ) کا مرتبہ ہے، اس کے معنی ہیں حق کا طالب انسان اس مرتبہ تک ... اپنے میلانات، دنیا اور دنیا کی خواہشات، لذتوں اور ناجائز کاموں سے ... اور ساری مخلوق کے ساتھ مہربانی وہمدردی نیز دس گناہوں سے اجتناب اور دس اچھی ... پیدا کرنے سے پہنچنا ممکن ہے، دس گناہ یہ ہیں: جاندار کا قتل، غیر کے مال پر ہاتھ ڈالنا، زنا، جھوٹ، ... فحش کلامی، گالی گلوچ، لوگوں کو برے لقب دینا، بیہودہ پن اور اخروی جزا وسزا سے انکار۔ ... خصلتیں یہ ہیں: سخاوت، قصور سے درگذر کرنا، غیظ وغضب میں بردباری سے کام لینا، ... خواہشات سے پرہیز، فانی دنیا سے نکل کر باقی دنیا میں نجات پانے کے طریقوں پر غور وخوض ... علم وادب سے عقل کی تربیت، ہر کام کے انجام پر نظر رکھنا، دل کو محض اعلیٰ مقاصد کی طرف پھیرنا، ... کے ساتھ نرمی اور اخلاق سے بات کرنا، دوستوں کے ساتھ ایثار اور حسن سلوک سے پیش آنا، خدا کی ... سے دل ہٹا لینا اور خدا کی طرف کلیتہً مائل ہوجانا اور اس تک پہنچنے کی کوشش میں جان دے ...

فکری ریاضت کے قائل برہمن (اصحاب الفکروالوہم)

... فرقہ ہے جو ہندسہ اور نجوم سے واقف ہے جس نے ستاروں سے متعلق احکام د...

... اس کے معنی ہیں ایسا رہبر جو عرفان کے سارے مراحل طے کرکے عارف کامل ہو چکا ہو۔

... کی تعریف بودھی ستوایسے رہبر کو کہتے ہیں جو عرفان کے مراحل طے کر رہا ہو اور عارف کامل

... ایم - ایپ - نیپارک ۱۹۵۱ء ۴/۶ - ... نن کا داوالعودمق والاعراض کی تصنیف ہے۔

ضوابط وضع کئے ہیں، جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔۔۔ یہ لوگ فکر کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔۔۔
ہے کہ فکر پر محسوسات اور معقولات دونوں کا پرتو پڑتا ہے، اسلئے یہ لوگ سخت ریاضت کرتے ہیں جس
زیر اثر فکر کے پردہ پر محسوسات کے نقوش پڑنا بند ہوجاتے ہیں اور صرف (معقولات یعنی) عالم بالا کے نقوش
ہی مرتسم ہوتے ہیں اور اس کے رموز فکر پر آشکار ہو جاتے ہیں کبھی ایک مشاق فکری ریاضت کرنیوالا غیب
کی باتیں بتادیتا ہے، کبھی بارش روک دیتا ہے اور کبھی کسی پر اپنا فکری شکنجہ اس طرح کستا ہے کہ وہ فوراً
مرجاتا ہے۔۔۔ فکر اور وہم جب محسوسات کے نقوش لینا بند کر دیتے ہیں تو حیرتناک کام انجام دینے پر
قادر ہو جاتے ہیں۔

تناسخ کے قائل برہمن

تناسخ کے معنی ہیں اکو آرداد وار کا کبھی نہ ختم ہونیوالا سلسلہ۔۔۔ تناسخ کے مطابق جزا و سزا دنیا
میں ملتی ہے آخرت میں نہیں اور ہم دنیا میں جو اعمال کرتے ہیں وہ ان اعمال کا بدلہ ہوتے ہیں جو ہم نے پہلے
ادوار (جنم) میں کئے تھے، آرام، خوشی، آسودگی، شادمانی اور خوشحالی جن سے ہم دنیا میں بہرہ ور
ہوتے ہیں ان اچھے اعمال کا نتیجہ ہیں جو ہم نے پچھلے جنم میں کئے تھے اور غم تکلیف اور ناداری جس کے ہم
دنیا میں شکار ہوتے ہیں ان برے اعمال کا نتیجہ ہیں جو پچھلی زندگی میں ہم سے سرزد ہوئے تھے۔

ہم پہلے تناسخ کی مختلف شکلوں کا ذکر کر چکے ہیں (ہندوؤں کا) کوئی مذہب ایسا نہیں جس کی
بنیاد یں آواگون کے تصورات پر استوار نہ ہوئی ہوں، ہر (ہندو) مذہب میں اثبات تناسخ کی
دلیلیں، اور تشریح و تعبیر کے صرف طریقے مختلف ہیں۔ ہندوستانی برہمن (تناسخیۃ الہند) آواگون پر
گہرا عقیدہ رکھتے ہیں، انہوں نے دیکھا کہ ایک پرندہ مقررہ وقت پر آتا ہے اور درخت پر بیٹھ کر انڈے
دیتا ہے پھر اس کے بچے نکلتے ہیں پھر جب بچوں کے ذریعہ اس کی نوع کی بقا کا انتظام ہو جاتا ہے تو وہ
پرندہ اپنی چونچ اور پنجوں سے (اپنا جسم) کھجلاتا ہے جس کے زیر اثر آگ کے شعلے نکلنے لگتے ہیں اور ان شعلوں

ل یعنی روحوں کا ہمیشہ جسم بدلتے رہنا، اچھی روحوں کا اچھے جسموں میں داخل ہونا اور بری روحوں کا برے جسموں
ہ الملل والنحل ۱/۲۴۹۔

Marfat.com

... درخت کی جڑ کے ایک گڑھے میں جمع ہو جاتا ہے، جب
... کا وقت آتا ہے تو درخت کی جڑیں مجتمع تیل سے اس جیسا
... درخت پر بیٹھ جاتا ہے (اور انڈے بچے دیتا ہے) اور یہ سلسلہ
... کے قائل یہ بھی کہتے ہیں کہ دنیا اور اہلِ دنیا پر اس پرندہ کی طرح فنا اور بقا
... رہتے ہیں۔

... ستان کے اکثر باشندوں کے بیالیس مذہب ہیں، بعض لوگ خدا اور رسول کے قائل ہیں بعض
... رسولوں کے منکر ہیں، بعض دونوں میں سے کسی کو نہیں مانتے، بعض مورتیوں کی پوجا کو خدا
... قرار دیتے ہیں، بعض پتھروں کے ڈھیر کو اپنے اور خدا کے درمیان واسطہ بناتے ہیں اور
... چربی ڈال کر سجدہ کرتے ہیں، بعض لوگ آگ کی عبادت کرتے ہیں اور خود کو آگ میں جلا
... بعض سورج کے پرستار ہیں اور اس کے سامنے سجدہ کرتے ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ سورج نے
... پیدا کیا اور وہی اس کا نظام چلا رہا ہے، کوئی فرقہ درخت کی پوجا کرتا ہے، کوئی ناگوں کی، ان
... بنا دیتا ہے اور ان کو کھلاتا پلاتا ہے اور ان کی پرستش کو خدا تک پہنچنے کا ذریعہ قرار
... ہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو عبادت کی زحمت ہی نہیں کرتے اور ہر مذہب کے منکر ہیں۔

بدھ

... یم:

... بارے میں ہندوؤں کی مختلف رائیں ہیں، ان کی ایک جماعت کہتی ہے کہ بدھ خدا کی
... جماعت کا خیال ہے کہ وہ رسول کی مورتی ہے جسے خدا نے ان کے پاس بھیجا ہے۔
... اختلاف ہے) ایک جماعت کہتی ہے کہ رسول خدا کے فرشتوں میں سے ایک

ے نزہتہ المشتاق قلمی ۱/۶۵۔

Marfat.com

فرشتہ ہے، دوسری جماعت کی رائے ہے کہ وہ...... انسان ہے، تیسری کا خیال ہے کہ وہ (عفریت) ہے۔ ایک جماعت کا عقیدہ ہے کہ بدہ بوداسف حکیم (مہاتما بدہ) کی مورتی جو (لوگوں کی رہنمائی کے لئے) خدا کے پاس سے آیا تھا۔ ہر جماعت بدہ کی پوجا اور تعظیم الگ الگ سے کرتی ہے۔ ایک باخبر ثقہ شخص کا بیان ہے کہ ہر ہندو فرقہ کی ایک مورتی ہے جس کی وہ پوجا کرتا ہے نیز یہ کہ بت (بدُ) اسم جنس ہے اور مورتیاں اس کی انواع۔ سب سے بڑا بت انسانی شکل اور ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے، اس کے چہرہ پر کوئی بال نہیں ہے۔ ٹھوڑی اور جبڑے دھنسے ہوئے ہیں، اس کا جسم ننگا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے گویا مسکرا رہا ہو، ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے اس طرح ڈالے ہوئے ہے کہ ان سے بتیس[1] کے ہندسے بنتے ہیں۔ اسی ثقہ راوی کا بیان ہے کہ ہر گھر (بدہ کی) ایک مورتی موجود رہتی ہے اور گھر والے کی حسب حیثیت جواہرات سے مرصع سونے چاندی کی یا پیتل یا لکڑی کی ہوتی ہے، مشرق سے مغرب یا مغرب سے مشرق جس طرف سے بھی بدھ مورتی پر نظر پڑ جائے ہندو اس کی تعظیم کرتے ہیں لیکن زیادہ تر وہ مورتی کا رخ مغرب کی طرف رکھتے ہیں تاکہ وہ مشرق رو ہو کر اس کے سامنے آئیں۔ راوی کہتا ہے کہ مورتی کے چار چہرے ہیں جن کو ایسی ناپ تول اور مہارت سے بنایا جاتا ہے کہ ہر طرف سے اس کا پورا چہرہ دیکھنے کے سامنے آجاتا ہے.....

میں نے ایک خراسانی کی کتاب میں جو اسلام سے پہلے اور بعد کے خراسان کے حالات پر مشتمل پڑھا کہ فرقہ سُمنیہ کا پیغمبر بوداسف (مہاتما بدہ) تھا اور ماوراء النہر کے اکثر باشندے اسلام سے پہلے اور قدیم الایام میں اسی مذہب کے پیرو تھے، سمنیہ کے معنی ہیں جو سمنی کی طرف منسوب ہو، یہ ہر ملک اور ہر مذہب کے لوگوں سے زیادہ سخی اور فیاض نفس واقع ہوئے ہیں، وجہ یہ ہے کہ نبی بوداسف (مہاتما بدہ) نے تعلیم دی ہے کہ انسان کے لئے جائز نہیں کہ کسی معاملہ میں کہے اور اس کے لئے مناسب نہیں کہ اس عقیدہ کا حامل ہونے کے بعد اس پر عمل پیرا ہو...

---

[1] بظاہر اس کا عکس صحیح ہے۔

Marfat.com

... ان کا عقیدہ ہے کہ نہیں کہنا شیطانی ...

... فرقے

باسویہ (ناشدیہ)

... ہے کہ خدا نے ان کے پاس ایک فرشتہ انسان کی شکل میں پیغمبر بنا کر بھیجا ... تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں تلوار تھی، دوسرے میں زرہ بکتر، تیسرے میں چکر ... چوتھے میں پھندے دار رسی، وہ عنقار پر سوار تھا، اس کے بارہ سر تھے، ایک انسانی، ... کا، تیسرا شیر کا، چوتھا بیل کا، پانچواں گدھ کا، چھٹا ہاتھی کا، ساتواں سور کا، باقی ... کی بھی انہوں نے تصریح کی ہے۔ برہمنوں کا یہ موحد فرقہ کہتا ہے کہ باسو (ناشد) نے ہمیں ... حکم دیا ہے جیسے خدا نے بلندی، شان اور تابناکی عطا کر کے معزز و موقر بنایا ہے اور ... دینی فائدے وابستہ کر دیئے ہیں۔ باسو (باشد) نے قتل اور شراب خوری ... کر دی ہے، اس نے گائے کی تعظیم اور اپنی مورتی بنا کر اس کی عبادت کا حکم ... کی ممانعت کر دی ہے، جو برہمن ایسا کرے گا اس کا دھرم جاتا رہے گا۔

...

... ان کا رسول ایک روحانی فرشتہ تھا جو انسان کی شکل میں آسمان سے ... حکم دیا کہ آگ کی تعظیم کریں اور اس کا تقرب عطر، خوشبو اور تیل جلا کر، نیز جانور ... نے قتل اور ذبح کرنے کی ممانعت کر دی ہے سوائے اس جانور کے جسے

... البدء والتاریخ ۴/۱۲-۱۳ ۔ ۳ے واسو (باسو) کرشن کا ایک نام ... ایک یا وشنو کا اوتار تھا ۔ ۴ے یہ صحیح نہیں، ہندوؤں کے کسی دیوتا ... ہے۔ کتاب الہند میں بیرونی نے بھی اس مروجہ رائے کی تردید کی ہے۔
... الفہرست، مصر، ص ۹۳-۹۴۔

Marfat.com

آگ پر قربان کرنا ہو، اس نے ان کے لئے یہ ضابطہ بنایا کہ گلے میں ایک دھاگا (جنیو)[1] ڈالیں جو کندھے سے ہو کر الٹے کندھے کے نیچے سے گذرے۔ رسول نے جھوٹ بولنے، شراب پینے اور مذہب والوں کا کھانا اور ذبیحہ کھانے سے روکا ہے، نسل انسانی کو برقرار رکھنے کے لئے اس نے زنا کی اجازت دی دی ہے۔ اس نے اپنے پیروں کو حکم دیا ہے کہ اس کا تقرب حاصل کرنے کے لئے اس کی پوجا اور دن میں تین بار اس کا طواف کریں نیز طواف کے دوران باجا بجائیں[2]، ناچیں، گائیں، خوشبودار چیزیں سلگائیں۔ رسول نے گائے کی تعظیم کی تاکید کی ہے نیز اس بات کی کہ جب نظر آئے تو اسے سجدہ کیا جائے اور گناہ سے توبہ کے وقت اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا جائے۔ نے گنگا پار کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

مہادیویہ (بہابوذیہ)

مطہر بن طاہر مقدسی[3]:

موصد برہمنوں کا ایک فرقہ مہادیویہ (بہابوذیہ) کہلاتا ہے، اس کا عقیدہ ہے کہ ان کا فرشتہ تھا جسے مہادیو (بہابوذ) کہتے ہیں، وہ انسانی شکل میں اترا تھا اور بیل پر سوار تھا، اس کے سر پر مردوں کی ہڈیوں سے بنا ہوا ایک تاج تھا اور (انسانی) کھوپڑیوں سے ایک مالا پہنے تھا، اس کے ایک ہاتھ میں کھوپڑی کا بادیا اور دوسرے میں سہ دھارا چھوٹا نیزہ تھا، سر پر مور دم کی چھتری تھی، اس نے خدا کی عبادت کا حکم دیا نیز اس بات کا کہ اس کی مورتی کی پوجا کریں کہ اس کے ذریعہ ان کی دعائیں اور التجائیں خدا کے دربار تک پہنچ سکیں، اس کا حکم ہے کہ چونکہ سب چیزیں خدا کی بنائی ہوئی ہیں اس لئے کسی چیز سے گھن نہیں کرنی چاہیے۔

---

[1] یہ تصریح مضحکہ خیز ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بغیر زنا انسانی نسل باقی نہیں رہ سکتی۔

[2] متن کا بالمعارف بالرار بالمعازف بالزار کی تصحیف ہے۔

[3] البدء والتاریخ ۴/۱۳-۱۴

[illegible] ہے کہ ان کا رسول ایک روحانی فرشتہ تھا بشکل انسان جس کا نام مہادیو
[illegible] ہے، وہ ایک بیل پر سوار ہو کر آسمان سے اترا تھا، اس کے سر پر کھوپڑیوں کا تاج تھا،
[illegible] یوں کی ایک مالا، ایک ہاتھ میں انسانی کھوپڑی کا بادیہ اور دوسرے میں سہ دھارا
[illegible] ہ۔ اس نے غذا نیز اپنی مورتی کی پوجا کا حکم دیا، اس کی تاکید ہے کہ چونکہ ساری اشیاء
[illegible] ہے اس لئے کسی سے نفرت یا گھن نہیں کرنی چاہیئے، اس کا حکم ہے کہ انسانی ہڈیوں کی
[illegible] اور تاج بنا کر پہنیں اور جسموں اور سروں پر راکھ ملیں، اس نے قربانی سے روکا ہے، دولت
[illegible] ممانعت کردی ہے اور ترکِ دنیا کا حکم دیا ہے۔ اس فرقہ کے لوگ خود کچھ نہیں کماتے بلکہ خیر
[illegible] ت پر گذارہ کرتے ہیں۔

[illegible] طاہر مقدسی[۲]:

کپالیہ (کابالیہ)

[illegible] برہمنوں کا ایک فرقہ کپالیہ (کابالیہ) ہے، اس کا دعویٰ ہے کہ ہمارا پیغمبر شِو[۳] (شبب)
[illegible] فرشتہ ہے، وہ انسانی شکل میں اترا تھا، اس کے سر پر اونی ٹوپی تھی جس پر انسان کی کھوپڑیاں
[illegible] تھیں۔ شِو (شیب) نے انہیں حکم دیا کہ انسانی آلہ تناسل کی شبیہ بنا کر اس کی تعظیم اور عبادت
[illegible] کہ اسی پر نسل انسانی کی بقا کا دارومدار ہے۔

شہرستانی[۴]:

[illegible] فرقہ کا دعویٰ ہے کہ ان کا رسول ایک روحانی فرشتہ ہے جس کا نام شِو (شبب) ہے، وہ
[illegible] تھا، اس کے سارے جسم پر راکھ ملی ہوئی تھی، اس کے سر پر لال اون کی تین بالشت
[illegible] انسانی کھوپڑیاں ٹکی ہوئی تھیں، وہ (کھوپڑیوں کی) ایک بہت بڑی مالا پہنے

[illegible] میں فرقہ کا نام باہودیہ قلمبند ہوا ہے۔ [۲] البدء والتاریخ ۴/۱۴۔

[illegible] کے معنی ہیں کھوپڑیوں کی مالا پہننے والا۔ ڈاؤسن ص ۱۳۰۔

[illegible] میں فرقہ کا نام کابلیہ مکتوب ہوا ہے۔

Marfat.com

تھا اور انہی کا پٹکہ باندھے تھا اور انہی کے کنگن اور پازیب اس کے ہاتھوں اور پیروں میں تھے، اس کا جسم ننگا تھا، اس کا اپنے پیرووں کو حکم تھا کہ وہ اسی طرح کی ہیئت[۱] بنائیں بشو نے ان کے لئے مذہبی قاعدے ضابطے بھی مقرر کئے۔

رامانیہ[۲] وراونیہ[۳]

مطہر بن طاہر مقدسی[۴]:

موحد برہمنوں کے دو فرقوں کا نام رامانیہ اور راونیہ ہے، توحید کے ساتھ رسالت کے بھی قائل ہیں۔

رشیہ (رشنیہ)

برہمنوں کے ان فرقوں میں سے جو وجودِ خالق کے قائل ہیں لیکن رسولوں کی بعثت تسلیم نہیں کرتے فرقہ رشیہ (رشنیہ) ہے، یہ لوگ عرصہ تک فکری ریاضت کر کے اپنے ظاہری حواس بیکار کر لیتے ہیں ان کی رائے ہے کہ فکر کو محسوسات سے الگ تھلگ رکھنے سے فرشتوں کی تجلی ہونے لگتی ہے، فرشتے ان میں روحانی طہارت و لطافت پیدا کر دیتے ہیں اور ان سے فیض حاصل کرتے ہیں، رشی نہ تو دودھ پیتے ہیں نہ گوشت کھاتے ہیں اور نہ کوئی ایسی چیز جو آگ پر پکائی جائے، ان کی غذا صرف سبزی اور پھل ہے، وہ عمر کا بیشتر حصہ آنکھیں بند کئے فکری ریاضت میں گذار دیتے ہیں، ان کا دعوی ہے کہ فکر کے ذریعہ وہ جو چاہیں کرا سکتے ہیں، مثلاً بارش کرانے، ہوا چلانے، قتل کرنے، پرندوں کو زمین پر اتارنے اور دعا قبول کرانے پر قادر ہیں۔

مُصَفَّدہ

وجودِ خالق کے قائل لیکن رسولوں کی بعثت کے منکر برہمن فرقوں میں سے ایک فرقہ مُصَفَّدہ ہے، یہ لوگ لوہے کی زنجیر سے کمر تا پشت اپنا جسم جکڑ لیتے ہیں تا کہ کثرت علم اور ریاضت فکر سے ان کا

---

[۱] متن کا یہ ترجمہ بیتوا بزینتہ ہمارے خیال میں بے موقع ہے۔ [۲] شو کے اوتار رام کے پیرو۔ [۳] راون کے پیرو۔

[۴] البدء والتاریخ ۴/۱۴-۱۵۔

... کا ایک فرقہ بکرنتینیہ (؟) ہے اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو خود کو زنجیر سے جکڑ لیتے ہیں،

... جو ... والے ہیں ستر کے علاوہ سارا جسم ننگا رکھتے ہیں، وہ کسی ایسے شخص سے نہ تو ہم کلام

... نہ ... دیتے ہیں جو ان کے مذہب میں داخل نہ ہو۔ جو شخص ان کا مذہب قبول کر لیتا ہے، اسے

... کی ایک ... کا کامل انکار کی صفت پیدا ہو، ان کے مذہب میں داخل ہونے والے کو اسی وقت

... جسم جکڑنے کی اجازت ملتی ہے جب فکری ریاضت میں اونچا درجہ حاصل کر لے، زنجیر کمر سے لے کر

... تک ... ہیں تاکہ علم کی زیادتی اور غلبۂ فکر سے پیٹ نہ پھٹ جائے۔

... ستانی

... بکرنتینیہ سے وہ ہندو مراد ہیں جو لوہے سے اپنا جسم جکڑ لیتے ہیں؛ سر اور داڑھی منڈوانا، ستر

... کر سارا جسم کھلا رکھنا اور کمر سے سینہ تک زنجیر جکڑ لینا ان کا شعار ہے، یہ اس لئے تاکہ کثرتِ

... اور شدتِ وہم اور غلبۂ فکر سے پیٹ نہ پھٹ جائے۔ شاید انہیں لوہے میں کوئی ایسی خاصیت نظر

... جسم ... سے ہم آہنگ تھی ورنہ لوہا انشقاقِ بطن کیسے روک سکتا ہے اور کثرتِ علم سے پیٹ

... کیا تعلق ہے۔

... طاہر مقدسی[3]:

مہاکالیہ

... کے قائل لیکن رسولوں کی بعثت کے منکر برہمن فرقوں میں ایک فرقہ مہاکالیہ ہے،

... کا ... کی پشت پر ہاتھی کی کھال ہے اور اس سے خون ٹپکتا ہے، اس کے دونوں

... (انسانی) کھوپڑیوں کا ایک تاج رکھا ہے۔ ہندو اس کی یاترا

... اس سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ مہاکال ان کی دعائیں اور منتیں پوری

... الملل والنحل ۱/۹۴۴۔ [3] البدء والتاریخ ۴/۱۵۔

... کے ... دیوتاؤں میں سے ایک دیوتا تھا۔

Marfat.com

کردیتا ہے۔

ابن الندیم[1]:

اس فرقہ کی ایک مورتی ہے جسے مہاکال کہتے ہیں، اس کے چار ہاتھ ہیں، اس کا رنگ آسمانی ہے سر کے بال لمبے اور گھنے ہیں، دانت نکالے ہوئے ہے، اس کا پیٹ کھلا ہوا ہے، پیٹ پر ہاتھی کی کھال جس سے خون ٹپک رہا ہے، اپنے سامنے ہاتھی کے ہاتھوں کی کھال کی گانٹھ لگائے ہوئے ہے، اس کے ہاتھ میں مٹھ کھولے ہوئے ایک بڑا زہریلا سانپ ہے اور دوسرے ہاتھ میں ڈنڈا ہے، تیسرے میں انسانی سر، چوتھا اوپر اٹھا ہوا ہے۔ اس کے کانوں میں دو سانپ بالیوں کی طرح پڑے ہوئے ہیں، جسم پر دو بڑے زہریلے سانپ لپٹے ہوئے ہیں، سر پر انسانی کھوپڑیوں کا تاج ہے اور کھوپڑیوں ہی کی مالا گلے میں ہے، اس فرقہ کے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ایک راکشس (دیوتا) ہے بڑا عظیم الشان اور اپنی عظمت شان کے باعث عبادت کا مستحق ہے، اس میں اچھی بری دونوں صفات موجود ہیں، فائدہ اور نقصان پہنچانے پر قادر ہے، اس فرقہ کے برہمن مشکلات و مصائب میں اس سے رجوع کرتے ہیں۔

شہرستانی[2]:

ہندوؤں کا ایک بت ہے جسے مہاکال کہتے ہیں، اس کے چار ہاتھ ہیں، گھنے لٹکتے ہوئے لمبے بال، اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سانپ ہے جس کا منہ کھلا ہوا ہے، دوسرے ہاتھ میں ڈنڈا، تیسرے میں انسانی سر، چوتھا اوپر اٹھا ہوا ہے، کانوں میں بالیوں کی طرح دو سانپ پڑے ہیں اور جسم پر دو اور بڑے سانپ لپٹے ہوئے ہیں، سر پر کھوپڑیوں کا تاج اور گلے میں ان کی مالا ہے، ان کا دعویٰ ہے کہ یہ ایک راکشس (دیوتا) ہے جو اپنی عظمت اور اچھے برے صفات کی بدولت ۔مثلاً عطا کرنا، باز رکھنا، نقصان اور فائدہ پہنچانا۔ عبادت کا مستحق ہے۔ ضرورت کے وقت ہندو اس کی طرف رجوع کرتے ہیں ہندوستان میں مہاکال کے بڑے بڑے بت خانے ہیں، اس کے معتقد ہر دن تین بار آکر اس کے سجدے

---

[1] فہرست ص ۸۸

[2] الملل والنحل ۱/۲۵۳ ۲۵۴-

Marfat.com

ہندوستان میں اُجین (اُخت) نامی ایک شہر ہے جہاں مہاکال کی ایک بڑی مورتی ہے۔ ہندو ہر جگہ سے یہاں آتے ہیں اور مورتی کو سجدہ کرتے ہیں اور اپنی دنیوی مرادیں مانگتے ہیں، کوئی کہتا ہے فلاں لڑکی سے میری شادی کرا دو، کوئی کہتا ہے فلاں چیز مجھے دلوا دو، بعض یاتری عرصہ تک روزہ رکھ کر مہاکال کے مندر میں قیام کرتے ہیں اور قیام کے دوران بھوکے رہتے ہیں، مہاکال کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور اس سے منتیں کرتے ہیں، ان کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

شکتیہ[1] یا بھیرویہ

مطہر بن طاہر مقدسی[2]:

وجودِ خالق کے قائل برہمنوں کا ایک فرقہ شکتیہ ہے، ان کی ایک مورتی ہے عورت کی ہم شکل، کہا جاتا ہے کہ اس کے ہزار ہاتھ ہیں اور ہر ہاتھ میں کسی نوع کا ہتھیار ہے، جب سورج برج میزان میں آتا ہے تو اس فرقہ کے لوگ اس مورتی کے پاس ایک بڑی تقریب مناتے ہیں، اس پر بھینسیں، اونٹ، بکریاں حتیٰ کہ غلام اور باندیاں بلکہ آزاد لوگ تک قربان کر دیئے جاتے ہیں، اسی وجہ سے تقریب کے ایام میں بیمار اور معذور لوگ اس ڈر سے چھپے رہتے ہیں کہ کہیں مورتی ان کے قتل کا حکم نہ دیدے۔

شہرستانی[3]:

اس فرقہ کے لوگ عورت کی ہم شکل ایک مورتی بناتے ہیں جس کے سر پر تاج ہوتا ہے، اس کے بہت سے ہاتھ ہوتے ہیں، ہر سال جب دن رات برابر ہو جاتے ہیں اور سورج برج میزان میں داخل ہوتا ہے تو ایک تقریب منائی جاتی ہے، مورتی کے پیرو اس کے سامنے ایک بڑا باڑہ بناتے ہیں اور مورتی پر بکریوں اور دوسرے جانوروں کی قربانیاں چڑھاتے ہیں، جانوروں کو ذبح نہیں کیا جاتا بلکہ تلواروں سے مورتی کے سامنے ان کی گردن کاٹ دی جاتی ہے اور تقریب کے ختم ہونے تک دھوکہ سے لوگوں کو پکڑ کر قربان کر دیتے ہیں۔ ہندوستان کے بیشتر ہندوؤں کی نظر میں یہ فرقہ اپنی اس حرکت کے باعث

---

[1] ہندوؤں کے دیوتا شیو کی بیوی اور بقول بعض اس کی نسوانی قوت کا نام شکتی تھا، شیو کی دوسری بیوی کا نام دیوی اور ... اور خونریزی دونوں کی شخصیت کا مظہر تھی، خونی قربانیوں کے ذریعہ ان دونوں کی خوشنودی حاصل کی جاتی ... [2] البدء والتاریخ ۴/۱۵۔ [3] الملل والنحل ۱/۴۵۴، اس کتاب میں

مطعون ہے ۔

جل بھکتیہ (جلھکیہ)

مطہر بن طاہر مقدسی[1]:

وجودِ خالق کا قائل برہمنوں کا ایک فرقہ جل بھکتیہ ہے، یہ لوگ پانی کی پوجا کرتے ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ پانی کے ساتھ ایک فرشتہ رہتا ہے نیز یہ کہ پانی پر ہر قسم کے نشو و نما اور زندگی کا دار و مدار ہے، اسی کے ذریعہ زراعت ہوتی ہے اور اسی کے ذریعہ گندگی سے پاکی حاصل کی جاتی ہے ۔

شہرستانی[2]:

جل بھکتیہ (جلھکیہ) سے مراد پانی کے پجاری ہیں، اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ پانی ایک فرشتہ ہے جس کے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت رہتی ہے نیز یہ کہ ہر چیز کی بنیاد پانی پر ہے، ہر شے اسی سے وجود میں آتی ہے، ہر چیز کی نشو و نما اور بقا اسی پر منحصر ہے، اسی کے ذریعہ پاکی حاصل کی جاتی ہے اور اسی پر زراعت کا دار و مدار ہے، دنیا کا کوئی کام بغیر پانی کے نہیں چلتا۔ اس فرقہ کا پیرو جب پانی کی عبادت کرنا چاہتا ہے تو ستر........ چھوڑ کر سارے جسم کے کپڑے اتار دیتا ہے اور پانی میں داخل ہو جاتا ہے، جب پانی کمر تک آجاتا ہے تو ایک یا دو لمحے یا زیادہ پانی میں ٹھہرتا ہے، جتنے پھول اسے مل جاتے ہیں ساتھ لے لیتا ہے، ان کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتا ہے اور تھوڑا تھوڑا کر کے ان کو پانی میں ڈالتا ہے اور اس کی حمد و ثنا کرتا ہے اور منتر پڑھتا ہے۔ لوٹتے وقت پانی کو ہاتھ سے ہلاتا ہے پھر چلو میں لے کر سر، منہ اور باقی جسم پر چھڑکتا ہے، اس کے بعد پانی کو سجدہ کرتا ہے اور باہر نکل آتا ہے ۔

اگنی ہوتریہ (اکنہوطریہ)

مطہر بن طاہر مقدسی[3]:

برہمنوں کا یہ موحد لیکن منکرِ بعثت فرقہ آگ کی جو سب سے بڑا عنصر ہے پرستش کرتا ہے یہ لوگ

[1] البدء والتاریخ ۱۵/۴۔ [2] الملل والنحل ۵۴/۱۴۴۔ [3] البدء والتاریخ ۱۶/۴

Marfat.com

...پاک ہو جائے گی۔

اگنی ہوتریہ (اگنوا طریہ) سے آگ کے پجاری مراد ہے۔ اس فرقہ کا دعویٰ ہے کہ آگ سب سے بڑا، ... سب سے بلند مرتبہ، شریف، روشن ترین اور لطیف ترین عنصر ہے اور ہر عنصر کی ... انسان کو اس کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ دنیا میں آگ ہی روشنی کا سرچشمہ ہے، زندگی ... اور اشیا کی ترکیب آگ ہی کے میل سے ہوتی ہے۔ آگ کی پرستش کا طریقہ یہ ہے کہ لوگ زمین ... میں گڑھے کھودتے ہیں اور ان میں آگ جلاتے ہیں پھر ہر قسم کے کھانے پینے کی عمدہ چیزیں، بڑھیا کپڑا، ... خوشبوئیں اور قیمتی پتھر آگ میں اس کی خوشنودی اور برکت حاصل کرنے کے لئے ڈالتے ہیں۔ یہ فرقہ ہندو زاہدوں کی ایک دوسری جماعت کے برخلاف جسم کو آگ میں جلانے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہندوؤں کے اکثر راجا اور اکابر بھی آگ کے اعلیٰ جوہر اور شریف عنصر کے باعث اس کی بڑی تعظیم کرتے ہیں اور ساری موجودات پر اسے فوقیت دیتے ہیں۔

اس فرقہ میں زاہدوں اور عابدوں کا ایک طبقہ ہے جو روزہ رکھ کر آگ کے گرد بیٹھتا ہے، یہ لوگ اپنی ناک بند رکھتے ہیں تاکہ کسی مجرم یا گنہگار کی سانس ان کی ناک میں نہ چلی جائے۔ ان کا شعار اچھے کردار اور عمدہ سیرت کی تلقین کرنا اور نازیبا کاموں سے روکنا، جیسے جھوٹ، حسد، ... جھگڑا، ظلم، لالچ اور غرور۔ جب انسان برائیوں سے پاک ہو جاتا ہے تو اسے آگ کی قربت ... جاتی ہے۔

برگد بھکتیہ (بر کسہیکتیہ)

... فرقے کے لوگ ایک مورتی کی پوجا کرتے ہیں اور اس پر نذرانے چڑھاتے ہیں، وہ ایک ... سخت نصب کرتے ہیں جیسا کہ پہاڑوں میں ہوتا ہے اور اس کی جائے وقوع کو اپنی

... نہایت الارب نویری ۱۰۳/۱۔ ۲ متن کا اوسط حصہ بالرزای ہماری ... ہے۔

Marfat.com

عبادت گاہ بناتے ہیں، وہ مورتی کو اس درخت کے پاس لاتے ہیں اور درخت (کے تنے) کو کھود کر اسمیں مورتی بٹھادیتے ہیں پھر وہ اس درخت کے سجدے اور طواف کرتے ہیں[1]۔

مادھونیہ[2] (بھادونیہ)

ابن الندیم[3]:

ہندوؤں کا ایک فرقہ ہے جو لمبے لمبے بال رکھتا ہے اور بالوں کی لٹیں بنا کر منہ پر ڈال لیتا ہے، ان لوگوں کا سر چاروں طرف سے یکساں بالوں سے ڈھکا ہوتا ہے، یہ شراب نہیں پیتے، ان کا ایک (مقدس) پہاڑ ہے جس کا نام حورعن (؟) ہے، یہ لوگ اس پہاڑ کی یاترا کرتے ہیں اور جب یاترا سے واپس آتے ہیں تو (راستہ میں واقع) بستیوں میں داخل نہیں ہوتے اور اگر کوئی عورت نظر آجاتی ہے تو اس سے دور بھاگ جاتے ہیں، اس پہاڑ پر ایک بڑا بت خانہ ہے جس میں ایک مورتی رکھی ہے۔

شہرستانی:

اس فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ مادھو ایک بڑا فرشتہ تھا جو ایک لمبے چوڑے انسان کی شکل میں آیا تھا، اس کے دو بھائی تھے جنہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی کھال سے زمین بنائی، ہڈیوں سے پہاڑ اور خون سے سمندر، بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ محض رمزیہ تعبیر ہے ورنہ کوئی انسان اتنا بڑا کب ہوتا ہے (کہ اس کے جسم سے زمین اور پہاڑ وغیرہ بن سکیں) مادھو ایک جانور پر سوار ہے، اس کے سر پر خوب بال ہیں جو اس نے منہ پر ڈال لئے ہیں، اس نے بالوں کو برابر حصوں میں بانٹ کر سر کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے ڈال لیا ہے۔ اس نے اپنے متبعین کو بھی اسی طرح بالوں سے منہ ڈھکنے کا حکم دیا ہے، اس نے شراب سے اجتناب کی تاکید کی ہے، اس کا حکم ہے کہ اگر کسی جگہ غیر عورت نظر آجائے تو وہاں سے بھاگ جاؤ، اس کا حکم ہے کہ جورعن (؟) پہاڑ کی یاترا کریں، اس پہاڑ پر ایک بڑا مندر ہے جس میں

---

[1] الملل والنحل ۱/۴۵۴ - [2] مادھو وشنو کا ایک نام ہے جو ہندوؤں کے تین سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے تھا۔

[3] فہرست ص ۴۹۰ - [4] متن کا مغشو دالشعر مغشو بالشعر کی تصحیف ہے [5] الملل والنحل ۱/۴۰۱۔

Marfat.com

پاس اس کی کنجی رہتی ہے، انہی کی
... یہ پروہت جب دروازہ کھولتے ہیں تو اپنا منہ بند
... جانے پائے۔ یاتری مورتی پر جان قربان کرتے ہیں اور
... جب یاترا کر کے لوٹتے ہیں تو راستہ میں واقع بستیوں میں نہیں جاتے،
... ڈالتے جن کا دیکھنا ممنوع ہو اور کسی کو اپنے قول یا فعل سے اذیت نہیں

ابن الندیم[1]

چندر بھکتیہ (جندر بہکنیہ)

یہ لوگ چاند کی پوجا کرتے ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ چاند ایک فرشتہ ہے جو تعظیم اور عبادت کا ... ہے، وہ چاند کی ایک مورتی بناتے ہیں، جو ایک گاڑی پر سوار ہوتی ہے جسے چار بطخیں کھینچتی ہیں، ... ہاتھ میں ایک قیمتی پتھر ہوتا ہے جسے چندر رگیت (چندر کیت) کہتے ہیں، یہ لوگ چاند کی ... سجدہ کرتے ہیں اور اسے پوجتے ہیں، ہر مہینے کے پہلے پندرہ دن روزے رکھتے ہیں اور جب تک ... طلوع نہیں ہوتا افطار نہیں کرتے، افطار کے بعد مورتی کے پاس کھانا پانی اور دودھ لے کر جاتے ... اور دعائیں مانگتے ہیں، پھر چاند کی طرف دیکھتے ہیں اور اس کے سامنے دعائیں مانگتے ہیں اور اس ... اس کی مورتی کے سامنے رقص و سرود کی محفل منعقد کرتے ہیں۔ جب مہینہ ختم ہو جاتا ہے ... چاند نکلتا ہے تو وہ چھتوں پر چڑھ کر اسے تکتے ہیں اور خوشبوئیں سلگاتے ہیں، نئے چاند کے ... دعائیں مانگتے ہیں اور اس سے منتیں کرتے ہیں پھر چھتوں سے اتر کر کھاتے پیتے اور خوشیاں مناتے ... چہروں کو سامنے رکھ کر اس پر نظر ڈالتے ہیں۔

---

[1] ... ۳۸۹-۳۸۹، الملل والنحل ۱/ ۵۲ سم اور نہایۃ الارب ۱/ ۵۶ میں بھی ... بیان ذکر موجود ہے۔ الملل میں فرقہ کا نام جندر یکنیہ اور نہایۃ الارب میں ... ہوا ہے۔

Marfat.com

آدِت بھکتیہ (دینکیتیہ)

یہ لوگ سورج کے پجاری ہیں، انہوں نے سورج کی مورتی بنائی ہے اور اسے ایک گاڑی پر سوار کیا ہے جس میں پہیوں کی جگہ چار گھوڑے لگے ہیں، مورتی کے ہاتھ میں آتشیں رنگ کا ایک قیمتی ہے، اس فرقہ کا دعویٰ ہے کہ سورج سب سے بڑا فرشتہ ہے اور اس لائق کہ اس کی عبادت کی جائے اسے سجدہ کیا جائے، اس لئے وہ اس کی مورتی کو سجدے کرتے ہیں اور سلگتی ہوئی خوشبو لے کر بانسری اور دوسرے ساز بجاتے ہوئے اس کا طواف کرتے ہیں۔ اس مورتی کے لئے جائدادیں وقف ہیں جن سے آمدنی ہوتی ہے، اس کے پروہت اور منتظم ہیں جو اس کی اور اس کی جائداد کی دیکھ بھال کرتے ہیں دن میں تین بار اس مورتی کی پوجا کی جاتی ہے۔ پوجا کے دوران مختلف منتر اور اشلوک پڑھے جاتے ہیں۔ مورتی کے پاس بیمار، کوڑھی، جذامی اور دوسرے خبیث اور مزمن امراض والے آتے ہیں، مندر میں قیام کرتے ہیں اور راتیں گذارتے ہیں اور مورتی کو سجدے کرتے ہیں، اس کے سامنے گڑگڑاتے ہیں اور اس سے اپنی صحت کے لئے التجا کرتے ہیں، کھانا پینا ترک کر دیتے ہیں اور مورتی (کی خوشنودی) کے لئے روزے رکھتے ہیں یہاں تک کہ کوئی خواب میں آکر مریض کو بشارت دیتا ہے کہ تم شفایاب ہوئے اور تمہاری مراد بر آئی، مشہور ہے کہ مورتی خواب میں آکر مریض سے مخاطب ہوتی ہے اور وہ صحتیاب ہو جاتا ہے[۱]۔

شہرستانی[۲]:

اس فرقہ کا دعویٰ ہے کہ سورج ایک فرشتہ ہے باعقل و روح، اس سے تاروں کو نور اور عالم کو روشنی ملتی ہے اور موجوداتِ عالم کی بقا کا اسی پر دار و مدار ہے۔ سورج آسمان کا بادشاہ ہے اور اس لائق کہ اس کی تعظیم کی جائے۔ اس کو سجدے کئے جائیں، اس کے لئے خوشبوئیں سلگائی جائیں اور اس سے دعائیں مانگی جائیں۔ اس فرقہ کا نام آدِت بھکتیہ (دینکیتیہ) ہے یعنی سورج کے پجاری۔ یہ لوگ سورج کی ایک مورتی بناتے ہیں جس کے ہاتھ میں آگ کے ہمرنگ ایک جوہر ہوتا

---

[۱] فہرست ص ۴۸۸۔ [۲] ۴۵۲/۱ و دیری ۴۹/۱۔

Marfat.com

...کے نام پر بنایا گیا ہے، مندر کے لئے جائدادیں اور گاؤں وقف ... ہیں، زائرین مندر آتے ہیں اور (دن میں) تین بار مورتی کی پوجا کرتی ... بھی آتے ہیں اور مورتی کی خوشنودی کے لیے روزے رکھتے ہیں، پوجا کرتے ہیں ... کے لیے دعائیں مانگتے ہیں۔

انشیہ (انشنیہ)

ابن الندیم:

اس فرقے کے لوگ کھانے پینے سے اجتناب کرتے ہیں۔

گنگایاتریہ (کنکایاتره)

ہندوؤں کا ایک فرقہ گنگایاتریہ (کنکایاتره) کہلاتا ہے، یہ لوگ سارے ہندوستان ... پھیلے ہوئے ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ اگر کسی شخص سے کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو اس کو چاہیئے ... دور ہو یا قریب گنگا (الکیف) میں جا کر غسل کرے، ایسا کرنے سے اس کے گناہ دُھل جاتے ہیں۔

راجمُرتبہ (راحمرسه)

یہ لوگ راجاؤں کے فدائی ہوتے ہیں اور ان کی مدد ان کا دین ایمان ہے، وہ کہتے ہیں ... راجاؤں کو خدا نے راج عطا کیا ہے اور ان کی خاطر اگر ہم مارے جائیں تو ہمیں جنت ... ہوگی۔

سادھو، فقیر، سنیاسی

سلیمان تاجر:

ہندوستان میں ایک فرقہ ہے جسے بیکرجین (بھکی) کہتے ہیں، یہ لوگ ننگے رہتے ہیں، ان ... بالوں سے ڈھکے ہوتے ہیں، ان کے ناخون بلم کے پھل کی طرح لمبے ہوتے ہیں کیونکہ

... ۱۹۰۰ء — سلسلۃ التواریخ ۲/۱۲۷۔

ان کو نتراشا نہیں جاتا، یہ لوگ ہمیشہ گشت میں رہتے ہیں، ان کے ہر فرد کے گلے میں انسانی سر کا ایک بادیہ ڈوری سے لٹکا ہوتا ہے، جب اسے بھوک ستاتی ہے تو وہ کسی ہندو کے دروازے پر جاکر کھڑا ہو جاتا ہے، گھر والے جلدی جلدی پکے ہوئے چاول لاکر اس کو دیتے ہیں اور اس کے آنے سے خوش ہوتے ہیں۔ بھکشو انسانی سر کے بادیہ میں چاول لے کر کھاتا ہے اور جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے۔

بزرگ بن شہریار[1]:

میں نے ایک گذشتہ باب میں ہندوستان کے عابدوں اور زاہدوں کا کچھ ذکر[2] کیا ہے، ان کے کئی طبقے ہیں جن میں سے ایک کا نام بھکشو ہے، ان کی ابتدا لنکا میں ہوئی، یہ لوگ مسلمانوں کو پسند کرتے ہیں اور ان سے بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں ننگے رہتے ہیں، نہ ان کے پیروں میں جوتی ہوتی ہے اور نہ تن پر کپڑا، کبھی کوئی بھکشو چار انگل لمبا اور اتنا ہی چوڑا کپڑا ایک دھاگے سے کمر پر باندھ کر آگے پیچھے ستر پوشی کر لیتا ہے، جاڑوں میں بھکشو کمر سے گھاس کی چٹائیاں لپیٹ لیتے ہیں، بعض بھکشو شہرت کی خاطر مختلف رنگوں کے پیوندوں کی دھوتی پہنتے ہیں اور جلائے ہوئے مردوں کی راکھ سارے جسم پر مل لیتے ہیں، سر منڈوا دیتے ہیں اور داڑھی مونچھوں کے بال نوچ ڈالتے ہیں، بغلوں اور ناف کے بال نہیں کاٹتے لیکن اکثر اوقات ناخون کاٹ لیتے ہیں، ہر بھکشو کے پاس مردہ انسان کی کھوپڑی ہوتی ہے جس میں عبرت اور اظہارِ تواضع کے لئے وہ کھاتا پیتا ہے۔

سلیمان تاجر[3]:

ہندوستان میں ایسے لوگ (سنیاسی) پائے جاتے ہیں جو آبادی سے روپوش ہو کر جنگلوں اور پہاڑوں میں پھرتے رہتے ہیں اور انسانوں سے میل جول نہیں رکھتے، وہ اکثر گھاس پات اور جنگلی پھلوں پر گذارہ کرتے ہیں، عورتوں سے الگ رہنے کے لئے پیشاب کی نالی میں لوہے کا ایک

---

[1] عجائب الہند ص ۱۵۵۔ [2] مطبوعہ نسخہ میں ہمیں یہ ذکر نہیں ملا۔ [3] سلسلۃ التواریخ ۱/۵۱

Marfat.com

... ہیں اور سورج کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کے ... ہے۔ میں نے اس ہیئت میں ایک شخص کو دیکھا پھر سولہ سال بعد میرا ... گذر ہوا تو میں نے اسے سابقہ حال اور ہیئت میں پایا، میں حیران تھا کہ سورج ... کی آنکھیں کیوں نہ پھٹیں۔

جوگی (جوکیہ) اور یوگی (یوکیہ)

ہندوؤں کے عبادت گذار اور عالم فرقوں میں ایک جوگی فرقہ ہے، یہ لوگ خارق العادت ... نظر بندی کے کرتب اور وہم و خیالات کے طلسمات دکھاتے ہیں، دوسرا فرقہ یوگی ہے ان کا امتیازی نشان ریاضت اور دنیا سے بے تعلقی ہے، یہ لوگ چونے کے پاؤڈر سے اپنے ... کر دیتے ہیں اور کبھی تنہا نہیں رہتے بلکہ جہاں ہوتے ہیں دو دو اور جہاں بھی جاتے ... ٹولیوں میں، ان کی ایک عادت یہ ہے کہ وہ منی کے موذی فضلہ کو بطور علاج اپنے ... میں داخل کرکے سکون حاصل کرتے ہیں: ان کے ایک ساتھی کے گلے میں گھنٹی ... جب اسے بھوک لگتی ہے تو وہ شہر کے دروازہ یا بازار یا گلی میں یا مندر کے دوار پر ... سے گھنٹی بجاتا ہے، یہ آواز سب سے پہلے جو آدمی سن لے وہ فوراً دونوں ہاتھوں ... بھر کر اس کے پاس آجاتا ہے، گھنٹی والا چاول لے کر اپنے ساتھی کے پاس جاتا ہے اور اس ... دیتا ہے اور خود ہٹ جاتا ہے، ساتھی حسب ضرورت چاول کھا کر اٹھ جاتا ہے تب ... آتا ہے اور بھوک کے مطابق چاول کھا لیتا ہے اور باقی چھوڑ کر چلا جاتا ہے، دینے والا ... بطور تبرک اپنے اور اپنے گھر والوں کیلئے اٹھا کر لے جاتا ہے۔ برکت کی ہی ... ابرکا کریا کرم یوگی کرتے ہیں اور ان کی راکھ محفوظ کر لیتے ہیں۔ جب ... کے ساتھ دو یوگی سونے کی تھالوں میں وہ راکھ لئے ہوئے چلتے

ہیں اور جلوس کے لوگ تھوڑی تھوڑی راکھ منہ اور جسم پر ملتے رہتے ہیں، یہ اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ اے راجہ تیرا بھی یہی انجام ہونے والا ہے، سوچ سمجھ کر زندگی گذار، ظلم سے نہ کام کیا کر۔

ہندو فلسفی

شہرستانی[1]:

یونانی فلاسفر فیثا غورس کا قلانوس نامی ایک شاگرد تھا جس نے اس سے فلسفہ کی تعلیم لی تھی، وہ ہندوستان کے کسی شہر میں آیا اور وہاں فیثا غورس کے فلسفہ کی اشاعت شروع برحمن بڑا ذہین، صائب فکر اور عمیق نظر ہندو تھا جسے عالم بالا کے حالات معلوم کرنے سے خاص تھی، اس نے قلانوس سے فلسفہ پڑھا اور اس کے نظریات سے استفادہ کیا، قلانوس کی وفات برحمن سارے ہندو فلسفیوں کا امام ہو گیا۔ اس نے لوگوں کو جسم گھلانے، فکر کو توانا اور روح پاک وصاف بنانے کی تلقین کی، وہ کہتا تھا کہ جو شخص اپنی روح کو پاک وصاف کر لیگا اور جلد جلد اس گندی دنیا سے نکلنے کی کوشش کریگا اور اپنے جسم کو (بھی) آلودگیوں سے صاف کر لے گا پر کائنات کے رموز آشکار ہو جائیں گے، وہ ہر غائب کو دیکھ سکتا ہے، ہر مشکل پر فتح پا سکتا ہے اور شاداں جی سکتا ہے[2]، زندگی سے بیزار ہوگا نہ تکان محسوس کرے گا۔ برحمن نے ہندوؤں کو راستہ دکھا دیا اور ان کے سامنے دل کو لگتی دلیلیں پیش کیں تو ہندو تہذیب نفس اور تنویر کوشش میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ برحمن یہ بھی کہا کرتا تھا: اس دنیا کی لذتوں کو چھوڑ کر عالم کی کامیابی پا سکتے ہو اور وہاں کی لذتوں سے ہمیشہ کے لئے متمتع ہو سکتے ہو۔ ہندو اس برحمن کے اس قول پر غور کیا اور اس کی حقانیت ان کے دل و دماغ میں اچھی طرح راسخ جب برحمن کا انتقال ہو گیا۔ اور اس وقت تک اس کا یہ قول ان کے دماغوں میں مرتسم

---

[1] الملل والنحل ۱/ ۵۵۴ - ۵۸۴۔ [2] متن کا نا قذ البصر نافذ بالفار والذال المعجمة کی ترکیب ہے اس کے بعد متن کے یہ دو لفظ ملتے ہیں: عاشقا، ہماری رائے میں بے موقع ہیں۔

Marfat.com

...الا پہنچنے کی بیتابی بڑھ چکی تھی۔ تو ہندوؤں کے دو فرقے ہو گئے
...دنیا میں اولاد پیدا کرنے سے زیادہ کھلی ہوئی کوئی غلطی نہیں ہو سکتی
...لذت کوشی اور شہوانی نطفہ کا نتیجہ ہوتا ہے اور ہر وہ محرک جو عمدہ کھانے پینے سے
...کو جگاتے، حیوانی لذت کی خواہش کو اکسائے اور بہیمانہ جذبات میں جوش
...قابل ہے کہ اس سے احتراز کیا جائے، بنا بریں اس فرقہ کے لوگ اتنا کھانے جتنا
...رکھنے کے لئے کافی ہوتا اور ان کی ایک جماعت جسے عالمِ بالا پہنچنے کی زیادہ عجلت ہوتی
...پسند کرتی۔ اس فرقہ کی ایک دوسری جماعت کا طرزِ عمل یہ تھا کہ جب ان میں سے کسی
...زیادہ ہو جاتی تو وہ خود کو آگ میں جلا ڈالتا تھا تزکیۂ نفس اور تطہیرِ جسم اور نجات روح کی
...ایک تیسری جماعت دنیوی نعمتیں، عمدہ کھانے اور عمدہ لباس فراہم کر کے ان کو اپنے
...رکھتیں ان کو دیکھیں اور ان کے حیوانی جذبات بھڑکیں اور ان چیزوں کی طرف لپکیں
...وقت یہ لوگ عقل و تمیز سے کام لیکر اپنے دل کو ان پرکشش چیزوں کی طرف سے ہٹا لیتے،
...تھا کہ ان کے جسم دُبلے ہو جاتے اور نفس حیوانی کمزور پڑ جاتا اور دونوں کا تعلق ایک دوسرے
...ہو جاتا۔

...سرے فرقہ کا موقف تھا کہ تناسل، طعام و شراب اور دوسری لذتوں کو اعتدال
...حدود میں رہ کر اختیار کیا جائے چنانچہ یہ لوگ ایک معتدل و متوازن زندگی بسر کرتے
...شاذ و نادر ہی صحیح حدود سے تجاوز کرتے تھے۔ دونوں فرقوں کی ایک جماعت نے فیثا
...فلسفیانہ نظریات کا اتباع کر کے اپنی روحوں کو ایسا توانا اور عقل کو ایسا منوّر کر لیا کہ
...تمام ملک ہندوؤں کے دلوں کے اچھے برے خیالات کا ادراک کرنے لگے اور ان کی
...نتیجہ یہ ہوا کہ موخر الذکر کے دلوں میں بھی فکری ریاضت اور نفس امارہ کو قابو
...ریاضت کی سطح تک پہنچنے کی پرزور خواہش پیدا ہو گئی۔ ان فرقوں کا نظریہ
...محض ہے لیکن اس نے اپنے اوپر کسی نہ کسی جسم کا پردہ ڈال لیا ہے تاکہ

Marfat.com

بس وہی دیکھ سکے جو اس کا اہل ہو..... ان کا عقیدہ ہے کہ انسان اِس دنیا میں قیدی کی طرح ہے اور جس نے اپنے شہوانی جذبات سے جنگ کر کے خود کو دنیوی لذتوں سے بچا لیا وہ وفات کے بعد دنیا سے نجات پالے گا اور جو دنیوی لذتوں میں پھنسا رہا، وہ دنیا کا قیدی بنا رہے گا۔ شہوانی جذبات سے لڑائی میں کامیابی کے لئے اِن برائیوں نیز ان کے محرکات ومسببات سے اجتناب ضروری ہے۔ تجز (؟) غرور، تسکینِ شہوت اور لالچ۔ جب سکندر[1] (ہندوستان کے) ان علاقوں[2] میں پہنچا اور وہاں کے ہندوؤں سے جنگ کا ارادہ کیا تو ان دو فرقوں میں سے ایک کا شہر سکندر کے لئے فتح کرنا مشکل ہو گیا، یہ وہ فرقہ تھا جو دنیا میں لذتوں کو اعتدال کے ساتھ استعمال کرنے کا قائل تھا، بڑی کوشش کے بعد سکندر نے یہ علاقہ فتح کر لیا اور اس فرقہ کے فلاسفہ کی ایک جماعت کو قتل کر ڈالا۔ یونانی حملہ آوروں کو فرقہ کے مقتولین کے زمین پر پڑے ہوئے جسم ایسے نظر آتے جیسے شفاف پانی میں مچھلیوں کے صاف ستھرے لاشے ہوں، یہ دیکھ کر وہ اپنے کئے پر پشیمان ہوئے اور اس فرقہ کے باقی لوگوں کے قتل سے باز رہے۔ دوسرے فرقہ نے جو شادی بیاہ اور تناسل کو بُرا خیال کرتا تھا نیز جسمانی شہوت سے تائب تھا، سکندر کو ایک مراسلہ بھیجا جس میں اس کی فلسفہ دوستی اور علم سے رغبت نیز فلاسفہ اور اربابِ دانش کی تعظیم کو سراہا تھا اور اس سے درخواست کی تھی کہ ان سے مناظرہ کے لئے ایک فلسفی بھیجدے، سکندر نے ایک فلسفی بھیجدیا جسے نظریاتی اور علمی فلسفہ میں بحث کر کے انہوں نے ہرا دیا۔ سکندر پر ان کی فلسفیانہ دانش مندی کا ایسا اثر ہوا کہ وہ شاندار عطیئے اور انعامات دیکر ان کا علاقہ چھوڑ کر چلا کر چلا گیا۔

ہندوستان کا کاغذ اور رسم الخط

بیرونی[3]:

پرانے زمانے کے یونانیوں کے برخلاف ہندو چمڑے پر لکھنے کے عادی نہیں ہیں جب سے

---

[1] ہندوستان پر سکندر نے ۳۲۵ قبل مسیح میں حملہ کیا تھا۔ [2] شہرستانی نے متن میں مثلاً ایسا کوئی اشارہ نہیں کی ہے۔ [3] کتاب الہند صفحہ ۸۱-۸۲۔

Marfat.com

[illegible] تو اس نے جواب دیا ، مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ زندہ

[illegible] کی کھال پر منتقل کردوں۔ یونانیوں کی طرح اوائل اسلام میں مسلمان بھی

[illegible] چنانچہ مسلمان عربوں سے خیبر کے یہودیوں کا معاہدہ چمڑے پر تحریر ہوا

[illegible] نے کسریٰ کو جو خط لکھا تھا وہ بھی چمڑے پر قلمبند کیا گیا تھا۔ اسی طرح ابتدائے

[illegible] قرآن کے نسخے ہرن کی کھال پر لکھے جاتے تھے اور تورات کی کتابت بھی چمڑے پر ہوتی

[illegible] میں ہے تجعلونہ قراطیس۔ یہودی تورات کو قرطاس بناتے ہیں یعنی کاغذ پر

[illegible] قرطاس مصر میں بردی پودے کے گودے سے بنایا جاتا تھا۔ کچھ عرصہ پہلے تک عرب خلفاء

[illegible] اور فرمان قرطاس ہی پر صادر ہوتے تھے۔ قرطاس پر لکھے ہوئے لفظ کو بدلا یا مٹایا نہیں

[illegible] اگر ایسا کیا جائے تو کاغذ خراب ہوجاتا ہے۔

کاغذ چینیوں کی ایجاد ہے۔ اسلامی قلمرو میں اس کی صنعت چینی قیدیوں کی معرفت سمرقند

[illegible] شروع ہوئی تھی۔ اس کے بعد یہ صنعت دوسرے اسلامی شہروں میں بھی پہنچ گئی اور اس طرح

[illegible] کمی پوری ہوگئی۔

[illegible] ہند کے لوگ تاڑ کے پتوں پر لکھتے ہیں۔ تاڑ ایک اونچا پھل دار درخت ہے، کھجور

[illegible] کے پیڑ کی طرح، اس درخت کے پھل کھائے جاتے ہیں۔ تاڑ کے پتے ڈیڑھ فٹ (ایک ذراع)

[illegible] ہوتی تین انگلیوں کے بقدر چوڑے ہوتے ہیں۔ یہ پتے تاڑی (تاری) کہلاتے ہیں اور

[illegible] لوگ ان پر لکھتے ہیں۔ پتوں کے بیچ میں سوراخ کردیا جاتا ہے اور انہیں ایک ڈوری

[illegible] کتاب بنالی جاتی ہے۔

[illegible] اور شمال ہندوستان میں درخت توز کی چھال پر لکھائی ہوتی ہے۔ اس کی ایک

[illegible] کے قول بھی بنائے جاتے ہیں۔ اس چھال سے تیار کردہ کاغذ کو بھوج کہتے ہیں۔ اس

[illegible] ایک ذراع) لمبے اور پھیلی ہوئی انگلیوں کے برابر یا اس سے کم چوڑے ہوتے

Marfat.com

ہیں، ان تختوں کو کسی طریقہ سے مثلاً روغن لگا کر یا صیقل کر کے سخت اور چکنا کر لیتے ہیں اور پھر ان پر لکھتے ہیں، توز کے یہ تختے الگ الگ ہوتے ہیں اور مسلسل ہندسوں کے ذریعہ ان کی ترتیب درست رکھی جاتی ہے، پوری کتاب دو تختیوں کے درمیان رکھ کر کپڑے میں لپیٹ دی جاتی ہے، اسے پوتھی (پوتی) کہتے ہیں۔ وسطی اور شمالی ہندوستان میں خط و کتابت نیز ہر قسم کی دوسری تحریروں کے لئے بھی توز کی چھال سے تیار کیا ہوا کاغذ استعمال کیا جاتا ہے۔

ہندوؤں کے رسم الخط کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ (امتداد زمانہ سے) فنا ہو گیا تھا اور لوگ اسے بھول گئے تھے، کوئی اس کی طرف دھیان نہیں دیتا تھا جس کے نتیجہ میں ہندو علم سے بے بہرہ ہو گئے تھے پھر پراشر[1] کے لڑکے بیاس[2] نے خداوندی الہام سے ایک رسم الخط ایجاد کیا جو حروف تہجی کے پچاس حروف پر مشتمل تھا۔

یونانیوں کی طرح ہندو بھی بائیں سے دائیں جانب لکھتے ہیں .... ہندوؤں کا مشہور رسم الخط سدھ ماترک (سدماترک) ہے، یہ اکثر کشمیر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جو تحریر و کتابت کا مرکز ہے۔ بارانسی (بنارس) میں بھی یہی خط استعمال ہوتا ہے۔ کشمیر اور بنارس ہندوؤں کے دو (سب سے بڑے) علمی مرکز ہیں، یہی رسم الخط مدھ پردیش (مددیش) میں رائج ہے جو قنوج (کنوج) کے گرد و پیش کا علاقہ ہے، اس علاقہ کو آریہ ورت (آرجافرت) بھی کہتے ہیں، مالوہ کی قلمرو میں ناگری نامی خط رائج ہے یہ صرف شکل و صورت میں پہلے مختلف ہے۔

سدماترک اور ناگری کے میل سے ایک اور خط نکلا ہے جسے نصف ناگری (اردناگری) کہتے ہیں، بھاٹیہ اور سندھ کے بعض حصوں میں یہ خط رائج ہے۔ سندھ کے جنوب میں ساحل کی طرف ملقشو علاقہ میں ملفاری رسم الخط استعمال ہوتا ہے، بمنہوا یا منصورہ (سندھ) کی سرزمین میں سیندب Saindhava خط رائج ہے۔ کرناٹ دیش جہاں کے باشندے فوج میں کنڑ (کنرہ) رجمنٹ کے نام سے مشہور ہیں کنری (کرنات) خط چلتا ہے، آندھرا (اندردیش) میں اندھری (اندری)

---

[1] قدیم ہندوستان کا ایک گیانی PRASARA۔ [2] ویاس مرتب وید و مہابھارت۔

Marfat.com

... (دیوناگری و ہندوری)، گجرات (لاردیش) میں لاری اور ... میں گوری خط رائج ہے۔ پورب ہی کے اُودے پور (اُوڈنپور بہار) ... (بیکنگ) ہے۔ بدھ مذہب کے پیرو اسی خط میں لکھتے ہیں۔

ہندوؤں کے علوم جن سے مسلمانوں نے استفادہ کیا

... فلسفہ اور غور و خوض ہندوؤں کا طرۂ امتیاز ہے، ہر حکمت اور دانائی میں وہ دوسری قوموں سے بازی لے گئے ہیں، فلکیات میں ان کی آرار سب سے زیادہ صحیح ہیں، اس موضوع پر سدھانت (سدھند) ان کی کتاب ہے جس سے وہ سارے علوم مستنبط ہوئے ہیں جن سے یونانیوں اور ایرانیوں نیز دوسری قوموں نے دلچسپی لی ہے۔ طب میں ان کی آرار کو فوقیت حاصل ہے، ... میں ان کی (اہم) تالیف سُشرُت (سسرد) ہے، اسمیں امراض کی علامتوں، علاج اور دواؤں کا ذکر ہے، دوسری کتاب کا نام چرکت[2] (شرک) ہے، تیسری کا نِدانستھان (ندان) ... چار سو چار بیماریوں کی علامتوں اور تشخیص کا ذکر ہے، چوتھی کتاب کا نام سِدھستھان[3] ... (سندھشان) جس کے معنی ہیں تصویر کامیابی، چوتھی کا عنوان ہے۔ کتاب فیما اختلف فیہ ... والروم من الحار والبارد وقوی الأدویۃ وتفصیل السنۃ (ہندوؤں ... یونانیوں کا گرم و سرد دواؤں، ان کے خواص اور سالانہ موسموں کے بارے میں اختلاف)

... (بیروت) ۱/۹۴، ۸۴، ۸۶۔ [2] Susruta سسرومولف کا نام ہے، اس کا زمانہ ... عیسوی بتایا جاتا ہے۔

... مولف کا نام ہے، اس کا تعارف بیرونی کے قلم سے عنقریب قاری کی نظر سے گذریگا۔

[3] ... گپتا نے لکھا ہے کہ اسمیں آٹھ خاص بیماریوں کا ذکر ہے: تاریخ سنسکرت لٹریچر ص ۵۰۶ ... بقول گپتا (ص ۵۰۰) اسمیں عام امراض کے علاج کا بیان ہے۔

پانچویں کا نام ہے۔ أسماء العقاقیہ کلی عقاد بأسماء عشرۃ (طبی جڑی بوٹیوں کے دس نام)، اِن کے علاوہ بھی ہندوؤں کی طبی کتابیں ہیں منطق اور فلسفہ پران کی بہت سی تالیفیں ہیں جن میں سے دو کے نام یہ ہیں: کتاب ترکا[1] (طوفا) فی علم حدود المنطق (منطق کے اصول وضوابط پر) اور کتاب ما تفاوت فیہ فلاسفۃ الهند والروم (ہندو اور یونانی فلسفیوں کے اختلافی مسائل)۔ ہندوؤں کی اور بہت سی کتابیں ہیں جن کی فہرست اتنی لمبی ہے کہ یہاں ذکر کرنے کا موقع نہیں۔

باخبر لوگ بتاتے ہیں کہ پہلا شخص جسے متفقہ طور پر ہندوؤں نے اپنا راجہ تسلیم کیا برھما[2] (برہمن) تھا اور یہ وہ راجہ ہے جس کے عہد میں پہلی بار[3] دنیا وجود میں آئی، یہ اولین ہندو ہے جس نے فلکیات کے احکام بیان کئے اور جس سے فلکیات کا علم حاصل کیا گیا ہے، جس نے فلکیات کی پہلی کتاب تصنیف کی جو (سورج) سدھانت[4] (سدھند) کے نام سے مشہور ہے، جس کے معنی ہیں زمانوں کا زمانہ (دھر الدھور)۔ آریہ بھٹیا[5] (ارجبھر) اور محبطی[6] اسی کتاب کا مختصر ہے، بعد میں علمائے فلکیات نے آریہ بھٹ کو مختصر کرکے اہرگن[7] (ارکند) اور محبطی کو مختصر کرکے کتاب بطلیموس[8] تیار کی، پھر ان دونوں کو مختصر کرکے مزید کتابیں زیجین[9] اور فلکی حساب پر تالیفیں

---

[1] Tarka۔ ہندو ورلڈ لندن، تالیف واکر (Walker) ۱/۶۰۴ و ۲/۱۴۳۔

[2] Brahma پدرِ اوّل اور سارے علوم کا موجد۔ [3] ہندوؤں کا ایک اسکول کلپ کا قائل ہے جس کے مطابق ہر چار ارب تیں کروڑ سال بعد دنیا فنا ہوتی رہتی ہے، پہلی بار پھر دنیا کی عمر کا پہلا دور ہے جس کا نام کرتایوگ ہے اور جس کی مدت سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار سال بتائی گئی ہے۔

[4] مشہور ہے کہ پدرِ اوّل نے سورج سے فلکیات کا علم حاصل کیا تھا۔ [5] جنوبی ہند کے آریہ بھٹ (م ۴۹۹ء) کی تالیف۔ کیتھ ص ۵۲۱۔ [6] بطلیموس کی تالیف ہیئت پر۔ [7] Ahargana فلکیاتی حساب پر تالیف برہمگپت متوفی ۶۶۵ء، اس کتاب کا دوسرا نام کھنڈکھاڈیکا بھی ہے۔

[8] بطلیموس کی صرف دو کتابیں مشہور ہیں محبطی اور جغرافیا۔ محبطی کا ابھی ذکر ہو چکا ہے۔ کتاب بطلیموس کا اشارہ بظاہر جغرافیا کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ [9] زیج کا اطلاق ایسی کتاب پر ہوتا ہے جس میں افلاک اور تاروں کی

* حرکات اور ادوار کی تفصیل ہو۔

... ہندسے (حروف) ایجاد کیے جن سے ہر قسم کا حساب نکالا جاتا ہے اور ... نکالنا ... سے باہر ہے، یہ عدد ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸ اور ۹ ہیں، پہلے ... ہزار، لاکھ، کروڑ، ارب اور ان سے بھی زیادہ اعداد بنتے ہیں، دو سے بیس، دو سو، ... ہزار، دو لاکھ، بیس لاکھ؛ اسی طرح ان اعداد سے حسابی رقمیں بنتی چلی جاتی ہیں.... ... ان اعداد میں سے اگر کوئی نہ ہو تو وہاں صفر رکھ دیا جاتا ہے، جو ایک چھوٹا سا دائرہ ... ہے۔

ہندو کہتے ہیں کہ خدا نے برج حمل کی پہلی منزل میں ستارے پیدا کئے اور یہ دنیا کی عمر کا پہلا ... پھر آنکھ کی جھپک سے کم وقت میں اس نے ان سیاروں کو متحرک کر دیا اور ہر سیارے کی رفتار مقرر کر دی یہاں تک کہ سارے سیارے سدھانت (سندھند) کی مقرر کردہ مدت (چار ارب بتیس کروڑ سال) میں پھر اسی جگہ (برج حمل کی پہلی منزل میں) پہنچ جاتے ہیں جہاں وہ پیدا ہوئے تھے۔ وہاں انہیں خدا اتنے عرصہ ٹھہراتا ہے جتنا وہ مناسب سمجھتا ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ دنیا کی عمر حسب تصریح سدھانت اس وقت سے شروع ہو کر جب ستارے حرکت میں آنے کے بعد ایک دورہ پورا کر کے، برج حمل کی پہلی منزل میں جمع ہو جاتے ہیں جیسا کہ اپنی تخلیق کے وقت تھے، چار ارب بتیس کروڑ سال ہوتی ہے۔

بیرونی:

ہندوؤں میں یونانیوں کی طرح ایسے (نقاد) عالم نہیں ہوئے جو علوم (فلکیات و نجوم) کو ... عناصر سے پاک کر کے پیش کرتے، اس لئے ہندوؤں کا کوئی کلام بھی مشکل سے ایسا ملے گا جس میں ... خلل اور بدنظمی نہ پائی جاتی ہو اور جس کے آخر میں عوام کے خرافات کی آمیزش نہ ہو ... اعداد، لمبی لمبی مدتیں اور ایسی مذہبی باتوں کا ذکر جن کی مخالفت (و نقد) مذہبی ... ہے، یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں پر تقلید چھا گئی اور انہی خامیوں کے پیش نظر ...

Marfat.com

ہیں ان کے حساب اور فلکیات کی کتابوں کا جو خاص طور پر میری دلچسپی کا مرجع ہیں ٹھیکری ہوئی سیپی، گوبر میں لپٹے ہوئے موتی اور کنکریوں میں ملے ہوئے آبگینوں سے تشبیہ دیتا ہوں۔

ہندوؤں کا سب سے زیادہ مقبول اور چلتا ہوا علم نجوم ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نجوم کا ان کے مذہبی معاملات سے (خاص) تعلق ہے۔ جو ہندو نجوم کے احکام وضوابط سے اچھی طرح واقف نہیں ہوتا وہ چاہے حساب کا عالم ہو اُسے منجم نہیں کہا جاتا۔ وہ نجومی حساب۔ جو مسلمان منجموں میں سندھند کے نام سے مشہور ہے اس کا صحیح نام سِدّھانت (سدھاند) ہے، یعنی سیدھا علم جس میں کوئی کھونٹ نہ ہو اور کوئی تبدیلی قبول نہ کرے۔ سِدّھانت (سدھاند) کا اطلاق ہندو اعلیٰ درجہ کے نجومی حساب پر کرتے ہیں گو کہ اس کا پایہ ہماری زیجوں[1] کے اعلےٰ حساب سے فروتر ہے۔ سدھانت (سدھاند) تعداد میں پانچ ہیں: سورج سدھانت جسے لاٹدیو (لاٹ) نے مرتب کیا تھا۔ (۲) وَسِشتہ (بسشت) سدھانت، یہ بنات النعش کے ایک ستارے کی طرف منسوب ہے، اس کا مؤلف وشنوچندر (بشچندر) تھا۔ (۳) پُلِس سدھانت، یہ پولس یونانی کی طرف منسوب ہے جو سینتر کا باشندہ تھا اور جس نے اسے مرتب کیا تھا، میرے خیال میں سینتر سے اسکندریہ (مصر) مراد ہے۔ (۴) رومک سدھانت، یہ رومیوں کی طرف منسوب ہے، اسے شری سیین (اشریخین) نے تالیف کیا تھا۔ (۵) برہما براہم، سدھانت،[3] اس کا مؤلف برہمگپت بن جشنو (جشن) بھلاّل (جنوبی راجستھان) کا باشندہ تھا۔

برہما سدھانت کے اہم ابواب

(۱) کرۂ زمین کے حالات اور زمین و آسمان کی ہیئت (۲) ستاروں کی دوری گردش مختلف طول البلد اور عرض البلد کے اوقات معلوم کرنیکا طریقہ، ستاروں کے اوساط (زمین کے

---

[1] ایسی کتاب جس میں افلاک اور ستاروں کی حرکت نیز ادوار کی حسابی تفصیل ہو۔ [2] شاگرد آریہ بھٹ متوفی لگ بھگ ۵۰۰ء، کیتھ ص۵۲۔ [3] سنہ تالیف ۶۲۸ء، کیتھ ص۵۲۔

... کے عجیب علوم کرنا۔ (۳) رویت ہلال۔ (۴) چاند گرہن۔
... (۶) نجومی کتابوں اور زیچوں کی تنقید اور ان کے اغلاط کی پرکھ۔ (۷) ستاروں
... زمین کے گرد اوسط رفتار) کی تحقیق۔ (۸) ستاروں کے (برج حمل میں) جمع ہونے کا
... تقویم کواکب (سالانہ حرکت کے حساب) کی تحقیق۔ (۱۰) سایہ سے متعلق مسائل۔
... کے اوزان اور عروض۔

نجومی ضوابط سے متعلق مان دیو (ماندب)' پراشر، گرگ، براہم بلبھدر دِویانتو
(دیانت) اور وراہمہیرا (براہمہر) میں سے ہر ایک نے سنگھت (سنگھٹ) کے زیر عنوان ایک
ایک کتاب لکھی ہے۔ سنگھت ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس میں ہر مضمون پر تھوڑی تھوڑی معلومات
ہوتی ہے مثلاً جوی حالات اور تقلبات۔

فراست ید، تعبیر خواب اور زجر۔ ہندو عالم زجر کے قائل ہیں... ان کے علاوہ پرسار
(پراشر)، ستیا (ست)، منتھا (منت)، جیواسرمن (جے بشرم) اور مو یونانی میں سے ہر ایک نے
زائچوں (جاتک) کے موضوع پر ایک ایک کتاب لکھی ہے اور وراہمہیرا (براہمہر) نے دو جن میں
سے ایک بڑی ہے۔ بڑی کی بلبھدر نے شرح کی ہے اور میں نے چھوٹی کا عربی میں ترجمہ کیا ہے۔
زائچوں کے موضوع پر ہندوؤں کی ایک بڑی کتاب شاراولی (سارا ول) ہے جسے کلیان ورمن
(کلان برم) نے جو ایک فاضل ہندو عالم تھا، مرتب کیا تھا۔ شاراولی (ساراول) سے بھی بڑی
کتاب یونن (جبن) ہے، اس میں زائچوں سے متعلق پیدائشی حساب کتاب کے احکام وضوابط لکھے
گئے ہیں۔ شگون، فال اور اسی طرح کے موضوعات پر ہندوؤں کی ایک کتاب شروتبس (سرد ذو)
... اس کے تین نسخے ہیں، ایک مہادیو کی طرف، دوسرا دِملا بدھی (بملبد) اور تیسرا اُمجال (بنگال)
... طرف منسوب ہے۔ علم غیب پر چوڈامنی (جوڑامن) نامی ایک کتاب ہے جسے بدھ مذہب کے

... ریاضیات دریاضی متوفی ۵۰۵ھ۔

... مجموعے کے معنی میں آتا ہے۔

Marfat.com

سرخ پوش پیروؤں کے زعیم بدھ (بد) نے وضع کیا تھا، اسی موضوع پر ایک دوسری تالیف پرشن چودامنی (پرشن چورامن) ہے اُتپل (اوپل) کشمیری کی لکھی ہوئی۔ طب میں ہندوؤں کی ایک کتاب اس کے مولف کے نام پر چرک کہلاتی ہے، ان کی نظر میں یہ کتاب ان کی ہر طبّی تالیف سے افضل ہے، ان کی رائے ہے کہ دوسرے جگ کے اواخر میں اگنی ویش (اگن بیش) ایک رشی تھا اور جب اس نے رشیوں سے جو سُوتری (سونتر) کی اولاد میں سے تھے، طب حاصل کیا تو اس کا نام چرک یعنی عاقل پڑ گیا۔ ان رشیوں نے علاج کے طریقے اور فن اِندر سے سیکھا تھا اور اِندر نے اَشونی سے جو دیو کے دو طبیبوں میں سے ایک تھا، اَشونی کا استاد پدرِ اوّل پرجاپتی یا برہما (براہم) تھا۔

ہندوؤں کے اور بہت سے علوم و فنون ہیں اور اتنی بڑی تعداد میں کتابیں کہ ان کا شمار مشکل ہے لیکن میں ان سے واقف نہیں ہوں، میری خواہش ہے کہ کتاب پنچ تنتر کا عربی میں ترجمہ کروں جو ہمارے ہاں کلیلہ و دِمنہ کے نام سے مشہور ہے، اس کتاب کا فارسی و سنسکرت پھر عربی و فارسی میں ترجمہ ایسے لوگوں نے کیا ہے جن کے بارے میں اطمینان نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے متن میں رد و بدل نہیں کیا ہوگا جیسے عبداللہ بن مُقفّع جس نے کتاب کے متن میں ایک فصل باب بَرزَوَیہ کے نام سے بڑھا دی ہے۔ میں عربی میں دو (سنسکرت کی) کتابوں کا ترجمہ کر چکا ہوں ایک مبادی عالم اور صفات موجودات کے بارے میں ہے اور اس کا نام سانکھیا[1] (سانک) ہے، دوسری روح کے جسمانی قید سے نجات کے طریقوں سے متعلق ہے اور اس کا نام پتنجلی[2] (پاتنجل) ہے۔

قاضی صاعد اندلسی[3]:

ہمارے ملک سے ہندوؤں کی دوری نیز ہمارے اور ان کے درمیان بہت سے ملکوں کے حائل ہونیکے باعث ہمارے پاس ان کی بہت کم تالیفات ہیں، ان کے علم کا کچھ حصہ اور ان کے معدودے

---

[1] Samikhya کپل حکیم کی تالیف۔ [2] مولف کا نام پتنجلی ہے، پتنجلی دوسری صدی قبل مسیح تالیف کا نام یوگا سُتر (Yogasutra) ہے۔ [3] طبقات الامم ص۱۶-۱۷۔

...ہیں اسی طرح ہم ان کے زیادہ عالموں سے بھی واقف نہیں
...ہندوؤں کے تین اسکول مشہور ہیں: سدھانت (سندھند) آریہ بھٹ
...ہرگن (ارکند)، ان میں سے صرف سدھانت اسکول جس کے اصول واحکام کا
...باقاعدہ مطالعہ کیا ہے ہم تک پہنچا ہے۔ یہی وہ اسکول ہے جسے مسلمان نجومیوں کی
...نے اختیار کیا ہے اور اس کے مطابق زیجیں تیار کی ہیں جیسے محمد بن ابراہیم فزاری،
...بن عبداللہ بغدادی، محمد بن موسیٰ خوارزمی اور حسین بن محمد معروف بہ ابن آدمی۔ سدھانت
...سندھند کے معنی ہیں زمانوں کا زمانہ (دھرالدھور)" ابن آدمی نے اس لفظ کی یہی شرح کی ہے۔
سدھانت اسکول کی رائے ہے کہ ساتوں ستارے مع اپنے اوجات[1] و جوزہرات[2] کے ہر چار
...بتیس کروڑ سال میں برج حمل میں جمع ہو جاتے ہیں، یہ عرصہ دنیا کی عمر (مدتِ عالم) کہلاتی ہے۔
...اسکول کا دعوی ہے کہ ستارے، ان کے اوجات اور جوزہرات جب برج حمل میں جمع ہو جاتے
...ہیں تو زمین کی ہر چیز برباد ہو جاتی ہے اور یہ بربادی بہت عرصہ تک رہتی ہے، پھر جب یہ
...ستارے ان کے اوجات اور جوزہرات برج حمل سے نکل جاتے ہیں تو زمین پر چیزیں از سرِ نو پیدا
...ہونے لگتی ہیں اور دنیا پہلے کی طرح آباد ہو جاتی ہے اس اسکول کی رائے میں بربادی و آبادی کا
...سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ ہر سیارہ اس کا اوج اور جوزہر اس مدت میں جسے سدھانت اسکول
...دنیا کی عمر (مدۃ العالم) کہتا ہے دورے کرتا رہتا ہے جن کا میں نے اپنی کتاب اصلاح حرکات النجوم
...میں ذکر کیا ہے۔ آریہ بھٹ (ارجبہر) اسکول سدھانت اسکول سے متفق ہے لیکن اس کے مطابق دنیا
...(مدۃ العالم) جس کے بعد ستارے، ان کے اوجات اور جوزہرات برج حمل میں جمع
...ہوں سدھانت اسکول کی مجوزہ مدت کے ہزارویں حصہ کا ایک جزو ہے۔ ہندوؤں
...کے آریہ بھٹ اسکول کا یہی مفہوم ہے۔ ارکند (اہرگن) اسکول مذکورہ دونوں اسکولوں

---

[1] ...سیارہ کا اپنے مدار پر زمین سے دور ترین نقطہ اوج کہلاتا ہے۔
[2] ...وہ مجوزہ نقطے ہیں جہاں سیارے اور سورج کے مدار ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں۔

Marfat.com

سے حرکات کواکب اور دنیا کی عمر کے معاملہ میں مختلف الرائے ہے لیکن اس کے اختلاف کی اور تفصیل سے میں ناواقف ہوں۔

میوسیقی پر ہندوؤں کی جو کتابیں ہم تک پہنچی ہیں ان میں سے ایک کا نام سنگیت[1] (نافر)[2] ہے جس کے معنی ہیں ثمار دانش، اس میں راگوں کے اصول اور نغموں کی ترتیب کے مبادی بیان کئے گئے ہیں۔ اصلاح اخلاق اور تربیتِ نفس سے متعلق ہندوؤں کی جو کتابیں ہم تک پہنچی ہیں ان میں سے ایک کا نام کلیلہ و دمنہ ہے۔ فارسی طبیب برزویہ یہ کتاب نوشیروان بن قباد بن فیروز کے لئے ہندوستان سے لایا تھا اور اس کے لئے اس کا فارسی ترجمہ کیا تھا اسلامی دور میں عبداللہ بن مقفع نے اسے عربی کا جامہ پہنایا، یہ بڑی مفید اور اعلیٰ مقصد کتاب ہے۔ ہندوؤں کے ان علوم میں سے جن کی ہم تک رسائی ہوئی ہے ایک عددی حساب کا علم ہے جسے حسابِ غبار[3] کہتے ہیں اور جس کی وضاحت ابوجعفر محمد بن موسیٰ خوارزمی نے کی ہے، یہ بڑا ہی مختصر، کارآمد، پُرسہولت اور انوکھا حساب ہے اور ہندوؤں کی تیز دماغی اور حسن اختراع کا شاہد[4]۔ ہیئت عالم، ترکیبِ افلاک اور حرکاتِ نجوم کے ان ہندو عالموں میں جن سے ہم واقف ہیں ایک کنکہ ہے جس کے بارے میں ابومعشر جعفر بن عمر بلخی نے کتاب الالوف میں لکھا ہے کہ قدیم زمانہ میں وہ سارے علمائے فلکیات سے بازی لے گیا تھا۔ کنکہ کے اس سے زیادہ نہ تو حالات ہمیں معلوم ہیں نہ اسکے زمانے کا تعین کرنا ہمارے لئے ممکن ہے۔

کلیلہ و دمنہ

ہندوؤں کا ایک راجہ تھا دیواشرمن (دبشلم)[5] جس کے زمانہ میں (مشہور کتاب

---

[1] Sangitnatnakara، کیتھ ص۴۲۶۔ [2] قفطی میں (تاریخ الحکماء ص۲۶۶) بیافر طبع ہوا ہے۔

[3] یعنی جو الفاظ کی بجائے ہندسوں میں لکھا جاتا تھا جنھیں زمین غبار پر لکھ کر ہندو بڑے سے بڑا حساب نکال لیا کرتے تھے۔

[4] قاضی صاعد کی مذکورہ بالا ساری عبارت قفطی کی تاریخ الحکماء میں بلا اعتراف ماخذ منقول ہے۔

[5] Davasarman بیکڈانل جرنل رائل سوسائٹی، انگلستان ۱۸۹۸ء، ص۱۱۔

Marfat.com

[illegible] بیدپا ایک ہندو (برہمن) دانشمند تھا۔ اس کتاب [illegible] جانوروں کے ذریعہ ایسی باتیں بیان کی ہیں جن سے عبرت حاصل کی جاسکتی [illegible] کر عقلمند سنور سکتے ہیں۔ کتاب کی پہلی فصل بادشاہ کے بارےمیں ہے جس کے مشیروں [illegible] کے خلاف لوگ چغلی کھاتے ہیں، اس میں بیان کیا گیا ہے کہ بادشاہ کو چغلی کی تحقیق کرلینا [illegible] چغل خوروں کی باتوں پر دھیان دیکر مشیروں اور مقربوں کے خلاف جلد بازی میں [illegible] نہیں کرنی چاہیئے۔ اس فصل کا عنوان ہے۔ باب الأسد والثّور (شیر اور بیل) [illegible] دوسری فصل معاملات کی چھان بین اور ان کے انجام کے بارےمیں ہے، اسمیں بتایا گیا ہے کہ ظلم [illegible] کے کاموں میں اندھا دھند گھس پڑنے اور دھوکہ دینے کا انجام برا ہوتا ہے۔ اس فصل کا [illegible] عنوان ہے۔ باب الفَحْص عن خیرِ دِمْنتا (دمنہ سے متعلق خبر کی تحقیق) تیسری فصل دشمنوں، [illegible] سے بچاؤ اور بچاؤ کی تدبیروں نیز ایسی باتوں کے بارےمیں ہے جن سے عداوت پیدا ہوتی ہے، [illegible] اس میں بتایا گیا ہے کہ موقع حاصل ہوتے ہی دشمنوں کی سرکوبی کردینی چاہیئے اور جب تک موقع [illegible] نہ ملے اور ان سے انتقام لینا ممکن نہ ہو اس وقت تک ان کے سامنے سر جھکائے رہنا چاہیئے فصل [illegible] کا عنوان ہے باب البُوم والغِربان (الّو اور کوّے) چوتھی فصل میں بتایا گیا ہے کہ مشورہ کے [illegible] صرف باخبر لوگوں، تعاون کے لئے دیانت دار و باشعور اور نازک معاملات میں صرف [illegible] دانشمندوں سے رجوع کرنا چاہیئے۔ اس کا عنوان ہے۔ باب بلاذ۔ پانچویں فصل نیکی [illegible] اور بھلائی کے بارےمیں ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ کس قسم کے آدمی کے ساتھ بھلائی کرنا چاہیئے [illegible] کہ غیر مستحق کے ساتھ بھلائی کی جائے تو وہ ضائع ہوجاتی ہے اور مستحق کے ساتھ بھلائی بارآور [illegible] ہوتی ہے، اس فصل کا عنوان ہے۔ السُّلَحْفاة والبَبْر والقِرد والنَّجار (کچھوا، [illegible] بندر، بڑھئی) چھٹی فصل میں بتایا گیا ہے کہ کامیابی کا موقع جب مل جائے تو اسے

[illegible] الشماة کی تعریف ہے۔

ضائع نہیں کرنا چاہیے اور جب کامیابی حاصل ہو جائے تو اس کے تحفظ کی (...) نہیں برتنی چاہیے، باب کا عنوان ہے۔ باب القِردِ والغیلم (بندر اور کچھوا) ساتویں فصل میں بتایا گیا ہے کہ بلند مرتبہ اور صاحبِ اقتدار لوگوں کے پاسِ خاطر سے ان کی ہمدردی حاصل ہو جاتی آور ان کی تالیف قلب کرکے آدمی ان کی ایذا رسانی سے محفوظ رہ سکتا ہے، اس فصل کا عنوان ہے ۔ باب السِنّور والجُرَذ (بلی اور چوہا) آٹھویں فصل میں بتایا گیا ہے کہ بادشاہ کیلئے ضروری ہے کہ اپنے افسروں، عزیزوں اور مقربوں سے اچھی طرح باخبر رہے، ان میں سے کسی کے ساتھ اس کی طرف سے کوئی زیادتی ہوئی ہو تو اسے دور کردے دیانتدار اور مخلص لوگوں سے اپنے کاموں میں مدد لے، اپنے افسروں اور مقربین کے اعمال کی چھان بین کرے، نکوکاروں کو انعام دے اور مجرموں کو سزا، فصل کا عنوان ہے ۔ باب الأسد وابن آوی (شیر اور لومڑی)۔ نویں فصل دوستوں اور مخلص خیر خواہوں کے بارے میں ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ مصیبت اور عافیت دونوں میں ان کی دوستی بہت کام آتی ہے، اس کا عنوان ہے۔ باب الحمامۃ المُطوّقۃ (فاختہ)۔ دسویں فصل کا عنوان ہے ۔ باب اللَّبُوّۃ والاِسوار (شیرنی اور سوار)، اس میں بتایا گیا ہے کہ اپنی ذات کو تکلیف دیکر عوام کو فائدہ پہنچانا چاہیے اور اپنے ہر کام کے انجام پر خوب غور وفکر کر لینا چاہیے۔

ابن الندیم[1]:

کلیلہ ودِمنہ کی تالیف کے بارے میں اختلاف ہے کہ کس کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ ایک رائے ہے کہ ہندوستان میں لکھی گئی جیسا کہ اس کتاب کے شروع میں تصریح کی گئی ہے، دوسرا قول ہے کہ اشکانی[2] بادشاہ (اشکانیہ)، اس کے مؤلف تھے لیکن ہندو اس کی تصنیف کے دعویدار بن گئے

---

[1] فہرست ص ۴۲۳ و ۴۲۴ ۔ [2] سکندر کے حملہ کے بعد عراق و مغربی فارس کا ایک حکمران خاندان جس کی تاسیس اشک بن اشکان نے کی تھی۔ آثار الباقیہ بیرونی ص ۱۱۲-۱۱۳ ۔

Marfat.com

...ں نے لکھا تھا اور ہندوؤں نے اپنا لیا، ایک قول ہے کہ مشہور
... کا مؤلف تھا۔ کلیلہ و دمنہ سترہ فصلوں میں ہے، بعض لوگ اٹھارہ
... عبداللہ بن مقفع اور دوسرے ادیبوں نے اس کی شرح کی ہے، متعدد شاعروں
... ہے جیسے (برمکی شاعر) أبان بن عبد الحمید لاحقی، علی بن داؤد (سکریٹری زبیدہ
... الرشید) اور بشر بن معتمد۔ میں نے بعض نسخوں میں دو مزید فصلوں کا اضافہ دیکھا ہے
... نے اسے فارسی میں نظم کیا ہے اور فارسی ادیبوں نے اسے نثر کا جامہ پہنایا ہے۔

... خلیفہ:

... کتاب اصلاح اخلاق اور تہذیب نفس کے موضوع پر ہے، اسے وِدیاپتی (بیدپا) ہندو
... دابشلیم کے لئے تصنیف کیا تھا۔ دابشلیم کو کتاب اتنی پسند آئی کہ اس نے ودیاپتی
... کا تاج پہنایا اور اپنا وزیر بنا لیا۔ اس کتاب کے کردار چوپائے اور پرند ہیں.....
... کی ایک جماعت نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں جو نادر قصوں اور انوکھے واقعات پر
... ہیں لیکن اس مضمون پر سب سے پہلے جس نے قلم اٹھایا وہ کلیلہ و دمنہ کا ہی مصنف تھا، بعد
... ادیبوں نے نادر قصے اور کہانیاں قلم بند کیں ان سب نے اسی کی کرنوں سے روشنی
... ہے۔ کتاب میں یہ چودہ باب ہیں: (۱) چغلخور کی باتوں سے ضرورتِ اجتناب۔ (۲)
... کا برا انجام۔ (۳) مخلص دوستوں کے فوائد۔ (۴) دشمن کی چالوں کی طرف سے مطمئن نہیں
... (۵) غفلت اور بے توجہی کا نقصان۔ (۶) جلد بازی کی مصیبت۔ (۷) معاملہ فہمی
... (۸) کینہ پروروں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ (۹) عفو اور درگذر۔
... (۱۱) ضرورت سے زیادہ کی ہوس کا نقصان۔ (۱۲) علم اور وقار۔ (۱۳)
... اور غداروں کی باتوں پر دھیان نہیں دینا چاہیئے۔ (۱۴) تسلیم و توکل۔
... (م ...ھ) کو کلیلہ و دمنہ کی تصنیف کا علم ہوا اور اسے حاصل کرنے کی

... تعریب دیوانشرمن۔ جرنل ایشیاٹک سوسائٹی انگلستان ۱۸۹۸ء،

دل میں خواہش پیدا ہوئی تو اس نے بَرزُوَیہ نامی طبیب کو ہندوستان بھیج کر یہ کتاب منگوا
کہا جاتا ہے کہ بَرزُویہ کو ہندوستان بھیجتے وقت نوشیرواں نے اسے پچاس تھیلیاں عطا کی تھیں
جن میں دس دس ہزار دینار (پچاس پچاس ہزار روپے) تھے۔ جب بَرزُوَیہ کلیلہ و دِمنہ نقل کر
اور شطرنج[1] لے کر ہندوستان سے لوٹا تو اس نے نوشیرواں کے لئے اس کا فارسی میں ترجمہ کر دیا
اسلامی دور میں عبداللہ بن مُقفّع (م ۱۴۲ھ/ ۷۵۹ء) نے جو منصور عباسی کا منشی تھا اس کتاب کو عربی
کا جامہ پہنایا۔ کچھ دن بعد فارسی ہی سے عبداللہ بن ہلال اہوازی نے ۱۶۵ھ/ ۷۸۱ء میں جب مہدی
خلیفہ تھا برمکی وزیر یحییٰ بن خالد کے لئے اس کا عربی میں ترجمہ کیا تھا، پھر سہل بن نوبخت
نے اسی یحییٰ بن خالد وزیر مہدی و رشید کے لئے اسے نثر سے عربی نظم میں منتقل کیا، یحییٰ نے سہل
کو پانچ ہزار روپے انعام دئے۔ اسپین کے تاجدار ناصر[2] اُموی دانشور آدمی تھا، اسے کلیلہ و دِمنہ
کے منظوم ہونے کا علم ہوا تو اس نے یحییٰ سے خط و کتابت کی اور اسے تحفے اور خاص قسم کے عجیب و
غریب ظروف اور ہندسی آلات بھیجے[3] یحییٰ نے ناصر کو یہ کتاب بھیجدی ..... عہدِ سامانی میں ابونصر
نصر بن احمد سامانی (م ۹۴۳ء) کے حکم سے ایک عالم نے کلیلہ و دِمنہ کا عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا
اور اُس کے شاعر رودکی حسن نے یہ ترجمہ فارسی میں نظم کر دیا، بعد میں ابو مظفر بہرام شاہ بن مسعود
غزنوی (م ۱۱۵۷ء) کے حکم سے ابو معالی نصراللہ بن محمد بن عبدالحمید (شیرازی) نے ابن مُقفّع
کے عربی ترجمہ کو فارسی کا جامہ پہنایا (۱۱۴۴ء) اور یہی ترجمہ آج کلیلہ و دِمنہ کے نام سے مشہور ہے
لیکن غیر مانوس اور بھاری بھر کم الفاظ کے باعث اس کا حجم بڑھ گیا ہے۔ ایک مدت بعد مولانا حسین
بن علی واعظ کاشفی (م ۱۵۰۵ء) نے امیر سُہیلی کے لئے جو بیقرا کے امیروں میں سے تھا، اس ترجمہ کو

---

[1] متن میں الشطرنج الشام طبع ہوا ہے، الشام کے کوئی مناسب معنی یہاں نہیں لگتے۔ ہمارے خیال میں مصحف ہے

[2] بظاہر عبدالرحمٰن اسپین کا پہلا اموی سلطان (م ۱۷۱ھ/ ۷۸۸ء) مراد ہے جس کا لقب الداخل تھا۔ [3] متن میں
وضروب من الخواص الروحانیہ ہے ہمارے خیال میں الآلات الروحانیہ مراد ہیں جن کا اطلاق خاص
قسم کے ظروف اور ہندسی آلات پر ہوتا ہے۔ دیکھو کشف الظنون ۱/ ۱۴۷ -

Marfat.com

...ادرکھا۔ اس کے بعد مولی علی بن صالح رومی ملقب
... نے انوارِ سہیلی کا شگفتہ ترکی میں ترجمہ کیا اور اس کا نام ہمایوں

ہندو طب کی کتابیں جن کا عربی میں ترجمہ ہوا

...:

کتاب سسرت (سسرد) دس فصلوں میں۔ یحیی بن خالد برمکی (م ۸۰۵ء) کے حکم سے منکہ ... نے جو برمکی ہسپتال کا ایک معالج تھا، اس کا ترجمہ کیا تھا۔ سسرت کا شمار طب کی بنیادی ... میں کیا جاتا ہے۔ (۲) کتاب اشتانگھر (رستانگر مبسوط) ابن دھن (؟) نے اس کی شرح کی۔ ... کتاب جرک (دیرک)، عبداللہ بن علی نے فارسی سے عربی میں اس کی شرح لکھی، پہلے اس کا سنسکرت ... فارسی میں ترجمہ ہو چکا تھا۔ (۴) کتاب بِدھستھان (ندستاق) بمعنی تصویر کامیابی، ابن ... نے جو برمکی ہسپتال کا انچارج تھا (عربی میں) اس کی شرح کی۔ (۵) کتاب مختصر فی العقاقیر ... جڑی بوٹیوں کے بارے میں)۔ (۶) کتاب علاجات الحبالیٰ (حاملہ عورتوں کا علاج) (۷) کتاب توقشتل (؟)، سو امراض اور ان کے سو علاج۔ (۸) کتاب روسا فی علاجات النساء ... ہندو طبیبہ روسا کی تالیف عورتوں کے علاج سے متعلق)۔ (۹) کتاب السکر (نشہ کے بارے میں)۔ ... کتاب اسماء عقاقیر الہند (ہندی جڑی بوٹیوں کے نام)۔ منکہ ہندی نے (عباسی رئیس) ... بن سلیمان (بن علی ہاشمی) کیلئے اس کی شرح کی۔ (۱۱) کتاب رائے فی اجناس الحیات و ... راے کی تالیف سانپوں کی اقسام اور زہروں سے متعلق)۔ (۱۲) کتاب التوہم ... والعلل (مرض گھٹانے بڑھانے اور پیدا کرنے میں وہم کی تاثیر) تالیف توقشتل (؟)

... ص ۲۴۱ د ۴۴۰۔ ۲ Susruta چوتھی صدی عیسوی کا مولف۔
... Astangahridaya تالیف واگابھٹ، ساتویں صدی عیسوی۔ تاریخ سنسکرت لٹریچر، وردھاچاری ۱۹۵۲ء
... کشف الظنون ۲/۳۰۵۔ توقشتل شاید نسکل Nakula کی تعریب، اور دھاچاری نے اپنی تاریخ
... میں لکھا ہے کہ اس نے گھوڑوں کے علاج پر ایک رسالہ مرتب کیا تھا ۵ کشف الظنون
... ابجد۔ کیا پتا تالیف نگار جونا کیتھ ص ۵۱۱۔

Marfat.com

(۱۳) کتاب السموات (زہروں کے بارےمیں)۔ (۱۴) کتاب أجناس الحیات تالیف (؟)
(سانپوں کے اقسام)۔ (۱۵) کتاب النموذار (؟) فی الأعمار (عمر کے بارے میں) تالیف کنکہ
(۱۶) کتاب فی الطب تالیف کنکہ، طب کی بنیادی کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ (۱۷) کتاب
التوہم تالیف کنکہ (۱۸) کتاب بدھانسنحانؒ (بدان) فی علامات أربعمئة وأربعة داء ومعرفة
بغیر علاج (چارسو چالیس بیماریوں کی علامتیں اور تشخیص)۔ (۱۹) کتاب فیما اختلف فیه الهند
الروم فی الحار والبارد وقوی الأدویة وتفصیل السنة (ہندی اور یونانی اطباء کا گرم وسرد
دواؤں نیز ان کے خواص وقوت اور موسموں کے بارے میں اختلاف) (۲۰) کتاب تفسیر أسماء
العقاقیر بأسماء عشرة (ہر طبی جڑی بوٹی کے دس دس نام)۔ (۲۱) کتاب السموم (زہر وں کے بارے میں)
تالیف چانک (شاناق) پانچ فصلوں میں منکہ ہندی نے جو فارسی ترجمہ پر مامور تھا اس کا
سنسکرت سے فارسی میں ترجمہ کیا اور ابو حاتم بلخی نے یحیی بن خالد برمکی کیلئے (عربی میں) اس کی
شرح کی۔ (۲۲) کتاب البیطرۃ (جانوروں کا علاج) تالیف چانک (شاناق)۔ (۲۳) کتاب
أطرٔ فی الأشربة (اطر کی کتاب اشیائے نوشیدنی کے بارے میں)۔ حاجی خلیفہ[۳]: رسالة فی تسکین
الأهطم[۴] (بڑھی ہوئی بھوک کم کرنے کے علاج) تالیف طمطم (؟)

فلکیات سے متعلق تراجم

ابن النديم[۵]:

(۱) کتاب أسرار الموالید (زائچوں کے بھید) تالیف کنکہ۔ (۲) کتاب قرانات[۶] الکبیر

۱؎ بقول کیتھ (ص۵) یہ کتاب آٹھ خاص امراض اوران کے علاج پر مشتمل تھی۔ ۲؎ Atreya
(طبیب)، واکر ۹۸/۱ ۔ ۳؎ کشف الظنون ۲۸۳/۱ ۔ ۴؎ حطم یا مُطم ایسا شخص جس کی
بھوک دور نہ ہوتی ہو۔ ۵؎ فہرست ص۳۷۸ ۔
۶؎ اصطلاح نجوم میں سبعہ سیارہ میں سے دو یا زیادہ کا کسی ایک برج میں جمع ہونا قران کہلاتا ہے قران
کی کتاب میں دو یا زیادہ سیاروں کے اجتماع اور دنیا پر اس کے تباہ کن اثرات کا ذکر ہوتا ہے۔

... (۳) کتاب القرانات الصغیر (قرانات کی چھوٹی
... (۴) کتاب فی احداث العالم والدور فی القران (سبعہ سیارہ
... ہونے سے دنیا میں جو حادثے آتے ہیں) تالیف کنکہ۔ (۵) کتاب أسرار المسائل
... تالیف سر نخل (صنجہل)۔ (۶) کتاب المو الید (زائچوں پر) تالیف
... (۷) کتاب موالید الکبیر، تالیف نہق (؟)۔ ابن ابی أصیبعہ۔ (۸)
... علوم النجوم۔ تالیف چانک (شاناق)۔ (۹) کتاب الموالید الکبیر (زائچوں
... کتاب) تالیف سر نخل (صنجہل)۔ حاجی خلیفہ: (۱۰) کتاب منازل القمر تالیف کنکہ۔
... کتاب الاختیارات (نجوم کی رو سے مبارک اور منحوس اوقات) تالیف کنکہ۔

متفرق موضوعات پر سنسکرت کی کتابوں کے عربی تراجم

ابن الندیم:

کتاب سند باد الکبیر (ہندو دانشمند سند باد حکیم کی بڑی کتاب)۔ (۲) کتاب
سند باد الصغیر۔ (۳) کتاب البُد۔ (۴) کتاب بوذاسف (بویاسف) وپرودھیتر
...)۔ (۵) کتاب بوداسف (بویاسف)۔ (۶) کتاب الهند والصین۔ (۷) کتاب
... فی الحکمۃ (عقل و دانش کے موضوع پر)۔ (۸) کتاب الهند فی هبوط آدمؑ (آدم کے
... اترنے کا قصہ ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق)۔ (۹) کتاب طرق (؟) (۱۰) کتاب
... فی الرجل والمرأۃ۔ (ہندوؤں کی کتاب مرد اور عورت کے بارے میں) (۱۱) کتاب حدود
... کے اصول و قواعد)۔ (۱۲) کتاب سادیرم (؟)۔ (۱۳) کتاب ملك الهند

... ۴۳۴ ، ۳۲۔ کشف الظنون ۲/۳۰۴ میں کتاب کا نام کتاب النجوم و اسرار ہا
... کشف الظنون ۱/۶۵۸ و ۲/۳۰۲۔ ؎ فہرست ص۴۲۴، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۹،
... کی تعریب مراد مہا تما بدھ۔ بیکلانی ص۴۲۔ ؎ مہاتما بدھ کا شاگرد۔

Marfat.com

القتال والسیّاح (ہندوستانی قاتل اور نیراک راجہ)۔ (۱۴) کتاب فی التدبیر الملک
چانک (شاناق)۔ (۱۵) کتاب بید بافی الحکمۃ (وِڈّیاپتی برہمن کی کتاب عقل و دانش
موضوع پر۔ (۱۶) کتاب خطوط الکف والنظر فی الید (پامسٹری)۔ (۱۷) کتاب باجہر
فی فرندات[1] السیوف ونعتہا وصفاتہا ورسومہا وعلاماتہا (تلواروں کے جوہر، ان کی
صفات اور نقش و نگار کے بارے میں، باجہر کی تالیف ہے)۔ (۱۸) کتاب شاناق فی تدبیر
الحرب ومایبغی للملک أن یتخذ من الرجال وفی أمر الأساورۃ والطعام والسم
(چانک کی کتاب تدبیر جنگ، غذا، زہر، گھوڑا فوج نیز اس موضوع پر کہ راجہ کو کس قسم کے لوگوں
کو اپنا معتمد بنانا چاہیے)۔ (۱۹) کتاب الھند بین الجوادِ والبخیلِ والاحتجاج بینھما وقضاء
ملک الھند فی ذلک (ایک فیاض اور ایک بخیل کا مناظرہ اور راجہ کا ان کے درمیان فیصلہ)
(۲۰) توہّم[2] ونیرنجات[3] پرسہ (؟) کی تالیف۔ (۲۱) کتاب فی الآداب، تالیف چانک (شاناق)
پانچ فصلوں میں۔

حاجی خلیفہ[4]:

(۲۲) کتاب الخافی (بھوتوں اور جنوں کے بارے میں)۔ (۲۳) کتاب اسرا اسم (؟)

ابن ابی اُصیبعہ[5]:

(۲۴) کتاب مُنتخل[6] الجواھر (چیدہ جواہرات) تالیف چانک (شاناق)۔

ہندو علمائے طب، فلکیات و فلسفہ

جاحظ[7]:

یحییٰ بن خالد برمکی (م ۱۹۰ھ/۸۰۵ء) نے اطبار کی ایک جماعت ہندوستان سے (بغداد) بلا

---

[1] متن میں فراسات طبع ہوا ہے۔ [2] فکری ریاضت۔ [3] افسون، طلسم، سحر، نظر بندی، توہم اور نیرنج کے ماہر کو مافوق العادت کام کرنے پر قدرت حاصل ہو جاتی تھی۔ [4] کشف الظنون ۲/۲۷۵، ۲۶۱۔ [5] عیون الانباء ۲/۲۲۔ [6] متن میں بالخار المہنۃ چھپا ہے۔ [7] البیان والتبیین ۱/

Marfat.com

...(اور ضبا بدر) شامل تھے۔

... حکم نے بیان کیا کہ یحییٰ بن خالد نے ایک (ممتاز) شخص کو ہندوستانی طبی جڑی ... اور ہندوؤں کے مذاہب قلمبند کرنے کے لئے ہندوستان بھیجا، اس شخص نے یحییٰ ... کتاب مرتب کی جس کا نام تھا: مِلَلُ الهند وأديانها (ہندوؤں کے مذاہب اور فرقے)

ابن ندیم: عربوں کی حکومت میں جن لوگوں نے ہندوؤں کے علوم اور معاملات اور ... سے دلچسپی لی اور ہندو وید اور فلسفی ہندوستان سے بلوائے وہ یحییٰ بن خالد (وزیر مہدی و ...) ... اور ممتاز برامکہ کی ایک جماعت تھی[۴]۔

کنکہ

ابن ابی اُصیبعہ:

پرانے ہندو فلاسفہ اور بڑے عالموں میں کنکہ ایک ممتاز فلسفی تھا۔ طب، خواص ادویہ اور مزاجِ موجودات کے بارے میں اسے خاص بصیرت حاصل تھی۔ عالم کی ہیئت، افلاک کی ساخت اور ستاروں کی حرکت سے خوب واقف تھا۔ ابومعشر جعفر بن محمد بن عمر بلخی نے اپنی کتاب الالوف میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے سارے علمائے ہیئت میں کنکہ کو فضیلت حاصل ... اس کی یہ کتابیں عربی میں ترجمہ ہوئی ہیں: (۱) کتاب النموذار (؟) فی الأعمار۔ (۲) ... اسرار المواليد (زائچوں کے بھید)۔ (۳) کتاب القرانات الكبير (فلکیات) (۴) ... القرانات الصغير (فلکیات)۔ (۵) کتاب فی الطب۔ اس کا شمار طب کی ... کتابوں (کُنّاش) میں ہوتا ہے۔ (۶) کتاب فی التوهم (فکری ریاضت یا مرض کے ... اور بڑھانے میں وہم کی تاثیر)۔ (۷) کتاب فی أحداث العالم والدور

... اختیار، گھوڑوں کا ایک ممتاز معالج تھا، وردھا جاری ص۲۱۲۔ ۲۔ بعض کتابوں میں ... کا سا بھتا۔ دیبکر اور نکل دونوں نے گھوڑوں کی بیماریوں پر رسالے لکھے تھے۔ وردھا جاری ص۲۱۲ ... کاملی ... اهتمامها بأمر الهند واهتموا کی تصحیف ہے۔ ۵۔ عیون الانباء ۲/۳۲-۳۳

فی القرآن۔

سنرنکھل (صنجہل)

ان ہندو علماء میں سے تھا جو طب اور فلکیات سے اچھی طرح واقف تھے سنرنکھل کی تالیف کتاب الموالید الکبیر ہے (زائچوں کی بڑی کتاب) سنرنکھل کے بعد ہندوستان علماء کی ایک اور جماعت علمی افق پر ابھری جن کی طب اور دوسرے علوم پر مشہور کتابیں ہیں جیسے: بھاکر[1] (باکھر)، منار اجا[2] (راجہ)، سنکھ[3] (صکہ)، دراہمیہر (واہر)، جرمپکنکر[4] (آنکر)، بھل[5] (زنکل) اُتپل[6] (اریکل)، بلبھدر (جبہر)، ورندا[7] (اندی)، سنکراچاری[8] (جاری) یہ سارے عالم صاحبِ تصانیف تھے اور ممتاز ہندو اطباء اور حکماء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے فلکیات کے اصول و احکام مرتب کئے۔ ہندو ان کی کتابیں پڑھتے ہیں اور اُن میں بیان کردہ اصول کی پیروی کرتے ہیں اور انہیں بطور سند پیش کرتے ہیں۔ اِن کی تالیفات کا بڑا حصہ عربی میں منتقل ہو گیا ہے۔ (مشہور طبیب محمد بن زکریا) رازی (م ۹۳۲ء) نے اپنی کتاب الحاوی اور دوسری تالیفات میں ہندو علماء کی طبی کتابوں سے خوشہ چینی کی ہے مثلاً (۱) چرک (شرک) جس کی فارسی سے عربی شرح عبداللہ بن علی نے کی ہے، چرک کا سب سے پہلے سنسکرت سے فارسی میں ترجمہ ہوا تھا۔ (۲) کتاب سسرت (سسرد) اس میں امراض کی علامتوں علاج اور دواؤں کا بیان ہے۔ کتاب میں دس فصلیں ہیں، اس کی شرح عربی میں یحییٰ بن خالد برمکی (م ۸۰۵ء) نے کرائی تھی۔ (۳) کتاب ندھانستھان (بدان)، اس میں چار سو بیماریوں کی علامتوں اور تشخیص کا ذکر ہے، علاج کا نہیں۔ (۴) کتاب سدھستھان (سندھشان)، بمعنی تصویر کامیابی۔

---

[1] بھاکر ایک مشہور مؤلف زیچ گذرا ہے۔ بیرونی ص ۷۵۔ بھاکر کو بھاسکر کی تحریف بھی قرار دیا جا سکتا ہے، یہ ایک نجومی مؤلف تھا۔ کیتھ ص ۵۲۳۔ [2] مؤلف فلکیات، وردھاچاری ۳/۲۰ Sankha مؤلف جنیات۔ واکر ۲/۵۱۸۔ [4] وردھاچاری ص ۲۱۲۔ [5] مولف زیچ۔ بیرونی ص ۷۵۔ [6] مولف زیچ۔ بیرونی ص ۷۵۔ [7] Vrinda نویں صدی کا طبی مولف۔ اندی، سندین کی تحریف بھی ہو سکتی ہے، وجیاسندین آٹھویں یا نویں صدی کا ایک مؤلف ہیئت گذرا ہے کیتھ ص ۵۱۱۔ [8] ایک قلمی نسخہ...

Marfat.com

...فی الحار والبارد وقوی الأدویة وتفصیل
...(گرم وسرد، خواص ادویہ اور موسموں کے بارے میں اختلاف)
...الشاناقیہ بأسماء عشرۃ (ہر جڑی بوٹی کے دس دس نام)۔ (۷) کتاب
... (۸) کتاب علاجات الحبالیٰ (حاملہ عورتوں کا علاج)۔ (۹) کتاب
...شاناقیہ (جڑی بوٹیوں کی مختصر کتاب)۔ (۱۰) کتاب نوفشل (؟) اس میں ستو
...دواؤں کا ذکر ہے)۔ (۱۱) کتاب روسی فی علاجات النساء (روساطبیہ کی
...عورتوں کے علاج سے متعلق۔ (۱۲) کتاب السکر (نشہ کے موضوع پر)۔ (۱۳) کتاب
...أجناس الحیات وسمومہا (رائے کی کتاب سانپوں کے اقسام اور زہروں کے بارے
(۱۴) کتاب التوہم فی الأمراض والعلل لأبی تبیل (؟) (امراض اوران کے
...کے پیدا کرنے، گھٹانے اور بڑھانے میں وہم کی تاثیر)

چانک (شاناق)

مشہور ہندو ویدوں میں سے ایک چانک بھی ہے، اس نے بہت سے معرکہ کے علاج
... تجربے کئے تھے، علوم اور فلسفہ میں نئے نئے نکتوں کا موجد تھا۔ فلکیات میں مہارت کے
... بیان بھی تھا۔ ہندو راجاؤں کے دربار میں اسے خاص وجاہت حاصل تھی۔ اپنی
... الجواہر میں لکھتا ہے: اے راجہ زمانے کی جنگ سے بچتا رہ، زمانہ کے تسلط اور اس کے غلبہ
... کہ اعمال کا بدلہ ملتا ہے، زمانہ دھوکہ سے آپکڑتا ہے، اس سے چوکنا رہ، مقدر رہ
... ہیں، ان کے مقابلہ کے لئے تیار رہ، زمانہ پلٹے کھاتا رہتا ہے، اس کے پلٹوں سی
... کہ جو شخص زندگی میں گناہ کی بیماریوں کا علاج نہیں کرے گا وہ ایسے گھر جاکر
... جہاں کوئی دوا نہیں ہوگی جس نے اپنے حواس کو دبا کر غلبہ کر لیا اور خوشحالی کے
... اس نے اپنی فضیلت اور شرافت کا ثبوت دیدیا اور جس نے
...

Marfat.com

اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھا جو کہ ایک ہے وہ حواس کو کیسے قابو میں رکھ سکتا ہے جو پانچ ہیں اگر وہ حواس کو جو تعداد میں کم اور کمزور بھی ہیں قابو میں نہیں رکھ سکتا تو اپنے افسروں کو کس طرح قابو میں رکھ سکتا جو کثیر تعداد ہونے کے علاوہ طاقتور اور شوریدہ سر بھی ہیں اور جب وہ انہیں قابو میں نہیں رکھ سکے گا تو اپنی حکومت کے دور ترین علاقوں میں بسنے والی رعایا کو کیسے قابو میں رکھ سکتا ہے چانک کی بعض کتابوں کے نام یہ ہیں: کتاب السموم، پانچ فصلوں میں ہے، اس کا فارسی ترجمہ منکہ نے جو فارسی ترجمہ کا انچارج تھا سنسکرت سے کیا تھا، ابو حاتم بلخی نے اس کی عربی شرح یحییٰ بن خالد برمکی کے لئے کی، پھر (خلیفہ) مامون کے لئے اس کے مولیٰ عباس بن سعید جوہری نے جو خلیفہ کے سامنے تحریریں پڑھنے کے منصب پر فائز تھا، اس کا عربی میں ترجمہ کیا۔ (۲) کتاب البیطرۃ (جانوروں کا علاج)۔ (۳) کتاب فی علم النجوم۔ (۴) کتاب منتحل الجواھر، ایک ہندو راجہ کیلئے لکھی تھی جس کا نام ابن قمانص تھا۔

گودر (جودر)

ایک فاضل ہندو فلسفی اور اپنے زمانہ کا ممتاز عالم تھا۔ طب پر اس کی گہری نظر تھی۔ اس نے فلسفیانہ علوم (فلکیات) پر کتابیں لکھی ہیں جنمیں سے ایک کا نام کتاب الموالید ہے (زائچوں) اس کا عربی ترجمہ ہو گیا ہے۔

ابن دھن[۱]

ابن ندیم[۲]: برامکہ کے ہسپتال (واقع بغداد) کا انچارج تھا اور سنسکرت سے عربی میں ترجمہ کرتا تھا

منکہ

ابن ندیم[۳]: منکہ کا تعلق ان اہلِ علم وفن سے تھا جو (عباسی رئیس) اسحاق بن سلیمان بن علی ہاشمی سے وابستہ تھے منکہ سنسکرت کی کتابیں عربی میں ترجمہ کیا کرتا تھا۔

ابن ابی اُصیبعہ[۴]: طب اور فلسفہ کا عالم اور ایک اچھا معالج تھا اور لطیف تدبیر وال

---

۱ شاید دھن ونتری کا بوتا یا پرپوتا مراد ہے، دھن ونتری راجہ ہرش (چھٹی صدی عیسوی) اور بقول بعض راجہ وکرمات نو درباری ممتاز عالموں میں سے تھا۔ ڈاوسن ص۲۲۵۔ ۲ تاریخ سنسکرت لٹریچر کرشنا ماچاری ص۱۷۶۔

۳ فہرست ص۳۴۲۔ ۴ فہرست ص۳۴۲۔ ۵ عیون الانباء ۲/۳۳ - ۳۴۔

... ہندو عالموں میں اس کا شمار ہوتا ہے سنسکرت اور فارسی
... سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس نے چانک کی کتاب جو زہروں پر ہے ترجمہ کی
... عباسی خلیفہ ہارون رشید کا ہمعصر تھا اس کے عہد میں ہندوستان سے عراق آیا اور اس کا
... کیا۔ ایک کتاب میں میں نے پڑھا ہے کہ اس کا تعلق اُن اہلِ علم سے تھا جو (عباسی رئیس)
... اسحاق بن سلیمان بن علی ہاشمی سے وابستہ تھے۔ منکہ سنسکرت سے فارسی اور عربی میں ترجمہ کرتا تھا۔
کتاب اخبار الخلفاء والبرامکہ میں ہے کہ رشید کسی سخت مرض میں مبتلا ہوا اور حبب (درباری)
اطبا کے علاج سے فائدہ نہیں ہوا تو ابو عمر عجمی نے اس سے کہا: ہندوستان میں منکہ نامی ایک
طبیب ہے، وہ ایک عبادت گزار ہندو (برہمن) اور فلسفی بھی ہے۔ امیرالمومنین اسے بلا کر علاج کریں
تو امید ہے اچھے ہو جائیں گے۔ رشید نے منکہ کا سفر خرچ دیکر ایک ایلچی ہندوستان بھیجا، منکہ
آیا اور اس کے علاج سے رشید اچھا ہو گیا۔ رشید نے (خوش ہو کر) اس کی ایک معقول تنخواہ مقرر کر دی
اور عطیات دئے۔ ایک دن منکہ (بغداد کے محلہ) خُلد سے گذر رہا تھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک عطائی
نے زمین پر چادر بچھا کر بہت سی جڑی بوٹیاں اس پر پھیلا رکھی ہیں اور کھڑا ہوا اپنی ایک معجون کی
تعریف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے: یہ دوا ردائی بخار، ایک دن بیچ اور چوتھے دن والے بخار،
پیٹ اور گھٹنوں کے درد، خام (؟)، بواسیر، ریاح، جوڑوں کے درد، آنکھوں کی دکھن، پیٹ
کے درد، سر درد، دورانِ سر، تقطیر بول، فالج، رعشہ۔ اس نے کوئی مرض نہیں چھوڑا جس کا نام
نہ لیا ہو اور جس کے لئے اپنی معجون کو اکسیر نہ بتایا ہو۔ منکہ نے اپنے ترجمان[1] سے پوچھا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟
ترجمان نے جو سنا تھا بتا دیا۔ منکہ مسکرا کر بولا: عرب بادشاہ یقیناً احمق ہے، عطائی جو کہہ رہا ہے اگر
صحیح ہے تو بادشاہ نے مجھے میرے دیس سے کیوں بلایا، مجھے میرے بال بچوں سے کیوں جدا کیا اور میرا
... خرچ کیوں برداشت کیا جبکہ ایسا حاذق طبیب اس کے ہاں موجود ہے، اگر عطائی

---

[1] ... ظاہر ہوتا ہے کہ منکہ عربی سے واقف نہیں تھا اور ابن ابی اُصَیبعہ کی مذکورہ بالا تصریح
... کہ منکہ سنسکرت سے عربی میں ترجمہ کرتا تھا۔

Marfat.com

جھوٹ بول رہا ہے تو بادشاہ اسے قتل کیوں نہیں کر دیتا، اسلامی شریعت ایسے اور اس
کو قتل کی اجازت دیتی ہے، اگر وہ قتل کرایا جائے تو اس کی ایک جان سے بہت سی جانیں بچ
ہیں اور اگر اسے چھوڑ دیا گیا اور اس کے ساتھ اس کی جہالت کو تو ہر دن وہ ایک نہ ایک کی
لے لیگا بلکہ زیادہ احتمال اس بات کا ہے کہ ہر دن دو تین اور چار آدمیوں کو ہلاک کر دے ا
اس سے دین کو بھی نقصان پہنچے گا اور حکومت کی کمزوری بھی ظاہر ہوگی۔

Marfat.com

Marfat.com

انڈکس

(ا)

... ۴۰
... ۳۵، ۱۷۹
[الآثار] الباقیہ تالیف بیرونی۔ ۳۲۲
[آثار] البلاد و اخبار العباد تالیف قزوینی۔
... ۴۲، ۹۸، ۱۱۹، ۱۵۱، ۱۹۰
آدت جگتیہ (دینکیشیہ)۔ ۳۰۴
آدم۔ ۳۹، ۲۰۳۵، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۹
[آر]امی (زبان)۔ ۳۸
آریہ بھٹ (ازجبہر، ارجبہر)۔ ۳۱۱، ۳۱۴، ۳۱۶
آریہ بھٹ (ازجبہر) اسکول۔ ۳۱۹
آریہ ورت (ارجافرت)۔ ۳۱۲
آسام (کامروپ، قامرون کاشین، کاسین،
کامتا)۔ ۴۱، ۴۸، ۱۹۰، ۱۹۲، ۱۹۶، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۶۳۔
[...]ھرا (انترویش)۔ ۳۱۲
[أ]بان بن عبد الحمید۔ ۳۲۳
... ۲۸۷
... ۲۷۱
... ۱۸۸
... ۱۶۱

ابن خالد بنجی۔ ۲۴۰، ۲۴۱
ابن وحش۔ ۳۱، ۳۲۵، ۳۳۲
ابن سینا۔ ۲۷۸
ابن رستہ۔ دیکھو الاعلاق النفیسہ
ابن فضل اللہ عمری۔ دیکھو مسالک الابصار۔
ابن قائنص ؟۔ ۳۳۲
ابن المقفع۔ ۱۳۴، ۳۱۸، ۳۲۰، ۳۲۳، ۳۲۴
ابن الندیم۔ دیکھو فہرست۔
ابواب چین۔ ۲۲۰
ابودلف مسعر بن مہلہل۔ ۲۵، ۲۶، ۸۹، ۹۴،
۹۵، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۲۲۳، ۲۵۵، ۲۵۶۔
ابوحاتم بلخی۔ ۳۳۲
ابوالحسن محمد بن حرب۔ ۸۴، ۸۵، ۲۴۱۔
ابوالدہاث منبہ بن اسد۔ ۱۵۸
ابوزید بلخی۔ ۲۵
ابوزید حسن۔ ۲۰
ابوسعید زکریا۔ ۱۸۶، ۲۷۹
ابوالعباس ایرانشہری (عبداللہ محمد بن شرشر)
۱۵، ۳۹

Marfat.com

ابوعباس داؤدی ۔ ۶۵
ابوعبداللہ محمد بن اسحاق ۔ ۱۰۵
ابوعمر اعجمی ۔ ۳۳۳
ابوالفداء ۔ ۲۲۷
ابومحمد حسن بن عمرو بن حمویہ ۔ ۱۰۸، ۱۴۸
ابومحمد منصوری ۔ ۱۶۴
ابومنذر عمر بن عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز ۔ ۱۵۸
آبینہ ؟ ۔ ۱۹۶
اُپتل (اریکل) ۔ ۳۳۰
اترپردیش ۔ ۳۵
اٹلی ۔ ۴۰
اٹک ۔ ۱۵۶، ۲۶۷
احسن التقاسیم تالیف مقدسی ۔ ۲۳، ۲۴، ۲۹، ۲۴، ۵۱، ۱۰۷، ۱۵۰، ۱۵۵، ۱۵۹، ۱۶۱، ۱۶۵، ۱۷۳، ۱۷۵، ۱۸۰، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲ ۔
احمد بن مروان ۔ ۲۸۰
اخبار الزمان تالیف مسعودی ۔ ۴۰
اخبار الہند ۔ دیکھو تکملہ سلسلۃ التواریخ ۔
اذشتان (سرینگر) ۔ ۱۵۴
اراودی ۔ ۱۵۲
اریپو Azippu ۔ ۲۰۸
ارجن ۔ ۵۶، ۶۷
اردشیر بن بابک ۔ ۷۴
اُرون ۔ ۶۶
ارکند ۔ دیکھو آہرگن ۔
ارکنداسکول ۔ ۳۱۹
ارمن ۔ ۱۴۰
ارہٹ ۔ ۶۵
اڑیسہ (اورشین) ۔ ۱۹۶
اسپین ۔ ۱۸، ۴۰، ۱۵۸، ۳۲۴
استانگھر (استانگر) ۔ ۳۲۵
اسٹڈیز ان انڈو مسلم ہسٹری تالیف ہودیوالا ۔ ۱۴۸، ۱۵۴، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۹۳، ۱۹۴، ۲۱۵، ۲۴۸، ۲۷۸ ۔
اسحاق بن سلیمان ۔ ۳۲۵، ۳۳۲، ۳۳۳ ۔
اسکاٹ لینڈ ۔ ۴۰
اشکانیہ ۔ ۳۲۲
اشک بن اشکان ۔ ۳۲۲
اطر ۔ ۳۲۶
الاعلاق النفیسہ تالیف ابن رستہ ۔ ۲۲، ۹۰، ۱۰۵، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۷، ۱۵۷، ۱۹۳، ۱۹۸، ۲۰۵، ۲۱۵، ۲۲۲، ۲۳۲ ۔

Marfat.com

...ب . دیکھو بحرِ اغباب .
... ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۱۱
... ۳۲، ۲۳۷، ۲۴۴
...الستان . ۲۵، ۴۱، ۲۵۰
...ی ہوتریہ (اکنہوتریہ اکنواطریہ) . ۳۰۰، ۳۰۱
...ی ویش (اکن بیش) . ۳۱۸
...اوم ؟ . ۲۰۰
...امیرش (انبرش) . ۸۷، ۸۸، ۸۹
...ہن انہل (انہلواڑہ) . ۱۷۹
...گھاورشا . ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۴۶
...نار . ۱۵
...یل . ۱۵
...ر . ۸۷
...ی (ابروی) . ۱۶۷
...وچاننا ۳۲، ۴۳
...یشیا . ۱۳، ۱۴۰، ۲۲۲
...کلیپیڈیا آف ریلیجنس اینڈ ایتھکس .
۶۵، ۶۷، ۷۳
...(البشنی) . ۳۰۵
...ترجمہ کتاب الہند بیرونی از ..... ۵۹، ۹۵

انگلستان . ۳۹
انوار سہیلی . ۳۲۵
اہرگن (ارکنڈ) کھانڈ کھانڈیکا . ۱۳۱، ۳۱۴
اودھ . ۱۳۸
اودے پور (اودنپور) . ۳۱۳
اوریپور (ترچناپلی) . ۱۴۱
اونکارا (برامولا) . ۱۵۵
اوکھا پورٹ ۱۸۳، ۱۸۴
اوکھمن (اوکین، اوکیش) . ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۴، ۱۹۴، ۱۹۶
اوکھمنڈل . ۱۸۳
ایرانشہری . دیکھو ابوالعباس .
ایشیا . ۱۸، ۳۹
ایشور (ایشفر) . ۵۷
ایلیٹ Elliot دیکھو تاریخ ہند
ایودھیا . ۸۷

(ب)

بڈورہ . (Padihana / Pratihara) ۱۴۵، ۲۴۸
بابک خرمی . ۳۱
بابل . ۱۴۶
باج پران . ۶۵
بارانسی (بنارس) . ۶۶، ۳۱۲

Marfat.com

باسوبہ (ناشدیہ) ۔ ۲۹۳
بانیا ۔ ۱۸۱
بانیہ ۔ ۱۷۶، ۱۷۸
باہودیہ ۔ ۲۹۵
باول ۱۹۵
بَبَرہان ۔ ۱۵۴
بَتّن ۔ دیکھو مدوری پتن ۔
بجہ (بجار) ۔ ۲۰۲
بحر اغباب ۱۳، ۲۰۹، ۲۱۱
بحر انڈوچائنا ۔ ۲۱۹
بحر چین ۔ ۱۳، ۲۴، ۳۲، ۲۲۰
بحر روم ۔ ۱۸، ۳۹، ۲۴۹
بحر سُماترا ۔ ۴۳
بحر صنجی ۔ ۲۱۹
بحر عرب (دلاروی، بحر حبش) ۔ ۱۳، ۲۴، ۱۹۷، ۲۰۰، ۲۴۸، ۲۵۰۔
بحر فارس ۔ ۱۹۸، ۱۹۹
بحر قلزم ۔ ۱۸، ۲۰۲
بحر متوسط ۔ دیکھو بحر روم ۔
بحر ہند ۔ ۲۴، ۴۵، ۱۹۵، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۵، ۲۱۰، ۲۵۲ ۔
بحرین ۔ ۲۶۸
بُخارا ۔ ۲۵
البدء والتاریخ تالیف مطہر بن طاہر مقدسی ۔ ۲۷، ۱۰۹، ۱۵۳، ۲۸۴، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۹، ۳۰۰ ۔
بدخشان ۔ ۱۵۳
مہاتمابدھ (بوداسف، شاکمن، شاکمین)۔ Sakyamuni ۳۰، ۷۳، ۲۰۳، ۲۲۵، ۲۸۶، ۲۸۹، ۲۹۱، ۲۹۲، ۳۱۸، ۳۹۲ ۔
بدھ (بدھ قوم، مذہب) ۔ ۱۲، ۱۵، ۱۶، ۲۳، ۲۹، ۳۰، ۳۲، ۳۸، ۳۹، ۷۳، ۹۷، ۱۳۵، ۱۶۵، ۱۷۷، ۲۰۳، ۲۲۷، ۲۳۲، ۲۶۳، ۲۸۰، ۲۸۴، ۲۸۶، ۳۱۳ ۔
براز ۔ ۱۴۲
براہمر ۔ دیکھو وراہمیرا ۔
براہم (براہم المولف) ۔ ۳۱۷
بربر (البراس) ۔ ۱۷۷، ۲۴۶، ۲۹۳
برحمن ؟ ۔ ۳۰۸
بَرزویہ ۔ ۳۲۰، ۳۲۴
برسفوری (پروکوری) ۔ ۲۰۸
برگد بھکتیہ (برکسہکتیہ) ۔ ۲۰۱

Marfat.com

[illegible] ۲۵، ۱۵۲، ۲۳۲
[illegible] ۲۷۵
برہان (مضمون ڈاکٹر ابونصر محمد خالدی) (دسمبر ۱۹۹۱ء)۔ ۵۱
برہان قاطع۔ ۱۰۳، ۱۹۳، ۲۰۳، ۲۵۶، ۲۶۴
برہادیرمن (براہم پدرِ اول) ۵۵، ۴۲، ۴۷، ۱۰۵، ۲۱۴، ۲۱۵
برہاسدھانت تالیف برہمگپت بن جشنو (جش)۔ ۳۱۶
برہسپترا۔ ۴۱، ۱۴۸، ۱۹۰
برہمن یا براہم۔ (فرد، قوم، مذہب) ۱۲، ۱۵، ۱۹، ۲۳، ۳۰، ۳۲، ۳۸، ۳۹، ۶۸، ۷۲، ۷۴، ۷۵، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۱۰، ۱۱۹، ۱۲۳، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۳، ۱۵۳، ۲۰۷، ۲۳۲، ۲۳۷، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۲۱، ۳۲۳۔
برہمن آباد (بمنہوا)۔ ۳۵، ۱۷۱
بریہت سنگتا Prihatsamhita ۵۲
بجاکوبار۔ ۲۲۳
بندجبر۔ ۳۲۳
برنل قیصر ۱۹
[illegible] ۲۸
بسمد (بشر)۔ ۱۶۷
بسین۔ دیکھو سنجان۔
بشر بن معتمد۔ ۳۲۳
بصرہ۔ ۱۳، ۱۶، ۱۹، ۲۱، ۲۴، ۳۲، ۵۱، ۱۰۸، ۱۴۸، ۱۸۶، ۱۹۳، ۱۹۹، ۲۲۸، ۲۶۹، ۲۷۸۔
بطلیموس۔ ۳۹، ۱۳۱، ۲۰۷، ۲۰۸
بغداد۔ ۱۵، ۳۰، ۱۶۲، ۱۸۶، ۲۷۸۔
بغرور۔ ۱۷۱
بل۔ ۷۱، ۸۸
بلادِ ذہب۔ ۲۳۳، ۲۴۰
بلخ۔ ۱۴، ۹۰، ۲۷۵
بلبھدر (جیہر)۔ ۳۱۷، ۳۳۰
بلہرا (راءِ لہوا)۔ ۹۷، ۱۱۷، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۶، ۱۸۷، ۲۴۰، ۲۷۸، ۲۷۹۔
بلبیت۔ ۱۳۴
بلورشاہ۔ ۱۵۳
بلورلوب۔ ۱۵۳
بمبئی۔ ۹۷، ۱۳۵، ۱۶۳، ۱۸۰، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۷، ۲۳۸، ۲۵۴، ۲۶۰، ۲۷۸، ۲۸۲، ۲۸۳۔

Marfat.com

بلوچ ۔ ۱۶۲

بلین ۔ دیکھو دوری پٹن ۔

بنگال ۔ ۱۳۶ ، ۱۴۷

بنگال آسام (پورب دیش) ۔ ۳۱۳

بنواُمیہ ۔ ۹۵

بنومنبہ ۔ ۹۰ ، ۱۵۷

(شیخ) بہاءالدین بن سلامہ ۔ ۲۴۲

بھاٹیہ ۔ ۳۱۲

بھانپور ۔ ۱۷۲

بھانر (باکھر) ۔ ۲۳۰

بھنقل (زنکل) ۔ ۲۳۰

(ابومظفر) بہرام شاہ بن مسعود ۔ ۳۲۴

بھروچ (بروج ، بروص) ۔ ۱۸۷ ، ۲۴۰

بھگوتی (بھگبت) ۔ ۷۰

بھگیرتھ ۔ ۶۶

بھوٹان ۔ ۱۴۸

بھوج اوّل ۔ ۱۳۶ ، ۱۴۳

بھوج دوم ۔ ۲۴۸

بھونیشر ۱۵۳

بھیمپال (داہل ، قاہل ، بھلال ، ہیلان ، بنیان) ۔ ۳۵ ، ۱۷۶ ، ۱۷۸ ، ۱۷۹ ، ۱۸۰ ، ۳۱۶ ۔

بوشہر ۔ ۱۹۳

بوقیر بن یقطن بن حام ۔ ۱۶۵

بیاس (ویاس) بن پراشر ۔ ۳۱۲

بیاسرہ ۔ ۱۸۵ ، ۲۷۸

البیان والتبیین تالیف جاحظ ۔ ۳۲۸

بیت المقدس ۔ ۲۹ ، ۹۴ ، ۲۷۱

بیروچن ۔ Virochna ۷۱

بیرونی ۔ دیکھو کتاب الہند بیرونی ۔

بیقرا ۔ ۳۲۴

بیجر جین (بھکو) ۔ ۳۰۵ ، ۳۰۶

بینکاک ۔ ۱۴۰

(پ)

پاتن (نہروالا ، نہلوارہ ، انہلوارہ) ۔ ۱۵۰ ، ۱۷۹ ، ۱۸۰ ، ۱۸۱ ، ۱۸۲ ، ۱۸۳ ، ۲۷۹ ۔

پیراسل ریفس cel Reefs ۲۲۰

پالا ۔ ۱۴۷

پٹنّر ۔ ۱۹۵

پالی (زبان) ۔ ۳۸

پانڈو ۔ ۳۷

پانڈیا (عابدی ، باندی ، قایدی ، قاندی) ۱۴۱ ، ۱۴۲ ، ۱۹۰ ، ۱۹۵ ، ۲۴۱ ۔

[illegible] ۱۴۶

[illegible]شتر تالیف تنجلی۔ ۵۵، ۹۱، ۷۳، ۳۱۸

[illegible] Patwila ۔ ۲۰۸

[illegible] ۳۱۷

[illegible]ان۔ ۶۰، ۷۲، ۷۳

[illegible]ل بارا۔ ۲۴۸

پرسار (پراشر) ۳۱۷

پرشن چودامنی (پرشن چورامن) تالیف

اُتپل (اوپل) کشمیری۔ ۳۱۸

پرکش (پریکش)۔ ۸۷

پروفیسر سخاؤ۔ دیکھو کتاب الہند بیرونی۔

پشاور۔ ۱۵۶

پُلس سدھانت تالیف پولس یونانی۔ ۳۱۶

پنج تنتر۔ دیکھو کلیلہ ودمنہ۔

پھگور (پیرفور، فیرپور، فنزبور، قنزبور، قیدبور)۔
۱۴۲، ۱۷۳، ۱۷۵

پنجور (قنصور، قیصور)۔ ۲۱۶، ۲۳۲، ۲۸۰۔

پنجاب۔ ۱۲، ۳۵، ۱۳۵، ۱۴۷، ۲۴۸۔

[illegible]کلیمیر Point Calimere ۔ ۱۱۸

[illegible]فش۔ ۱۳۴، ۲۵۰

[illegible] ۴۰

پیٹرسبرگ۔ ۴۳

پیلمبنگ Palembang ۔ ۲۲۷، ۲۸۰

پیوف۔ ۶۶

ٹ

ٹانکنگ (ٹوقین)۔ ۲۱۵

ٹھٹہ (تھتر) ۱۶۵، ۱۷۲

ٹوٹی کورن Tuticorin ۔ ۱۱۸، ۱۹۵

ٹونڈی منار۔ ۱۴۱، ۲۰۸

ت

تاتاری۔ ۲۶۲

تاج العروس۔ ۵۱، ۱۸۶، ۲۰۳، ۲۰۹، ۲۷۸۔

تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ تالیف جرجی زیدان
۳۶، ۴۴، ۴۶

تاریخ ادب الجغرافی العربی کراشکوفسکی تعریب صلاح الدین
عثمان ہاشم۔ ۱۹، ۲۱، ۲۳، ۲۹، ۴۴، ۴۵، ۴۶۔

تاریخ ابی الفداء۔ ۲۹۳

تاریخ بغداد تالیف خطیب۔ ۱۵

تاریخ الحکماء تالیف قفطی۔ ۳۲۰

تاریخ سنسکرت لٹریچر تالیف کیتھ Keith ۔
۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۶، ۳۲۶، ۳۳۰ ۔

تاریخ سنسکرت لٹریچر تالیف میکڈانل
Macdonell ۳۳۰

تاریخ سنسکرت لٹریچر تالیف وردھاچاری
Vardhachari - ۳۲۵، ۳۲۹، ۳۳۰
تاریخ کامل تالیف ابنِ اثیر۔ ۲۵، ۹۸
تاریخ ہند تالیف ایلیٹ Elliot۔ ۳۵، ۱۶۹
تاریخ ہند پر روشنی تالیف خورشید احمد فارق
شائع کردہ ندوۃ المصنفین دہلی۔ ۴۴، ۱۴۹
تاریخ یعقوبی۔ ۲۰، ۲۱، ۳۵، ۵۱، ۱۶۶، ۳۱۲۔
تاریخ یمینی تالیف عُتبی۔ ۴۵، ۲۵۱
تاشقند۔ ۳۰
تبت۔ ۴۱، ۶۶، ۱۵۳، ۲۵۰، ۲۶۸۔
تحفۃ الالباب تالیف محمد بن عبدالرحیم غرناطی۔ ۲۶۴
ترتبایک۔ ۶۸
تُرک۔ ۵۳، ۱۵۵
تُرکی۔ ۴۴
تکا (طافن، طاقن، سافن، طاقی، طاقی)۔
۱۳۵، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۷
تکملہ سلسلۃ التواریخ تالیف ابوزید سیرافی۔
۲۱، ۱۳۹، ۱۵۰، ۱۵۵، ۲۰۴، ۲۱۱، ۲۲۷۔
تنگبھدرا۔ ۱۴۲
تنگنائے پاک Pak Strait - ۱۴۲
تنگنائے ملکا Malacca strait - ۲۱۶، ۲۲۵

تلبیس ابلیس تالیف ابن جوزی۔
التنبیہ والاشراف تالیف مسعودی۔ ۱۶، ۲۶، ۴۸
تھانی ینیڈ (تمار، تماریان)۔ ۱۴۰، ۱۹۲، ۲۱۵،
۲۱۹، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۲، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۷۱،
۲۷۴
تھانہ (تانہ، تابہ، کتامہ، کتامہ)۔ ۱۱۱، ۱۸۷،
۱۸۸، ۱۸۹، ۲۴۰، ۲۷۹
توراۃ۔ ۱۵، ۳۹، ۳۱۱
تیز۔ ۱۷۴
تیومن (تیومہ)۔ ۲۱۹

ث

ثارا۔ ۱۹۴
ثنویہ۔ ۲۸۶، ۲۸۷

چ

چانک (ثاناق)۔ ۳۳۱
چچ۔ ۱۶۱
چرک (سیرک، شرک)۔ ۳۱۲، ۳۱۵، ۳۲۵،
۳۳۰
چلو chulluu۔ ۲۰۸
چلے challe ۲۰۸
چھتری (شاکریہ، کستریہ) ۶۸، ۷۲، ۷۴،
۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۳، ۱۰۱، ۱۰۵،
۱۱۰، ۱۱۹
چندر بھگیتہ (چندر بکینہ، چندر بھکینہ، چندر بھیت)۔

Marfat.com

[...] ۳۳۱
[...] ۱۰۴
[...]الیہ (استرالیہ)۔ ۷۸، ۷۹
[...]گری مل۔ ۴۴
[...]وامنی (جورامن)۔ ۳۱۷
چول (میسور)۔ ۱۱۱، ۱۷۹، ۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۲۴۰، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۲
چولا (سیلان، صوبیان)۔ ۱۴۱
چیرا (عارطی)۔ ۱۴۱
چیکاکول (لوار؟)۔ ۱۹۵
چین۔ ۱۳، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۴، ۲۵، ۲۸، ۳۱، ۳۲، ۴۰، ۴۴، ۵۳، ۹۸، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۷۹، ۱۸۳، ۱۹۱، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۸، ۲۱۴، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۸۔
چین و عرب کے تعلقات تالیف بدرالدین چینی۔ ۲۱۹
چین (قوم، مذہب)۔ ۲۰، ۳۸، ۵۳، ۹۴، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۳۷، ۱۵۲، ۲۲۴، ۳۱۱۔

ج

[...]ندی۔ ۲۱۴، ۲۲۶

جاٹ۔ ۱۶۵
جاحظ۔ دیکھو عمرو بن بحر۔
جالندھر دُواب۔ ۱۴۳، ۱۴۷، ۱۵۳
جانج (جنجھان)۔ ۱۸۶، ۲۸۷
جاوا (زانج، زنج)۔ ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۱۹۸، ۲۱۳، ۲۱۸، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۴۹، ۲۶۳، ۲۸۱، ۲۸۲۔
جبال۔ ۹۴
جدہ۔ ۲۰۲، ۲۴۹
جُرتَن، جُرفتن (برس)۔ ۱۰۹، ۱۲۱
جُرجی زیدان۔ دیکھو تاریخ آداب اللغۃ العربیہ۔
جرمنی۔ ۲۴، ۳۹
جرنل رائل ایشیاٹک سوسائٹی۔ ۱۹۵
جزائر انڈمان (اندامان)۔ ۱۳، ۲۱۶، ۲۲۳۔
جزائر انڈونیشیا۔ ۲۳
جزائر دیبجات (لکادیپ، مالدیپ)۔ ۴۰، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴۔
جزائر نکوبار (لنکبالوس، لنجبالوس، لنجیالوس، لنکیالوس)۔ ۱۲۱، ۲۱۴، ۲۱۷، ۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۴۔
جزیرۂ ابرون (ہندرابی)۔ ۱۹۳
جزیرہ انبریہ؟۔ ۲۰۱

جزیرہ ابن کاوان (قشم لافت)۔ ۱۹۴
جزیرہ بالوس (جالوس)۔ ۲۱۴، ۲۲۳
جزیرہ بالی۔ ۲۲۷
جزیرہ برطایل۔ ۲۲۷
جزیرہ بلجرام ؟۔ ۲۱۰
جزیرہ بلین (بلیتق)۔ دیکھو دوری پٹن۔
جزیرہ بنگکا Bangka۔ ۲۱۵، ۲۲۵، ۲۲۶
جزیرہ تیومن (تیومہ)۔ ۲۱۵
جزیرہ تیز مکران۔ ۱۹۸
جزیرہ جابہ۔ ۲۱۴، ۲۲۵
جزیرہ خارک۔ ۱۹۳
جزیرہ خین۔ ۱۹۳
جزیرہ دارین۔ ۲۶۸
جزیرہ شلاہط۔ ۲۲۹
جزیرہ عرب۔ ۴۱
جزیرہ قشم (بنی کاوان)۔ ۲۲۰
جزیرہ قیس (کیس)۔ ۱۷۵، ۱۸۲، ۱۹۳، ۱۹۴
جزیرہ کلہ۔ دیکھو ملایا۔
جزیرہ مایط (ساطہ)۔ ۲۱۵، ۲۲۶
جزیرہ مڈگاسکر (قمر)۔ ۲۰۱، ۲۵۴
جزیرہ ملمان۔ ۲۱۸، ۲۲۳
جزیرہ تمند۔ ۸۴
جزیرہ نکوبار۔ دیکھو جزائر نکوبار۔
جزیرہ نیاس (السمان)۔ ۲۲۲، ۲۲۳
جزیرہ ہرمز (ارموز)۔ ۱۹۴
جزیرہ ھنیان۔ ۲۱۹
جعفر بن راشد معروف بہ ابن لاکیس۔ ۲۴۰
(ابو معشر) جعفر بن عمر مولف کتاب الالوف۔ ۳۲۰
جغرافیہ بطلیموس۔ ۳۱۴
جل بھکتیہ (جلہکیہ)۔ ۳۰۰
جلم بن شیبان۔ ۹۵
جمنا۔ ۴۱، ۱۱۹
جندور۔ ۱۶۱
جنطمہ۔ ۲۶۳
جنوب مشرقی ایشیا تالیف ہیریسن Harrison۔ ۲۸۰
جنوب مشرقی ہندوستان۔ ۲۵۷
جنوب مغربی راجستھان۔ ۱۷۹
جنوبی اٹلی۔ ۴۰
جنوبی راجستھان۔ ۳۱۶
جنوبی فارس۔ ۱۵۹
جنوبی مصر۔ ۲۰۲

Marfat.com

... ۱۴۲، ۲۵۴، ۲۸۰، ۳۱۱۔
...ستان اور عرب جغرافیہ نویس
...اکبر محمد نیار۔ ۱۴۱، ۱۸۷
...تام۔ ۲۱۹، ۲۵۷
...کناہ۔ ۲۲۳
...م دریا۔ ۱۵۴، ۱۵۵، ۲۵۰
...مرو۔ ۲۸۳
...رعن ؟۔ ۳۰۲
...گی (جوکیہ)۔ ۳۰۷
...یا (جابہ بجانہ) کلاچندر۔ ۱۳۵، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۷، ۱۵۳۔
...یب العروس وریحان النفوس تالیف ...بن احمد تمیمی۔ ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱
...ی (مذہب)۔ ۱۲
...ہانی۔ ۲۵، ۴۰
...ہون۔ ۱۶۵
...ملمرن (جے بشرم)۔ ۳۱۷

ح

...ظفر۔ دیکھو کشف الظنون۔
...بن یوسف۔ ۱۰۳، ۱۶۰، ۱۶۵، ۴۴، ۲۵۹
...الیف استاد کی Minorsky. ... ۱۹۰، ۱۹۵، ۱۹۹، ۲۷۷

(ابوزید) حسن سیرافی تکملہ سلسلۃ التواریخ۔ ۲۷۳
حسین بن برمک۔ ۲۷۵
(مولی) حسین بن علی۔ ۳۲۴
حسین بن محمد معروف بابن الآدمی۔ ۳۱۹
حسین بن یزید سیرافی۔ ۲۷۳
حضرموت۔ ۲۰۹
حکم بن عوانہ۔ ۳۵
حمزہ بن زیاد۔ ۱۵۹
حنش بن عبداللہ۔ ۳۱۹
حیدرآباد سندھ۔ ۱۴۸، ۱۵۶، ۱۷۱، ۱۷۸، ۲۴۸، ۲۷۳۔

خ

خالد بن برمک۔ ۲۷۵
ختن۔ ۱۵۳
خراسان۔ ۱۵، ۲۵، ۹۴، ۱۵۸، ۱۶۲، ۱۷۳، ۱۷۷، ۲۶۱، ۲۶۳، ۲۷۵، ۲۹۲۔
خط استوا۔ ۱۹۱، ۲۵۶
خلیج بصرہ۔ ۱۹۸
خلیج بنگال (ہرکند)۔ ۱۳، ۳۲، ۱۰۴، ۱۱۶، ۱۹۷، ۱۹۹، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۹، ۲۱۱، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۲، ۲۵۲۔
خلیج ٹانکنگ Gulf of Tonking ۔ ۲۱۵

Marfat.com

خلیج عدن ۔ ۱۹۸

خلیج فارس ۔ ۱۲، ۱۴، ۲۰، ۳۲، ۱۵۹، ۱۷۵، ۱۸۲، ۲۶۸۔

خلیج کیمبے ۔ ۱۸۲

خلیج ملاکا Malacca Strait - ۳۲، ۴۳

خلیج منار ۔ ۱۴۲، ۱۹۵

د

داؤد بن علی ۔ ۱۶۴

دامان ۔ ۱۲۳، ۱۳۴

دَبشلیم ۔ دیکھو دیواسرمن ۔

دِجلہ ۔ ۱۵۷، ۱۸۱، ۲۲۹، ۲۶۷

دجلہ بغداد ۔ ۲۲۸

درقون Draco ۔ ۵۷

دکن ۔ ۱۲، ۱۱۷، ۱۲۵

دکن پلیٹو ۔ ۱۴۹

دندمہ ۔ ۲۶۳

دھادھر ۔ ۱۸۲

دھرما (دَرمی، دَرمی) ۔ ۱۳۶، ۱۳۹، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴، ۲۳۶، ۲۳۷۔

دھرمپال ۔ ۲۳۵

دہریہ (فرقہ) ۔ ۲۸۷

دہلی ۔ ۲۶۵

دُواپر ۔ ۶۸

دوار ۔

دِویاتنو (دبیاتت) ۔

دیبجات ۔ دیکھو جزائر دیبجات ۔

دیبل ۔ ۱۶۵، ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۹، ۱۸۴، ۱۸۷، ۱۸۹، ۱۹۴، ۲۲۹، ۲۸ ۹

ڈینکر (آنکرہ، آنکر، بازیکر) ۔ ۳۲۹، ۳۲۰

دَیصان ۔

دیواسرمن (دبشلیم، دشلم) ۔ ۱۳۴، ۳۲۰، ۳۲۲

دیوی ۔ ۲۹۹

ڈ

ڈاؤسن ۔ دیکھو ڈکشنری آف ہندو مائتھالوجی

ڈریویڈا (ریاست) دُراوڑ دیش (درور دیش) ۔ ۱۹۵، ۳۱۳

ڈکشنری آف ہندو مائتھالوجی تالیف

ڈاؤسن DOWSON ۔ ۵۶، ۶۸، ۷۲، ۸۸، ۹۵، ۹۹

ڈوم (دبنبہ، وکیہ) ۷۸، ۹

ڈی غوئے ۔ ۹۴

ڈیٹلے ارادوی ۔ ۵

ڈیلی Delly ۔ ۸

ڈیو Diu ۴

ر

رائے (راجہ کشمیر) ۔

رائے (مورخ) دیکھو شمالی ہندوستان کے
شاہی گھرانوں کی تاریخ ۔

Marfat.com

[illegible]، ۱۳۸، ۱۷۹، ۲۶۲،
۱۲، ۱۳، ۱۳۵، ۱۳۶۔

[illegible] (ناصرہ)۔ ۳۰۵

[illegible]تا۔ ۳۲، ۹۷، ۱۱۷، ۱۳۵، ۱۴۶،
[illegible]، ۱۸۰، ۲۳۹، ۲۶۰، ۲۷۸

[illegible]ام (وشنو کا اوتار)۔ ۲۹۶

[illegible]ناتھاپورم ۱۹۵، ۲۴۱، ۲۵۸

[illegible]امانیہ۔ ۲۹۶

[illegible]ایشورم۔ ۲۵، ۸۴، ۱۰۹، ۱۴۲، ۲۰۹

[illegible]اون۔ ۲۹۶

[illegible]اونیہ۔ ۲۹۶

[illegible]اوی۔ ۱۵۷

[illegible]تیلا۔ ۱۴۱

[illegible]سائل الجاحظ۔ ۱۶، ۴۹

[illegible]سالہ فی تسکین الاعلم۔ ۳۲۶

[illegible]سالہ فی فخر السودان تالیف جاحظ۔ ۱۶

[illegible]سالہ عشق۔ ۳۶

[illegible]ول اللہ۔ ۲۶، ۸۶، ۱۵۸، ۳۱۱

[illegible] (رشتیہ)۔ ۲۹۶

[illegible] ۱۸۰، ۲۷۹

[illegible] ۲۰۴، ۲۰۷، ۲۰۹

روجر ثانی۔ ۴۰

رودکی حسن۔ ۳۲۴

رُور۔ ۱۶۸، ۱۷۱، ۱۷۸

رُوس۔ ۳۶

رُوم۔ ۳۹، ۵۲، ۱۳۷

رومانیہ۔ ۴۰

رومک سدھانت تالیف شری سین (اشرکھنیا) ۳۱۶

رومی (قوم)۔ ۳۶

ریڈرس ڈائجسٹ ورلڈ گریٹ اٹلس۔ ۲۴۹

ز

زُرقان۔ ۱۶، ۳۹

زنب۔ ۶۵

زید بن محمد۔ ۲۸۳، ۲۸۴

س

سائگان۔ ۲۱۹

سانکھیا (سانک) تالیف کپل۔ ۴۳، ۳۱۸

سامہ بن لُوَیّ۔ ۱۵۷

ستیا (ست)۔ ۳۱۷

سجستان۔ ۲۸، ۱۷۵

سدھاپور۔ ۱۸۷

سدھانت (سندھند)۔ ۵۱، ۱۳۰، ۱۳۱، ۳۱۳، ۳۱۵۔

Marfat.com

سدھانت اسکول۔ ۳۱۹

سَربُزہ (سریرہ)۔ ۲۲۷، ۲۸۰، ۲۸۱

سرپوشذ۔ ۶۶

سَرسُتی۔ ۶۶

سَرناتاکلہ۔ ۲۳۳

سَرنکھل (صنبھل)۔ ۳۳۰

سریو (سرج)۔ ۶۶

سِری وِجایا۔ دیکھو سَربزہ۔

سریانی (زبان)۔ ۳۰، ۳۸

سُسرُت (سسرو) Susruta۔ ۳۱۳، ۳۲۵، ۳۳۰

سِسلی۔ ۴۰

سُفالہ۔ ۲۳۸، ۲۶۳، ۲۶۴

سُفالۃ الہند (اڑیسہ) ۲۶۹، ۲۷۴

سفرنامہ ابودُلف۔ ۲۵

سُقراط۔ ۳۱۰

سکندر بن فلپس (فیلبس)۔ ۱۳۴، ۱۴۳، ۱۵۰، ۳۱۰، ۳۲۲

سَلاہِط، شَلاہط۔ ۲۱۴، ۲۲۵، ۲۲۶

سلسلۃ التواریخ تالیف سلیمان تاجر۔ ۲۰، ۲۱، ۲۴، ۳۲، ۴۰، ۷۶، ۸۴، ۸۶، ۱۱۷، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۸۹، ۱۹۷، ۲۰۴، ۲۱۵، ۲۲۳، ۲۴۰، ۳۰۵، ۳۰۶۔

سلیمان تاجر۔ دیکھو سلسلۃ التواریخ۔

سلیمان ندوی۔ ۱۳۵

سَلیوکس۔ ۱۴۳

سُماترا (رامی، رامنی، داہی)۔ ۲۱، ۲۳، ۳۲، ۴۰، ۱۵۲، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۶، ۲۲۱، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۴۹، ۲۸۰۔

سَمعانی۔ دیکھو کتاب انساب۔

سمندر (سمندور، چلکا جھیل)۔ ۱۹۴، ۱۹۶، ۲۷۴۔

سمرتی۔ ۷۲

سمرقند۔ ۲۶۳، ۳۱۱

سُمنیہ۔ ۲۹۲

سَنجان (سِنجالان)۔ ۱۶۳، ۱۸۱، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۹۴، ۱۹۶، ۲۵۴، ۲۶۰، ۲۷۹، ۲۸۳

سندابل۔ ۱۵۲، ۲۲۴

سنداپور۔ ۱۸۷

سندان (سندارہ)۔ دیکھو سنجان۔

سندباد۔ ۱۳۴، ۳۲۹

سندھ۔ ۱۳، ۱۹، ۲۵، ۲۷، ۳۰، ۳۴، ۳۵،

Marfat.com

...۹۴، ۱۳۵، ۱۴۶،
...۱۵۸، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۵، ۱۶۶،
...۱۷۵، ۱۷۹، ۱۸۳، ۲۳۶، ۲۴۴، ۲۴۹،
...۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۶۳، ۲۶۸، ۲۷۳،
...۲۷۹، ۳۱۲ ۔
...سودریا (مہران) ۔ ۲۷، ۱۵۴، ۱۵۶، ۱۵۷،
...۱۶۷، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱
...۱۸۳، ۱۹۱، ۲۳۹، ۲۴۸، ۲۴۹،
...۲۵۰، ۲۶۷ ۔
...ندوڈیٹا ۔ ۱۹۴
...ندوتا (سندوکندا) ۔ ۲۰۸
...سنسکرت (زبان) ۔ ۳۱
...سنکہ (سکہ) ۔ ۳۲۰
...گیت رتناگر (نافر، بیافر) Sangitratnages ۔ ۳۲۰
...بالا ۔ دیکھو لنکا ۔
...ن نوبخت ۔ ۳۲۴
...ان (شروشان، شروسان، سدوسان،
...مان) ۔ ۱۷۲
...یل ۔ ۳۲۴
...(نوبخت) ۔ ۹۵
...، سرپارہ، شرتارہ) ۔ ۱۸۰، ۱۸۴، ۱۸۵ ۔

سوتری (سوتر) ۔ ۳۱۸
سورج سدھانت تالیف تنادیو ۔ ۳۱۶
سولن Solon ۔ ۵۷
سومنات ۔ ۹۸، ۹۹، ۱۰۰
سیام ۔ ۱۳
سیراف ۔ ۱۳، ۱۹، ۲۰، ۱۸۴، ۲۰۰، ۲۲۷، ۲۶۸، ۲۷۸، ۲۸۲ ۔
سیلون ۔ دیکھو لنکا ۔
سینتر (اسکندریہ مصر) ۔ ۳۱۶

ش

شاپور ۔ ۱۵۶
شاراولی (شاراول) تالیف کلیان ورمن (کلان برم) ۔ ۳۱۷
شام ۔ ۴۱، ۴۴، ۲۶۵، ۲۷۵
شاندی ۔ ۶۵
شاہان بن حمّویہ دُود ۔ ۲۸۰، ۲۸۱
شبہ جزیرۂ بلقان ۔ ۴۰
شرائع الادیان تالیف ابوزید بلخی ۔ ۱۶
شروتیں (سرودو) تالیف مُنجال (بنگال) ۳۱۷
شروتیں (سرودو) تالیف مہادیو ۔ ۳۱۷
شروتیں (سرودو) تالیف وِلابدھی (بلبد) ۔ ۳۱۷
شط العرب ۔ ۲۷۱

Marfat.com

شکلتیہ (تہکلینہ، دکمیتیہ) یا بہرویہ ۔ ۲۹۹

شکنان شاہ ۔ ۱۵۳

شمال مغربی افریقہ ۔ ۴۰

شمال مغربی پنجاب ۔ ۱۹۱

شمالی مغربی ہندوستان ۔ ۲۶۲

شمالی افریقہ ۔ ۱۸، ۳۹، ۴۴، ۴۴، ۱۷۷، ۲۴۶، ۲۶۳

شمالی پنجاب ۔ ۳۰

شمالی روس ۔ ۳۹، ۴۰

شمالی کوکن ۔ ۲۷۸

شمالی ہندوستان ۔ ۱۲، ۳۳، ۴۰، ۱۲۵، ۱۳۶، ۳۱۱، ۳۱۲

شمالی ہندوستان کے شاہی ہندو گھرانوں کی تاریخ تالیف ہیم چندر رائے *Ray* ۔ ۱۲۵، ۱۴۴، ۱۴۸، ۱۵۶، ۲۴۸

شمالی ویت نام ۔ ۲۱۵

شنکراچاری (جاری) ۔ ۳۳۰

شو (شب، شیب) کپالامالن ۔ ۹۷، ۱۳۰، ۲۰۳، ۲۹۵، ۲۹۷، ۲۹۹ ۔

شودر (شودریہ) ۔ ۶۸، ۷۲، ۷۴، ۷۵، ۷۸، ۷۹، ۸۳، ۸۴، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۱۹ ۔

شیخوبیوعی ۔ ۳۶

شیراز ۔ ۲۳، ۱۶۲

شیعہ ۔ ۱۶۴

شیلود ۔

شیود ۔ ۱۶

ص

صابئہ ۔ ۲۹، ۳۸، ۲۸۷

صابئہ ہندو ۔ ۲۸۵، ۲۸۷

صابئی (مذہب) ۲۸۶

صاحب بن عبّاد ۔ ۲۵

صبح الاعشیٰ تالیف قلقشندی ۔ ۴۶، ۲۵۷، ۲۶۸، ۲۷۱ ۔

صحار ۔ ۱۷۵

صنداپور ۔ ۲۴۹

صندر فولات ۔ ۲۱۹

صنف فولاؤ *Sanf Fulau* ۔ ۲۱۹

صیمور (صیمون) ۔ دیکھو چول ۔

ط

طروبانی ۔ دیکھو لنکا ۔

طبقات الامم قاضی صاعد ۔ ۳۶، ۵۲، ۵۴، ۱۳۷، ۲۸۵، ۳۱۸، ۳۲۰ ۔

طوران (طواران، طوبران) ۔ ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۵، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۷، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲

ع

عباس بن سعید ۔ ۳۲

Marfat.com

... ۲۸۲

...ل ۳۲۵، ۳۳۰

...دون عمر بن عبدالعزیز۔ ۱۴۹

...بن المقفع۔ دیکھو ابن المقفع۔

...اللہ بن بلال اہوازی ۳۲۴

...الواحد حسن۔ ۱۲۱

...ران (قوم)۔ ۳۶

...بی۔ دیکھو تاریخ یمینی۔

عجائب المخلوقات تالیف قزوینی (حاشیہ حیاۃ الحیوان الکبری، دمیری)۔ ۴۲، ۱۵۱، ۱۹۱، ۲۵۵، ۲۵۹، ۲۷۶۔

عجائب الہند تالیف بزرگ بن شہریار۔ ۳۲، ۱۰۴، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۸، ۱۴۲، ۱۴۸، ۱۵۲، ۲۰۹، ۲۱۴، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۷، ۲۳۳، ... ۲۴۵، ۲۶۷، ۲۸۰، ۲۸۲، ۳۰۶

...ن۔ ۲۶۸

... ۱۰۴، ۱۴۹، ۱۴۹، ۱۵۸، ... ۲۰۵، ۲۲۹، ۲۵۵، ۲۵۹، ... ۲۷۵، ۳۰۶، ۳۲۲، ۳۳۳۔

...فرہنگ Arab Sea-faring تالیف ۲۱۹، ۲۲۰

عربی (زبان)۔ ۱۱

عضدالدولہ۔ ۱۰۷، ۱۶۲

العقد الفرید تالیف ابن عبدربہ۔ ۱۴۹

علی بن داؤد سکریٹری زبیدہ زوجہ ہارون الرشید۔ ۳۲۳

(مولی) علی بن صالح ملقب بعبدالواسع عیسی۔ ۳۲۵

علی بن زیاد۔ ۱۵۹

علی حیدر۔ ۱۵۹

عمان۔ ۱۲، ۱۳، ۳۲، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۸۶، ۱۸۹، ۱۹۱، ۲۰۰، ۲۰۹، ۲۳۴، ۲۳۷، ۲۵۵، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۸، ۲۸۲۔

عمر بن عبدالعزیز۔ ۱۴۹، ۱۵۸

عمر بن عبدالعزیز ہباری۔ ۱۷۶

عمر بن علی۔ ۱۵۹

عمرکوٹ۔ ۱۷۶

(ابو عثمان) عمرو بن بحر جاحظ۔ ۴۹، ۲۳۷، ۲۳۹، ۲۴۹

عمرو بن محمد بن قاسم۔ ۱۶۶

عیذاب۔ ۲۰۲

عیسائی (مذہب، قوم)۔ ۱۵، ۴۳، ۵۸، ۱۰۴، ۲۰۸، ۲۱۱۔

عیون الانباء تالیف ابن ابی اصیبعہ۔ ۲۶۹، ۲۷۱، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۲، ۳۳۳۔

Marfat.com

عیون المسائل والجوابات تالیف ابوقاسم بلخی ۱۹۔

غ

غُب سرندیب۔ ۲۱۱ ، ۲۴۱

غرناطی۔ دیکھو تحفۃ الالباب۔

غزنہ، غزنین۔ ۱۵۳ ، ۱۶۴ ، ۲۶۲

ف

فارس۔ ۲۴، ۲۵، ۴۱، ۵۳، ۸۶، ۱۲۵، ۱۳۷، ۱۶۲، ۱۷۱، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۹۱، ۱۹۴، ۲۰۸، ۲۵۵، ۲۶۱، ۲۶۳، ۲۷۵۔

فارسی (زبان، قوم، مذہب)۔ ۳۰، ۳۶، ۳۸، ۳۱۳، ۳۲۳۔

فتوح البلدان تالیف بلاذری۔ ۳۵، ۱۶۶، ۱۷۱، ۱۷۹۔

فُرات۔ ۱۸۱ / ۲۶۷

فرانس۔ ۳۸ ، ۳۹

فرج ابوروَح۔ ۵۱

فَسا۔ ۱۵۶

فندریبۃ (پتلائنی *Patalayimi*)۔ ۱۸۸، ۲۶۶۔

فنصور۔ دیکھو پنجور۔

فہرست تالیف ابن ندیم۔ ۱۴، ۲۵، ۲۹، ۳۰، ۴۷، ۸۹، ۹۷، ۲۹۱، ۲۹۷، ۲۹۸، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۲۲، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۹، ۳۳۲۔

فیثاغورس۔ ۵۶، ۲۸۱

ق

قاقلی (جاجلی، قاقلہ، قاقلا)۔ ۲۵، ۲۶، ۱۵۲، ۱۵۷

قاگری۔ ۱۶۸ ، ۱۷۱ ، ۱۷۲۔

قاروب۔ دیکھو آسام۔

قامرون (کامرون، الامرون)، دیکھو آسام۔

قانون مسعودی تالیف بیرونی۔ ۱۹۰

قاہرہ۔ ۳۶ ، ۴۶

قاہرہ یونیورسٹی۔ ۴۳

قبطی۔ ۴۳

قدیم ہندوستان کا جغرافیہ تالیف کننگھم CUNNINGHAM۔ ۹۲، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۵۴، ۱۵۶، ۱۶۵، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۲۰۳، ۲۰۵، ۲۱۵، ۲۶۲، ۲۷۴۔

قدیم ہندوستان تالیف مجمدار Majumdar۔ ۱۲۹

قرآن۔ ۱۴۹ ، ۱۶۴

قَرامطہ۔ ۹۵

قریش۔ ۱۶۲

قزوینی۔ دیکھو عجائب المخلوقات۔

Marfat.com

[illegible] ۱۷۳
[illegible] ۱۶۲
[illegible]رکان)۔ ۱۳، ۱۷۳، ۲۶۰
.... ۲۴۹
[illegible]ی۔ دیکھو صبح الاعشیٰ۔
[illegible]لار (ٹکوری)۔ ۲۰۸
[illegible] دیکھو کمبوڈیا۔
[illegible]فغانستان)۔ ۳۵، ۱۴
[illegible] (کنوج)۔ ۳۵، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۳،
۱۳۵، ۱۵۶، ۱۹۱، ۱۹۲، ۲۴۸، ۲۶۲، ۳۱۲۔
[illegible]ستان۔ ۱۹۳، ۲۶۱

ک

[illegible]بل۔ ۱۳۶، ۱۵۳، ۱۶۷، ۱۸۳، ۱۸۹، ۱۹۲،
۲۵۷، ۲۵۸۔
[illegible]بل دریا۔ ۱۵۶
[illegible]ٹھیاواڑ۔ ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۸۳، ۱۹۴، ۱۹۷، ۲۴[illegible]
[illegible]اروار۔ ۱۸۷
[illegible]منڈل کوسٹ۔ ۸۴، ۱۹۵، ۲۵۷، ۲۷۳،
۲۷۵۔
[illegible]ل (کیشان کیکسار)۔ ۱۹۵
[illegible] ۱۵۶
[illegible] دیکھو آسام۔
[illegible] دیکھو آسام
[illegible]ادم۔ (جنگل)۔ ۱۹۵
[illegible]ان۔ ۱۳۵، ۱۴۳

کپالیہ (کابالیہ، کابلیہ)۔ ۲۹۵
کپل۔ ۷۳
کتاب الآراء والدیانات تالیف نوبختی۔ ۱۵
کتاب اجناس الحیات تالیف نکل (ناقل)۔ ۳۲۶
کتاب اخبار الخلفاء والبرامکہ۔ ۳۲۳
کتاب الاختیارات تالیف منکہ۔ ۲۲۷
کتاب آستانگھر (استانکر)۔ ۲۲۵
کتاب اسرار المسائل تالیف سرنگل (صنجل)۔ ۳۲۷، ۳۲۹
کتاب اسرار المولید تالیف گودر (جودر)۔ ۳۲۷، ۳۳۲۔
کتاب اسار عقاقیر الہند۔ ۳۲۵
کتاب الاصنام تالیف جاحظ۔ ۱۶
کتاب اطرفی الاشربۃ۔ ۳۲۶
کتاب انساب تالیف سمعانی۔ ۱۵، ۵۱
کتاب الاوسط تالیف مسعودی۔ ۴۰
کتاب باجہر فی فرندات السیوف ونعتہا و
صفاتہا ورسومہا وعلاماتہا۔ ۳۲۸
کتاب البُد۔ ۳۲۷
کتاب البدء والتاریخ۔ دیکھو البدء والتاریخ۔
کتاب بطلیموس۔ ۳۱۴
کتاب البلدان تالیف ابن الفقیہ۔ دیکھو
مختصر کتاب البلدان۔

Marfat.com

کتاب البلدان تالیف یعقوبی ۔ ۲۱
کتاب بوداسف ۔ ۳۲۷
کتاب بوداسف وبلوہر (پروہیتر)۔ ۳۲۷
کتاب بیدبا فی الحکمۃ۔ ۳۲۷
کتاب البیطرہ ۔ ۳۳۲
کتاب ترکا (طوفا) فی علم حدود المنطق ۔ ۳۱۴
کتاب تفسیر اسماء العقاقیر باسمار عشرہ ۔ ۳۱۴، ۳۲۶، ۳۳۱
کتاب توقشل؟ (نوفشل) ۔ ۳۲۵
کتاب التوہم فی الامراض والعلل تالیف توقشل (نوفشل، ابوقبیل)۔ ۳۲۵، ۳۳۱
کتاب التوہم والنیرنجات تالیف ؟ ۔ ۳۲۸
کتاب چرک (سیرک) ۔ ۳۲۵
کتاب الحاوی تالیف رازی (محمد بن زکریا)۔ ۳۳۰
کتاب الحکماء تالیف قفطی ۔ ۵۴
کتاب حدود المنطق ۔ ۳۲۷
کتاب الحیوان تالیف جاحظ۔ ۱۶، ۲۳۷۔
کتاب الخافی ۔ ۳۲۸
کتاب خطوط الکف والنظر فی الید۔ ۳۲۷
کتاب دنک فی الرجل والمرأۃ ۔ ۳۲۷
کتاب رائے الہندی فی اجناس الحیات وسمومہا۔ ۳۲۵، ۳۳۱
کتاب روسا (روسی) الہندیہ فی علاجات النساء۔ ۳۲۵، ۳۳۱
کتاب ساویرم ؟ ۔ ۳۲۷
کتاب سدھستھان (سندستاق، سندھستان) ۳۱۳، ۳۲۵، ۳۳۰
کتاب سسرت (سسرد) ۔ ۳۱۳، ۳۲۵، ۳۳۰
کتاب الشکر ۔ ۳۲۵
کتاب السموم تالیف چانک (شاناق)۔ ۳۲۶، ۳۳۲
کتاب السمومات ۔ ۳۲۶
کتاب سندباد الصغیر۔ ۳۲۷
کتاب سندباد الکبیر۔ ۳۲۷
کتاب شاناق (چانک) الہندی فی الآداب ۳۲۷
کتاب شاناق (چانک) الہندی فی تدبیر الحرب وما ینبغی للملک ان یتخذ من الرجال۔ ۳۲۷
کتاب طرق ؟ ۳۲۷
کتاب علاجات الحبالی ۔ ۳۲۵، ۳۳۱
کتاب فی احداث العالم والدور فی القران تالیف کنکہ ۔ ۳۲۹
کتاب فی اسماء الاساورۃ والطعام والس[...] تالیف چانک (شاناق)۔ ۳۲۸
کتاب فی التوہم تالیف کنکہ ۔ ۳۲۹

Marfat.com

... ۳۲۶

...م تالیف چانک (شاناق). ۳۲۷، ۳۳۲

... اختلف فیہ الہند والروم فی الجار و ...وقوی الادویہ، وتفضیل السنتہ. ۳۲۶، ۳۳۱.

... القرانات الصغیر تالیف کنکہ. ۳۲۵، ۳۲۹

... القرانات الکبیر " ۳۲۵، ۳۲۹

... مختصر فی العقاقیر. ۳۲۵، ۳۳۱

... مسالک ممالک اصطخری. دیکھو مسالک الممالک.

... المسالک والممالک ابن خرداذبہ. دیکھو ...الک الممالک.

... المسالک والممالک تالیف جیہانی. ۱۴، ۱۵

... ک الہند القتال والسباح. ۳۲۷

... منازل القمر تالیف کنکہ. ۳۲۷

... الجواہر تالیف چانک (شاناق). ۳۳۱، ۳۳۲.

... مقالات فی اصول الدیانات تالیف ۱۶

... الہند وادیانہا. ۱۴

... تالیف سرکل (ضنجہل). ۳۲۶، ۳۲۷

... گورد (جرجہ) ۳۲۶، ۳۳۲

کتاب المو الید الکبیر تالیف نہق؟ ۳۲۷

کتاب ندھانستھان (ندان، بدان). ۳۱۳، ۳۲۵، ۳۳۰.

کتاب النموذار؟ فی الأعمار تالیف کنکہ. ۳۲۵، ۳۲۹.

کتاب بابل فی الحکمۃ. ۳۲۷، ۳۲۹

کتاب الہند تالیف بیرونی. ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۸، ۳۹، ۵۱، ۵۲، ۵۴، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۷، ۷۰، ۷۱، ۷۳، ۷۶، ۷۷، ۸۴، ۸۶، ۹۵، ۹۸، ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۹، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۷، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۵۳، ۱۶۰، ۱۶۷، ۲۰۷، ۲۳۷، ۲۸۶، ۲۹۳، ۳۱۰، ۳۱۵، ۳۲۰.

کتاب الہند فی ہبوط آدم. ۳۲۷

کتاب الہند والصین. ۳۲۷، ۳۲۹

کتاب الہند یتین الجواد والبخیل والاجتماع بینہما وقضاء ملک الہند فی ذالک. ۳۲۷

کچھ (قصبہ). ۱۶۶، ۱۸۲

کدرخ. ۲۱۹

کراچی. ۱۷۵، ۱۸۷

کُر. ۶۷

Marfat.com

کراشکوفسکی۔ دیکھو تاریخ الادب الجغرافی۔
کرتھر۔ ۱۷۲
کرتیاجگ۔ ۶۸، ۷۱، ۹۵
کرد۔ ۴۲، ۱۶۲
کرشنا۔ ۱۴۱، ۱۴۲
کرشنا دوم۔ ۱۳۸، ۱۴۶، ۱۴۹
کرشنا ندی۔ ۱۹۵
کرکبالوس۔ ۲۶۹
کرکشیتر (تانیشر)۔ ۶۷
کران۔ ۵۱، ۱۶۱، ۱۶۵، ۱۷۳
کرناٹ دیش۔ ۳۱۲
کرنگ (بنکاک)۔ ۲۱۹
کشف الظنون تالیف حاجی خلیفہ۔ ۴۶، ۴۷،
۵۴، ۲۲۳، ۲۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۸۔
کشمیر۔ ۱۲، ۲۵، ۲۶، ۲۹، ۳۵، ۶۷،
۹۸، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۴، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۵،
۲۴۸، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۹، ۲۶۷، ۳۱۲۔
کشمیر بالا۔ ۱۴۹
کشمیر زیریں۔ ۲۶۷
کلنگ۔ ۶۸
کلدانی۔ ۳۶

کَکّری۔ ۱۶۱
کلنگا۔ ۱۴۲
کلنگاپٹم۔ ۱۹۵
کلہ۔ ۲۵، ۲۶، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۵۶، ۲۸۰۔
کلہ بار۔ دیکھو ملایا۔
کلیلہ ودمنہ تالیف ودیاپتی (بیدپا)۔ ۲۲،
۵۰، ۱۳۴، ۳۱۸، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳،
۳۲۴۔
کمبوڈیا (صنف) ۲۳، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۴۰، ۱۴۱،
۱۵۸، ۱۹۲، ۲۱۵، ۲۱۹، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۵۶،
۲۵۷، ۲۷۴۔
کمپرش (کنبرش)۔ ۶۶
کناری (کنہار ندی)۔ ۱۵۴
کنکہ۔ ۳۲۹
کننگھم۔ دیکھو قدیم ہندوستان کا جغرافیہ۔
کوئٹہ۔ ۱۳، ۲۶۰
کوالالمپور۔ ۲۲۲
کوُر۔ ۶۶
کورس۔ ۱۲۴
کورو۔ ۷۳
کول (چیکا کول)۔ ۱۹۵
کولابا۔ ۲۴۰

Marfat.com

[illegible] (…ل سرلی)۔ ۱۸۲، ۱۸۴، ۱۹۴، ۱۹۶

[illegible] کم)۔ ۱۳۵، ۱۳۸، ۱۴۴، ۱۴۶، ۲۳۸

[illegible] دیکھو تاریخ سنسکرت لٹریچر۔

[illegible] (کیر)۔ ۱۷۴، ۱۷۵

[illegible]۔ ۲۲۳

کیرالا۔ ۲۵، ۱۴۱، ۱۸۸، ۲۶۶

کیش۔ دیکھو جزیرۂ قیس۔

کیلاش۔ ۶۶، ۲۴۸

کیلنگ۔ ۲۲۳

کیمبے (کمبایہ)۔ ۲۷، ۱۱۸، ۱۶۳، ۱۷۶، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۴۔

کینٹن (خانفو) ۲۰، ۲۱۵، ۲۱۹

کیولان (کولم، کولم ملی، ملی)۔ ۲۵، ۲۶، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۶، ۲۱۹، ۲۴۰، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۷۱، ۲۷۷۔

گ

[illegible] (لار، الاو، لاردیش)۔ ۱۳، ۲۵، ۲۷، [illegible] ۱۴۲، ۱۴۶، ۱۶۳، ۱۶۹، [illegible] ۱۸۸، ۲۴۰، ۳۱۳۔

گرجر (جزر)۔ ۱۳۵، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷۔

گرجراپرتی ہارا۔ ۳۰، ۱۳۶، ۱۷۹

گرگ۔ ۳۱۷

گڑھوال۔ ۲۵

گلبرگہ۔ ۱۴۴

گنجم (گنجہ)۔ ۱۹۴

گندھار (قندھار۔ گجرات)۔ ۱۸۲

گندھار (پنجاب)۔ ۱۵۶، ۱۶۱، ۱۷۷

گندھاوا (قندابیل)۔ ۱۷۷

گندھرو (کندھرب)۔ ۶۶

گنگا (جنجس)۔ ۲۷، ۴۱، ۴۵، ۶۸، ۹۸، ۹۹، ۱۱۹، ۱۹۳، ۱۹۶، ۲۳۷، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۹۳۔

گنگایاترہ (گنکایاترہ)۔ ۳۰۵

گنگوتری۔ ۲۵

گوا۔ ۱۸۷، ۲۴۰

گوٹنجن۔ ۴۲

گوتھا۔ ۲۴

گوداوری (گودافرید، ہیلی)۔ ۴۱، ۱۹۵

گودر (جوذر)۔ ۳۳۲

گور۔ ۷۰

گوہاٹی ۔ ۱۹۰

گوونڈسوم ۔ ۱۳۷

گیتا ۔ ۵۶

ل

لائڈن ۔ ۱۸، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۷، ۲۹، ۳۲، ۴۶

لاؤس ۔ ۲۳، ۱۴۰

لار (مہاراشٹر)۔ ۲۷۸

لاردیش ۔ دیکھو گجرات ۔

لاوان (شیخ شعیب)۔ ۱۹۳

لُبنان ۔ ۳۶

لِسان العرب ۔ ۲۵۶، ۲۶۷

لکادیب ۔ ۱۹۷

لکشمی ۔ ۷۱

لگیسی آف انڈیا ۔ ۷۳

لندن ۔ ۳۳، ۳۶

لنکا (سرندیب، سیلان، سنہالا، سہیلان، طبرپانی)۔ ۲۳، ۲۴، ۲۹، ۳۲، ۴۰، ۸۴، ۸۶، ۱۱۸، ۱۴۲، ۱۹۰، ۱۹۵، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۴، ۲۲۲، ۲۷۱ ۔

لوہت ۔ ۶۶

لیبنزک ۳۰، ۴۱، ۴۶

م

مانارسکی ۔ دیکھو حدود العالم ۔

مادھو ۔ دیکھو وشنو ۔

مادھویہ (بھادونیہ)۔ ۳۰۲

ماسکان ۔ ۲۶۰

مالابارکوسٹ (ملیبار)۔ ۸۴، ۱۸۸

مالکھید (مانکیر، مارکین)۔ ۳۲، ۹۷، ۱۳۵، ۱۴۴، ۱۸۱، ۱۸۷، ۲۲۹، ۲۴۰ ۔

مالوا ۔ ۱۲، ۱۳، ۱۴۲، ۳۱۲ ۔

مان دیو (ماندب)۔ ۳۱۷

(خلیفہ) مامون ۔ ۳۳۲

مانس ۔ ۶۶

مانی ۔ ۳۰، ۸۶

مانوی، منّانی (فرقہ، مذہب)۔ ۱۵، ۳۸، ۸۹، ۱۰۲

ماہی پال ۔ ۱۴۵

ماوراء النہر ۔ ۲۴، ۲۹۲

(شیخ) مبارک ۔ ۲۶۵

متّاونتی (منتی)۔ ۷۰

متھرا (ماتھورہ)۔ ۹۷

(خلیفہ) متوکل ۔ ۱۵۸

[illegible] ۶۵
[illegible] ۱۷۰، ۳۱۴
...اہیم فزاری۔ ۳۱۹
...محمد ... عجیب العروس۔
...بن بابشاد۔ ۱۱۸، ۲۴۱، ۲۸۰، ۲۸۶
...بن ...ق۔ ۴۴
...بن زیاد۔ ۱۵۹
...بن سکن۔ ۵۱
...محمد بن عباس۔ ۲۶۸، ۲۷۱، ۲۷۴
...محمد بن علی۔ ۱۵۹
...محمد بن قاسم۔ ۱۳، ۳۵، ۹۵، ۱۶۰، ۱۷۰، ۱۷۱
(ابوجعفر) محمد بن موسیٰ خوارزمی۔ ۳۱۹، ۳۲۰
محمد بن یوسف۔ ۱۶۰
محمد غزنوی۔ ۱۲، ۱۳، ۳۵، ۹۵، ۹۹، ۱۰۰،
۱۳۵، ۱۳۶، ۱۵۸، ۲۶۲۔
مختصر کتاب البلدان تالیف ابن الفقیہ۔
... ۲۰۵، ۲۵۴۔
[illegible] ۱۹، ۱۹۵
... (مدیش)۔ ۳۱۲
[illegible] ۱۴۱، ۲۴۱
[illegible] ۶۶

مدوری پٹن (مندورقین، اورفین، اورسین،
بلین بلیق)۔ ۲۵، ۲۶، ۸۴، ۱۴۲، ۱۸۹،
۱۹۰، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۵، ۲۰۹، ۲۱۴، ۲۲۲،
۲۴۱، ۲۵۷، ۲۵۸۔
مراکو۔ ۳۰
مرباط (مربط)۔ ۲۰۹
مرقایا (مرغا بنٹوٹ)۔ ۲۰۸
مروج الذہب تالیف مسعودی۔ ۱۶، ۲۰،
۲۶، ۲۷، ۴۱، ۵۱، ۱۰۶، ۱۲۹، ۱۴۴، ۱۴۵،
۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۵۲، ۱۵۷، ۱۶۵،
۱۶۶، ۱۸۱، ۱۸۶، ۱۹۰، ۱۹۷، ۱۹۹، ۲۳۶،
۲۴۲، ۲۴۸، ۲۵۰، ۲۵۹، ۲۶۸، ۲۷۸۔
مُرونہ۔ ۲۰۸
مزدک۔ ۳۰
مزدکی (مذہب)۔ ۳۸
مسالک الابصار قلمی تالیف ابن فضل اللہ
عُمری۔ ۴۴، ۴۴، ۸۴، ۱۰۷، ۱۱۹، ۱۲۲،
۲۴۲، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۸۰، ۲۸۳۔
مسالک الممالک تالیف اصطخری۔ ۲۰، ۲۴،
۴۰، ۹۳، ۹۶، ۱۵۹، ۱۷۲، ۱۷۳،
۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۸، ۱۷۹، ۲۶۳۔

المسالک والممالک تالیف ابن خردادبہ۔ ۹۶، ۱۶، ۱۸، ۱۹، ۲۵، ۴۰، ۴۲، ۷۷، ۱۰۶، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۷، ۱۶۰، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۸، ۱۹۳، ۱۹۶، ۲۰۳، ۲۱۲، ۲۲۳، ۲۲۷، ۲۳۴، ۲۵۳، ۲۷۷، ۲۸۴۔

مسعودی۔ دیکھو مروج الذہب۔

مسقط۔ ۱۸۹

مشرقی افریقیہ (سفالۃ الزنج)۔ ۹۸، ۲۶۳۔

مشرقی بحر ہند۔ ۳۲

مشرقی پاکستان۔ ۴۱

مشرقی پنجاب۔ ۱۴۷

مشرقی خراسان۔ ۲۷۵

مشرقی خلافت کے ممالک تالیف لاسترینج Le strange ۱۹۳

مشرقی سوڈان۔ ۲۰۲، ۲۴۴

مشرقی یمن۔ ۳۲

مصر۔ ۱۵، ۳۹، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۱۶۲، ۲۳۹، ۲۵۴، ۲۶۵، ۳۱۱

مصری (قوم)۔ ۳۶

مُصفّدہ (بکر بیلنبیہ)۔ ۲۹۶، ۲۹۷

(خلیفہ) مطیع باللہ۔ ۲۶، ۲۸

(خلیفہ) معتمد۔ ۱۸

معجم البلدان تالیف یاقوت۔ ۲۵، ۴۱، ۴۲، ۹۴، ۱۴۲، ۱۵۱، ۱۵۵، ۱۶۵، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۸۰، ۱۸۳، ۱۸۷، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۴، ۲۱۰، ۲۲۳، ۲۵۵، ۲۶۴، ۲۷۹۔

مغربی پنجاب۔ ۱۳۰، ۱۳۸

مغربی پاکستان۔ ۲۴

مغربی دکن۔ ۱۳۵

مغربی راجستھان۔ ۲۵

مغربی ساحل۔ ۱۹۷

مغربی فارس۔ ۳۲۲

مغربی گھاٹ۔ ۴۱

مغربی ہندوستان۔ ۱۶۶، ۱۷۹، ۲۳۳

مغربی یورپ۔ ۴۴

مغیر بن احمد۔ ۱۷۳

مقالات اہل الملل والنحل تالیف قاضی صاعد ۱۶، ۲۸۶۔

مکران۔ ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۵، ۱۷۴، ۱۷۷، ۱۹۴

مکہ۔ ۸۹، ۲۵۹

ملایا (کلہ بار، جزیرۂ کلہ)۔ ۱۳، ۲۳، ۲۵، ۳۲، ۱۴۰، ۱۶۲، ۱۹۲، ۲۱۴، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۳۲، ۲۵۶، ۲۸۰۔

Marfat.com

ب قرج بیت

، ۲۵، ۵۳، ۶۷، ۸۹، ۹۰،

، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۱۳۱، ۱۳۵،

، ۱۴۵، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۳،

، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۴، ۱۷۷، ۱۷۸،

، ۲۶۲، ۲۶۸، ۲۷۳۔

مانادیہ (راجہ)۔ ۳۳۰

مانگر۔ ۱۷۲

منتھا (منت)۔ ۳۱۷

منجابری (منجاتری)۔ ۱۷۲، ۱۷۳

مند۔ ۶۶

منداکنی (منداکن)۔ ۶۶

منڈل۔ دیکھو کارومنڈل۔

منصور (اموی گورنر)۔ ۱۶۶

خلیفہ منصور۔ ۱۵۸، ۲۷۵

منصورہ (بامیوان، بامیران، بمنہوا)۔ ۲۵،

، ۱۳۸، ۱۴۹، ۱۵۹، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۵،

، ۱۶۷، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۶، ۱۸۰، ۲۳۹،

، ۲۶۱، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۷۳،

، ۳۲۴۔

، ۳۲۹، ۳۳۲، ۳۳۳۔

منگلور۔ ۱۳۵، ۲۳۸

منگویا۔ ۲۵

الملل والنحل تالیف شہرستانی۔ ۲۹، ۳۶، ۲۸۶، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۳، ۲۹۵، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۸، ۳۲۹۔

مہابھارت۔ ۵۶، ۷۳، ۱۰۳، ۳۱۲۔

مہادیو (شو)۔ ۷۰، ۹۵، ۲۹۵

مہادیویہ (بہابوذیہ)۔ ۲۹۴

مہاراشٹر۔ ۲۵، ۲۷، ۳۲، ۱۱۷، ۱۳۵، ۱۸۷، ۱۹۷۔

مہاکال۔ ۲۹۸

مہاکالیہ۔ ۲۹۷، ۲۹۸

خلیفہ (مہدی)۔ ۳۲۴، ۳۲۹

مہراج۔ ۲۱، ۲۱۵، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۸۰، ۲۸۱۔

مہران۔ دیکھو سندھ دریا۔

مہروک بن رایق۔ ۱۴۹

مہوی (کشن گنگا)۔ ۱۵۴

موزنبیق۔ ۲۶۳

موُیونانی۔ ۳۱۷

موسیٰ بن اسحاق۔ ۱۸۶، ۲۷۹

Marfat.com

میدومند۔ ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۸۴، ۱۸۸، ۱۹۱، ۲۰۰، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۲۱، ۲۲۴، ۲۴۶، ۲۵۴، ۲۵۸، ۲۶۳، ۲۶۶، ۲۷۹۔
۱۹۴، ۲۴۹

مبرو۔ ۶۵

میکڈانل۔ دیکھو تاریخ سنسکرت لٹریچر۔

میکڈانل مضمون نگار، جرنل ایشیاٹک سوسائٹی

میندن۔ ۳۲۰، ۳۲۲

ن

نارایَن۔ ۵۷

ناصرِ اموی (عبدالرحمٰن؟)۔ ۳۲۴

ناگا (غابہ)۔ ۱۳۶

نامور۔ ۱۳۳

ناواُسفالہ۔ ۲۶۳

نخبۃ الدہر تالیف دمشقی۔ ۳، ۴، ۱۰۰، ۲۱۰، ۲۲۸، ۲۵۲، ۳۰۷۔

نُدہ (نودھکی)۔ ۱۷۷

نربدا۔ ۲۳۹

نرباسیر۔ ۵۱

نُزہۃ المشتاق قلمی تالیف ادریسی۔ ۲۰، ۳۹، ۴۰، ۴۴، ۷۸، ۹۳، ۹۵، ۹۶۔ ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۶۰، ۱۶۷، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۸۰، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷،

نشرہ (نشد)۔ ۶۶

نصاری۔ ۳۸

(ابومعالی) نصراللہ بن محمد۔ ۳۲۴

نصرانی (مذہب)۔ ۸۶، ۹۴

(ابوحسن) نصر بن احمد سامانی۔ ۱۵، ۳۲۴

نظام معتزلی۔ ۱۶

نعیم بن حماد۔ ۱۴۹

نکُل (قلبرقل، ناقل)۔ ۳۲۵، ۳۲۹

نندکول۔ ۶۷

نوشیرواں بن قباد۔ ۳۲۰، ۳۲۳، ۳۲۴

نوِبہار۔ ۱۴

نہایۃ الارب تالیف نُویری۔ ۴۵، ۲۰۴، ۲۵۱، ۲۵۷، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۳۰۱، ۳۰۳۔

نیاس (اسنیان، نیان)۔ ۲۱۶

نیپال۔ ۱۲۶، ۱۵۳، ۲۴۸

نیگاپٹم (نابتن) ۱۹۵

نیابھاش (نابھاش)۔ ۷۳

نیل۔ ۲۳۹، ۲۴۹، ۲۶۵

Marfat.com

۶۶

ھ

...ید۔ ۱۳۶، ۳۲۴، ۳۲۹، ۳۳۲۔
...ن مول ازد۔ ۲۴۴
... ۲۱۴، ۲۲۵
...ش۔ ۸۸
...ند (برہند)۔ ۲۵۰
ہمالیہ۔ ۲۴۸
...ایوں نامہ۔ ۳۲۵
ہندو (قوم، مذہب، علوم)۔ ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱
۵، ۱۶، ۲۰، ۲۸، ۲۹، ۳۳، ۳۴، ۳۵،
...۳۶، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۷، ۵۸، ۵۹،
...۶۲، ۶۳، ۶۵، ۶۶، ۶۸، ۷۰، ۷۱، ۷۲،
...۷۶، ۷۷، ۷۸، ۸۴، ۸۶، ۹۰، ۹۴، ۹۹،
...۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۲۰،
...۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷،
...۱۳۱، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۴۰،
...۱۵۵، ۱۵۶، ۱۶۲، ۱۷۵، ۱۹۹،
...۲۳۹، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۵۱، ۲۵۲،
...۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶،
...۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۳۰۰،
۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۷، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۲، ۳۱۳،
۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹،
۳۲۰، ۳۲۲، ۳۲۳۔
ہندوازم وبُدھ ازم تالیف ایلیٹ
Elliot ۲۸۹
ہندو اطوار، رسوم اور تقریبات تالیف
ڈبائے Dubois ۸۸
ہندوستان، ہند۔ ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳،
۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۶،
۳۹، ۴۰، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۵۳، ۹۴،
۱۰۶، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۸، ۱۲۱، ۱۲۴، ۱۲۵،
۱۲۶، ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۸،
۱۳۹، ۱۴۲، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۴۹، ۱۵۰،
۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۷، ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۷۳،
۱۷۶، ۱۷۹، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۹، ۱۹۱،
۱۹۴، ۱۹۵، ۲۰۳، ۲۰۹، ۲۱۸، ۲۲۳،
۲۲۴، ۲۲۵، ۲۳۲، ۲۳۴، ۲۳۶،
۲۳۷، ۲۳۹، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵،
۲۴۶، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۴، ۲۵۹،
۲۶۱، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۷، ۲۶۸،
۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۳، ۲۷۵، ۲۷۷،

٢٧٨، ٢٨٠، ٢٨٤، ٣٠٥، ٣٠٦، ٣٠٨،
٣١٠، ٣٢٠، ٣٢٤، ٣٢٣ ۔
ہندوکش۔ ٢٥٠
ہندوورلڈ تالیف واکر WALKER۔
٣١٤، ٣٢٦، ٣٣٠ ۔
ہودیوالا۔ دیکھو اسٹڈیز ان انڈو مسلم ہسٹری
تالیف ہودیوالا۔ HODIWALA ۔
ہُورانی۔ دیکھو عرب سی فیرنگ
ARB SEA - FARING
ہینائے HANOI - ٢١٥، ٢١٩۔

و

واسو (ناشد)۔ ٢٩٣
واسودیو (باسودیو، کرشن)۔ ٥٦، ٥٧،
٦٧، ٧٠، ٧١، ٧٢ ۔
واکر۔ دیکھو ہندوورلڈ۔
وِجیانندین۔ ٣٣٠
وَخان۔ ١٥٣
وخان شاہ۔ ١٥٣
وراہمیرا (براہمہر، واہر)۔ Varahamihira۔
٥٢، ٣١٧، ٣٣٠ ۔
وِرند (اندی)۔ ٣٣٠

وسطی ایشیا۔ ١٨، ١٢٧، ١٩٢، ١٩٤، ٢٠٥
وسطی دکن۔ ٢٥
وسطی ہند۔ ٣٢، ٤٠، ١٢٥، ١٣٦، ٣١١، ٣١٢
وِششٹھ (بسشت) سدھانت تالیف
وشنوچندر (بشچندر)۔ ٣١٦
وِشنو (بشن) پران۔ ٨٠
وِشنو (مادھو)۔ ٨٨، ٩٧، ١٣٠، ٢٩٣، ٣٠٢، ٣٠٣
وِشنوید (بشن ید)۔ ٦٦
وصف الہند وایجاد رحامن البلاد نیز اس کا
انگریزی ترجمہ از ڈاکٹر سید مقبول احمد۔ ٨٦،
١٧٥، ١٨٣، ١٩٤، ٢٠٣، ٢٠٨، ٢٢٣۔
وکرمادیت۔ ٥٢
وندسرس (بندسر)۔ ٦٦
وندی۔ ٦٦
دیاس (بیاس) بن پراشر۔ ٧٣، ٧٧۔
ویتنام۔ ٣٢، ١٤٠، ٢٣٢
وید۔ ٦٠، ٦١، ٦٢، ٦٣، ٧٧، ٨٠، ٨٣، ٢١٢۔
ویش (بیش، قسیہ)۔ ٦٨، ٧٢، ٧٤، ٧٥،
٧٦، ٧٨، ٧٩، ٨١، ١٠٢، ١١٩ ۔
ویہند۔ ٣٠، ١٥٦، ١٩١، ١٩٢

Marfat.com

ی

یحییٰ بن خالد برمکی - ۱۴، ۱۵، ۱۹، ۳۱، ۱۳۶، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۲۔

یعقوبی - دیکھو تاریخ یعقوبی -

یمن - ۲۵۹، ۲۶۲، ۲۷۰

یہودی و یہود (قوم، مذہب) - ۱۵، ۳۸، ۵۸، ۸۶، ۹۴، ۲۰۸، ۲۱۱، ۳۱۱ -

یوبی ۱۲، ۱۳۶

یورپ - ۳۹، ۴۰

یوسف بن مہران - ۲۲۴

یوگاشتر - ۵۵

یوگی (یوگیہ) - ۳۰۷

یون (جبن) - ۳۱۷

یونان - ۲۸۵

یونانی (قوم، مذہب، زبان) - ۳۰، ۳۸، ۲۸۵، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۵ -

تصحیحات

صفحہ	سطر	صحیح
۶۵	۲	بیرونی
۷۷	۸	گرہ
۹۳	۱۶	مسالک الممالک
۹۳	۲۱	دیکھو ص ۹۶
۹۶	۲۱	مسالک الممالک
۱۰۹	۱۹	ملابار ساحل کا ایک شہر کالی کٹ کے شمال میں
۱۲۴	۱	ساڑھے
۱۲۹	۱۶	جرمن
۱۳۴	۷	متوفی ۱۴۲ھ ۷۵۹ء
۱۴۲	۱۴	غُب (بالضم)
۱۶۴	۱۲	حیعلہ ہے
۱۶۷	۱۸	مسالک الممالک
۱۶۷	۲۰	دیکھو فٹ نوٹ ۳ ص ۱۵۸
۱۷۱	۱۷	بلاذری
۱۷۵	۱۹	مسالک الممالک
۱۸۹	۲۱	دیکھو فٹ نوٹ ۳ ص ۱۴۲
۱۹۰	۱۰	مدُورا
۱۹۵	۷	کاریکال
۱۹۵	۱۵	پٹنر
۲۱۰	۲۱	دیکھو فٹ نوٹ ۴ ص ۲۰۵
۲۲۷	۳	زانج
۳۰۹	۵	کھاتے
۳۱۴	۳	کتاب طوفا (ترکا)
۳۲۰	۱۹	(غبار)
۳۲۶	۱	(دُنکل)
۳۳۱	۴	استانگر (اتانگر)

Marfat.com